ناول بے مثل و بے نظیر سراپا دلچسپ و دلپذیر

مصنفہ سخنور باکمال و شاعر پاکیزہ خیال رئیس و الا اقتدار و سراپا افتخار تفضل الدولہ
جناب مولوی سید افضل الدین احمد خان صاحب بہادر متوطن قصبہ باڑھ من
مضافات عظیم آباد پٹنہ خلف الصدق جناب نواب امیر علی خان صاحب بہادر وزیر سابق شاہ اودھ

فسانۂ خورشیدی

بعد حصول اجازت جناب مصنف ممدوح بفرمایش و اہتمام امیدوار رحمت
رب الکونین کمترین حاجی سید جان و جنت حسین غفر اللہ مالک الدارین تاجران کتب
پٹنہ محلہ گورہٹہ مالک مطبع سیدی و بسعی کارپردازان مطبع

در مطبع سیدی واقع پٹنہ محلہ گورہٹہ مطبوع شد



دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیون نہ مقبول ہو مری تحریر — زیب عنوان ہے حمدِ ربّ قدیر

اوسکی قدرت بیانسے باہر ہے — بند ہے اس جگہ لبِ تقریر

عندلیبانِ گلشنِ فطرت — ہین یہان مثلِ بلبلِ تصویر

کیسا صانع ہے جسکی صنعت سے — بے ستون آسمان کی ہے تعمیر

نور پھیلا ہوا ہے عالم مین — چرخ پر جلوہ گر ہے سعد کبیر

آسمان جاہ ہی کوئی انسان — کوئی خورشید پُرضیا کی نظیر

ہے کوئی مشتری - کوئی زہرہ — ہے کوئی بے نظیر و بدر منیر

سبکے احوال اوسپہ روشن ہین — ہے بلا ریب وہ علیم و خبیر

اوسکے محبوب کا وہ رتبہ ہے — آپ جسکو کہا بشیر و نذیر

ہے وہ معشوق اور خدا عاشق — حبذا شان و مرحبا توقیر

نور احمد سے ہی جہان روشن — ہے اوسی مہ کی عرش پر تنویر

ہین جو اصحاب باوفا اون کے — دامِ الفت مین ہون سبھونکو اسیر

ہین نبیؐ آفتاب اور یہہ لوگ — ہین ہر اک مثل نجم چرخ سریر

ہے سپر حبّ چار یار مجھے — بعض ان سے ہی قہر کی شمشیر

اونسے آزردہ مین رہون توبہ! — جنکی خود مصطفٰے کرین توقیر

اور خصوصاً علیؑ شیر خدا — زوج زہراؑ و والد شبّیرؑ

قوتِ دین و بازوے احمدؐ — جنکو کہتے ہین شاہ خیبر گیر

کیا سخاوت تھی شاہ مردان کی! — آئی جب کان مین صداے فقیر

آپ بھوکے رہے دیا بالکل — پاس موجود تھی جو نانِ شعیر

صدقے انکی بخشش و ترحم کے — واہ ری رحمتِ جنابِ امیرؑ!

پر کیا غل کہ شیر حق آیا — جنگ مین منہ سے نکلی جب تکبیر

فاطمہؓ ہین وہ مصدرِ عزت — شان مین جنکی ہے آیتِ تطہیر

اونکی اولاد سب مطہر ہین — پیش حق سب کی ہی بڑی توقیر

الغرض نور کبریا ہین سب | فرد اول سے تا بہ فرد اخیر

عرض ہے اب یہہ افضل الدین کی | پیش اہل سخن بعجز کثیر

باغ ہے ایک میرے مکانکے قریب | پر فضا پر بہار و خلد نظیر

اوسمین اک دن تھا جلسۂ احباب | مہتم اوس کا تھا یہہ عبد حقیر

سبکے دل تھے شگفتہ گل کیطرح | اور چھایا ہوا تھا ابر مطیر

جانفزا تھی عجب گلون کی بہار | اور دلکش وہ بلبلون کی صفیر

رنگ عشرت تمام گلشن مین | اور ہوا مین نشاط کی تاثیر

عکس گلہاے سرخ سے یکسر | خاک تک ہوگئی تھی رشک عبیر

تھی زبانون پہ بلبلون کی صدا | یہہ گلستان ہے غیرت کشمیر

ایک جا ذکر نظم دلکش کا | دوسری جا پہ نثر کی تقریر

کوئی کرتا تھا شعر کی تعریف | کوئی کرتا تھا نثر کی توقیر

کوئی کہتا تھا "اندنون ناول | کیا کیا عمدہ ہوئے ہین نقش پذیر"

اس مین اک مہربان نے فرمایا | "ایسے رہتے ہو یار کیون دلگیر"

چاہتے ہو بقاے نام اگر | تم بھی ناول کرو کوئی تسطیر

پر ہے یہہ شرط خوب یاد رہے | ہو زوائد سے دور وہ تحریر

ہو نہ کچھ سحر اور فسون کا بیان
دیو اور جن کی جس سے ہو تسخیر

ہو نہ اوس خواب کا کبھی اظہار
ٹھیک جسکی نہ ہو سکے تعبیر

ہو نہ اوس حسن و عشق کی توصیف
جنکو سمجھین خیال کی تصویر

درد انگیز ہو ہر اک فقرہ
دلمین ہر شخص کے کرے تاثیر

ہر حکایت ہو اسطرح روشن
جسطرح مہر و ماہ کی تنویر

ہو نہ اوس چیز کا بیان ہرگز
جسکو کہتے ہین مکر اور تزویر"

کہہ چکے وہ تو عرض کی مین نے
"خوب بتلائی آپ نے تدبیر

پر ہے معلوم کچھ مری حالت؟
کیسی برگشتہ ہے مری تقدیر

نہ وہ راحت نہ وہ زمانہ ہے
فکر ہے ہر گھڑی گریبان گیر

ہاتھون مین ہتھکڑی تاسف کی
پانٔون مین رنج و غم کی ہے زنجیر

اور سوا اسکے واقعی یہہ ہے
نہ مین اہل زبان نہ خوش تقریر

ملکِ معنی نہ اپنے قبضہ مین
نہ زمین سخن مری جاگیر

نہ مین شاعر نہ کچھ دبیر ایسا
نہ محدث نہ صاحبِ تفسیر

ایسی حالت مین آپ سے اپنی
کس طرح سے بھلا کرون تشہیر"

ہنسکے کہنے لگے وہ یہہ سنکر
مین سمجھتا ہون سب تری تزویر

نسخہ عذر طاق پر رکھ دو | کرو تعمیلِ حکم کی تدبیر

ورنہ رنجیدن دلِ احباب | جہل ہے اور موجب تشویر"

آخرش جب مُصر ہوئے وہ بہت | کچھ چلی پھر نہ عذر کی تقریر

تھوڑی مدت مین فضل باری سے | کھنچگئی اس کتاب کی تصویر

شکر صد شکر حضرت داور | کہ ہوئی شکلِ خوب عکس پذیر

اسکی سج دھج سبھی نرالی ہے | اسکی ہر وضع بے عدیل و نظیر

جبکہ دیکھینگے اہل فضل و ہنر | اسکو اوّل سے لیکے تا بہ اخیر

قدردانی سے تب کہینگے ضرور | "واہ وا کیا ہوئی ہے یہہ تحریر!"

دلِ وحشت زدہ کی ہے امید | ہون سخنور نہ اس کے آہوگیر

عیب پوشی کو کام فرمائین
کہ خطا سے بشر کی ہے تخمیر!





نواب محتشم الدولہ بہادر کے قصر عالی کا ایک دلچسپ کمرہ

خضر پور کے پل کے دکھن - داہنے ہاتھ - سڑک پر - کوئی دس بیس قدم
پچھم ہٹ کر - لب دریا ایک مکان فرحت توامان جسکے آگے قصور
بہشتی سر جھکائین اور ایوانات شاہی شرمائین نہایت سج دھج سے
سر بفلک ہی - اوسکے ایک دلچسپ کمرے مین پانچ شخص متمکن تھے -
فرش نہایت مکلف بچھا ہوا تھا - موقع موقع سے جھاڑ کونڈیان لٹکی
ہوئی تھین - قمقمے سرخ و سبز و زنگاری آویختہ تھے - وقت روشنی
اونکی چمک دمک آنکھون کو خیرہ بلکہ ماہ و پروین کو تیرہ کرتی تھی - چار
بیش بہا نہایت صاف و شفاف طلائی چوکھٹون مین جڑے ہوئے

بڑے بڑے حلبی آئینے دیوارون سے آویزان تھے۔ اون کے عکس سے کمرہ مثل آفتاب کے چمکتا تھا۔ تصویرین بزرگان خاندان کی اور نقشے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و دیگر روضات متبرکہ کے موقع موقع سے سنہرے چوکھٹون مین اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ چونکہ سرما بشدت تھا دروازے شیشون کے بند کر دیے گئے تھے جسمین باوجود یکہ آزار ندے آتشخانہ روشن تھا۔ قریب اوس آتشخانے کے ایک بزرگ بریش سفید رونق افروز تھے۔ نہایت بیش بہا جامہ وار کا دگلہ جسمین بنارسی بیل ٹنکی ہوئی تھی زیب بر۔ سیاہ کشمیرہ کا پائجامہ زیب بدن۔ پانون مین موزے۔ سر پر شال کا عمامہ۔ بدین ہیئت گذائی گاؤتکیہ پر کہنی ٹیکے اپنی پیاری خوبصورت بیٹی کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان کا اسم مبارک نواب محتشم الدولہ تھا۔ بہ سبب دولت و کبر سنی کے تمام شہر انکو اپنا سردار و سرگروہ سمجھتا تھا۔ علاوہ دولت و عزت کے انکے ذاتی اوصاف بھی بہت تھے۔ فارسی عربی تو انکے گھر کی لونڈیان تھین۔ لیکن انگریزی اور فرانسیسی بھی خوب جانتے تھے۔ بہت بہت ملکون کی سیر بھی کر آئے تھے۔ وسعت یورپ مین

ملک ایسا نہ تھا جسکی پایۂ تخت مین یہہ نہ رہ آئے ہون۔ گورنمنٹ کے نزدیک نہایت معزز و محترم تھے۔ باوجود اس ثروت و حشمت کے منکسر ایسے کہ ایک ادنے شخص کے واسطے بھی سرو قد تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوتے۔ غربا کا خیال ہمہ دم مد نظر رکھتے تھے۔ کنوئین جابجا کھُدوا دئے تھے۔ مسجدین امام باڑے متعدد بنوا دئے تھے مدرسے واسطے تعلیم غربا کے قائم کئے تھے۔ مسافر خانے سرائین جابجا تھین۔ غرض یہہ اس خوبی و مروت کے آدمی تھے کہ سبحان اللہ! سُبحان اللہ!۔ انکے سامنے ایک دختر یازدہ سالہ جسکے حسن کے آگے حوران بہشتی پانی بھرتین۔ جس کے رخ انور سے ماہ چاردہ خار کھاتا۔ نہایت نزاکت سے بیٹھی تھی۔ جو دیکھتا بے اختیار یہی کہتا!

کیا خداداد حسن پایا ہے ⁂ آپ اللہ نے بنایا ہے ⁂

آفریدگار مہر و ماہ نے اوس بدر منیر۔ غیرت خورشید۔ مشتری فطرت عطارد فطنت۔ زہرہ صورت۔ مہر طلعت کو آسمان حسن بنایا تھا۔ سراپا نور۔ ہمہ تن خوبیون سے معمور۔ گیارہوان سال۔ اوسپر یہہ حسن و جمال قیامت تھا۔

ہوتا تھا گمان خلق کو اوس زہرہ جبین پر ⁂


چھوٹی بیگم
بڑی بیگم
نواب محتشم الدولہ
خورشیدی بیگم
مشتری بیگم



چھوٹی بیگم　بڑی بیگم　نواب محتشم الدولہ　خورشیدی بیگم　مشتری بیگم

خور فلک سے اوترآیا ہے زمین پر؛ نام خدا نام بھی اوس
جوزا شمائل کیوان منازل بہرام حشم برجیس شیم کا خورشیدی بیگم
تھا۔ ماشاء اللہ چشم بد دور! حضرت احسن الخالقین نے سراپا بھی
ایسا ہی حسب حال عطا فرمایا تھا کہ جمالِ جہان افروز نے اوس مہر نیمروز
کے عالم کو منور کرکے دکھایا تھا ؎ قمر کو بھی فلک پر خوب دیکھا ؛
کتان کے اوٹ مین محجوب دیکھا ؛ وہ ولے افضل خدا شاہد ہے مین نے
نہین ایسا کوئی محبوب دیکھا ؛ شوخی بدن مین کوٹ کوٹ
بھری ہوئی۔ کیا مجال کہ گھڑی دو گھڑی کو بھی ایک جگہ قرار
سے بیٹھ جائین۔ آرائش سے سروکار نہین۔ زیور گلے کا ہار نہین
؎ ناک مین نیم کا فقط تنکا ؛ شوخی چالاکی مقتضا سن کا ؛
صرف ایک طوق منت کا گوری گوری گردن مین پڑا ہوا وہ بھی
بڑی بیگم صاحب کی منت وسماجت سے۔ چونکہ یہی ایک
لڑکی اللہ آمین کی تھی اسلئے ہر کسی کی منہ لگی تھی بڑی بیگم
انپر جان دیتی تھین۔ چھوٹی بیگم کی منہ لگی پیاری بھانجی
تھین۔ یہ نواب صاحب کے بغل مین ایک ماہ پارہ زہرہ شمائل

سے باتین کر رہی تھین - یہی معلوم ہوتا تھا کہ دونون سگی
بہنین ہین - ماشاء اللہ انکا بھی حسن جادو انگیز ستم خیز تھا
اور ملاحت تو چہرے مین اسقدر تھی کہ یہی جی چاہتا تھا کہ مُنہہ
چوم لیجئے ع وہ کالی کالی زلفین وہ چہرہ گلاب سا ❊ چھایا ہوا ہو
باغ مین جیسے سحاب سا ❊ دونون حسین - دونون مہ جبین - دونون
گلبدن - دونون سیم تن - فرق اسقدر تھا کہ **خورشیدی بیگم**
سرخ و سفید تھین اور شوخی ہر رگ و ریشہ مین بھری ہوئی تھی -
مشتری بیگم ذری نستعلیق تھین - اور رنگ کچھ اون سے
دبتا ہوا تھا - لیکن ملاحت و نمکینی حد درجہ کی - یہہ دونون سگی
خالہ زاد بہنین تھین - لیکن محبت ملاپ اسقدر تھا کہ کیا سگی
بہنون مین ہوگا - ان دونون سے الگ کچھ دور **چھوٹی بیگم**
صاحب بیٹھی ہوئی تھین - صورت سے صاف آثار رنج و مصیبت
کے پائے جاتے تھے - گو سن چالیس سے متجاوز نہ تھا لیکن
بال سر کے اکثر سفید ہوگئے تھے - کمر رنج و الم سے خم ہوگئی تھی -
یہہ بیچاری بیوہ تھین لیکن انکو اپنے بیوہ ہونے کا اتنا رنج نہ تھا

چنانچہ اپنی بیٹی مشتری بیگم کے بیوہ ہوجانے کا۔

چھوٹی بیگم و مشتری بیگم کی بیوگی کی حقیقت

لوگونکو تعجب ہوگا کہ این مشتری بیگم کا سن تو ابھی پورے بارہ برس کا بھی نہوا تھا پھر بیوہ ہوجانا چہ معنی دارد۔ یہہ ایک قصہ طلب بات ہے۔ چھوٹی بیگم کے شوہر نواب ممتاز الدولہ بھی اپنے گھر کے رئیس اور بڑے مالدار تھے۔ لیکن اکثر بیمار رہا کرتے ایک دن یہہ بستر علالت پر پڑے ہوئے تھے۔ اوسی حالت مین اپنی بی بی کو بلایا اور کہا کہ زندگی موت کا کیا بھروسا خصوصاً مجھ جیسے بیمار کو کہ ہمیشہ قبر مین پانون لٹکائے بیٹھا ہون اسلئے مین چاہتا ہون کہ مشتری کا سہرا مین اپنے ہاتھون سے باندھون۔ یہی ایک آرزو باقی ہے۔ چھوٹی بیگم نے جو یہہ کلمات یاس کے سُنے بے اختیار رونے لگین۔ نواب ممتاز الدولہ نے سمجھایا کہ روتی کیون ہو مین نے کچھ یہہ تو کہا نہین کہ کل یا پرسون ضرور مرہی جاؤنگا بلکہ مین نے صرف

یہہ کہا کہ انسان کو اپنی حیات موت کی کیا خبر ہے - خدا جانے
کب مرے - کبتک جئے - اسلئے اگر مشتری کا بیاہ میرے سامنے
ہوجاتا تو میری تمنا پوری ہو جاتی - گو یہ ابھی کمسن ہی لیکن نسبت
اپنی قرابت مین ہے - جب چاہنا اوسکو رخصت کردینا - چھوٹی بیگم
نے کہا کہ آپ اس بارے مین دولھا بھائی سے بھی مشورہ کر لیجیے
مین بھی باجی سے کہونگی - لیکن آپ تو ایسی ایسی باتین اسوقت
کہہ رہے ہین کہ جیسے (اتنا کہکر چھوٹی بیگم کی مارے رقت کے
گھگھی بندھ گئی - اور آگے کچھ کہہ نہ سکین) یہ حالت دیکھکر
نواب ممتاز الدولہ کے بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور
چھوٹی بیگم کی بہت دلجوئی وتسلی کی - **چھوٹی بیگم** ادھر
بڑی بیگم سے پوچھنے گئین - ادھر **نواب محتشم الدولہ**
تشریف لائے - **نواب ممتاز الدولہ** نے اظہار مطلب کیا -
اور پوچھا کہ آپ کی کیا راے ہے - **نواب محتشم الدولہ** نے کہا
کہ میری راے [illegible] اسقدر
جلد شادی کردیجائے - ایک تو ابھی تک کچھ تعلیم اسکی نہین ہوئی -

دوسرے محض کمسن۔ **نواب ممتاز الدولہ** نے آہ بھر کر کہا
کہ میرا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا۔ بہت جلد میری روح جسم خاکی
سے پرواز کر جائیگی۔ مین چاہتا تھا کہ اسکا سہرا اپنے ہاتھون
باندھ لیتا تو ارمان دل کے نکل جاتے۔ آپ کو یقین نہ آئے
تو مین کیا کرون لیکن مین اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہون
ہان آپ کو ایک وصیت بھی کرتا ہون۔ بعد ہمارے آپ **مشتری**
اور اونکی مان کو اپنے مکان مین لیجائیگا اور دونون بہنون کو ساتھ
رکھئے گا۔ گو یہہ مکان بھی آپ کے مکان سے ملاہی ہوا ہے لیکن
چونکہ وہ بہت نرم دل ہین اس صدمے کا بوجھ شاید برداشت
کر سکین۔ جب دونون بہنین ساتھ رہینگی تو ضرور غم غلط ہو جائیگا
مشتری کو بھی **خورشیدی** کے ساتھ رکھئے گا۔ ان دونون
لڑکیون کے آپس مین بہت محبت ہے۔ جب سن شعور کو پہونچ جائے
اوسکو اوسکی سسرال رخصت کر دیجئے گا۔ **نواب محتشم الدولہ**
نے سمجھایا کہ اسقدر آپ گھبرائیے نہین۔ یہ کیون ابھی سے مایوسی
کے کلمات زبان پر لاتے ہین؟۔ اگر خدانخواستہ ایسا ظہور مین آئیگا

تومین آپ کے حکم کی تعمیل ضرور کرونگا۔ قصہ مختصر بڑی بیگم اور
چھوٹی بیگم اور نواب محتشم الدولہ نے مشورہ کر کے یہ بات
قرار دی کہ مشتری بیگم کی شادی کر دیجاے۔ چھوٹی بیگم چاہتی
تھین کہ شادی بڑی دھوم دھام سے ہو۔ لیکن ممتاز الدولہ کی علالت
روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ غنچۂ دل دن بدن زیادہ مرجھایا جاتا تھا۔
لوگون نے چاہا بھی کہ شادی کی تاریخ بڑھا دیجای لیکن ممتاز الدولہ
نے بڑا اصرار کیا۔ مجبور جن جن سے قریب کی قرابت تھی اور
جو جو خاص احباب تھے۔ اون کے یہان بلوا گیا۔ بروز معین
لوگ جمع ہوئے۔ دولھا باہر آیا۔ مفتی صاحب بھی با عمامہ
وجبہ لتسبیح کھٹکھٹاتے تشریف لائے۔ لیکن خدا کی شان
اوس دن نواب ممتاز الدولہ کی حالت بہت خراب
ہوگئی۔ ڈاکٹر نے تھرمامیٹر جو لگایا تو پارا ایکسو آٹھ درجے
پر تھا۔ نہایت گھبرایا۔ لیکن چونکہ آدمی فہمیدہ تھا وہان پر کچھ
نہ کہا۔ نواب محتشم الدولہ کو بلایا اور اون سے تخلیے مین کل
حال بیان کر دیا۔

نوابصاحب (حسرت سے) کیا کچھ بھی امید نہین - بالکل یاس ہی یاس ہے

ڈاکٹر- نہایت افسوس ہے - مرضی خدا!

نوابصاحب- (اشکبار ہوکر) یہ کسکو معلوم تھا کہ جسدن دروازے پر شہنائی بجیگی - جسدن لڑکی کے سر سہرا بندھیگا اوسیدن یہ آنکھین بند کرلینگے - (مخاطب بہ ڈاکٹر) کیا دو چار روز بھی نہ جیئین گے -

ڈاکٹر- مین دوا ایک خوراک تو پلا چکا ہون - اور رکھی ہے ایک ایک گھنٹے کے بعد اوسکو بھی پلانے کہدیا ہے - اگر اس دوا نے کچھ فائدہ کیا تو شاید دو ایک روز زندہ رہین - نہین تو مرضی مولے از ہمہ اولے - مجھ سے جہانتک ہوسکا مین نے کیا -

نوابصاحب (آہ سرد بھر کر) اس مین آپ کا کیا قصور - موت بھی آجتک کسی کے روکے رکی ہے ؟ -

سول سرجن نوابصاحب سے رخصت ہوئے - نوابصاحب کا

دم نہایت گھبراتا تھا اور دل ہی دل مین کہتے تھے کہ یا اللہ کیا کرون کیا نہ کرون - ادھر شادیانے بج رہے ہین - ادھر انکی حالت یون خراب ہو رہی ہے - یہہ اسی سوچ مین تھے کہ ایک شخص نے آکے اطلاع کی کہ **نواب ممتاز الدولہ** آپ کو بلاتے ہین - نوابصاحب جو آئے تو دیکھا کہ مردنی صورت پر چھائی ہوئی ہے - بے اختیار انکی آنکھون سے آنسو بھر آئے - لیکن چونکہ آدمی سنجیدہ تھے بہت ضبط کیا - اور منہ پھیر لیا کہ مریض کا دل ایک تو خود کمزور ہوتا ہے اگر مجکو اشکبار دیکھین گے تو خدا جانے کیا حالت ہو گی -

نواب ممتاز الدولہ - (نہایت آہستہ سے) عقد مین کیا دیر ہے ؟ -

نوابصاحب (حزن سے) کچھ نہین - مین آپ کے دیکھنے کو ادھر چلا آیا - اسلئے کچھ توقف ہوا -

نواب ممتاز الدولہ - (مسکراکر) اب آپ کو میرے کہنے کا یقین آیا

تو جلدی کیجئے کہین ایسا نہو کہ اسی تمنا مین میری جان نکلجائے -

نواب محتشم الدولہ - نہین نہین گھبرائیے نہین - ابھی ڈاکٹر کہہ گیا ہے - کوئی اندیشہ کی بات نہین -

نواب ممتاز الدولہ - یا تو آپ میری تشفی کے واسطے کہتے ہین - یا ڈاکٹر جھوٹ کہہ گیا - مجکو سب معلوم ہے - خیر اس سے کیا مطلب آپ بعد نکاح کے دولھا دلھن کو میرے پاس لے آئیے -

مجبور **نواب محتشم الدولہ** وہان سے اندر تشریف لائے - کہا کہ دلھن کو پردے کے پاس بٹھلاؤ - **مفتی صاحب** آئینگے -

الغرض [illegible] بیٹھے ہوئے تھے - مفتی صاحب نے عقد پڑھا دیا - [illegible] تو مفتی صاحب نے دولھا کا ہاتھ [illegible] اندر لائے - دولھا دلھن کو ساتھ لیکر **نواب ممتاز الدولہ** کے پاس پہونچے - **مشتری بیگم** نے دو چار روز سے نواب ممتاز الدولہ کو دیکھا نہ تھا - آج جو دیکھا پہچان نہ سکین - کہانکی شرم کسکا لحاظ (اور ابھی سن ہی کیا تھا) بے اختیار

دو ڑین اور پلنگ کی پٹی تھا مکر زار زار رونے لگین۔

نواب ممتاز الدولہ۔(آنسو پونچھ کر) مشتری! بیٹا ادھر دیکھو تو یہ۔ آجکا دن خوشی کا ہے یا رونے کا۔ خواہی نخواہی اپنے کو پریشان کر رہی ہو۔

مشتری بیگم کی گھگھی بندھ گئی۔ نواب ممتاز الدولہ نے خورشیدی بیگم کو کہا کہ تم سمجھاؤ اپنی بہن کو۔ اسقدر روئین نہین مین بہت اچھا ہون۔ انشاء اللہ تعالے دو چار روز مین اس مصیبت سے رہا ہو جاتا ہون۔ تمھاری خالہ کہان ہین بلالو۔ اور اپنی اماجان کو میری بندگی کہو۔ کہو ذری سن جائین۔

یہہ لوگ تو وہین کھڑی تھین سب آن موجود ہوئین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ بیگم صاحب! مین نے آپ کو اسواسطے تکلیف دی کہ آپ میری ساری باتون کو غور سے سنئے۔ نوابصاحب! آپ بھی دھیان لگا کر سنین۔ مین خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر کرتا ہون کہ میری یہہ دلی آرزو پوری ہوئی۔

اور مین نے جیتے جی اِن دونون بچّون کا سہرا دیکھا۔ لیکن ابھی مشتری صغیر سن ہے۔ سسرال مین اسکی طبیعت بہت گھبرائیگی۔ اسلئے مین آپ لوگون سے کہے جاتا ہون کہ بعد میرے مشتری کو اور اونکی مان کو اپنے یہان لے جائیگا۔ اور نہایت دلجوئی کیجئے گا۔

چھوٹی بیگم برابر سے روتی جاتی تھین۔ لیکن یہہ اخیر کا فقرہ اور ستم کا تھا۔ ضبط گریہ نہ کرسکین بے اختیار پُکار اوٹھین۔

نواب ممتازالدولہ۔ یہہ کون رویا؟

بڑی بیگم۔ (اپنے مُنہ پر دوہتھڑ مار کر) جسکے سر مین آگ لگائے جاتے ہو۔ جسکو بے والی کئے جاتے ہو۔ یا میرے اللہ یہہ کیا ہوا۔

مشتری بیگم اور خورشیدی بیگم نے وہ بَین کیا۔ وہ کُہرام مچایا کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ بیچارہ دولھا ایک خود کمسن۔ چودہ[۱۴] برس بھی پورے نہوئے تھے۔ دوسرے اسطرح کی کبھی واردات نہ دیکھی تھی۔ بے اختیار گھبراکر چیخ اوٹھا۔ نواب محتشم الدولہ نے سینہ سے لگا لیا۔

اور سمجھایا کہ تم مرد ہو۔ عنانِ استقلال ہاتھ سے نہ دو۔

نواب ممتاز الدولہ کو اس آہ و بکا نے وہ صدمہ پہونچایا کہ بیچارے بیہوش ہو گئے۔ مستورات نے جانا کہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ آہ و وایلا کی صدا بلند ہوئی۔

مشتری بیگم۔ ابا جان بولئے۔ ہائے چُپ کیون ہو گئے!

چھوٹی بیگم۔ ہاجی یہ کیا ہوا سچ کہو مین بیوہ ہو گئی؟۔ اے ابھی تو بول رہے تھے۔ پوری وصیت بھی ختم نہوئی تھی! (**نواب محتشم الدولہ** کے قدمون پر گر کر) دولھا بھائی یہہ کیا ہوا؟ ہائے یہہ کیسی آگ لگی! یا میرے مولا مین کہین کی نہ رہی!

نواب محتشم الدولہ۔ ٹھہرو غل نہ کرو۔ مجکو نبض تو دیکھنے دو۔ تم لوگ تو پہلے ہی سے فال بد نکال رہی ہو۔

بڑی بیگم۔ اب فال بد کیسی۔ نبض کسکی دیکھوگے؟ اے جب کچھ باقی بھی ہو۔ ہائے لوگو یہہ کیسی شادی تھی! شادی اور غمی ایک ہی گھر مین!

نواب محتشم الدولہ۔ (جھنجھلا کر) خدا کیواسطے پانچ منٹ بھی

چُپ رہو مجکو نبض دیکھنے دو۔

بڑی بیگم۔ (آنسو پونچھکر)۔ اچھا لو چُپ ہوئی۔ ہائے ہای!!

نواب محتشم الدولہ نے نبض جو غور سے دیکھی تو صاف حرکت نبض کی معلوم ہوئی۔

نواب محتشم الدولہ۔ مین پہلے ہی کہتا تھا۔ تملوگون نے وہ شور وغل مچایا کہ توبہ ہی بھلی۔

بڑی بیگم۔ کیا زندہ ہین؟۔ بولو تمکو میرے سر کی قسم!

نواب محتشم الدولہ۔ تملوگون کے شور وغل سے بیچارے بیہوش ہوگئے ہین جلد گلاب کا کنٹر منگواؤ۔

بڑی بیگم۔ نبض چلتی ہے یا نہین۔ ذری آئینہ تو ناک کے پاس رکھو۔

نواب محتشم الدولہ۔ صاف نبض چل رہی ہے۔ آئینے کی کیا ضرورت ہے۔

بڑی بیگم۔ کچھ ہو۔ ہملوگونکی تشفی ہوجائیگی۔

مشتری بیگم دوڑکر آئینہ نواب ممتاز الدولہ کی ناک کے

پاس جو لے گئین تو صاف ناک کی بھاپ آئینے مین معلوم ہوی

بڑی بیگم۔ شکر ہے شکر! زندہ ہین جلد کسی ڈاکٹر کو بلوا بھیجو۔

نواب محتشم الدولہ۔ ڈاکٹر کے یہان تو مین نے آدمی بھیجا ہی ہے پہلے گلاب تو تھوڑا لاؤ۔ ذری انکو ہوش مین لے آئین۔

اتنے مین خورشیدی بیگم گلاب کا کنٹر لئے ہانپتی ہوی پہونچین۔ نوابصاحب نے تھوڑا گلاب منہ پر چھڑکا۔ نواب ممتاز الدولہ نے سانس لی۔ بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم سجدہ شکر بجالائین۔ نواب ممتاز الدولہ نے آنکھین کھولکر دیکھا نہایت آہستہ سے پوچھا کہ اسقدر بھیڑ کیون ہے۔ مجکو کیا ہو گیا تھا۔ ہر چند خیال کرتا ہون کچھ یاد نہین آتا۔ ہان تو یہ اب مجکو یاد آیا مین وصیت کرتے کرتے سو گیا تھا۔ اتنے مین باہر سے خبر آئی کہ سول سرجن صاحب تشریف لائے ہین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ یہہ ڈاکٹر کو کس نے بلایا۔ نوابصاحب آپ ناحق اسقدر تکلیف کرتے ہین۔ جب پیمانہ عمر لبریز ہے تو

ڈاکٹر یا حکیم کیا کر سکتا ہے - آپ اونکو رخصت کر دیجئے - اون کے آنے سے اور مجکو اذیت ہوگی -

نواب محتشم الدولہ - آخر اس مین قباحت کیا ہے؟ - دو چار منٹ کے واسطے دیکھ جائین - اب وہ آچکے ہین پھیر دینا مناسب نہین معلوم ہوتا -

نواب ممتاز الدولہ - آپ اسمین اصرار نہ کیجئے - فیس حوالے کیجئے اور کہئے کہ اپنے گھر کا رستہ لین -

بڑی بیگم - اے نہین تم بلوالو - مریض کی راے کیا - ہمکو اوس کمرے مین چلے جاتے ہین -

نواب ممتاز الدولہ - بیگم صاحب! آپ کو قسم ہے جو جائیے مجکو ابھی آپ سے بہت کچھ کہنا ہے -

بڑی بیگم - تو کہین ہم دور جاتے نہین - اوس کمرے مین بیٹھتے ہین - جب ڈاکٹر جالیگا - پھر آجائینگے -

نواب ممتاز الدولہ - (ہاتھ پٹک کر) آپلوگ کچھ سمجھتین ہی نہین یہ سب آخر وقت جب دیکھتے ہین کہ قوت زائل ہوئی جاتی ہے

توشراب پلادیتے ہین۔ مجکوبھی اگر شراب پلادینگے تو مجکو
نہایت رنج ہوگا۔

مشتری بیگم۔ (روکر) ابا جان! میری خاطر سے ڈاکٹرکو ایک
مرتبہ اور بلوا لیجئے۔ نہین تو روتے روتے اپنا برا حال کرڈالونگی

نواب ممتاز الدولہ۔ (بوسہ پیشانی نورانی کا لیکے) خیر
تمنے کہا ایک مرتبہ اور بلواتے ہین۔ (ایک مرتبہ اور کو بہت
روز دیکر کہا۔)

الغرض پردہ ہوا۔ باہر سے ڈاکٹر صاحب آئے۔ قریب
پلنگ کے بیٹھے اچھی طرح دل و جگر و نبض دیکھی۔ بخار بالکل اُتر گیا
تھا۔ گرمی کا نام تک نہ تھا۔ بلکہ پانون سرد ہوئے جاتے تھے
ڈاکٹر باہر برآمدے مین چلا آیا اور نواب محتشم الدولہ کو اشارے
سے بلایا۔

سول سرجن۔ تھوڑی برانڈی جلد منگوائیے۔

نواب محتشم الدولہ۔ کیون۔ کیا انکو دیجئے گا۔؟

سول سرجن۔ ہان جلد منگوائیے۔ نہین تو انکا ٹھہرنا دشوار ہے

پانوں بالکل سرد ہو چکے ہین - نبض کا پتا ہی نہین ملتا -

نواب محتشم الدولہ - یہ شراب کبھی نہ پئینگے - اسیلئے آپ کے بلانے مین دریغ کرتے تھے -

نوابصاحب نے بالکل حال بیان کیا -

سول سرجن - یہہ کیا بات ہی؟ - اسوقت جان جاتی ہی - اگر آپ چاہتے ہین کہ وہ کچھ روز زندہ رہین تو جلد شراب منگوائیے - لیجئے (کاغذ پر لکھکر) جلد منگوائیے

نوابصاحب نے ایک چوبدار کو فوراً بھیجا کہ سامنے کے شفاخانے سے یہہ دوا لے آ - شفاخانہ قریب ہی تھا چوبدار فوراً لے آیا -

سول سرجن - (گلاس مین ڈھال کے) آپ بالکل اسکو پلا دین -

نواب محتشم الدولہ - مین آپ سے کہتا ہون - اگر اونکو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ شراب ہی تو کبھی نہ پئینگے -

سول سرجن - اچھا تھوڑا دودھ منگوائیے -

نوابصاحب نے پاؤ بھر گاے کا دودھ منگوایا - سول سرجن نے شراب مین اوسکو ملا دیا - بالکل رنگ سفید ہو گیا -

نواب محتشم الدولہ - ہان اب شاید پی لین تو تعجب نہین لیکن ہو

ابھی تک آتی ہے۔

سول سرجن - بو تو کسیطرح دفع نہو گی لیکن وہ علیل ہین اسوقت اونکو اتنی تمیز کہان - آپ فوراً پلا دیجئے۔

نوابصاحب نے گلاس لیا - نواب ممتاز الدولہ کے پاس آئے اور کہا کہ اسکو پی جائیے۔

نواب ممتاز الدولہ - یہہ کیا ہے - شراب تو نہین ہے؟ - دیکھئے نوابصاحب یہہ صدمہ مجکو نہ پہونچائیے۔

نواب محتشم الدولہ - اولاً تو ہے نہین - اور اگر بالفرض ہو بھی تو اسکے پینے مین کچھ ہرج نہین - دوائً شراب پینا جائز ہے۔

نواب ممتاز الدولہ - ہان اگر موت اس سے رُکجاے تو مضائقہ نہین لیکن جب اجل سر پر کھڑی ہے تو اسوقت اسکے پینے سے فائدہ؟

نواب محتشم الدولہ - خیر اسکو تو پی لیجئے۔

نواب ممتاز الدولہ - ڈاکٹر صاحب یہہ شراب تو نہین؟

سیول سرجن - آپ پی کے خود دیکھ لیجئے نا!

نواب ممتاز الدولہ نے گلاس ہاتھ مین لیا - دیکھا تو رنگ دودھ

کا پایا۔ نہایت خوش ہوئے کہ شراب نہین ہے۔ چاہا کہ پی جائین لیکن شراب کی بو رمقے جو انکی ناک مین آئی تو یہہ ذری جھجھکے غور سے گلاس کو دیکھا۔ پھر سونگھا۔ ڈاکٹر نے نواب محتشم الدولہ کو اشارے سے کہا کہ انکو کہئے جلد پی جائین کہین ایسا نہو تمیز کر جائین۔ ابھی نواب محتشم الدولہ نے کچھ کہا بھی نہ تھا کہ نواب ممتاز الدولہ نے گلاس فرش پر پھینکدیا۔ شراب بہہ گئی۔ گلاس ٹوٹ پھوٹ کے برابر ہو گیا۔

نواب ممتاز الدولہ۔ (ہاتھ جوڑکے) خدا کے واسطے مجھ پر رحم کیجئے۔ انکو رخصت کیجئے مین اب کوئی دوا نہ پیونگا۔

ڈاکٹر۔ بڑا افسوس۔ نوابصاحب! کہ آپ جیسا آدمی اسطرح کی حرکت کرے۔

نواب ممتاز الدولہ۔ آپ اپنا افسوس رہنے دیجئے۔ آپ کے چہرے سے مجکو نفرت معلوم ہوتی ہے۔ آپ للہ تشریف لیجائیے۔ ہاے توبہ کوئی لے بھی نہین جاتا!

سول سرجن نے نواب محتشم الدولہ سے کہا کہ اب حجت کرنا بیکار ہے

رنج دلانے سے اور مرض بڑھ جائیگا۔ اب تن بہ تقدیر چھوڑ دیجئے۔
مجکو تو خوف معلوم ہوتا ہے کہ شاید چار پانچ گھنٹے بھی نہ بچین۔
وصیّت وغیرہ جو کرانا ہو کرا لیجئے۔

سول سرجن رخصت ہوئے۔ نوابصاحب پھر مریض کے پاس آئے
نواب ممتاز الدولہ۔ کہئے آپ نے رخصت کر دیا اونکو؟
نواب محتشم الدولہ۔ ہان وہ گئے۔ لیکن آپنے بُرا کیا جو دوا نہ پی
نواب ممتاز الدولہ۔ (مسکراکر) یہ کیون نہین کہتے کہ شراب نہ پی۔
نواب محتشم الدولہ۔ ایسے وقت مین شراب پینا بھی جائز ہے
نواب ممتاز الدولہ۔ نوابصاحب! مجکو بالکل یاس ہے۔
میری عمر تمام ہو چکی۔ ہان اگر کچھ بھی امید زندگی کی ہوتی تو پی لیتا۔
لیکن جب بالکل نا امیدی ہے تو پھر کیون وہ چیز پیون جو ہماری
شرع مین قطعی حرام ہے۔ خیر اب پردہ کرائیے مستورات کو بُلوا بھیجئے

پردہ ہوا۔ عورتین آئین۔ بڑی بیگم نے پوچھا کہ اسوقت
طبیعت کیسی ہے؟
نواب ممتاز الدولہ۔ الحمد للہ اچھا ہون۔ مشتری کہان ہے؟

مشتری بیگم - کیا ہے ابّا جان؟ یہین تو بیٹھی ہون -

نواب ممتاز الدولہ - اور ثریّا شکوہ کہان ہین ؟ -

نواب محتشم الدولہ نے ثریا شکوہ کو اشارے سے کہا کہ پلنگ کے پاس جا رہو - بیچارہ دولھا پلنگ کے پاس کھڑا ہوا - نواب ممتاز الدولہ نے مشتری بیگم کا ہاتھ ثریّا شکوہ کے ہاتھ مین پکڑا دیا اور کہا کہ خوب یاد رکھنا ثریا شکوہ! کہ یہی ایک لڑکی ہماری ہے - بڑے ناز و نعمت سے پلی ہے - کسی طرحکی تکلیف - کسی طرحکی اذیّت اسکو نہ دینا - ہمیشہ اسکی دلجوئی و تشفّی کرتے رہنا - نہین تو میری روح تم سے ناراض رہیگی - برس دو برس اپنی مان اور خالہ کے پاس انکو رہنے دینا اور اگر جی چاہے تو اسی مکان مین تم اپنا قیام رکھنا - تم ابھی کمسن ہو نواب محتشم الدولہ بہادر کے یہان صبح و شام حاضر رہنا - انکی صلاح و مشورہ سے کام کرنا - ہمیشہ آپ کو عزت و حرمت سے رکھنا خدا کی عنایت سے اسقدر دولت و ثروت مین چھوڑے جاتا ہون کہ تملوگ عیش و عشرت سے بسر کروگے - کسی بات کے محتاج نہ رہوگے - مشتری بیگم سر جھکائے روتی جاتی تھین اور ثریا شکوہ

کی بھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے - غرض یہہ وصیت کرکے نواب ممتاز الدولہ نے آہ سرد بھر کر مشتری بیگم کی پیشانی نورانی کا بوسہ لیا - اور کہا کہ اب آپ لوگ جائیے - انکی والدہ سے مجکو کچھ کہنا ہے - بڑی بیگم - مشتری بیگم - خورشیدی بیگم سب کی سب دوسرے کمرے مین چلی آئین - نواب محتشم الدولہ اور ثریا شکوہ باہر کے دالان مین چلے آئے - پردے گرا دیئے گئے جب تخلیہ ہوا تو نواب ممتاز الدولہ نے چھوٹی بیگم کیطرف دیکھا - دیکھا کہ زار زار رو رہی ہین اور چہرہ مارے رنج و الم کے زرد ہو گیا ہے

نواب ممتاز الدولہ - یہہ اسقدر رو کیون رہی ہو؟ - ذری استقلال کرو - میرے پاس آؤ - اس پلنگ کے پاس بیٹھ جاؤ -

چھوٹی بیگم روتی ہوئی اوٹھین اور پلنگ پر جاکر نوابصاحب کے پاس بیٹھ گئین - نوابصاحب نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر کہا کہ سنو! کوئی شخص برابر یہان رہنے کا نہین - ہر کسیکے لئے موت ہے کوئی جلدی کوئی دیر ضرور اس دنیا سے سفر کریگا - پھر اسقدر رنج اور اپنے کو تباہ کرنا عقل کے خلاف ہے -

اگر تمھارا یہ حال ہوگا تو کون اِن دولھا دولھن کو تسکین دیگا؟ یہہ سنکر چھوٹی بیگم کی اور گھگھی بندھ گئی۔

نواب ممتاز الدولہ۔ تمکو میرے سر کی قسم اسقدر پریشان نہو۔ بعد میرے دولھا دولھن دونوںکو اپنے پاس رکھنا۔ ہنسی خوشی زندگی بسر کرنا۔

چھوٹی بیگم۔ (رو کر) میری خوشی تمھارے سبب سے تھی۔ میری لالی تمھارے دم قدم کی برکت سے تھی۔ جب وہی نہین تو پھر کیا۔ ہاے کاش مین ہی کمبخت نصیبوں جلی مرجاتی تو کیون یہہ روز بد دیکھتی! اللہ جانتا ہے مجھ سے یہہ صدمہ نہ سہا جائیگا۔ اگر حرام موت نہ ہوتی تو ہیرے کی کنی کھالیتی بس فرصت ہو جاتی

ممتاز الدولہ۔ (اشکبار ہوکر) تمکو خدا اور خدا کے رسول کی قسم جو کبھی ایسا خیال کرو! نہین تو مجکو ایکدم قبر مین چین نہ آئیگا۔

یہہ کہہ کے نوابصاحب کو حد درجہ کی کمزوری آئی اور آنکھین بند کرلین۔ چھوٹی بیگم نہایت گھبرائین اور چاہا کہ لوگون کو بلائین لیکن نوابصاحب نے اشارے سے منع کیا۔ تھوڑی

دیر بعد آنکھین کھولین۔ اور چھوٹی بیگم سے کہا کہ میری دو وصیتین ہین۔ ایک تو یہہ کہ تم میرے واسطے آپ کو تباہ نکرنا۔ دوسرے میری وجہ سے شادی مین توقف یا تخفیف نکرنا۔ ہان ایک بات اور کہنی ہے۔ للہ اگر کوئی قصور ہوا ہو یا کوئی بات بُری بھلی کہی ہو تو معاف کرنا۔

چھوٹی بیگم۔ (روکر) آپنے میرا کیا قصور کیا۔ آپنے تو میرے ساتھ وہ کیا کہ جی ہی جانتا ہے۔ اور اسطرح سے مجکو آرام سے رکھا کہ آجتک کسی نے نہ رکھا ہوگا۔ مین ہی بدبخت اندھی تھی کہ کوئی خدمت آپکے لائق نہ کرسکی۔

نواب صاحب۔ (ہاتھون کا بوسہ لیکر) خدا کو حاضر وناظر جانکر کہتا ہون کہ تمنے مجکو کسیطرح کا رنج نہین پہونچایا۔ ہر طرح سے آرام وآسایش سے اور اپنی میٹھی میٹھی باتون سے مجکو خوش کیا ہے۔ مین تمھارا احسان نہ بھولون گا۔ تم جیسی عورتین مین نے کم دیکھی ہین۔ نہ معلوم خدا کو کیا منظور ہے کہ اسقدر جلد مجھکو تم سے جدائی ہونیوالی ہے۔

نوابصاحب اور چھوٹی بیگم دونون ایک دوسرے کو ٹکٹکی باندھے
دیکھ رہے تھے۔ جھر جھر آنسو دونو نکی آنکھون سے جاری تھے
یکایک ہاتھ ایک دوسرے سے چھوٹا۔ ادھر نوابصاحب
پلنگ پر گرے۔ اودھر چھوٹی بیگم پلنگ سے فرش پر غش کھا کر
گر پڑین۔ گرنے کی جو آواز آئی تو بڑی بیگم اور مشتری اور خورشیدی
دوڑی ہوئی آئین۔ کیا دیکھتی ہین کہ نواب ممتاز الدولہ کی
آنکھین بند ہین اور چھوٹی بیگم فرش پر بیہوش پڑی ہین۔
یا اللہ! یہ کیا ہوا؟ کسکو دیکھئے کسکو نہ دیکھئے!۔ نواب محتشم الدولہ
بھی فوراً آئے۔ نواب ممتاز الدولہ کی نبض دیکھی تو ساقط!۔
بدن بالکل ٹھنڈھا۔ ناک پر ہاتھ لے گئے۔ سانس کا نام تک
نہین۔ نوابصاحب نے جلد چادر اوڑھادی اور قبلہ رخ کر دیا۔
بڑی بیگم نے رو کر کہا کہ کیا ختم ہو گئے۔ نوابصاحب نے کہا صبر کرو
مرضی خدا مین کیا چارہ۔ چھوٹی بیگم کو لیجاؤ۔ ہوش مین لاؤ۔
مین لوگونکو باہر سے بلائے لاتا ہون۔

بڑی بیگم مشتری بیگم۔ خورشیدی بیگم۔ ماما۔ اصیلین مغلانیان۔

روتی پیٹتی گھر مین داخل ہوئین! اور وہ کہرام شروع کیا کہ سننے والون
کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ نوابصاحب باہر تشریف لائے
لوگون سے کہا کہ نواب ممتاز الدولہ انتقال کر گئے۔ تجہیز و تکفین کا
جلد سامان کرو۔ سب لوگونکو حیرت ہوئی کہ یا اللہ یہ کیا ہو گیا!۔
جو سنتا تھا افسوس کرتا تھا۔ ہر شخص کی آنکھون سے آنسو جاری
تھے۔ نواب ممتاز الدولہ ہر دل عزیز تھے۔ ہر کسیکو انکے انتقال
کا رنج ہوا۔ کوئی کہتا تھا کہ عجب حادثۂ جانکاہ ہی۔ کہان لڑکی
کا بیاہ ہوتا تھا۔ کہان جنازے کی تیاری ہونے لگی! کسی نے
کہا کہ بھئی دیکھنا دنیا کیا بُری چیز ہے۔ ابھی ابھی شادیانے بج رہے
تھے برات کی تیاری ہو رہی تھی اور ابھی جنازہ نکلتا ہے! شادی
غمی توام سنتے تھے وہ اپنی آنکھون دیکھا۔
غرضکہ ہر شخص کلمات یاس کے زبان پر لاتا اور دست حسرت
ملتا تھا۔ قصہ مختصر نواب ممتاز الدولہ کو نہلا دھولا تابوت مین
رکھ ایک دوشالہ بیش بہا اوپر سے اوڑھا دفن کرنے لے چلے
وہی لوگ جو تقریب عقد مین آئے تھے شریک جنازہ ہوئے۔

مقبرے مین لیجاکے نماز جنازہ پڑھی گئی۔ لاش قبر مین رکھی گئی۔ سبھون نے مٹی دی اور رومال سے آنکھین پونچھتے ہوئے واپس آئے۔ تمام گھر جو تھوڑی دیر پہلے جگمگا رہا تھا ماتم سرا ہو گیا ایک ہو کا سا عالم تھا۔ نہ دولھا کی خبر نہ دولھن کی پروا۔ دولھا الگ زار زار رو رہا ہے۔ دولھن نے الگ اپنا سہرا نوچ کھسوٹ کر پھینک دیا ہے۔

جب چھوٹی بیگم کو ہوش آیا تو مضطر ہو کے پوچھا کہ مجکو کیون یہان لے آئین۔ کہو اب اونکا کیا حال ہے۔ نیند آگئی تھی نا؟ نیند کا آنا مرض کو دفع کرتا ہے۔

بڑی بیگم۔ ہان خوب میٹھی نیند سوئے ہین۔ اب اون کو کسیطرح کی تکلیف نہین۔

چھوٹی بیگم۔ شکر!

ہاے یہہ فقرہ اور ستم تھا۔ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اتنے مین شور و غل کی آواز چھوٹی بیگم کے کان مین آئی تو گھبرا کر اوٹھہ بیٹھین۔

چھوٹی بیگم۔ باجی! دیکھو برات دروازے لگتی ہے۔ دولھن کو جلدی سے سنوارو۔ اے باجے والے کہان ہین۔ ہان شاید اونکے خیال سے منع کر دیا ہوگا کہ نیند ٹوٹ نہ جاے۔ ای واہ! یہ لوگ کھڑے کیون ہین؟۔ کوئی سنتا ہی نہین۔ ارے لوگو دولھن کو تو سنوارو۔ باجی! تم روکیون رہی ہو۔

کسی نے جھک کے کان ہین کہا کیسا سنوارنا اور کسکی برات؟ یہہ نواب ممتاز الدولہ کا جنازہ نکلا ہے۔ تم بیوہ ہوگئین مشتری یتیم ہوئی۔ چھوٹی بیگم "این" کہکے پھر غش کھاکر گر پڑین۔ بڑی بیگم نے سر اونکا اوٹھاکر گود مین لے لیا۔ گلاب چھڑکا بڑی دیر بعد ہوش آیا۔

چھوٹی بیگم۔ باجی! مین سچ بیوہ ہوگئی۔؟ اے اب ڈرو نہین مجھکو اب کچھ نہوگا۔ جو میری تقدیر مین لکھا تھا وہ ہوا۔ شکر ہے اللہ تیرا! مجھکو افسوس اتنا ہی آتا ہے کہ مین کیون بیٹھی رہی اور اون کے سامنے کیون نہ مر گئی۔ ہاے جب وہ کلمات تسکین یاد آتے ہین کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ کس کس طرح مجھکو

نصیحت کی۔ کیسی کیسی وصیتین کین۔ (روکر) مجکو قسم دے گئے
ہین کہ اون کے واسطے نہ پیٹون۔ اونکو ہے ہے نکرون۔
رنج وغم نکرون۔ لیکن کیا کرون دلکو کیسے سمجھاؤن۔ (کلیجہ
پر ہاتھ رکھکر) یہہ قابو مین ہے جب تو۔ ہاے مین اتنے دنونتک
اون کی کچھ خدمت نکرسکی! کیا جانتی تھی کہ اتنا جلد آنکھین
بند کرلینگے۔ لیکن خیر جو جو وصیتین کر گئے ہین اونپر عمل
کرونگی۔ اور کچھ نہین تو روح تو اونکی خوش ہوگی۔ باجی!
دولھا کو گھر مین بلوالو۔ رسومات شروع کردو۔ مجکو ہزارھا
قسمین دے گئے ہین کہ ریت رسم کسیطرح موقوف نہ رہنے پائے۔
بڑی بیگم۔ (روکر) آج کون موقع ہے؟
چھوٹی بیگم۔ نہین باجی۔ جیسا وہ کہہ گئے ہین ویسا ہی کرکے دکھاؤنگی
سر مو فرق نہو گا۔

جو لوگ سُنتے تھے خاک سر پر اوڑاتے تھے۔ اور آنسوؤن
کے دریا بہاتے تھے۔ خورشیدی بیگم اور عزیز بیگمات مشتری بیگم
کے پاس بیٹھی تھین۔ دلجوئی و تشفی کر رہی تھین۔ جب یہہ خبر

سُنی کہ دولھا گھر مین بلوایا جاتا ہے۔ رسمین ہونگی۔ تو انلوگونکو نہایت حیرت ہوئی کہ آج ہی یہ حادثہ ہوا اور آج ہی رسمین! ایک مغلانی نے کہا کہ بڑی بیگم صاحب ہر چند سمجھاتی ہین۔ مانتی ہی نہین۔ کہتی ہین کہ بہشت نصیب کی (ہاے ابھی صبح کو لوگ نام لیتی تھے اور اب یون پکارے جاتے ہین!) وصیت ہے کہ کسیطرح رسومات مین فرق نہو۔ اگر یہہ انجام نہ پائین تو قبر مین اونکو چین نہ آئیگا۔ چھوٹی بیگم صاحب فرماتی ہین کہ ہر ہر وصیت کو اونکی بجالاؤنگی۔ چنانچہ اب روتی تک نہین ہین۔ اونکی بڑی ممانعت تھی کہ کبھی اونکے واسطے تباہ حال یا گریہ وزاری نکرین۔ لیکن پھر کہانتک۔ آنسو نکل ہی پڑتے ہین۔ دو مرتبہ تو بیہوش ہو ہو گئین۔ مشتری بیگم نے جو یہ سُنا تو خورشیدی بیگم کے گلے مِل خوب پھوٹ پھوٹ کے روئین۔ اسقدر دونون بہنین روئین کہ گھگھی بندھ بندھ گئی۔ لوگون نے سمجھایا کہ چُپ رہو۔ مشیت ایزدی مین کیا چارہ اللہ کے حکم مین کسیکا کیا اجارہ۔ جس نے اس دنیا مین بھیجا تھا

اوسنے پھر بُلا لیا۔ صبر کرو صبر۔ مشتری بیگم کو ہر چند لوگون نے سمجھا یا لیکن رونا موقوف نہ ہوا۔ چھوٹی بیگم کو یہہ خبر پہونچی تو زار زار رونے لگین۔

چھوٹی بیگم۔ لوگو! اسکو کیا کم غم ہوا ہوگا۔ اوسکو اپنی یتیمی کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا! ہاے کس ناز و نعم کی پلی ہوئی تھی! کیسی باپ کے لاڈ مین رہتی تھی۔ ہاے۔ ادھر ذری اونگلی مین پھنسی نکلے اودھر رات بھر نیند نہ آئے! ادھر ذری بدن پر حرارت ہوا ودھر پٹی تھانبے تھانبے شام سے صبح ہو۔ لوگو! جسوقت اوسکو یہہ سب یاد آتا ہوگا تمھین کہو کہ کیا حال ہوتا ہوگا! ہاے ہاے کوئی پانی ٹھنڈھا جلد پلادو زبان اینٹھی جاتی ہے۔

غرضکہ چھوٹی بیگم برف کا پانی پی مشتری بیگم کو سمجھانے چلین۔ جونہین مشتری بیگم نے اپنی مان کو دیکھا دوڑ کر گلے سے لپٹ گئین اور اسقدر دونون روئین کہ دیکھنے والونکی آنکھون سے خون ٹپکنے لگا۔

مشتری بیگم۔ امّا جان یہ کیا ہوا؟ اسے بولئے چپ کیون ہوگئین؟

بڑی بیگم۔ ہائے پھر غش آگیا۔ دیکھئے ان دونون کا کیا بدا ہوتا۔

بڑی بیگم نے گلاب منہ پر چھڑکا۔ ہوش آیا چھوٹی بیگم نے چارونطرف دیکھا پھر مشتری بیگم کو غور سے دیکھا اور گلے سے لپٹا لیا۔

چھوٹی بیگم۔ باجی للہ جلد دولھا کو بلواؤ۔ رسو بات جلدی جلدی طے کرو۔ ہائے اونکی روح قبر مین پھڑک رہی ہوگی۔

بڑی بیگم۔ آج کون موقع ہے غیراون سے (نواب محتشم الدولہ سے) بھی مشورہ کرلون۔

نواب محتشم الدولہ کو بلوا کے بڑی بیگم نے پوچھا تو اونھون نے صاف انکار کیا کہ آج کیا تا چہلم کوئی سامان شادی نہین ہوسکتا۔ زمانہ کیا کہیگا۔ چھوٹی بیگم نے جو سُنا تو زار زار روتی ہوئی نوابصاحب کے پاس آئین اور قدمون پر گر کر سارا حال بیان کیا۔ اور نہایت عاجزی و بیقراری کے ساتھ اجازت چاہی نوابصاحب سے اسکی اوسوقت ہمت نہ ہوسکی کہ اون کے دلکو شکستہ کرین۔ سوائے اجازت دینے کے کچھ بن نہ آئی۔

چنانچہ دولھا گھر مین بلوایا گیا - شرعی طور سے جلد جلد سامان عروسی طے پائے -

خدا کی قدرت عین چوتھی کے روز بیچارے دولھا نے ہیضہ کیا اور جان بحق تسلیم ہوا - اس سانحۂ جگردوز کی خبر جسکو پہونچی دوست سے دشمن تک سبھون نے دریاے اشک بہایا اور انگشت حیرت دانتون کے تلے دابی - سب سے زیادہ صدمہ اسکا نواب محتشم الدولہ کو پہونچا - کسواسطے کہ آدمی دوراندیش تھے - مشتری بیگم کی خردسالی خیال کر کے آنکھون سے آنسو ہمہ دم روان تھے اور دس دس منٹ پر یہہ مصرعہ پڑھتے تھے -

مصرعہ یک داغ نیک ناشدہ داغِ دگر نہد *

مستورات کا حال زبان قلم سے اظہار ہونا دشوار ہے - جبکہ نواب محتشم الدولہ جیسے ضابط و صابر شخص کا یہہ حال ہو تو عورتون کا کیا ذکر - اسقدر کہنا کافی ہے کہ اون کے نالہ و شیون سے مرغانِ چمن روتے تھے - جانورون تک کے سینے دہلتے تھے - چھوٹی بیگم نے اپنے کو کوئین مین گر کر ہلاک کرنا چاہا لیکن لوگ

زبردستی پکڑ کر کنارے سے لے آئے۔

چھوٹی بیگم۔ خدا کے واسطے ہاتھ جوڑتی ہون مجکو چھوڑ دو مجھ سے یہ صدمہ برداشت نہوگا۔ تمکو خاتون جنت کی قسم مشکلکشا کی قسم۔ مجکو چھوڑ دو مجکو جان دینے دو۔

چھوٹی بیگم نے ہرچند چاہا کہ لوگون سے آپکو چھوڑائین لیکن وہ سب دس بارہ یہہ بیچاری اکیلی۔ کتنا زور کرین اور کس کس سے جان چھوڑائین۔

چھوٹی بیگم۔ تملوگ بڑی سنگدل ہو۔ میرے حال پر کچھ رحم نہین کرتین۔ خیر اس روکنے سے کیا ہوگا۔ اسوقت نہین اور کسیوقت

مشتری بیگم کو اپنے باپ کے مرنے کا کیا صدمہ پہونچا تھا جو اسکا خیال کرتین۔ یہہ ایک سکتے کی حالت مین بیٹھی تھین کہ خورشیدی بیگم روتی ہوئی آئین کہ خالہ جان اپنے کو کوئین مین گراتی ہین۔ مشتری بیگم ننگے سر ننگے پانون دوڑی ہوئی آئین اور چھوٹی بیگم کے گلے سے لپٹ کر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئین اوسوقت ان دونون نے وہ کہرام مچایا کہ سننے والون کی

آنکھون سے خون ٹپکنے لگا۔

مشتری بیگم۔ (روکر) امّا جان۔ آپ بھی مجکو چھوڑکر چلی تھین؟

چھوٹی بیگم۔ امّان تجھ پر سے قربان۔ تجھ پر سے واری۔ مین کمبخت نصیبون جلی کسطرح تجھے مُنہ دکھاؤن۔ کسطرح تجھ سے آنکھین برابر کرون۔ ہاے یہہ بچپن اور یہہ رنڈاپا! ہاے دو ہی دن کا سوہاگ قسمت مین لکھا تھا۔!

چھوٹی بیگم نے زمین پر اس زور سے سر پٹکا کہ سر پھوٹ گیا۔ چھوٹی بیگم کو غش آگیا اور سر سے خون جاری ہوا! ہرچند لوگون نے رومال سے سر باندھا گلاب اور کیوڑا چھڑکا لیکن نہ خون رُکا نہ چھوٹی بیگم کو ہوش آیا۔ بڑی بیگم نہایت گھبرائین اور روکر کہا کہ کوئی خدا کے لئے باہر جاکر خبر کرو۔ یہہ کیا ظلم کا سامنا ہے۔ ہاے کیا غمی پر غمی ہوتی جائیگی۔ ارے رومال سے سر تو مضبوط باندھو۔ کوئی ڈاکٹر کو جلد بُلواؤ۔ نہین توبہ ڈاکٹر نہین۔ اب ڈاکٹر کو سلام۔ کوئی حکیم کو بُلواؤ۔

نوابصاحب جلدی ڈاکٹر کو لئے ہوئے آئے۔ چھوٹی بیگم کو
ہوش آیا۔ علاج معالجہ شروع ہوا۔ لیکن چھوٹی بیگم کی حالت
روز بروز بدتر ہوتی جاتی تھی۔ گو سرکار زخم بھر آیا تھا لیکن انکی
عجب کیفیت تھی۔ جنون سا ہو گیا تھا۔ بہکی بہکی باتین کرتی
تھین۔ نوابصاحب نہایت گھبرائے۔ اطبا اور ڈاکٹرون
کی رائے سے دو برس تک برابر سمندر اور پہاڑون اور سرد
ملکون مین ان لوگون کے ساتھ پھرا کئے۔ اس سیر و تفریح و
تبدیل آب و ہوا سے ان لوگون کا دل بہل گیا۔ اور پھر خداوند
تعالیٰ صبر عطا فرماتا ہی ہے۔ اگر ایسا نہو کوئی شخص زندہ
نرہے۔ چنانچہ جس زمانے کا ذکر ہو رہا ہے اوسوقت تک یہہ
لوگ سیر و تفریح کرکے واپس آچکے تھے۔ اگلی باتین سب
خواب و خیال ہو چکی تھین۔ دونون بہنین ایک ہی مکان مین
رہتی تھین اور آرام و چین سے زندگی بسر کرتی تھین۔ یہہ تو کیسے
کہا جائے کہ انکو رنج نہ ہوتا تھا۔ جب کوئی ذکر نواب ممتاز الدولہ
یا ثریا شکوہ کا کرتا تو آنکھون سے آنسو نکل ہی پڑتے تھے

لیکن وہ پہلی سی باتین نہ تھین۔ گانا بجانا۔ ہنسی تفریح سبھی کچھ ہوتا تھا۔

مشتری بیگم کی سرگذشت سے رجوع اور نفس مطلب کا حسن شروع

اوپر بیان ہوچکا ہے کہ نواب تحتشم الدولہ کے روبرو خورشیدی بیگم بیٹھی تھین۔ اونکے ہم پہلو مشتری بیگم۔ اونکی بغل مین چھوٹی بیگم ایک ہلکی صندلی رضائی اوڑھے ہوئے۔ جسمین سبز گرنٹ کی چار انگل چوڑی گوٹ لگی ہوئی تھی۔ انکے سامنے ایک چھوٹا سا نقرئی پاندان رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھون سے گلوریان بنا رہی تھین۔ انکو یہہ شغل دن بھر تھا۔ باوجودیکہ مغلانیان پیش خدمتین سیکڑون تھین۔ لیکن یہہ اپنے ہی ہاتھون برابر گلوریان بنایا کرتی تھین۔ انکی بغل مین نواب صاحب کے متصل آتشخانے کے اوس سرے پر بڑی بیگم تشریف رکھتی تھین۔ یہہ چاہیتی بی بی نواب تحتشم الدولہ کی

تھین ۔ گو یہہ اپنی چھوٹی بہن یعنی چھوٹی بیگم سے سن مین
بڑی تھین لیکن ماشاء اللہ قوا اچھے تھے ۔ بال سر کے
سیاہ ہی تھے ۔ اور چہرہ ابھی تک کندن کی طرح دمکتا تھا ۔
صورت سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اپنے زمانے مین
ہزارون مین کیا لاکھون مین ایک ہونگی ۔ اور کیون نہو ۔ جبھی
تو نواب محتشم الدولہ جیسے آدمی اون کے دام محبت مین اسیر
تھے ۔ یہہ کا کریزی رضائی جسمین بیک بانکڑی ٹنکی ۔ اور سرخ
زرد ۔ اور سبز گرنٹ کی پڑاقے دار گوٹ لگی تھی اوڑھے ہوئے
تھین ۔ عطر فتنہ و بوے لبان تمام کمرے کو معطر کر رہی تھی
مشتری بیگم بھی نارنجی خلیل خانی اوڑھے ہوے تھین ۔
لیکن خورشیدی بیگم کی بلا اوڑھے انکو اسقدر تاب
کہان کہ یہہ جھگڑا اپنے پیچھے لگائین ۔ صرف کاشانی مخمل کا
شلوکا ڈوپٹے کے نیچے پہن لیا تھا ۔ یہی غنیمت تھا ۔
بڑی بیگم ۔ اے خورشیدی ! تمکو سردی نہین معلوم ہوتی ؟
خلیل خانی کیون نہین اوڑھتین ؟

خورشیدی بیگم نے عمداً کچھ جواب ندیا اور مشتری بیگم سے باتین کرنے لگین۔

بڑی بیگم۔ اے واہ! سنا بھی یا نہین۔ مین نے ابھی کیا کہا؟

خورشیدی۔ (منہ بنا کر) امان جان! سردی معلوم ہو جب تو۔

بڑی بیگم۔ کیا خوب کہتی ہین۔ سردی معلوم ہو جب تو! یہان سب کوئی جاڑے سے بیٹھے کانپ رہے ہین۔ اور انکو سردی ہی نہین معلوم ہوتی۔ سردی تو ضرور معلوم ہوتی ہوگی۔ لیکن یہہ کہو آلکسی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے)۔ امان جان غلیل خانی تو مجھ سے نہین اوڑھی جائیگی۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے دس من کا بوجھ پیٹھ پر رکھدیا۔ کمر ٹوٹے لگتی ہے۔ آخر یہہ شلوکا تو پہنے ہون۔ یہہ کیا کم ہے۔

بڑی بیگم۔ اچھا تو یہہ میری رضائی لو۔ یہہ تو خاصی ہلکی پھلکی ہے۔

خورشیدی۔ واہ۔ امان اور آپ؟۔

بڑی بیگم - بیر اگیا - مین آگ کے پاس بیٹھی ہون - مجکو سردی نہین معلوم ہوتی -

خورشیدی بیگم - واہ اماں جان - ابھی تو آپ نے کہا سردی سے کانپ رہے ہین - اور ابھی اپنی رضائی مجکو دیتی ہین - مین تو نہ اوڑھونگی -

بڑی بیگم - یہہ ساری حجت اسلئے ہوتی ہے کہ انکو کچھ اوڑھاؤ نہین - خیر تم یہہ رضائی لو - مین تمھاری خلیل خانی اوڑھے لیتی ہون - بی معلانی ! - خورشیدی بیگم کی خلیل خانی تو لا او (خورشیدی بیگم سے) کہان رکھی ہے ؟ -

خورشیدی بیگم - بالاخانے پر -

چھوٹی بیگم - اے واہ کیا یاد ہے ! - بوا وہ تو نیچے دالان مین رکھی ہوئی ہے - چھوٹا گاؤتکیہ ہے نا ؟ - بی مغلانی ! اے سر ہلاؤ اگر سمجھین نہین تو مجھ سے پوچھ لو - منہ تکنے سے کیا معلوم ہوگا کہ تم سمجھین یا نہین -

مغلانی - جی ہان بیگم صاحب مین سمجھی - چھوٹا گاؤتکیہ مخمل کا

جو ہے پورب رخ کے دالان مین۔

چھوٹی بیگم - پتھر پڑین تمھاری سمجھ پر۔ یہہ چلی تھین لانے کو! اور پوچھتی ہون تو کہتی ہین کہ مین سمجھ تو گئی۔ - اے پورب کے دالان مین نہین۔ اس سامنے والے دالان مین ایک چھوٹا سا گاؤ تکیہ رکھا ہوا ہے۔ بس اوسکے نیچے ایک لال خلیل خانی رکھی ہے اوسکو لے آؤ۔

بی مغلانی (پان گال مین دبا کر) - وہ تو خورشیدی بیگم کی ہے مین جانتی ہون وہان رکھی ہے۔

(اسپر سب لوگون نے قہقہہ مارا اور نوابصاحب بھی خوب ہنسے)

بڑی بیگم - تم ایسی سٹپٹا کیون گئین۔ خورشیدی کی خلیل خانی نہین مانگی تھی تو کسکی مانگی تھی؟ - تمھارا وہی حال ہے کہ سارا قصہ سُن گئین پھر پوچھتی ہین کہ زلیخا عورت تھی یا مرد۔ جاؤ جلد لے آؤ۔

بی مغلانی گئین اور خلیل خانی لے آئین۔

خورشیدی بیگم - (مُنہ بنا کر) اماجان کو جو بیمردی معلوم ہوتی ہے

تو سمجھتین ہین کہ سبکو یونہین ستاتی ہے۔

(اسپر نوابصاحب ہنس پڑے)

بڑی بیگم۔ (طنز سے) اور ہنستے ہین!۔ اتنی توفیق تو ہوئی کہ اوسکو کچھ اوڑھنے کو دین۔ آپ سر سے پانون تک شال مین لپٹے کیا بیٹھے ہین کہ سمجھتے ہین ہر کوئی اسی آرام سے ہے سچ ہے مردونکا دل قصائی جیسا ہوتا ہے۔

نوابصاحب۔ ذرا اپنی رضائی جو اوڑھنے کو دی تو سمجھین کہ ہم من دیگرے نیست۔

چھوٹی بیگم۔ اتنا تو کہونگی دولھا بھائی! کہ اوس جگہہ آپ تھے اور وہین باجی بھی تھین۔ باجی سے رہا نہ گیا۔ اپنی رضائی اوڑھادی۔ اور آپ نے زبان تک نہ ہلائی۔ آپ مین اون مین اتنا بل ہے۔

نوابصاحب۔ اوّل تو خود اونھون نے اسکا ذکر کیا تھا۔ دوسرے اب خورشید کچھ دو برس کی بچّا نہین ہے۔ اگر اوسکو سردی معلوم ہوتی تو وہ خود اوڑھ لیتی۔ اسمین کہنے کی کیا

حاجت ہو۔ سب کو اپنی جان عزیز ہے۔ کیا مجال کہ اسکو سردی معلوم ہو اور گرم کپڑے نہ پہنے

بڑی بیگم۔ اچھا خورشیدی بیچ بیچ کہو۔ تمکو سردی معلوم ہوتی تھی یا نہین؟

خورشیدی بیگم۔ (مسکرا کر) نہین۔ مجکو تو کچھ بھی معلوم نہ ہوتی تھی

(نوابصاحب نے قہقہہ لگایا)

بڑی بیگم۔ (شرما کے) ہان کیون نہین۔ باپ کیطرف ملگئین۔ سچ۔ لڑکی باپ کو چاہتی ہی ہے۔ لڑکا ہوتا تو مان کو چاہتا۔

خورشیدی۔ نہین اماجان یہہ نہ کہئے۔ اللہ جانتا ہے مین آپ کو اپنی جان سے بڑھ کے چاہتی ہون۔

بڑی بیگم۔ جاؤ بس دیکھ لیا۔ ابھی تو باپ کی طرف دوڑی تھین اب آئی ہین مجکو ملانے۔

نوابصاحب۔ اچھا بیٹا کہدو کہ تمکو سردی معلوم ہوتی تھی لیجے اب خوش ہوئین؟

بڑی بیگم۔ وہ کچھ ہو۔ لیکن باپ کی نسبت مان لڑکون

تو سمجھتین ہین کہ سبکو یونہین ستاتی ہے۔
(اسپر نوابصاحب ہنس پڑے)

بڑی بیگم۔ (طنز سے) اور ہنستے ہین!۔ اتنی توفیق تو نہوئی کہ اوسکو کچھ اوڑھنے کو دین۔ آپ سر سے پانون تک شال مین لپٹے کیا بیٹھے ہین کہ سمجھتے ہین ہر کوئی اسی آرام سے ہے سچ ہے مردونکا دل قصائی جیسا ہوتا ہے۔

نوابصاحب۔ ذرا اپنی رضائی جو اوڑھنے کو دی تو سمجھین کہ ہچو من دیگرے نیست۔

چھوٹی بیگم۔ اتنا تو کہونگی دولھا بھائی! کہ اوس جگہہ آپ تھے اور وہین باجی بھی تھین۔ باجی سے رہا نہ گیا۔ اپنی رضائی اوڑھادی۔ اور آپ نے زبان تک نہ ہلائی۔ آپ مین اون مین اتنا بل ہے۔

نوابصاحب۔ اوّل تو خود اونھون نے اسکا ذکر کیا تھا دوسرے اب خورشیدی کچھ دو برس کی بچا نہین ہے۔ اگر اوسکو سردی معلوم ہوتی تو وہ خود اوڑھ لیتی۔ اسمین کہنے کی کیا

حاجت ہو۔ سب کو اپنی جان عزیز ہے۔ کیا مجال کہ اسکو سردی معلوم ہوا ور گرم کپڑے نہ پہنے

بڑی بیگم۔ اچھا خورشید بی سچ سچ کہو۔ تمکو سردی معلوم ہوتی تھی یا نہین؟

خورشید بیگم۔ (مسکراکر) نہین۔ مجکو تو کچھ بھی معلوم نہ ہوئی تھی

(نوابصاحب نے قہقہہ لگایا)

بڑی بیگم۔ (شرماکے) ہان کیون نہین۔ باپ کیطرف ملگئین سچ۔ لڑکی باپ کو چاہتی ہی ہے۔ لڑکا ہوتا تو مان کو چاہتا۔

خورشید۔ نہین اماجان یہہ نہ کہئے۔ اللہ جانتا ہے مین آپ کو اپنی جان سے بڑھ کے چاہتی ہون۔

بڑی بیگم۔ جاؤ بس دیکھ لیا۔ ابھی تو باپ کی طرف دوڑی تھین اب آئی ہین مجکو ملانے۔

نوابصاحب۔ اچھا بیٹا کہدو کہ تمکو سردی معلوم ہوتی تھی لیجے اب خوش ہوئین؟۔

بڑی بیگم۔ وہ کچھ ہو۔ لیکن باپ کی نسبت مان لڑکون کو

زیادہ ہی چاہتی ہے۔ کیونکہ محبت پرداخت سب کچھ مان کرتی ہے۔ باپ تو صرف کہلانے کو ہوتے ہین۔

نوابصاحب۔ بجا۔!

بڑی بیگم۔ اسمین بھی کچھ شک ہے۔ محنت و مشقت ساری مان کی۔ اول تو نو مہینے کس مصیبت سے کاٹنے ہوتے ہین غذا بالکل چھوٹ جاتی ہے۔ کوئی چیز کھائی ہی نہین جاتی۔ ادھر لقمہ حلق سے اوترا اودھر متلی شروع ہوئی۔ جب اللہ اللہ کرکے نو مہینے پورے ہوئے اور لڑکا پیدا ہوا تو پھر کیا کہون کیا محنت ہوتی ہے۔ جب تک لڑکا دودھ نہ چھوڑے کیا مجال کہ کوئی چیز گو کیسی ہی عمدہ ہو زبان پر رکھ سکے ہمیشہ پرہیز۔ اگر لڑکا آدھی رات کو مچل گیا تو ساری رات نیند کو بالائے طاق رکھکر برابر سے اوسکو بہلا رہے ہین جب یہہ سب محنت و مشقت مان کرلیتی ہے تو بچے سیانے ہوتے ہین۔ تمھین کہو خورشیدی کو ایک برس تک تمنے گود مین بھی کبھی لیا تھا؟۔ دور ہی سے پیار کرلیتے تھے۔

اس ڈر سے گود مین نہ لیتے تھے کہ کپڑا خراب ہو جائیگا۔

نوابصاحب۔ یہہ سب جو تمنے کہا کوئی بڑی بات نہین ہے۔ اسقدر تو بہائم بھی کرتے ہین۔ مان کی محنت اولاد کے حق مین بہت بہت دو نہین چار برس تک کام آتی ہے۔ باپ کو دیکھو کہ کسقدر فکر کرنی پڑتی ہے جس سے اوسکا دماغ اوڑا رہتا ہے۔ اگر اولاد آگے چلکر نالائق و جاہل نکلے تو یہہ باپ کے قصور سے کہ اچھی تعلیم نہین دی۔ ذرا سی چوک مین عمر بھر کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اگر لڑکی ہے تو باپ کو اور فکر کرنی پڑتی ہے۔ دن رات اسی تشویش مین گذرتی ہے کسی ایسی جگہہ اسکو بیاہو جہان ہمیشہ خوش و خرم رہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ ہو کہ وقت مصیبت و آفت دو چار پیسے کما سکے۔ چال چلن حرکات و سکنات پسندیدہ ہون۔ شریف ہو۔ مذہب کا درست ہو خوش خُلق و خوشرو ہو۔ غصہ ور نہ ہو۔ یہہ نہ ہو کہ آئے دن جوتیون مین دال بٹا کرے۔ زن و شو دونون کی افتاد مزاج و طبیعت کو اپنے ذہن مین جانچ پرتال لو تب بیاہ کرو۔ ایسا نہ کرو کہ جہان روپیہ پیسا دیکھو لڑکی کو وہین آنکھہ بند کرکے ڈھکیل دو۔ اور یہہ خیال کرلو

کہ اب جوان کے نصیب مین ہو۔ اوسکی پروا نہین قبل شادی کے
اوسکو جہانتک ممکن ہو سکے پڑھاؤ لکھاؤ۔ ہنر سلیقہ سکھاؤ جسمین کسی
کی دست نگر نہو۔ کیا یہہ باتین تمھارے نزدیک کم ہین جو تم ہمکو طعنہ دیا
کرتی ہو؟۔ یہہ آپ کے پرہیز کرنے اور رات رات بھر بہلاتے رہنے
سے کہین زیادہ سخت ہین۔

بڑی بیگم۔ اے ہان خوب یاد دلایا۔ آخر اسکی نسبت کہین ڈھونڈھی؟
تمنے تو جیسے آنکھون پر پٹی باندھلی ہے۔ آخر کچھ فکر کرو۔ لڑکی
دن بدن جوان ہولی جاتی ہے۔ کب تک گھر مین بٹھاے رکھوگے؟

نوابصاحب۔ ابھی تعلیم تو اسکی ہوئی نہین اور آپ چلین
بیاہنے۔ مین نے اتنے دنون تک تمھاری راے پر چھوڑ دیا تھا
اب مین نہ مانونگا۔ اوسوقت تو سب مل گئے تھے اور مجکو اُلّو بنالیا
تھا۔ اب بتاؤ اتنے دنون تک انھون نے کیا پڑھا اور کیا ہنر
سیکھا؟ لکھنا پڑھنا تو درکنار سلائی تک درست نہ آتی ہوگی۔
بیچاری نے رِیندھنے تک کا سلیقہ نہوگا۔

بڑی بیگم۔ توبہ کرو۔ تم تو جیسے لڑنے بیٹھے ہو۔ کچھ پڑھا ہی نہین۔

تو تیسون سیپارے قرآن کے حفظ کئے ہین - بھلا بتا تو دو کون لڑکی محلے کی اتنی پڑھی ہے ؟ - اور سلائی خدانخواستہ کیون سیکھنے لگی - اور پکائے ریندھیگی کسلئے ؟ - اللہ کے حکم سے باورچنین پیش خدمتین مغلانیان سب موجود - پھر سلائی یا پکانے ریندھنے کی کیا حاجت ؟ - پکانے ریندھنے کی ایک ہی کہی ! - خورشیدی آگ کی گرمی برداشت کر سکیگی ؟ -

نوابصاحب - یہہ بڑا بول مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا - اگر خدانخواستہ کل ہملوگ غریب ہو جائین یا کوئی سفر درپیش ہو تو اوسوقت ساری شیخی کرکری ہو جاے -

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم - ہونھ ! - اللہ نہ کرے - کیون فال بد نکالتے ہو - غریب ہمارے دشمن ہو جو ہمکو دیکھ نہ سکین - واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے فال بد نکالتے ہوئے ! - اللہ جانتا ہے جی سن سے ہو گیا -

نوابصاحب - مین فال بد نہین نکالتا - ایک بات کہی کہ اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو اوسوقت رونا پڑے اور افسوس ہو کہ کیون

نہین ہنر سلیقہ سیکھا جس سے پیٹ پالتے۔ کیا تملوگون نے الفت کا قصہ نہین سنا؟۔

خورشیدی بیگم۔ نہین آبا جان ہمنے نہین سنا ہی۔ بیان تو کیجئے

نواب محتشم الدولہ کی زبانی الفت کی کہانی

نوابصاحب نے بیان کیا کہ کسی شہر مین ایک سوداگر رہتا تھا اوسکی ایک بی بی اور ایک لڑکی تھی۔ مال کے غرور اور نشۂ دولت کے سرور مین اونسنے اپنی بیٹی کو کسی قسم کی تعلیم نہ دی۔ غرض جاہل تھی۔ اور اسقدر لاڈ پیار مین رہتی کہ پکانا رنیدھنا تو درکنار سوئی تک نہ چھوتی۔ اوسکی ایک خاص کنیز تھی جسکا نام کیتکی تھا۔ کیتکی گو غریب تھی لیکن انتہا کی ذہین۔ اسکا شوہر خیاطی کرتا تھا۔ پڑھنا لکھنا تو نہ جانتی تھی لیکن سلائی اوسے ہر طرحکی آتی تھی۔ جالی لوٹ پر پھول اور کٹوری خوب بناتی۔ اون کے گلوبند۔ جوتے وغیرہ اچھی طرح سی سکتی۔ کھانا بھی کچھہ تھوڑا بہت پکانا جانتی۔ خلاصہ یہہ کہ ہنر سلیقہ مین اپنی بی بی

سے کرور مرتبہ بڑھی چڑھی ہوئی تھی - یہہ اپنی بی بی کو نصیحت
کیا کرتی کہ بی بی اور کچھہ نہین تو سلائی تو تھوڑی بہت سیکھ لو
وقت بیوقت مین کام آجاتی ہے - اور بے شغلی کا ایک شغل
بھی ہے - تم دنرات سویا کرتی ہو - یہہ اچھا نہین -
الفت یہہ باتین سُن سنکر جلتی - آخر ایک روز اپنی مان سے
آکے جڑدی - وہ بہت خفا ہوئین اور کیتکی کو بہت سخت و سُست
کہنے لگین اور بولین کہ اگر پھر اس طرحکا کلمہ زبان سے نکالا تو
کھڑی کھڑی نکلوا دونگی - اگر کھانا پکانا اور سینا ہم خود سیکھا
چاہتے تو تم مفت خورونکو کیون رکھتی - کیتکی کو بہت بُرا معلوم
ہوا اور چاہتی تھی کہ گھر چلی جاے - لیکن چونکہ اسکا شوہر کہین
سفر کو گیا ہوا تھا - اسلئے چپ ہو کر رہ گئی - اور خیال کیا کہ جب
شوہر آجائیگا گھر چلی جاؤنگی - اس سلئے اوسدن سے اپنے
کان اینٹھے اور پھر کچھہ نصیحت وصیحت نہ کی - قضارا ایک دن
دریا کو جوش ہوا اور سیلاب عظیم نے چشم زدن مین شہر کو گھیر لیا
ان لوگون کا مکان شہر سے کچھہ فاصلہ پر تھا اور چونکہ نہایت

اُس شب مین تھا اسلئے پانی نہایت زور سے ان کے مکان مین گھسا۔ جب تک کشتی آئے آئے پانی ڈوباؤ ہو گیا۔ مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔ کیستکی نے اپنی بی بی کو پکار کر کہا کہ ایک مضبوط بانس ہاتھ مین لے لو اور تن بہ تقدیر چل نکلو۔ اگر حیات ہو گی بچ جاؤ گی نہین تو مرضی خدا سے کیا چارہ۔ الغرض سب ایک دوسرے سے جُدا ہوئے اور سیلاب مین بہتے چلے۔

چھوٹی بیگم۔ اے ہے! جی سن سے ہو گیا۔ اتنا تو کہیئے یہہ بیچاری دریا سے سلامت بھی نکلے گی یا...

نوابصاحب۔ سُنتی جاؤ کہتا ہی تو جاتا ہون۔ پہلے کہہ دینے سے قصے کا مزہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔

بڑی بیگم۔ اے نہین۔ تمکو میرے ہی سر کی قسم!۔ اللہ جانتا ہے کلیجہ مُنہ کو آرہا ہے۔

نوابصاحب۔ استغفر اللہ! اسقدر جلدی کیا ہے۔ سن لو دو ہی چار باتین اور رہین۔

بڑی بیگم۔ نہین پہلے اسقدر بتلا دو کہ اوس بیچاری کی جان

بچیگی یا نہین ؟-

نوابصاحب- ہان- لیجئے اب خوش ہوئین بیچ قصّے مین تو نہ ٹوک دیا کرو- ہان کیا کہا تھا ؟-

خورشیدی بیگم- اسیقدر کہ سیلاب مین یہ سب بہتے چلے اور الفت نے موافق نصیحت کیتکی کے بانس ہاتھون سے تھام لیا تھا-

نوابصاحب- ہان تو ایک شب و روز الفت اسیطرح برابر پانی مین بہتی چلی گئی - الفت کو غش آگیا تھا- لیکن بانس جون کا تون ہاتھون مین لپٹا لیا تھا- دوسرے روز جب اسکو ہوش آیا تو اپنے کو کنارے دریا کے پایا- خشکی پر آکے کپڑے خشک کئے اور چندے دھوپ مین دم لیا- جب بدن مین کچھہ طاقت آئی اور بھوک کی شدت ہوئی تو نہایت مضطر ہوئی کہ کہان جائے اور کیا کھائے - امیر کی لڑکی دنیا کی نیرنگیون سے واقف نہ تھی- گھر سے باہر قدم رکھا نہ تھا- کسی نامحرم پر نظر پڑی نہ تھی- سخت حیران ہوئی کہ کیا کیجئے- آخر سوچی کہ چلو بھیک

بھیک مانگین کچھ مل ہی جائیگا - چلی تو بھیک مانگنے لیکن سوال
کرنا آتا نہین - ہر مکان کے سامنے جاے اور دور ہی سے
کھڑی کھڑی چلی آئے - یہانتک کہ اسمین شام ہوگئی -
اور اسکو ایک کوڑی بھی کسی سے نہ دی - اور کوئی دے تو
کیونکر دے - جب تک مُنہ سے کچھ نہ کہتی - لوگ کیا جانین
کہ یہہ کون ہے اور کیا مانگتی ہے -

بڑی بیگم - (ڈبڈبائی ہوئی آنکھون سے آنسو پونچھ کے) اللہ
جانتا ہے کلیجہ پھٹا پڑتا ہے - ہاے کیا ہی بیکسی ہے -

نوابصاحب - غرض یہہ روتی کلپتی وہان سے دریا کنارے
پہونچی اور خالق حقیقی کی درگاہ مین صدق دل سے دعا مانگنے لگی
کہ یا باری تعالے مجھ غریب دُکھیا کے حال پر رحم کر -
دست بدعا ہی تھی کہ اسکی نظر ایک انگوٹھی پر پڑی - یہی ایک
انگوٹھی اسکے ہاتھ مین رہ گئی تھی -

بڑی بیگم - (جھٹ جھٹ بلائین لے کے) صدقے اوسکی
کریمی کے -

نوابصاحب۔ (ہنسکے) خیر دل مین بہت خوش ہوئی
کہ اسکو بیچکر پیٹ پالونگی۔ پھر بازار گئی۔ رستے مین ایک
دلال مداریا دنیا بھر کا بنیاریا ملا۔ اوسنے پوچھا کہ کیا چاہتی
ہے؟۔ اسنے انگوٹھی دکھائی اور کہا کہ مین اسکو بیچا
چاہتی ہون۔ دلاّل سنے پوچھا کیا قیمت لیگی اوسنے
کہا یون تو میرے آباّ نے سو روپیہ کو خریدی تھی۔ اب تم
جو دو۔ دلاّل نے دیکھا کہ یہہ ایک عورت سادہ لوح ہے
شیطان نے بہکایا کہ اسکو چکما دیجئے۔ ہاتھ پکڑکر کہا کہ
خبردار سچ بتا تیرے پاس یہ انگوٹھی کہاں سے آئی؟۔ ضرور چوری
کا مال ہے۔ اللہ رے فقرہ بازی!۔ انکے ابا نے سو روپیہ
کو خریدی تھی۔ جو سو روپیہ کی انگوٹھی پہنے وہ تیری طرح خاک
چھانتی پھر تی!۔ ضرور کہین سے چرالائی ہے۔ چل تھانے
مین ابھی رپٹ لکھوا دون۔ نہین تو دس روپیہ لے اور یہہ
انگوٹھی مجکو دے اور اپنے گھر کا رستہ پکڑ۔ اس بیچاری
کا یہہ عالم تھا کہ مارے خوف کے تھر تھر کانپتی تھی۔ تھانے

کا نام سُنکے جی اور سن سے ہوگیا ۔ فوراً انگوٹھی اوتار کر دے دی ۔ وہ دس روپیہ ہاتھ مین دے چلتا پھرتا نظر آیا ۔

بڑی بیگم ۔ اے ہے موتے پر علم بردار کا علم ٹوٹے ۔ مشکلکشا کا قہر پڑے !! کیسی بیرحمی سے انگوٹھی لے لی ! ہاے ذرا اوسکو ترس بھی نہ آیا ۔

نوابصاحب ۔ اوسنے اسی دس روپیہ کو غنیمت سمجھا او بنئے کی دوکان پر آئی ۔

بنیا ۔ کیا مانگتی ہو بی بی صاحب ؟

الفت (آہستہ سے) کچھ دال چاول کی کھچری ۔ لیکن اگر پکی پکائی ملے تو دونی قیمت دون ۔

بنیا ۔ پکی پکائی کیسن ؟ کچھو ہمرے سمجھ مون نہ آئیل ۔

الفت ۔ (شرماکے) مجکو کچھ پکانا نہین آتا اسلئے کہتی تھی اگر تم پکا کے ایک رکابی بھات اور ایک پیالا دال دیتے تو من مانتی قیمت بھی لیتے اور مجھ پر احسان بھی کرتے ۔

بنیا ۔ چل چل آپن راہ لے ۔ کیسن بھولی بن کے آئین ہین !

بھاتو دال پکا وے نہ آوے ! بچہ جننے کا بل بھیل - مٹی پھلیہ کی بچہ بنی جات ہے - انکر کوئی لوکر نپھر ہے جو پکتا پکا یا دیتا ہے -

بڑی بیگم - سچ ہے کوئی کسیکا نہین ہوتا جب تقدیر پھرتی ہے -

نوابصاحب - الفت کو اس تقریر سے نہایت صدمہ ہوپچا - لیکن کیا کرتی - اپنے حال زار پر رو دیا - اور وہان سے چپ چاپ آگے بڑھی - اوسوقت اسکو کیتکی کی نصیحت یاد آئی اور اپنے دل مین سوچی کہ کاش اوسکی نصیحت پر چلتی تو کیون یہہ روز بد دیکھتی اور ادنے بنئے سے گالیان سنتی - غرضکہ روتی کلپتی وہان سے پھر دریا کنارے آئی - رات بھر ایک درخت کے نیچے بھوکی پڑی رہی - صبح کو جب بھوک کی بہت شدت ہوئی اور غذا کی طرف طبیعت راغب ہوئی تو زار زار روئی اور دل مین سوچی کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے - یہہ خیال کر دریا مین ڈوبنے چلی

بڑی بیگم۔ بس اب نہ بیان کرو۔ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین۔ تم کچھ اپنی طرف سے بھی جوڑ جوڑ کر کہتے ہو۔

نوابصاحب۔ ذرا نہین۔ بلکہ مین بیچ سے بہت کچھ چھوڑ کے کہہ رہا ہون۔ خیر سنو تو۔ ہان کیا کہتا تھا؟

خورشیدی۔ دریا مین ڈوبنے چلی۔

نوابصاحب۔ ہان گلے پانی مین آچکی تھی کہ ایک تختہ بہتا ہوا اسکے سامنے سے گذرا۔ اوسپر ایک عورت بیہوش پڑی تھی۔ الفت نے جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ کیتکی بہی جاتی ہے۔ جلد ہاتھ بڑھا تختہ اپنی طرف کھینچا۔ پانی مین ذری بھی جو سہارا ملتا ہے۔ تو لاکھون من کا بوجھ ایک لڑکا کھینچ لیتا ہے۔ وہ تختہ اسکے پاس پہونچا۔ اور یہہ کیتکی کو کنارے لے آئی۔ آفتاب اچھی طرح سے نکل چکا تھا اور گرمی بھی دھوپ مین شروع ہوگئی تھی۔ تھوڑی دیر مین کیتکی نے آنکھین کھولین تو اپنے کو خشکی مین پایا۔ نہایت متحیر ہوئی کہ کس نے دریا سے نکالا۔ یہہ اسی سوچ مین تھی کہ

کھٹرڈے سے سرھانے کی طرف ایک آواز آئی۔ مُنہہ پھیر کر جو دیکھا تو اپنی بی بی کو پایا۔ جلدی سے اوٹھہ کر قدمون پر گر پڑی۔ اوسوقت کھانکی بی بی اور کسکی لونڈی۔ الفت نے کیتکی کو گلے لگالیا اور دونون خوب پھوٹ پھوٹ کے روئین۔ یہہ سُنکر بڑی بیگم۔ چھوٹی بیگم۔ خورشیدی بیگم مشتری بیگم سبھون نے رو دیا۔

خورشیدی۔ الفت کی قسمت سے کیتکی پہونچی۔ اب اسکو کھانا کھانے کا چین ہوگا۔ نہین تو دو روز اور اگر یہہ آتی تو وہ بیچاری ضرور مرجاتی۔

نوابصاحب۔ اس مین بھی کچھہ شک تھا۔ اسکی بدولت تو اوسکی جان بچی۔ بلکہ روپیہ پیسا کمایا اور اپنے مان باپ سے ملی۔

بڑی بیگم۔ تو پہر اپنے گھر پہونچیگی؟۔

نوابصاحب۔ سنتی جاؤ۔ کہتا ہی ہون۔

بڑی بیگم۔ نہین اتنا کہہ لو۔ مجکو چین نہین آئیگا۔

نوابصاحب - استغفر اللہ! کہتا تو جاتا ہون سُنے جاؤ
اب بہت نہین سہے ہے - جسوقت یہہ دونون خوب روچکین تو
کیتکی نے پوچھا کہ بی بی اپنا قصہ تو بیان کیجئے کہ کسطرح آپ
رہین کسطرح نکلین؟

الفت - ہمکو آج سے بی بی نہ کہنا - بہن کہہ کے پُکارو -
تمھارے سوا میرا اچھا دوست کوئی نہ تھا - مان باپ میرے
دشمن تھے کہ مجکو اس لاڈ مین رکھا - اگر تمھاری نصیحت
مانتی تو یہہ روز بد نہ دیکھتی اور راہ چلتون کے طعن و تشنیع
نہ سنتی -

کیتکی - میری کیا مجال کہ آپ کو بہن کہون - مین وہی آپ
کی لونڈی کیتکی ہون - چاہے اسمین ادھر کی دنیا ادھر
ہو جائے - آپ گھبرائیے نہین - یہہ لونڈی حاضر ہے مین
سمجھ گئی آپ کو کھانا پکانا نہین آتا - اسلئے کچھ کھایا نہین
ہوگا - لیکن مین اس فکر مین ہون کہ کچھ پیسا تو پاس ہے
نہین کیا کرون!

الفت نے دسون روپے آگے رکھدیئے۔

کیتکی۔ (اوچھل کر) بس اب کچھ پروا نہین۔ اسمین تو امارت کرینگے۔ آپ دیکھئے کسطرحسے اسکو خرچ کرتے ہین۔ لیکن یہہ آپ کے پاس آئے کہانسے؟

الفت نے اپنا سارا قصہ جو بیان کیا تو کیتکی کی آنکھون مین خون بھر آیا اور جو جی مین آیا برا بھلا اوس دلال اور بنیئے کو کہا۔

کیتکی۔ اللہ کرے وہ روپے اوسکے بدن سے پھوٹ پھوٹ کے نکلین جیسا میری بی بی کو فریب دیا ہی۔ خدا سے پائے!۔ اور موئے بنئے کو تو دیکھو۔ اللہ کرے مونڈی کاٹے کا جنازہ نکلے! خیر شان خدا کی! جس بات کا خیال بھی کبھی نہ آیا تھا وہ اپنے کانون سُنی۔

الفت۔ تو بہ جانے دو۔ اب کچھ ایسی فکر کرو جسمین پیٹ بھرے۔

کیتکی۔ آپ یہین بیٹھئے مین ذری بازار سے ہو آتی ہون۔

یہہ کہکے کیتکی روپیہ لے وہان سے چلی۔ شہر مین جا کی

دریافت کیا کہ یہان کوئی مکان چھوٹا سا کرایے کو ملیگا۔
ایک شخص نے بتادیا کہ سیدھی چلی جاؤ داہنے ہاتھ کو ایک
گلی ملیگی اوس مین دو روپیہ کرایہ ہی کے مکانات ہین جسمین
جی چاہے اوترنا۔ کیتکی اوس گلی مین پہونچی دیکھتے دیکھتے
ایک مکان پسند کیا۔ مالکِ مکان کے پاس گئی اور نہایت
عاجزی سے اپنا حال بیان کیا۔ وہ مرد خداترس تھا۔ اوس
نے رحم کھاکر آدھے کرائے پر اسکو مکان مین رہنے کی اجازت
دی۔ کیتکی نے اوسیوقت تین روپے اوسکے آگے دھر دئیے
اور دعا دیتی ہوئی وہان سے شادان و فرحان بازار آئی۔ تین
روپئے مین کئی دن کے خرچ کا چاول دال گھی لے آئی اور اوس
مکان مین جاکے رکھ آئی۔ اب باقی رہے چار روپے۔ اون
مین سے دو روپے کی مختلف رنگون کی اُون خریدی۔ ایک
روپیہ مین مٹی کا لوٹا ہانڈی لکڑی وکڑی لے آئی۔ ایک روپیہ
ہاتھ مین رکھا کہ وقت بیوقت کام آئے۔ غرض جب ان سب
کامون سے فرصت ہوئی تو کیتکی دریا کنارے پہونچی۔

الفت اسکی راہ تک رہی تھی۔ دیکھتے ہی دوڑی اور کہا کہ کہو کچھ کھانا دانا پکایا۔

کیتکی۔ دیکھئے سب ہوا جاتا ہے۔ آپ چلئے

الفت۔ کہان چلون؟

کیتکی۔ اپنے مکان۔

الفت۔ (حیرت سے) یہہ کیا؟

کیتکی نے سارا قصہ بیان کیا تو الفت کو حیرت ہوئی اور اوسکے ساتھ ساتھ چلی۔ رستے مین الفت نے کہا کہ سارا روپیہ تو تم نے ابھی خرچ کر لیا آگے چلکے کیا ہوگا؟

کیتکی۔ آپ دیکھتی تو جائیے کہ خدا اسی مین کیسی برکت دیتا ہے

غرضکہ یہہ دونون اوس مکان مین پہونچین۔ کیتکی نے مٹی کے لوٹے مین پانی لا دیا۔ اور بہت اصرار سے اپنے ہاتھون سے مُنہ ہاتھ دھولا کھانا پکانے مین مصروف ہوئی جب کھانا پک چکا تو دونون نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ چونکہ الفت کئی دنون کی بھوکی تھی کھانا کھاکے نیند بہت معلوم ہوئی

کیتکی نے بوریا بچھادیا۔ یہہ اوسپر سورہی۔ کیتکی اُون جولائی تھی اوسکو بُننا شروع کیا۔ شام تک دو جوتے اون کے تیار کیئے اور اوس پیرمرد کے پاس لے گئی۔ جسکے مکان مین اوتری تھی۔ اوس نے کیتکی سے پوچھا کہ کیا یہہ مال بکاؤ ہے؟

کیتکی۔ جی ہان۔

پیرمرد۔ کیا قیمت ہے؟

کیتکی۔ آپ سے کیا قیمت کرون جو دیجیے گا لے لونگی۔

پیرمرد۔ اچھا اتنا کہدو کہ کسی دوسرے کے ہاتھ کتنے کو بیچوگی؟

کیتکی۔ دس روپے کو لیکن آپ نو ہی دیدیجیے۔

پیرمرد نے جیب سے نو روپے نکالکر حوالے کیئے۔

کیتکی شادان و فرحان اپنے گھر آئی۔

قصہ مختصر یہہ کہ اسیطور سے اسنے کئی جانمازین۔ کتنے گلوبند۔ کتنے جوتے بنائے۔ اور چونکہ قسمت اچھی تھی یہہ سب چیزین اچھے دامونکو بکین۔ اب اسقدر روپیہ پاس

ہوگیا کہ اوس مین دو پلنگ بھی خرید کئے۔ پتیلی۔ دیگچی اور سب سامان ضروری جسمین کچھ تکلیف نہو موجود کر لئے۔
جب تک الفت نے بھی کچھ اون بننا سیکھ لیا تھا اب دونون صبح سے شام تک محنت کرتی۔ اور اپنے ریاض کی چیزین بیچ بیچ کے اوقات بسر کرتی تھین۔ ایک دن اوس پیرمرد نے کیستکی سے پوچھا کہ تم اون بننا اور یہہ سب چیزین بنانی میری بیٹی کو سکھا سکتی ہو؟۔

کیستکی۔ کیون نہین۔ اگر نوکر رکھ لیجیے گا تو ضرور سکھادونگی

پیرمرد۔ کیا مشاہرہ لوگی۔؟

کیستکی۔ دس روپے۔ یا آپ جو دتجیے۔

پیرمرد۔ اگر تم اوسکو جلد سکھا دو تو دس کیا پندرہ روپیہ پر تمکو مقرر کرلون

غرضکہ دس روپیہ ماہانہ پر اوسکی لڑکی کے سکھانے کو مقرر ہوی۔ خدا کی قدرت ایک دن کیستکی موافق دستور اوس سوداگر کی لڑکی کو سلائی سکھانے چلی جاتی تھی کہ یکایک

اوسکی نظر ایک شخص پر پڑی جو بغل مین اوس سوداگر کے بیٹھا ہوا
تھا۔ اسنے غور جو کیا تو الفت کے ابا کو پہچانا۔ دوڑ کر قدمون پر
گر پڑی۔ عطاء اللہ خان کو اوسوقت اپنی بی بی اور لڑکی کی
یاد آئی۔ آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ بہت دلجوئی کی اور پوچھا
کہ تو کسطرح اوس آفت سے بچی؟۔ اس نے اپنا سارا قصہ
بیان کیا اور کہا کہ صاحبزادی بھی یہین ہین عطاء اللہ خان ایسے
خوش ہوئے کہ اپنے جامے مین نہ سمائے اور فوراً اوسکے ساتھ
اوس مکان تک پہونچے۔ باپ بیٹی خوب گلے مل ملکر روئے!

الفت۔ ابا جان آپ تو اوسوقت تھے نہین جسوقت یہہ
آفت آئی تھی۔ مین کیا کہون کہ چشم زدن مین کیا سے کیا ہو گیا۔ سب
کوئی بہتے ہوئے پانی مین چلے۔ معلوم نہین (رو کر) اماجان
کا پتا کہین ملا یا نہین؟

عطاء اللہ خان۔ اونکا ابھی تک کوئی پتا نہین ملا لیکن
خیر شکر خدا کا تمکو پایا! اگر قسمت مین ہو گا تو اونسے بھی ملاقات
ہو جائیگی۔

یہہ کہکے مع الفت دکیتکی وہانسے اپنے شہر کو روانہ ہوئے۔
رستے مین ایک سرا مین مقیم ہوئے صبح کو کوچ کی تیاری
ہو ہی رہی تھی کہ ایک عورت ژولیدہ حال بھیک مانگتی انکے
سامنے پہونچی۔ قریب پہونچنا تھا کہ دونون نے ایک دوسرے
کو پہچانا۔ اور گلے ملکر خوب پھوٹ پھوٹ کے روئے۔ غرضکہ
تینون بچھڑے ایک جگہہ پھر جمع ہوئے۔ نئے سرے سے
مکان تیار ہوا۔ اور ہنسی خوشی بسر ہونے لگی۔ کیتکی کی بڑی
قدر ہوئی اور مثل عزیزون کے سمجھی جانے لگی۔

بڑی بیگم۔ آہ! اب جان مین جان آئی۔ تمنے ایسی کہانی شروع
کی تھی کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

خورشیدی بیگم غور سے اس قصّے کو سُنا کین۔ اور بہت
دیر تک حالت سکوت مین رہین۔ نوابصاحب بغور ان کو
دیکھ رہے تھے اور جی مین خوش ہوتے جاتے تھے کہ
اس قصّے نے اسکے دلپر اثر کیا۔

خورشیدی بیگم۔ (تھوڑی دیر بعد) ابا جان! اسوقت تک

ہم مین اور الفت مین کیا فرق ہے؟ - مین بھی اوسیکی طرح بالکل جاہل ہون - اگر مجھ پر بھی کہین وہ آفت آجائے تو پھر کیا ہو؟ - (مسکراکر) میری تو کوئی کنیز بھی ایسی نہین کہ مجھکو فاقہ سے بچائے -

چھوٹی بیگم - اللہ نہ کرے شیطان کے کان بہرے! ایسی باتین نہ کہا کرو - اللہ کرے تم اسی امارت سے تیر کر جاؤ!!

نوابصاحب - (خورشیدی بیگم کی پیٹھ ٹھونک کر) شاباش! مرحبا!! تمنے اسوقت میرے دلکو بہت خوش کیا - خداوند کریم تمھارے علم وحیات مین ترقی دے!!! - اسمین شک نہین کہ ابھی تک تم الفت کیطرح جاہل ہو - لیکن شکر خدا کا ہے کہ مین عطاء اللہ خان کیطرح اندھا نہین ہون - مین نے یہ قصہ صرف تمھارے سنانیکو کہا - الحمد للہ کہ جو سوچا وہی ظہور مین آیا - وہ انسان نہین جوکوئی قصہ سنے اور اوسکے نتیجے کو نہ سمجھے - مین خدا کی درگاہ مین شکر بھیجتا ہون کہ تمکو اوس نے عقل صائب عطا فرمائی ہے اور تمھاری طبیعت نیک

باتون پر دوڑتی ہے۔ اتنے دنون تک جو تم جاہل رہین یہہ
تمھاری مان کی بدولت۔ نہین تو مین نے کب نہ چاہا تھا۔
بڑی بیگم۔ اے واہ! جب دیکھو مجھی پر چوٹ کیا کرتے ہو۔
مین نے کب کہا کہ خورشیدی کو تعلیم نہ دو۔ لیکن یہہ تو اب بھی
کہونگی کہ جس سے تم تعلیم دلانی چاہتے ہو اوسکا گھر مین آنا کبھی
مناسب نہین۔
نوابصاحب۔ پھر وہی بات۔ آخر مناسب کیون نہین؟
مس ٹامسن اپنی قوم کی شریف ہین۔ اور ہندوستانی علم
و تہذیب سے بھی بخوبی واقف ہین۔ یہہ آپ کی پیش خدمتون
اور ڈومنیون سے کہین اچھی ہین۔ جو شہر بھر کی آوارہ ہین۔
بڑی بیگم۔ وہ کچھ ہو لیکن غیر مذہب غیر قوم کا آنا اچھا
نہین۔ سب لوگ طعنہ دینگے۔ تم میری ناک کٹواؤ گے؟
نوابصاحب۔ (غصے مین) تجکو اپنی عزت اور ننگ و ناموس
کا خیال ایسا ہے کہ شاید کسیکو اس شہر مین نہو گا۔ کسکی مجال ہے
کہ مجکو طعنہ دے یا گھر کو بدنام کرے۔ مین وہ بات کرتا ہون

جسمین اس لڑکی کی عمر بھر کی بھلائی ہو۔ تم زیادہ اس مین اصرار نہ کرو۔ مجھکو رنج پہونچتا ہے۔ اور مِس ٹامسن کو تو مین کل ہی اپنے ساتھ لاؤنگا۔

(خورشیدی بیگم سے) اگر خدا کو منظور ہے تو بہت جلد تم علم و ہنر سیکھ جاؤ گی۔

نوابصاحب نے جو غصہ ہو کر کہا تو بڑی بیگم چپ ہو گئین۔ ایک سناٹا سا پڑ گیا۔

نوابصاحب۔ ہان مین کہے دیتا ہون کل صبح مین مِس ٹامسن کو ضرور لے آؤنگا۔ اگر تم لوگون نے اونکی قدر نہ کی اور اون سے عزت و حرمت کے ساتھ پیش نہ آئین تو مجھکو سخت ناگوار ہوگا۔

یہہ کہہ کے نوابصاحب باہر تشریف لے گئے۔ ایک خط لکھ کے چوبدار کو دیا کہ مِس ٹامسن کے یہان ابھی لیجاؤ۔ تھوڑی دیر بعد چوبدار خط کا جواب لے کے آیا۔ نوابصاحب نے خط پڑھا اور اندر کہلا بھیجا کہ مِس ٹامسن کل صبح کے آٹھ بجے آئینگی۔

مِس ٹامسن آپہونچین۔

قبل اسکے کہ مس ٹامسن یہان پہونچین مجکو ضرور ہے کہ ناظرین باتمکین کی خدمت مین کچھ انکا احوال بیان کرون۔

مس ٹامسن شہر لندن کے ایک بڑے سوداگر کی بیٹی تھین۔ اپنے باپ کے ساتھ ہندوستان آئین۔ اوسوقت انکا سن بیس۲۰ برس کا تھا۔ چالیس۴۰ برس تک ہندوستان مین رہین۔ اٹھارہ زبانون سے واقف تھین۔ فارسی عربی مین وہ مہارت پیدا کی کہ بڑے بڑے ملا لوہا مانتے تھے ہنر سلیقہ مین کوئی انکا ثانی نہ تھا۔ درس تدریس سے نہایت شوق۔ اور اطفال کی تعلیم کا نہایت ذوق۔ انکو مشاہرے سے کچھ غرض نہ تھی۔ لہذا لوگون کو پڑھایا اور اپنے بحر علم سے سیراب کیا کرتین۔ چنانچہ انکا خاص ایک اسکول تھا جس مین صدہا اطفال پڑھا کرتے۔ نواب محتشم الدولہ سے بڑی دوستی تھی۔ موافق وعدہ کے صبحکو مس ٹامسن نوابصاحب کی ملاقات کو آئین۔ نوابصاحب

سے بڑی تعظیم سے انکا استقبال کیا۔

مِس ٹامسن۔ کہئیے مزاج شریف؟ کیون یاد فرمایا؟

نوابصاحب۔ (کرسی بڑھاکر)۔ الحمدللہ! تشریف رکھیے۔

مین سب کہے دیتا ہون۔ لیکن آپ نے بڑی مہربانی فرمائی

جو اتنے سویرے تشریف لائین۔ مین نے آپ کو ناحق

تکلیف دی۔

مِس ٹامسن۔ اسمین تکلیف کیا ہے؟ مین بہت خوش

ہوئی کہ آپ نے مجکو اپنا دوست سمجھکر بے تکلفانہ بلالیا۔

خدا کرے آپ کا پرتو آپ کی قوم پر پڑے! مین سچ کہتی ہون

نوابصاحب! آپ جیسا دوسرا آدمی مین نے ہندوستانیون

مین ابھی تک نہین دیکھا۔ یا آپ کو پایا یا ایک لڑکا میرے

شاگردون مین ہے۔ مین کیا کہون کہ خداوندکریم نے اوسکو

کیسی عقل و فہم دی ہے۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ خیر

آپ اپنا مطلب فرمائیے۔ کیون مجھے یاد فرمایا؟

نوابصاحب۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آپ سے ایک

مرتبہ اپنی لڑکی کے بارے مین کچھ کہا تھا۔

مِس ٹامسن۔ ہان ہان مجھے خوب یاد ہے۔ مین تو حاضر ہون۔ انسان آخر علم و ہنر اسیواسطے سیکھتا ہے کہ دوسرونکو فیض پہونچاوے۔ اور نہین تو خود کتاب چاٹکر بیٹھ رہنا عقلمندون کا کام نہین۔ آپ کی صاحبزادی کا کیا سن ہے۔

نوابصاحب۔ گیارہ برس کی مہینے۔

مِس ٹامسن۔ تو اتنے دنون تک کیا آپ نے کچھ نہین پڑھایا۔

نوابصاحب۔ مین آپ سے کیا کہون۔ آپ تو جانتی ہی ہین کہ ہملوگون کے یہان عورتونکی تعلیم کی کیا حالت ہے۔ اوّل تو کوئی عورت پڑھی لکھی ملتی نہین جو پورے طرح سے تعلیم دے۔ دوسرے یہانکی مائین ایسی اجہل و لاپروا ہوتی ہین کہ اسطرف کچھ خیال ہی نہین کرتین۔ مین اکیلا کیا کرسکتا ہون۔ کدھر دیکھون کدھر نہ دیکھون۔ مجکو امور دنیاوی سے اتنی فرصت کہان کہ خود اوسکو تعلیم دون۔

مِس ٹامسن۔ اسمین شک نہین ہے کہ یہان کی عورتون

بالکل جاہل اور اکثر ان پڑھ ہوتی ہین - اسلئے اولاد کی اچھی تعلیم نہین ہوتی ہے - لڑکے ماؤن سے ایام طفولیت مین جسقدر ہلے ملے رہتے ہین اوسقدر کسی سے نہین رہتے - اور جو مان کہ پڑھی لکھی ہوتی ہے وہ پہلے ہی سے اون لوگون کی طبیعت کو پڑھنے لکھنے کیطرف رجوع اور بنیاد کو مستحکم کرتی ہے اسلئے آپ دیکھئے کہ ہملوگون کے لڑکے بارے کسقدر جلد علم سیکھ جاتے ہین سبب کیا یہی کہ ہملوگ لڑکپن سے اونکو لکھاتے پڑھاتے ہین - لیکن اگر کوئی عورت ایسی لائق نہ ملی تھی تو آپکے یہان آخر مولوی مجتہد تو ہین اونھین سے تعلیم دلوائی ہوتی -

نوابصاحب - یہہ بھی نہین ہوسکتا - دو وجہون سے ایک تو یہہ کہ جب لڑکی سیانی ہوئی تو مولوی کے سامنے نہین جاسکتی - دوسری یہہ کہ ہمارے یہان کے مولوی بھی عقل کے پتلے ہوتے ہین - ابھی اردو ایک لفظ بھی نہین سکھائی کہ لگے عربی پڑھانے - طوطا مینا کی طرح قرآن شریف حفظ کراتے ہین - اگر یہہ کہین کہ ہر مسلمان کو قرآن شریف

حفظ کراتے ہین۔ اگر یہہ کہین کہ ہر مسلمان کو قران شریف پہلے
پڑھنا چاہیئے تو خیر تبرکًا دو ایک سورہ پڑھاوین۔ اصل
عربی و فارسی۔ اور اُردو پڑھانا ہے۔ جب یہہ اچھی طرحسے اطفال
سیکھ جائینگے تو قرآن و حدیث خود پڑھ لینگے اور اچھی طرحسے
سمجھکر پڑھینگے۔ کہین غلطی نکرینگے۔ نہ کہ بغیر سمجھے بوجھے جو یاد ہین
آیا غلط سلط پڑھ رہے ہین۔ چنانچہ دیکھئے ہماری لڑکی تیسون
سیپارے قرآن شریف کے حفظ کر چکی ہے۔ لیکن فارسی عربی
تو درکنار۔ اُردو کی کتابین بھی نہین پڑھ سکتی۔
مِس ٹامسَن۔ سچ ہے۔ آپ درست فرماتے ہین لیکن قصور
معاف۔ آپ کی بھی کچھ اسمین خطا ہے۔ مین سالہا سال سے
یہان ہون اور آپ نے مجکو اطلاع نہ دی۔ باوجودیکہ مجھ سے
اور آپ سے اسقدر دوستی ہے لیکن اسپر بھی آپ نے کچھ
تذکرہ نہ کیا۔ صرف ایک مرتبہ کہا بھی تو پھر اوسکی کچھ خبر نہ لی۔
نوابصاحب۔ مین کہنے ہی کو تھا۔ لیکن للہ برا نہ مانئیے گا۔
آپ جانتی ہونگی کہ یہانکی عورتین کسقدر ناقص العقل اور متعصب

ہین۔ چنانچہ جب مین نے اپنی بی بی سے آپ کا ذکر کیا تو وہ بہت نہا

مِس ٹامسن۔ (ہنسکے) ہان ہان کہئے۔ مین کچھہ بُرا

نہ مانونگی۔ مین جانتی ہون کہ یہانکی عورتین چونکہ محض اُجہل ہین اسلئے

ہم لوگون کے آنے جانے سے پرہیز کرتی ہین۔ تو یہہ کوئی نئی بات

نہین۔ اگر آپ کی بیگم صاحب نے میرے آنیکو منع کیا تو وہ یہہ

سمجھی ہونگی کہ مین آپ کی لڑکی کو کرستان بنا ڈالونگی۔ آپ اسکا

خیال بھی نہ کیجئے مجھکو کچھہ بھی اسکا رنج نہوگا۔ اگر وہ لوگ دو ایک

بات سخت بھی کہینگی تو مین بُرا نہ مانونگی۔

نوابصاحب۔ استغفر اللہ!۔ اونلوگونکی کیا مجال کہ آپ کو

کلماتِ سخت کہین۔ مین بخدا کہتا ہون کہ اگر خدانخواستہ ایسی بات

ظہور مین آئی تو مین اونلوگون کا مُنہہ نہ دیکھونگا۔

مِس ٹامسن۔ تو یہہ کیا گفتگو ہے! آپ دیکھئے تو مین اونلوگون

کو کسطرح ملاتی ہون۔ مجکو چونکہ آپ سے دلی دوستی ہے اسلئے

مین دل و جان سے آپ کی لڑکی کو تعلیم دونگی۔ اسمین جو ہو سو مین کسیکی

بات کا بُرا نہ مانونگی۔ دوسرے یہہ کہ خواہی نخواہی کوئی کسی سے لڑتا نہین

جو وہ کہینگی مین بجا لاؤنگی۔

نوابصاحب - یہ آپ کی مہربانی ہے جو اسقدر ہمارے حال پر توجہہ فرماتی ہین - واللہ آپ جیسی منکسر عورت مین نے آجتک نہین دیکھی - اگر ہمارے یہانکی عورتین اسقدر دولتمند اور معزز ہوتین تو شاید آنکھ اوٹھا کر دیکھتین تک نہین -

مس ٹامسن - خیر تو اب چلئے -

نوابصاحب - بسم اللہ - (رستے مین) یہہ لوگ بالکل بے سلیقہ ہین - فرش فروش بھی درست ہوگا - ہرچند مین نے چاہا کہ ایک کمرے مین کرسی میز بھی رہے - لیکن یہہ کسیطرح مانتی ہی نہین -

مس ٹامسن - یا اللہ! - اسقدر ہیچ کیون کر رہے ہین - اگر مجھ سے اسقدر تکلف رکھئے گا تو پھر مین تعلیم نہ دے سکونگی - تکلف برطرف مین تو خالی بوریا پر بیٹھ سکتی ہون -

غرضکہ بہزار خرابی نوابصاحب مس ٹامسن کو محلسرا مین لیے آئے

یہان تو پہلے ہی خبر ہو چکی تھی - بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم بھی نوابصاحب کے خوف سے سامنے دالان مین اونکے استقبال کو کھڑی تھین - دالان مین تخت پر نہایت عمدہ عمدہ قالین وغالیچے کا فرش لگا ہوا تھا - بڑی بیگم نے مس ٹامسن و نوابصاحب کے واسطے دو کرسیان برابر تخت کے رکھوا دی تھین - خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کی آنکھین راہ تکتے تکتے پتھرا گئی تھین - کہ اتنے مین یکایک ایک پیش خدمت دوڑتی ہانپتی آئی -

پیش خدمت - بیگم صاحب! بیگم صاحب! سرکار اوس میم کو لئے چلے آتے ہین -

بڑی بیگم - اے تو آئین - گھبراہٹ کیا ہے - مگر بی مغلانی ذری ان لوگون کو منع کر دو - اسقدر بھیڑ کیون کر رکھی ہے خدا جانے وہ برا مانے - اور برا نہ مانے تو یہہ ضرور کہیگی کہ یہہ لوگ کیسی گنواریان ہین کہ میم کے دیکھتے ہی ٹھٹ کی ٹھٹ کھڑی ہو گئین -

ابھی یہہ بات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ مس ٹامسن اور نوابصاحب آپہونچے۔

چھوٹی بیگم۔ باجی دیکھنا۔ یہہ تو بڈھی سی معلوم ہوتی ہین۔ مین تو سمجھی تھی جوان ہونگی۔

بڑی بیگم۔ اے ہان سچ تو۔ بال سر کے کھچڑی ہو رہے ہین لیکن چہرے سے کسقدر رعب پایا جاتا ہے۔

ان لوگون مین یہہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نوابصاحب و مس ٹامسن آپہونچے۔ نوابصاحب نے بڑی بیگم و چھوٹی بیگم سے ملایا۔ ان دونون نے ہاتھ ملا کر خیر و عافیت پوچھی۔

مس ٹامسن۔ ہمکو آپ لوگون کی ملاقات کی بڑی تمنا تھی۔ آج اس سعادت کے مشرف ہوئی۔

نوابصاحب (کرسی بڑھا کر)۔ بسم اللہ بیٹھئے۔

مس ٹامسن۔ (بڑی بیگم صاحب) کہئے آپ کی صاحبزادی کہان ہین۔

بڑی بیگم۔ خورشیدی۔ ادھر آؤ سلام کرو۔

خورشیدی بیگم سر جھکائے۔ شرمائے مس ٹامسن کے پاس آبیٹھین۔
نوابصاحب۔ اور مشتری کہان ہے؟۔ اَین تملوگ اسقدر
شرماتی کیون؟ (مس ٹامسن سے) یہ ہماری بھانجی ہے
چھوٹی بیگم صاحب کی بیٹی۔
مِس ٹامسن۔ آئیے ادھر بیٹھیے۔
مشتری بیگم بھی سلام کراون کے پاس آبیٹھین۔
مِس ٹامسن۔ ماشاراللہ! دونون پریزاد! نوابصاحب!
مین سچ کہتی ہون کہ ایسی حسین لڑکیان اس ملک مین ابتک
نہین دیکھین (خورشیدی بیگم سے مسکرا کر) آپ کا اسمِ شریف
خورشیدی بیگم۔ خورشیدی بیگم۔
مس ٹامسن۔ بیگم تو خطاب ہے نام نہین۔
خورشیدی بیگم۔ (شرماکے) خورشیدی
مِس ٹامسن۔ اسم بامسمٰے ہین۔ بھلا آپ نے اتنے
دنون تک کچھ پڑھا بھی یا نہین؟۔
بڑی بیگم۔ کیون۔ کہتین کیون نہین؟۔ اسقدر پڑھ چکی ہو

اور چپ بیٹھی ہو۔ سنا دو نا۔

خورشید ی بیگم۔ اما جان وہ بھی کچھ پڑھا ہے۔ مجھکو نہایت شرم معلوم ہوتی ہے کہ اتنی بڑی ہو گئی اور کچھ نہ آیا

مس ٹامسن۔ اگر نہین پڑھا ہے تو کچھ مضائقہ نہین اب جلد پڑھ لیجئیگا۔ کیونکہ مین دیکھتی ہون کہ آپ کو غیرت بہت ہی اور اسقدر اوقات جو آپ نے ضائع کی اوسکا افسوس آپ کو بہت ہی۔ جب آپ کو خود اسقدر شوق ہے تو کوئی بات نہین۔ آپ گھبرائیے نہین۔

بڑی بیگم۔ مین آپ سے سچ کہتی ہون تیسون سیپارے قرآن شریف کے حفظ کر چکی۔ اسوقت سناتین نہین مجھکو جھٹھلاتی ہین۔

مس ٹامسن۔ (مسکراکر) بسم اللہ۔ کوئی سورہ پڑھو۔

خورشیدی بیگم نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ سورہ رحمٰن پڑھا۔ مس ٹامسن وجد کر گئین۔

مس ٹامسن۔ سبحان اللہ کیا لہجہ پایا ہے۔ ماشاء اللہ تلفظ

بھی بہت درست ہی! ذہن کے ساتھ حافظہ بھی غضب کا ہے۔ نوابصاحب آپ گھبرائیے نہین۔ انشاءاللہ دو برس کے اندر انکو کچھ اور ہی بنادونگی۔ طبیعت نہایت ہی مناسب ہی۔ صرف تعلیم اچھی چاہئیے۔ (مشتری بیگم سے) ہان مشتری بیگم! آپ تو کچھ سنائیے۔

مشتری بیگم نے بھی نہایت قرأت کے ساتھ سورہ انا فتحنا پڑھا۔

مِس ٹامسن۔ (بڑی بیگم وچھوٹی بیگم سے) ماشاءاللہ دونون ذہین۔ دونون فطین!۔ اگر اللہ کو منظور ہے تو دونون صاحبزادیان زیورعلم سے جلد آراستہ ہوجائینگی۔ اوسوقت دیکھئے گا۔ آپ لوگون کا بھی جی خوشش ہوجائیگا۔

بڑی بیگم۔ آپ کی مہربانی۔

مِس ٹامسن۔ خورشیدی بیگم!۔ آپ کلام شریف کسوقت تلاوت کیا کرتی ہین؟۔

خورشیدی بیگم۔ صبح کو۔

مِس ٹامسن۔ اور دن بھر کیا مشغلہ رہتا ہے؟۔

خورشیدی بیگم - (شرما کے) کچھ نہین -

مس ٹامسن - نہین کچھ تو ضرور ہو گا - کیا کھیلتین نہین ؟

(مشتری بیگم کیطرف دیکھکر) کیون مشتری بیگم ؟

مشتری بیگم - کبھی کبھی گوڑیان کھیلتے ہین -

مس ٹامسن - ہان! ذری مجھے بھی تو دکھلائیے - دیکھون کیسی گوڑیان ہین - کوئی اونکے رہنے کا مکان بھی ہے ؟

خورشیدی بیگم - جی ہان - مکان - پلنگ - کرسی سب ہی کچھ ہی

مس ٹامسن - اوس مکان تک ذرا مجھے تو لے چلو -

خورشیدی بیگم - (اوچھل کے) چلئے ابھی چلئے -

مس ٹامسن اوٹھ کھڑی ہوئین اور بوٹ پہنکر گوڑیون کا مکان دیکھنے چلین - آگے آگے مس ٹامسن - اونکے اغل بغل خورشیدی اور مشتری - پیچھے نوابصاحب اور بڑی بیگم و چھوٹی بیگم کچھ مسکراتی ہوئی -

بڑی بیگم - (نوابصاحب سے) اللہ جانتا ہے کیا مزاج پایا ہے! الیونکے آتے ہین کوئی قباحت نہین - یہہ تو کچھ ہملوگون سی بڑھ کے

علم وتہذیب جانتی ہین - انکو کون میم کہیگا - اردو کیسی اچھی جانتی ہین - صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی ہندوستانی عورت کو میم کا کپڑا پہنا کر لے آئے ہو -

نوابصاحب - ابھی کیا ہے - جب اچھی طرح سے بے تکلفی ہو جائیگی تو اور تعریفین کرو گی اور انکی محبت کا دم بھرنے لگو گی -

چھوٹی بیگم - مجکو تو ابھی سے محبت ہو گئی ہے - بڑی ملنسار ہین -

مِس ٹامسن نے ایک ایک گوڑیا کو اوٹھا اوٹھا کر دیکھا - بعضونکی تعریف کی لیکن کہا کہ کپڑا کسیکا بھی اچھا نہین -

خورشیدی بیگم - میم صاحب کپڑے بازار و ہین - مجکو تو سینا آتا نہین کہ خود سیکر پہناؤن -

مِس ٹامسن - مجکو میم صاحب نہ کہا کیجے - میرا نام مِس ٹامسن ہی - اسی نام سے پکارا کیجیے

بڑی بیگم - ہملوگ تو آپ کو اوستانی جی کہا کرینگے -

مِس ٹامسن - (ہنسکے) بہت بہتر -

خورشیدی بیگم - (دوسری گوڑیا اوٹھا کر) اسکے کپڑے تو

دیکھئے ۔ بی مغلانی نے سئے ہین ۔

مِس ٹامسن ۔ ہان اون سب سے یہ اچھے ہین ۔ مین آپ کو سلائی جلد سکھا دونگی خود سی کر پہنا لیجئے گا کسیکی محتاج نہ رہئے گا ۔

غرضکہ یہ سب دیکھ بھال مِس ٹامسن سب لوگون سے رخصت ہوئین ۔ اور خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کی پیشانی نورانی کا بوسہ لیکر باہر تشریف لائین ۔

نوابصاحب ۔ آپ نے تو طلسم کیا ۔ جو ہم مجھ سے برسون مین طے نہو سکی وہ آپ نے چٹکی بجاتے سر کر لی ۔

مِس ٹامسن ۔ (ہنس کے) نوابصاحب ! ۔ جہان جیسا موقع ہو انسان اوسیطرح پیش آئے ۔ لیکن آپ خاطر جمع رکھئے آپ کی لڑکی بہت ذہین و ہوشیار ہے ۔ ایسی لڑکی تو قسمتون سے ملتی ہے ۔ جلد علم و ہنر سے واقف ہو جائیگی ۔

مِس ٹامسن کی طرز تعلیم

مِس ٹامسن موافق وعدہ کے ہر روز صبح و شام آتی رہین

پہلے تو کچھ دنون تک اونھون نے قصص وحکایات پر دارو مدار رکھا۔ کبھی کبھی فوائد علوم اور پند ونصائح کی باتین بھی بیان کردیتین۔ جب اونھون نے دیکھا کہ خورشیدی بیگم ومشتری بیگم کی طبیعت تعلیم کیطرف پوریطر سے مائل ہوگئی اور پڑھانے کے لئے قسمین دینے لگین تو مس ٹامسن نے کاغذ کی دو وصلیان اونکو دین۔ جنپر کچھ لکھا ہوا تھا۔

خورشیدی بیگم۔ اوستانی جی یہہ کیا ہے؟

مِس ٹامسن۔ اسی کے موافق تملوگونکی تعلیم ہوگی۔ اسمین لکھا ہوا ہے کہ کون سے وقت کون کون سی چیزین پڑھائی جائنگی پڑھلو بہت صاف تو ہے۔ آخر جب قرآن شریف پڑھ چکی ہو تو کچھ ٹٹولکر نکال لوگی۔

خورشیدی بیگم ومشتری بیگم نے ہجے کر کرکے بہزار خرابی کچھ پڑھا۔ مِس ٹامسن نے وصلیان لے لین اور خود پڑھکر سنادیا۔

مِس ٹامسن۔ چونکہ مین یہان ساڑھے دس نجے سے زیادہ نہین ٹھہر سکتی اسلئے اتنا ہی وقت ابھی کافی ہے۔ جب

زیادہ پڑھ لوگی تو کچھ وقت اور بڑھا دیا جائیگا - مین صبح سے
ساڑھے دس بجے تک رہ سکتی ہون - یہ تین گھنٹے اپنے سامنے
تملوگون کو پڑھا دُونگی - اس کے علاوہ آپ لوگون کو اختیار
ہے - جسوقت جی چاہے اوسکو یاد یا مشق کیا کیجیے - لیکن
اتنی دیر ضرور بالضرور پڑھنا ہوگا - اور ہمیشہ اوسوقت مستعد
رہنا ہوگا -

خورشیدی بیگم - ہملوگونکو دن بھر بھی پڑھائیے تو نہ بھاگین -
اوستانی جی یہہ ڈرااِنگ کیا چیز ہے ؟ -

مِس ٹامسن - نقشہ کھینچنا - اسکو جب سیکھ جاؤ گی تو آدمیون
پہاڑون - جنگلون - اور جِن جِن چیزونکا تم چاہو گی نقشہ
کھینچ سکوگی -

خورشیدی - اہا تو اوستانی جی پہلے وہی سکھا دیجئے نا
اپنے ہاتھون سے تصویرین کھینچ کے دیوارون سے
لٹکا دینگے -

مس ٹامسن - پہلے پیچھے کی ضرورت نہین - جسطرح مین نے

لکھدیا ہے اوسیطرح تملوگو نکو سکھایا پڑھایا جائیگا۔ دیکھو تو
سہی کسقدر جلد سیکھ جاتی ہو۔ بھلا صبح کو کسوقت اوٹھتی
ہو؟ نماز پڑھتی ہو یا نہین؟

خورشیدی نے مشتری اور مشتری نے خورشیدی
کو دیکھا اور دونون کو مسکرا کر رہ گئین۔

مشتری۔ اوستانی جی! نماز پڑھتی تو تھی سہی لیکن اب
ادھر چھوٹ گئی ہے۔ صبح کو نیند ٹوٹتی تو ہے۔ لیکن آلکسی
کے سبب پلنگ پر پڑی رہتی ہون

مس ٹامسن۔ توبہ صبح کا سونا اچھا نہین۔ تڑکے اوٹھا کرو
صبح کی نماز پڑھو اور دعا مانگو کہ خداوند کریم تمھین علم و ہنر
جلد عطا فرماے۔ جب نماز و دعا سے فراغت ہو تو مہتابی
پر ٹہلا کرو۔ صبح کی ہوا صحت کے حق مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے
اس کے بعد کچھ ناشتا واشتا کرکے جیساکہ مین نے
لکھدیا ہے اوسکے بموجب کاربند ہو۔ دیکھو تو سہی خداوند کریم
کسقدر برکت دیتا ہے۔ آج سب چیزین تمھارے

واسطے مہیا کئے دیتی ہوں۔ کل سے اوسیطرح عمل میں لانا
سات ساڑھے سات کے عمل میں میں بھی آجاونگی۔

ان لوگوں میں یہ باتیں ہوہی رہی تھیں کہ نواب
محتشم الدولہ تشریف لائے۔ مس ٹامسن نے کہا کہ
نواب صاحب! آپ فوراً مجکو یہ چیزیں منگوا دیجئے۔
دو سیوانگ مشین۔ (سینے کی کلیں)۔ دو ڈرائنگ
بکس (لوازمۂ نقاشی کے بکس)۔ دو تین قسم کے
ولایتی چولھے۔ کچھ ولایتی دیگچیاں۔ تھوڑی سی مختلف
رنگ کی اون۔ دو چاکو۔ کچھ قلم پنسل اور کاغذ۔ چند
سلیٹیں۔ باقی رہیں کتابیں وہ خود میں اپنی پسند و تجویز
سے لادونگی۔ لیکن سب سے پہلے ایک کام یہ کیجئے
کہ ایک کمرہ تخلیئے کا جسمیں پڑھنے کے وقت کوئی
مخل نہو۔ میز و کرسی جملہ سامان کے ساتھ مہیا کر دیجئے
کہ کل سے انکی تعلیم یہاں شروع ہو جاوے۔
نواب صاحب اب کل یہ سب چیزیں انشاء اللہ

مہیا پایئے گا میں آج ہی منگوائے لیتا ہون۔

غرضکہ نوابصاحب نے ایک کمرہ تخلیے کا سب سامان کے ساتھ درست کر دیا۔ اور جملہ چیزین مہیا کر دین۔

مس ٹامسن برابر آتین اور پڑھا جایا کرتین۔ ایک تو یہہ لوگ انتہا کی ذہین۔ دوسرے مس ٹامسن جیسی اوستانی۔ تین ہی برس کے اندر اچھی طرح تعلیم پاگئین۔ اردو فارسی کی کتابین اچھی طرح پڑھ لیتی تھین۔ نقاشی اور سینے پرونے مین تو وہ مہارت پیدا کی تھی کہ مس ٹامسن خود دنگ ہوگئین۔ ہر جمعہ کو نوابصاحب اور مسٹر ٹامس بلکہ سارا گھر انھین کے ہاتھ کا پکایا کھاتا۔ اور اگر اچھا ہوتا تو انعام ملتا۔ اور انعام ملتا۔ اور اسطرح شوق بڑھایا جاتا۔

خورشیدی بیگم کو ڈرائنگ یعنی نقشہ کھینچنے مین بہت مہارت پیدا ہوگئی تھی اور اسطرح شوق دل مین سمایا ہوا تھا کہ آدھی آدھی رات تک نقشہ ہی کھینچا کرتین۔ ایک دن یہہ ڈرائنگ بک لیے بڑی بیگم صاحب کے پاس پہونچین۔

خورشیدی بیگم۔ اماجان! آپ جیسے ابھی بیٹھی تھین ویسی ہی

بیٹھی رہیئے ۔ اور مجکو دیکھتی رہیئے ۔

بڑی بیگم ۔ (حیرت سے) کیون ؟

خورشیدی بیگم ۔ ہے ایک بات ۔ ٹھہر کر کہدونگی ۔

بڑی بیگم ۔ آخر کیا ہے ؟ کچھ کہو تو سہی ۔ میری تو کچھ سمجھ ہی مین نہین آتا ۔

خورشیدی بیگم ۔ اماجان ! کہدونگی ۔ اسوقت کہنے سے لطف جاتا رہیگا ۔

مشتری بیگم ۔ خالہ جان ! مجھ سے سنئے ۔ یہہ آپ کی تصویر کھینچنا چاہتی ہین ۔

خورشیدی بیگم ۔ (مُنہہ بناکر) واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے ! کون بڑا خزانہ پایا جو پٹ سے بول اوٹھین ؟ تم مین یہہ ایسی بُری عادت ہے کہ مین کیا کہون ۔

مشتری بیگم ۔ (ہنسکے) تو اسمین چھپانے کی کیا ضرورت تھی ؟ آخر کہتین اول کہتین ۔

خورشیدی بیگم ۔ اپنا اپنا جی اور اپنی اپنی سمجھ ۔ میرا دل یہہ چاہتا کہ اماجان کو اچانک تصویر کھینچ کے دکھلاون ۔ اور

جب سُن چکین تو وہ لطف ہی جاتا رہا۔

بڑی بیگم۔ مین جانتی ہون شیشے پر تصویر کھینچی جاتی ہے۔ جب تم دو برس کی تھین تو تمھارے ابا نے گود مین لیکے تمھاری تصویر کھینچوائی تھی۔ لیکن تمھارے پاس وہ چیزین بھلا کہان سے آئین؟

خورشیدی بیگم۔ امان جان! شیشے کی تصویر نہین اوس مین کیا کمال؟ وہ تو عکسی تصویر ہوتی ہے۔ مین اپنے ہاتھون سے آپ کے سامنے ہی بیٹھی بیٹھی کھینچونگی۔

چھوٹی بیگم۔ چلو ہاتھ سے تصویر کھینچین گی! بھلا کھینچو تو سہی۔

خورشیدی بیگم۔ اچھا دیکھئے اماجان! میری طرف دیکھتی رہیے۔

بڑی بیگم چپ بیٹھی تھین اور خورشیدی بیگم جلدی جلدی پنسل کاغذ پر پھیر رہی تھین۔ کبھی بڑی بیگم کیطرف دیکھتی تھین کبھی کاغذ پر پنسل چلاتی تھین۔ جب تصویر تیار ہو چکی تو بڑی بیگم نے کہا لاؤ تو دیکھین۔

خورشیدی بیگم - اماجان ابھی بہت جلدی مین بنایا ہی جب اسمین رنگ ونگ دے لونگی تو دکھاؤنگی -

بڑی بیگم - رنگ ونگ پیچھے بھر لینا - دیکھون توسہی کیسی کھینچی ہے -

خورشیدی بیگم نے بڑی بیگم کے سامنے کتاب رکھدی اور بڑی بیگم چھوٹی بیگم اور مشتری بیگم سب دیکھنے لگین -

بڑی بیگم - ذرا دیکھنا کیسی پوری تصویر اوتری ہے! عین مین بیسے ہین!

چھوٹی بیگم - اللہ جانتا ہے یہہ اوستانی جی سحر کرتی ہین - یہہ وہی خورشیدی بیگم ہین کہ تین برس آگے کچھ جانتی ہی نہ تھین - یا اب دیکھئے تو وہ وہ کام کرتی ہین کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے باجی دیکھو جسطرح تم ہاتھ گاؤتکیہ پر رکھے ہوئے تھین اوسیطرح نقشے مین بھی ہے -

بڑی بیگم - تم ہاتھ ہی کو کہتی ہو - مین تو ایک ایک چیز کو دیکھتی ہون اور حیران ہوتی ہون - مین تو عکسی ہی تصویر دیکھ کے

ڈھنگ ہوتی تھی۔ اسنے تو اور بھی غضب کیا۔

مشتری بیگم۔ خالہ جان! عکسی تصویر کی اسقدر تعریف نہین ہے اوسمین ایک قسم کا شیشہ ہوتا ہے جس مین پورا عکس پڑتا ہے۔ جیسا عکس اوس مین پڑیگا ویسا ہی نقشہ اوتریگا۔ اوسکا کھینچنا کچھ مشکل نہین ہے۔ شیشہ وغیرہ درست کر دیا جاے پھر ایک جاہل بھی نقشہ اوتارلے مشکل یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھون سے دیکھ دیکھ کے نقشہ اوتارے جیساکہ انھون نے ابھی کھینچا ہے۔ اور ابھی آپ کو اسقدر اچھا نہین معلوم ہوگا۔ جب اسمین رنگ ڈھنگ پڑجائیگا تو آپ بہت پسند کیجئےگا۔ بلکہ عکسی تصویر مین ایک نقص بھی ہے اوس مین جیسا عکس پڑیگا ویسا ہی نقشہ ہوگا۔ اگر چاہیے عمدہ بنانے کو تو ہرگز نہین ہوگا۔ برعکس اسکے کہ جیسا چاہیے اچھا اور خوبصورت بنا لیجئے۔

بڑی بیگم۔ تو تم لوگ جس چیز کا چاہو نقشہ اوتار سکتی ہو؟۔

خورشید بیگم۔ (ہنس کے) ہان امّان جان۔! اوس کتاب

کتاب کو شروع سے دیکھئے نا۔ تمام نقشے ہمارے ہاتھ کے اوس مین کھینچے ہوئے ہین۔

ادھر بڑی بیگم و چھوٹی بیگم نقشے دیکھتی تھین اور مشتری بیگم بتا رہی تھین۔ اُدھر خورشیدی بیگم نے جلدی جلدی بڑی بیگم چھوٹی بیگم اور مشتری بیگم کی تصویرین کھینچ لین۔ چھوٹی بیگم کتاب بند کرنے ہی کو تھین کہ خورشیدی بیگم نے وہ نقشہ چھوٹی بیگم کو دکھایا۔

خورشیدی بیگم۔ خالہ جان! دیکھئے تو یہہ کسکی تصویر ہے؟

چھوٹی بیگم۔ (مسکرا کر) این یہ تم نے کسوقت کھینچی؟ بھئی تم غضب ڈھاتی ہو۔ باجی! دیکھو تو ہملوگونکی تصویر کسقدر جلد اور کیسی صحیح اوتار لی ہے۔

بڑی بیگم۔ یہہ کب کھینچی؟

مشتری بیگم۔ یہہ ابھی کھینچی ہے۔ دیکھئے نا اماجان! آپ اوسوقت یہہ تصویر کی کتاب ہاتھہ مین لئے ہوئے تھین۔ خالہ جان غور سے وہ نقشہ دیکھہ رہی تھین۔ اور دیکھئے۔ مین وہ نقشہ آپلوگون کو

بتا رہی تھی - میری اونگلی تک اوس نقشے پر جیسے تھی ویسی ہی اسمین بھی کھینچی ہے - واہ بہن! (خورشیدی بیگم کیطرف مُنہ کرکے) - شاباش!! کسقدر مشکل نقشہ اتنا جلد کھینچا ہے - ! اللہ جانتا ہے مجھسے تو نہو سکتا - اسمین رنگ ضرور دو -

خورشیدی بیگم - اٰبا جان ایک ہفتہ کے بعد اسکو دیکھئے گا - اب مین رنگ بھرنے جاتی ہون -

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم اپنے کوٹھے پر آئین - بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم نہایت خوش ہوئین اور بہت دیر تک مس ٹامسن کی تعریف کرتی رہین -

چھوٹی بیگم - باجی! دیکھو تو کیا اچھی تعلیم انلوگونکی ہوئی - کسی بات کی کمی نہین - سلائی ویسی ہی عمدہ سیتی ہین - نقشہ ویسا ہی اچھا اوتاریتی ہین - پڑھنا لکھنا ویسا ہی اچھا ہے - کھانا کہین عمدہ پکالیتی ہین -

بڑی بیگم - ہان اسمین کیا شک ہے - ایسی تعلیم یافتہ لڑکیان کہین نہ ملینگی - سچ ہے ہملوگون کی عقل ہی کیا ہے - ناحق کی حجت

اون سے کرتی تھی کہ مس ٹامسن کو نہ آنے دو۔ اگر نہ آتین تو یہہ لوگ کیسے یہہ سب سیکھتین ؟

چھوٹی بیگم ۔ باجی مین اسمین دولھا بھائی کی تعریف کرونگی ۔ کسقدر ہملوگون نے عذر کیا تھا اور کسقدر یہان کے لوگون نے شور وغل مچایا تھا ۔ لیکن انھون نے ایک نہ سُنی ۔ تعلیم آخر دلائی ہی دلائی ۔

بڑی بیگم ۔ ہان چونکہ اونکو معلوم تھا کہ مس ٹامسن کی تعلیم کا اچھا نتیجہ ہوگا اسلئے یہہ اپنی بات پر قائم رہے ۔ مین اس خیال مین ہون کہ اوستانی جی کے ساتھہ کیا سلوک کرون روپیہ دینے سے رہی ۔ اگر اونکو روپیہ کی خواہش ہوتی تو مفت کیون پڑھاتین اور جب نوابصاحب کہتے ہین کہ یہہ اپنے گھر کی بڑی مالدار ہین تو پھر روپے پیسے کی باتین کرنی محض بیوقوفی ہے ۔

چھوٹی بیگم ۔ مین بتاؤن ۔ ایک کڑا جڑاؤ بنواکے تحفہ دو ۔

بڑی بیگم ۔ کڑا تو یہہ لوگ پہنتی ہی نہین ۔ ایسی چیز دینی چاہیے جو انکے مصرف کی ہو ۔ خیر جلدی کیا ہے ۔ اونسے بھی مشورہ کرلین تو

اسکا انتظام کیا جاے

مِس ٹامسن کی تعلیم کا نتیجہ

مِس ٹامسن کا معمول تھا کہ جسقدر نقشے یہہ سب کھینچتین اور جسقدر موزے - گلوبند - کپڑے وغیرہ سیتین سبکو جمع کر لی جاتین - دو صندوق سوتی اور اونی کپڑون سے بھر گئے - جب یہہ سال ختم ہوا تو مس ٹامسن نے اون چیزونکو ایک جگہہ جمع کیا اون صندوقون کو اور جو جو نقشے اچھے اور پاکیزہ بنے ہوئے تھے ایک انگریزی دوکان مین بیچنے کو بھیجا - چونکہ نقشے بہت عمدہ و پسندیدہ تھے قیمت مناسب ملی - اور کپڑے وغیرہ بھی اچھے دامون بکے - مِس ٹامسن نے ایک ہزار کا نوٹ لا کے نوابصاحب کے سامنے رکھدیا -

نوابصاحب (گھبرا کر) یہ کیا ہے؟

مِس ٹامسن - یہہ آپ کا ہے - بلکہ حقیقۃً یہہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کا ہے -

نوابصاحب۔(حیرت سے) یہ کیا؟۔ لِلّہ سچ بتایئے۔ یہ کیا ماجرا ہے؟۔

مِس ٹامسن نے سارا حال بیان کیا تو نواب محتشم الدولہ اوچھل پڑے۔

نوابصاحب۔ (مِس ٹامسن کا ہاتھ تھام کے) آپ کی بدولت اِن سبھون نے اسقدر علم و ہنر سیکھا کہ کبھی کسی بات کی محتاج نہ رہینگی۔ مین جب تک زندہ ہون آپ کا ممنون احسان رہونگا۔

مس ٹامسن۔(ہنسکے) نوابصاحب! اسمین میری تعریف کُچھ نہین ہے۔ یہ ان لوگونکی عقل وذہانت کا نتیجہ ہے۔ مین اپنا فخر سمجھتی ہون کہ میری ایسی ایسی شاگردین ہین۔ انشاءاللہ تعالےٰ اسی سال مین نقشے اِگزِ بیشن (نمایش) مین بھیجونگی۔ مجھے یقین کلی ہے کہ آپ ہی کی صاحبزادی کو مِڈل (تمغا) ملے۔ نوابصاحب آپ کو یقین نہ آئیگا۔ مین سچ کہتی ہون۔ آپ کی صاحبزادی مجھ سے کہین عمدہ نقشہ کھینچتی ہین غضب کا

ذہن ہے! مین نے آجتک اس عقل و شعور کی لڑکی دیکھی نہین ہے
ہندوستانی ہو خواہ ولایتی۔

نوابصاحب ۔ مین پھر وہی کہونگا کہ یہ سب آپ کی بدولت ہے۔
اگر آپ اسقدر محنت نہ کرتین تو یہ لوگ جاہل کی جاہل ہی رہتین۔
مجکو خوب یاد ہے کہ جسوقت آپ شروع یہان
آئی تھین یہ لوگ کوئی کتاب اردو کی پڑھ نہ سکتی تھین۔ اب
دیکھئے بخوبی کتابین اُردو و فارسی و عربی کی پڑھ لیتی ہین مطلب
آپ سے نکال لیتی ہین۔ خط و ط بھی اچھی طرح سے لکھ سکتی ہین
ماشاء اللہ دونون کا حرف کیا اچھا ہے۔ ڈرا انگ (نقشہ
کھینچنے) اور سینے پرونے کی قدر تو اسی ہزار روپے سے
معلوم ہو گئی۔ کھانا بھی بہت اچھا پکا لیتی ہین۔ شہر کیا
ہندوستان بھر مین کم کوئی باورچی ملیگا جو اسقدر چیزین اس
عمدہ طور سے پکا سکے۔

مس طامسن ۔ اب چلئے بڑی بیگم صاحب و چھوٹی بیگم صاحب
کو بھی یہ خوشخبری سنائین۔ لیکن یہ روپیہ اونھین صاحبزادیونکا ہے

اونھین کو دونگی۔

نوابصاحب۔ (ہنسکے) ہان ہان اسمین کیا شک ہی۔

نوابصاحب و مِس ٹامسن شادان و فرحان محلسرا مین داخل ہوئے۔ خورشیدی بیگم وہ دونون تصویرین تیار کرکے بڑی بیگم و چھوٹی بیگم کو دکھا رہی تھین کہ مشتری بیگم کی یکایک مِس ٹامسن اور نوابصاحب پر نظر پڑی۔

مشتری بیگم۔ یہہ اسوقت اوستانی جی خلاف وقت کیون چلی آتی ہین!

سبھون نے اسپر آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو واقعی نوابصاحب و مِس ٹامسن چلی آتی ہین۔

بڑی بیگم۔ چلو اچھا ہوا اس سے بڑھکر شکریہ ادا کرنے کا اور کون موقع ہوگا؟۔

اتنے مین نوابصاحب و مس ٹامسن پہونچے سب لوگ سرو قد تعظیم کو کھڑے ہوگئے۔

بڑی بیگم۔ یہہ آج خلاف معمول کدھر آئین؟۔

مس ٹامسن - (ہنسکے) - کیون آپ کو ناگوار ہوا ؟ - تو بہت اچھا مین ابھی چلی جاتی ہون -

بڑی بیگم - اے نہین - توبہ آپ کا آنا ہملوگونکو ناگوار ہوا - آپ کا احسان تو ہملوگو نپر تا زیست رہیگا - میرا رُوان روان آپ کو دعا دیتا ہے کہ آپ نے اس مشقت و مہربانی سے ہماری لڑکیونکو تعلیم دی - وہ وہ ہنر و سلیقے سکھائے کہ ہملوگون نے خواب مین بھی نہ دیکھے تھے - ایک ادنے سی تعلیم آپ کی یہ ہے کہ بیٹھے بیٹھے چشم زدن مین خورشید نے ہملوگون کی تصویرین کھینچ لی - میری تو عقل دنگ ہے کہ آپ نے کیا جادو کیا -

مس ٹامسن - بیگم صاحب! مین نے جو آپ کی صاحبزادی یا بھانجی کو تعلیم دی تو مین نے اپنا حق دوستی ادا کیا - اس مین شکر و احسان کیا! لِلّہ یہ زبان پر بھی نہ لائیے - مجکو رنج پہونچتا ہے اور اسقدر جلد جو یہ لوگ تعلیم پا گئین - یہ انلوگون کی عقل و ذہانت کا نتیجہ ہے - خیر دیکھین وہ تصویرین کہان ہین ؟

(خورشیدی سے) یہہ کب کھینچی تھی؟ تمنے تو آج صبح کو بھی ہمسے نہ کہا۔

خورشیدی بیگم۔ اوستانی جی! مین چاہتی تھی کہ جب وہ تصویرین پوری تیار ہو جائین تو آپ کو دکھاؤن۔

نوابصاحب۔ خیر لے آؤ۔ دیکھون۔

چھوٹی بیگم۔ لے آنا کیسا؟ یہہ کیا رکھی ہوئی ہین۔

مِس ٹامسن نے جو وہ تصویرین دیکھین تو پھڑک اوٹھین۔ خورشیدی بیگم کو گلے لگا لیا اور پیشانی نورانی کو بوسہ دیا۔

مِس ٹامسن۔ کہئے نوابصاحب آپ کو میرے کہنے کا یقین آیا؟۔

نوابصاحب غور سے بڑی بیگم صاحب کی تصویر دیکھ رہے تھے کچھ جواب نہ دیا۔ ایک تو بڑی بیگم خود حسین تھین دوسرے اس تصویر مین خورشیدی بیگم نے وہ کارستانی کی تھی کہ بڑی بیگم کا جوبن اور دوبالا ہو گیا تھا۔ نوابصاحب

اپنی خوش قسمتی پر اترا رہے تھے کہ کیسی حسین بیوی پائی
ہے - فرط محبت سے چاہتے تھے کہ اوس تصویر کا بوسہ
لین لیکن کچھ خیال کر کے رہ گئے - نظر اوٹھا کر بڑی بیگم
کیطرف دیکھا اور مسکرائے - بڑی بیگم کو بھی اوسوقت
اگلی پچھلی باتین یاد آگئین - اور دونون نے ایک
دوسرے کو نظر محبت سے دیکھا - بڑی بیگم باوجودیکہ چالیس
برس کی تھین - لیکن اسپر بھی سرخی گالون پر نمودار
ہوگئی - وہ کہئے خیریت ہوئی کہ مس ٹامسن و چھوٹی بیگم و
خورشیدی بیگم و مشتری بیگم دوسری تصویر دیکھ رہی
تھین - نہین تو یہ آنکھون کے اشارے اور گالون کی
سرخی چھپائے نہ چھپتی -

نوابصاحب - کیا اچھی تصویر کھینچی ہے ! - دیکھون
وہ دوسری کیا ہے ؟

مس ٹامسن نے دوسری تصویر دکھلائی تو نوابصاحب
اور محظوظ ہوئے - پیار سے خورشیدی بیگم کے سر پر

ہاتھ رکھا اور ایک بیش بہا زمرد کی انگوٹھی اوتار کے خورشید بیگم
کو دی - اور کہا کہ یہ تمھارے ہنر کا صلہ ہے - خورشید نے
نہایت ادب سے سلام کرکے وہ انگوٹھی لے لی - اور مارے
خوشی کے چہرہ گلِ انار ہو گیا -
بڑی بیگم - چلو اب خوش ہوئین - اوس دن جو آپ نے
مشتری کو یاقوت کی انگوٹھی کھانا پکانے کے انعام مین دی
تھی تو خورشید نے منُہ بنا لیا تھا -
نوابصاحب - مین کسیکی خاطر تو کرتا نہین - جو کوئی اپنا اپنا
ہنر و سلیقہ دکھائیگا اوسکو انعام دونگا - مشتری نے
اوس دن ایسا نفیس کھانا پکایا تھا کہ مین نے عمر بھر نہین کھایا
مِس ٹامسن - ہان ان مین سے کوئی کسیکو ہنس نہین
سکتا - خورشید بیگم **ڈرائنگ** بہت اچھا جانتی
ہین - تو مشتری بیگم کھانا خوب پکا لیتی ہین - خورشید بیگم
چکن اور زردوزی کا کام خوب بنا لیتی ہین - تو مشتری بیگم
اون خوب بُن لیتی ہین -

مِس ٹامسن نے عمداً لکھنے پڑھنے کا حال نہ بیان کیا کسواسطے کہ خورشیدی بیگم کہین زیادہ پڑھی لکھی ہوئی تھین۔ اگر خورشیدی بیگم کی تعریف کرتین تو مشتری بیگم کا دل چھوٹا ہو جاتا۔ اور اگر دونون کو برابر کہتین تو جھوٹ بولنا پڑتا۔ اسلئے اُنھون نے اسکا ذکر ہی نہ کیا۔

نوابصاحب سمجھ گئے اور تہ دل سے مس ٹامسن کا شکریہ ادا کیا۔ مس ٹامسن نے اوسکے بعد ایک ہزار کا نوٹ بڑی بیگم صاحب کے سامنے رکھدیا۔

بڑی بیگم۔ (تعجب سے) یہ کیا؟ ۔ کیا بُھنانے لائی ہین؟ (ہنسکے) لیکن مین آپ سے بٹا لونگی۔

نوابصاحب۔ بھلا سمجھو تو یہ کیسا نوٹ ہے؟

بڑی بیگم۔ اللہ جانتا ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا! ۔ یہ کیا ہی اوستانی جی؟ یہ کسکا نوٹ ہے؟

چھوٹی بیگم۔ (نوٹ اوٹھاکر) اور ہے بھی شاہدہ ہزار روپے کا؟ ۔ یہ کیا طلسم ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

مس ٹامسن - یہہ آپ ہی لوگون کا ہے -

بڑی بیگم - اوستانی جی آپ کو میرے سر کی قسم کہئے تو کہئے تو یہہ نوٹ کیسا ہے ؟

مس ٹامسن - سچ سچ کہدون ؟

بڑی بیگم - ہان ضرور -

مس ٹامسن نے اوس نوٹ کا سارا حال بیان کیا تو بڑی بیگم صاحب و چھوٹی بیگم صاحب کو نہایت حیرت ہوئی اور اوستانی جی کی بہت تعریفین کین - اور دلسے دعائین دین

بڑی بیگم - یہہ آپ کا احسان نہ بھولونگی - سچ ہے اچھی تعلیم کا یہی نتیجہ ہوتا ہے - اللہ جانتا ہے کہ مجھے رشک آتا ہے کہ مین نے یہہ سب کیون نہ سیکھا لیکن سچ تو - اوسوقت آپ کہان تھین

مس ٹامسن - تب نہین اب سہی -

بڑی بیگم - اب کیا - مثل مشہور ہے - "بڈھا طوطا مانے پوس" ! -

مس ٹامسن - لو خورشیدی بیگم یہہ تمھاری محنت کا صلہ ہے

اسمین آدھا روپیہ تمھارا ہے اور آدھا مشتری بیگم کا۔

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کی فرط خوشی سے آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اور مس ٹامسن نے نہایت شفقت سے گلے سے لگا لیا۔

نوابصاحب (بڑی بیگم سے) کہئے صاحب مین نہ کہتا تھا کہ مس ٹامسن جیسی دوسری اوستانی چراغ لے کے بھی ڈھونڈھوگی تو نہ پاؤگی؟۔ اب یہہ لوگ جس حالت مین رہینگی اپنی اوقات نہایت خوشی و آرام سے بسر کرلینگی۔ کسیکی محتاج کسیکی دست نگر نہ رہینگی۔ روپیہ پیسے کا کیا؟ کبھی ہے کبھی نہین۔ لیکن علم و ہنر جان کے ساتھ ہے۔

بڑی بیگم۔ اسمین کیا شک ہے!۔ میری راے غلط تھی اب مجھے زیادہ نہ شرماؤ۔ آخر مین تمھاری طرح پڑھی لکھی تو ہون نہین جو اسکا نتیجہ پہلے ہی سوچتی۔ جاہل کی عقل ہی کہانتک۔

مس ٹامسن۔ بیگم صاحب مین چاہتی ہون کہ آیندہ سال ان کے ہاتھون کے دو چار عمدہ عمدہ نقشے انگریزی پیشن مین بھیجون

اللہ چاہے تو گورنمنٹ کیطرف سے انھین کو مڈل ملے - اور

انھین کا نام روشن ہو -

بڑی بیگم - اِنرگی بیشن کیا؟

نوابصاحب - کیا اِیگن یبیشن کی خرابی ہے اکیا کہا تھا

اِنرگی بیشن - اُف پیٹ مین بل پڑ گیا -

بڑی بیگم - (طنز سے) تو مجھے کیا انگریزی ونگریزی بھوڑی

ہی آتی ہے - مین کیا جانونگی پی ٹی؟ - ہان اوستانی جی آپ کہئے

انکی عادت ہو کہ موقع بیموقع ٹوک دیا کرتے ہین -

مس ٹامسن - اِیگزِبیشن کہتے ہین -

بڑی بیگم - ایگزِ بیشن؟

خورشیدی بیگم (ہنسکے) نہین امان جان - اِیگزبیشن

بڑی بیگم - اِنرگی شن؟

خورشیدی بیگم - (ہنسکے) نہین امان جیسے مین کہتی ہون

ویسے کہئے

خورشیدی بیگم - کہئے اِگزِ

بڑی بیگم - اگز -

خورشیدی بیگم - زایبج -

بڑی بیگم - زایبی -

خورشیدی بیگم - شن

بڑی بیگم - شن -

خورشیدی بیگم - ایگزبیشن -

بڑی بیگم - ایگزبیشن - توبہ دم چڑھگیا! ہان اوستانی جی پھر؟

مس ٹامسن - ایگزبیشن کہتے ہین نمایش کو اس سال ڈرائنگ یعنی دستی نقشے کی نمایش ہی دور دور سے لوگ خواہ امیر خواہ غریب نقشے لائینگے جسکا نقشہ سب سے عمدہ نکلے گا اوسکو سونے کا مڈل یعنی تمغہ لاٹ صاحب دینگے - اور اوسکا بڑا نام ہوگا - مجکو یقین ہے کہ اوس زمانہ تک خورشیدی بیگم بہت عمدہ طور سے نقشہ تیار کرنے لگینگی - اور اگر خدا کو منظور ہے تو انھین کو تمغہ

ملیگا۔ میرے نزدیک یہ آپ کی تصویر بہت اچھی ہے۔ (ہنسکے) اگر آپ کی اور نوابصاحب کی اجازت ہو تو اسکو بھی وہان بھیجدون۔

بڑی بیگم۔ ہاتھ جوڑتی ہون۔ للّٰہ یہ تصویر نہ بھیجیے! جو دیکھیگا کیا کہیگا۔ میرا سر نہ اوٹھیگا۔

نوابصاحب۔ (مسکرا کر) کہیگا کیا۔ سب یہی کہینگے کہ کیسی حسین عورت ہی۔

بڑی بیگم۔ (طنز سے) آپ کی بلا سے۔ ہم بدصورت ہی بنکے بیٹھینگے۔ لیکن اس تعریف کو سلام۔ تم دن بدن بیحیا ہوئے جاتے ہو۔ نہ شرماؤ نہ شرمانے دو۔ (مس ٹامسن سے) اوستانی جی آپ کو میرے سر کی قسم ایسا خیال بھی نہ کیجئے۔ نہین تو مین بہت بیزار ہونگی۔

بڑی بیگم کو یقین ہوگیا کہ یہ لوگ تصویر بھیجدینگے۔ اسقدر منت وسماجت کی کہ مس ٹامسن ہنس پڑین۔

مس ٹامسن۔ نہین بیگم صاحب! مین صرف ہنسی تھی۔ مین

ایسی ہی گنواری ہون - گو ہمارے یہان یہ سب باتین معیوب نہین ہین - لیکن مین آپ کو آپ کی قوم سے ہنسوا ؤنگی نہین - وہ بات نکرونگی کہ آپ لوگ بدنام ہون - اور نوابصاحب بھی دلگی کرتے ہین - نہین تو سب کے پہلے یہی روکنے کو موجود ہو جاتے -

بڑی بیگم - اب جان مین جان آئی - اب مجھے تسکین ہوئی مجکو انکے قول کا تو اعتبار نہین ہے - ہان اب آپنے کہا تو کچھ اندیشہ نہ رہا -

نوابصاحب (ہنسکے) بجا! میرے قول کا اعتبار نہین ہے - یہ کیون کس بات سے؟ -

بڑی بیگم - اب اپنے دلکو کیا کرون - خیر سنو تم سے ایک بات بہت ضروری کہنی ہے - ذری اوس کمرے مین چلو - اوستانی جی پانچ منٹ کی غیر حاضری معاف کیجئے گا -

مس ٹامسن - شوق سے - مین یہان بیٹھتی ہون

نوابصاحب اور بڑی بیگم دوسرے کمرے مین آئے -

بڑی بیگم - مین تم سے ایک راے پوچھتی ہون - ہملوگون
کی یہ راے ہوئی ہے کہ مس ٹامسن کو بطور تحفہ کچھ دین روپیہ
پیسا دے ہی نہین سکتی - لیکن کچھ دینا ضرور ہے - اونھون
نے اس شفقت سے پڑھایا لکھایا - اسکا صلہ کسی حیلے سے
دینا ضرور ہے -

نوابصاحب - مین بہت خوش ہوا جو تملوگون کا ایسا
خیال ہے - اسمین شک نہین ہے کہ جس شفقت و مہربانی
سے انھون نے تعلیم دی ہے کوئی دوسری عورت نہین دیتی
ہمارے خیال مین بھی یہی تھا - دوستانہ ہی سہی کچھ دینا ضرور ہے

بڑی بیگم - جڑاو کڑے کیسے ہونگے ؟

نوابصاحب - نہین وہ لوگ یہ تو پہنتین نہین - کوئی ایسی
چیز دو جو انکے مصرف مین بھی آئے -

بڑی بیگم - یہی تو میری بھی راے ہے - چھوٹی بیگم نے
کہا تھا کہ کڑے بنوا کے دو -

نوابصاحب - کیا تم دونون الگ الگ دینا چاہتی ہو ؟

بڑی بیگم۔ ہان مناسب بھی یہی ہے۔

نوابصاحب۔ اچھا تو تم ایک کنٹھا گلے کا جڑاؤ بنوا کے دو اور چھوٹی بیگم مالۂ مروارید۔ مین سمجھتا ہون لاکھ سوا لاکھ مین دونون تیار ہو جائینگے۔

بڑی بیگم۔ اُفوہ اسقدر!

نوابصاحب۔ ہان چاہیئے تو یہی۔ اگر دینا منظور ہو تو اچھی طرح دو نہین تو چپ چاپ بیٹھ رہو۔ اور کیا تم نے اسکو بہت سمجھا۔ میرے نزدیک تو اونکے حق محنت و محبت کا یہ ایک چوتھائی بھی نہین ہو سکتا۔

بڑی بیگم۔ خیر تو جو سمجھو بنوانے کو حکم دے دو۔ مس ٹامسن سے اسکا ذکر ابھی کرون؟۔

نوابصاحب۔ نہین جلدی کیا پڑی ہے۔ جب چیزین تیار ہو جائین گی تو کہنا۔



مس ٹامسن کی پیشین گوئی پوری اوتری

مس ٹامسن نے اس سال ڈرائنگ مین کوشش بلیغ کی - چنانچہ جب سال قریب ختم کے پہونچا اور اگزبیشن کی تاریخ معین ہو گئی تو مس ٹامسن نے دو تصویرین جو نہایت عمدہ کھینچی ہوئی تھین پسند کین - اور خورشیدی بیگم سے کہا کہ اسکو اگزبیشن مین بھیجونگی - مجکو امید قوی ہے کہ اس سے عمدہ کوئی تصویر وہان نہ نکلے گی - خدا کرے کہ تم مڈل پاؤ! تو میرا جی خوش ہو اور محنت ٹھکانے لگے

خورشیدی بیگم - اوستانی جی ہمنے تو اپنی دانست مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا ہے - جہانتک ممکن تھا اسمین کوشش کی اب آیندہ تقدیر جانے

مس ٹامسن - تمھاری محنت مین کیا شک ہے - درحقیقت یہہ دونون تصویرین لاجواب کھینچی ہین - جب ہی تو ہماری بھی ہمت وہان بھیجنے کی ہوتی ہے -

مس ٹامسن نے نوابصاحب اور بڑی بیگم سے اپنا اظہار مطلب کیا۔ اور کہا کہ نوابصاحب آپ کو خود بھی تشریف لے چلنا ہوگا۔

نوابصاحب ۔ اب مین کہین آنا جانا نہین۔ مین وہان جاکے کیا کرونگا؟

مس ٹامسن ۔ اس اِگزبیشن مین مَین آپ کو ضرور لے چلونگی۔ کوئی عذر نہ سنونگی۔ وہ وقت آپ کے لئے کیسی خوشی کا ہوگا۔ جسوقت خورشیدی بیگم کی تصویرین سب تصویرون سے اچھی نکلینگی۔ اور تقسیم میڈل کے وقت اُنکا نام پُکارا جائیگا!

بڑی بیگم ۔ اے ہے تو خورشیدی کا نام سارے مجمع مین پکارا جائیگا!۔ یہہ تو بُری سنائی۔

نوابصاحب ۔ اس مین ہرج کیا ہے؟

بڑی بیگم ۔ ہرج کیا ہے کوئی لاٹھی تو مار بیٹھنے سے رہا لیکن عورتون کا نام باہر لینا معیوب ہے۔

نواب محتشم الدولہ - اور کچہریوں مین جو عورتون کا نام پکارا جاتا ہے - دفترون مین جو لکھا ہوا ہے وہ کیا ہے اور وہ کیون نہین معیوب سمجھا جاتا ہے -

بڑی بیگم - وہ تو ناچاری کی بات ہے -

مس ٹامسن - نہین بیگم صاحب نام لینے مین کوئی عیب نہین - آخر آپ دیکھئے آپ لوگ پیغمبرزادیون اور سیدانیون کا کسطرح برملا نام لیتے ہین - جتنی شہزادیان سلطنت کر گئین ہین سبھونکا نام لوگ لیتے ہین - یہ کوئی عیب کی بات نہین - اگر ایسا ہی خیال آپ کو ہے تو یہ تصویرین کھینچنا فضول - مین تو چاہتی تھی کہ جو کچھ انھون نے ہنر سلیقہ سیکھا ہے وہ پوشیدہ نرہے - ہر کوئی اسکو جانے کہ ہندوستان مین بھی ایسے کمال کی لڑکیان ہین - جو سُنے آپ کی صاحبزادی کی تعریف کرے - اخبارون مین اسکا ذکر چھپے - انکا نام روشن ہو -

نواب محتشم الدولہ - نہین صاحب انلوگون کی بات کیا عقل و تمیز تو کچھ ہے نہین - اعتراض کرنے کو حاتم - آپ شوق سے

وہ تصویر بھیجدیجئے۔ وقت پر انشاءاللہ تعالےٰ مین بھی پہونچتا ہون

بڑی بیگم۔ بس ایک تم ہی تو عقلمند ہو۔ اپنے نزدیک کسیکو سمجھتے ہی نہین۔ اگر فضول باتین نہ ہوتین تو چپ کیون رہتی پھر اعتراض نہ کر بیٹھتی؟

اگزبیشن کا کھلنا اور خورشیدی بیگم کو صلۂ حسن نقاشی ملنا

مس ٹامسن اور نواب محتشم الدولہ دونون اگزبیشن کے روز ایک ہی گاڑی مین روانہ ہوئے اور اگزبیشن گھر مین پہونچے۔ گو یہہ لوگ کچھ سویرے گئے تھے۔ لیکن اسپر بھی گاڑیون۔ بگھیون۔ دوکڑیون۔ چوکڑیون کی انتہا نہ تھی۔ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ یہہ سب اندر مکان کے پہونچے اور ادھر ادھر نقشے اور تصویرین دیکھنے لگے۔ مس ٹامسن نے کہا کہ نوابصاحب اوس جگہ دیکھئے کسقدر مجمع ہے۔ کوئی بہت عمدہ تصویر ہے جو اسقدر لوگ ٹوٹے

پڑتے ہین۔ مجکو ایک طرح کی دھڑکی ہوگئی۔ کہین ایسا نہ ہو کہ یہہ تصویر خورشیدی بیگم کی تصویر سے اچھی نکلے!۔

نوابصاحب۔ ہان مجمع سے تو لوگون کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بہت نفیس و پاکیزہ نقشہ ہے۔ لیکن یہہ کیسے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے کا نقشہ ہے؟ شاید خورشیدی ہی کا ہو۔

مس ٹامسن۔ خدا بھی کرے۔ آپ کے اس کہنے سے مجکو ایک طرح کی ڈھارس ہوگئی۔ چلئے ہملوگ بھی اپنی آنکھون سے دیکھ لین۔ اگر وہ خورشیدی بیگم کا نقشہ ہے تو پالا ہمارے ہاتھ ہے۔

نوابصاحب اور مس ٹامسن اوسطرف چلے۔ بہزار خرابی اوسطرف پہونچے۔ لیکن بھیڑ اسقدر تھی کہ کوئی کسیکا خیال کرتا تھا۔ سب اوس نقشے کے دیکھنے کے مشتاق تھے۔ مس ٹامسن کا سن گو ساٹھ برس کا تھا۔ لیکن آنکھین انکی مثل باز شکاری کے تھین۔ ان سے دو چار آدمیون کے

آگے ایک صاحب مع میم کھڑے تھے۔ اور ایک تصویر اونلوگون
کے ہاتھ مین تھی۔ اوسکو بغور دیکھ رہے تھے۔ مس ٹامسن نے
دورہی سے اوس تصویر کو دیکھا اور پہچانا۔ مارے خوشی سے انکی
آنکھون مین آنسو اوتر آئے اور ایک اندھیرا سا انکی آنکھون
مین چھا گیا۔ اگر نواب محتشم الدولہ ہاتھ نہ پکڑ لیتے تو شاید یہ
گر ہی پڑتین۔

نوابصاحب ۔ خیریت تو ہے؟

مس ٹامسن ۔ آپ نہین جانتے ہین اسوقت میرے دل کا
کیا حال ہے۔ چلئے باہر چلئے یہان بڑی گرمی ہے۔

نوابصاحب سمجھے کہ وہ نقشہ شاید کسی دوسرے کا
ہے اسواسطے انکی یہ حالت ہوگئی۔

نوابصاحب ۔ تو یہ جانے دیجئے۔ اگر وہ نقشہ دوسرے
کا ہے تو اس سے ضرور نہین کہ **مڈل** بھی اوسی کے کھینچنے
والے کو ملے۔ شاید اور تصویرین اچھی نکلین

مس ٹامسن ۔ (حیرت سے) یہ کس نے آپ سے کہا کہ

وہ نقشہ دوسرے کا ہے؟- یہہ حالت میری خوشی سے
ہوئی ہے مجکو خوف تھا کہ وہ نقشہ کسی دوسرے کا نہو لیکن
جب مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو مجکو وہ مسرت
ہوئی کہ اپنی زندگی بھر مین ایسی کم ہوئی ہوگی - نوابصاحب
آپ کو مبارک ہو- اگر مڈل آپ کی صاحبزادی کو نہ ملے تو
مین اپنا مُنہ آپ کو نہ دکھاؤن - سب لوگ یہی کہتے ہین
کہ اس نقشے سے بڑھ کے کوئی نقشہ نہین-

نوابصاحب کو نہایت مسرت ہوئی اور چہرہ مارے
خوشی کے سرخ ہوگیا- انکو دو امر کی خوشی ہوئی- ایک تو
یہہ کہ انکی لڑکی مڈل پائیگی- دوسرے مس ٹامسن
کی محبت دیکھہ کے- انھون نے اپنے دل مین سوچا
کہ جیسی مس ٹامسن کو خورشیدی سے محبت ہے شاید اوسکی
مان کو بھی نہ ہو- پھر ایسے شخص کے واسطے اگر لاکھہ ڈیڑلاکھہ
کا بھی تحفہ دیا جاوے تو کم ہے-

نوابصاحب نے پھر ٹامسن کا شکریہ ادا کیا اور

بہت دیرتک گفتگو ان دونون مین رہی کہ یکایک بیگل اور باجے کی آواز آئی۔ سب لوگون کا رخ دروازے کی طرف تھا۔ نواب محتشم الدولہ اور مس ٹامسن دروازے ہی کے پاس کھڑے تھے کہ یکایک نواب گورنر جنرل بہادر مع ایڈیکانگ و صاحبان عالیشان نمودار ہوئے۔ نوابصاحب نے نہایت ادب سے سلام کیا۔ نواب گورنر جنرل بہادر نے نہایت تپاک سے ان سے اور مس ٹامسن سے ہاتھ ملایا اور خیر و عافیت پوچھی۔ پوچھا کہ آپلوگ یہان کیون کھڑے ہین؟

نوابصاحب۔ چونکہ بھیڑ بہت ہے اسلئے یہین ٹھہر گئے

نواب گورنر جنرل۔ چلئے ہمارے ساتھ چلئے۔

غرضکہ سب لوگ ساتھ ساتھ چلے۔ ہر تصویر اور نقشے کو بغور دیکھتے گئے۔ جب خورشیدی بیگم کے نقشے کے پاس پہونچے تو نواب گورنر جنرل بہادر ٹھہر گئے۔ اور غور سے دیکھنے لگے۔ اوسوقت مس ٹامسن کا عجب طرحکا حال تھا۔ تمام بدن

انکا تھرتھر کانپ رہا تھا اور نواب گورنر جنرل کو بغور دیکھہ رہی تھین۔

نواب گورنر جنرل۔ کیا عمدہ نقشہ ہے! (مس ٹامسن سے) آپ تو یہ فن خوب جانتی ہین۔ دیکھئے تو بھی یہ نقشہ کیسا کھنچا ہے۔ اور آیا یہ عمدہ ترین نقشہ ایگزبیشن مین ہے؟

مس ٹامسن کا کلیجہ بلیون اوچھل پڑا لیکن نہایت استقلال سے کہا کہ اسکے عمدہ ہونے مین کسکو شک ہوسکتا ہے لیکن اگر ایگزبیشن مین یہ سب سے عمدہ ہے یا نہین اسمین راے دینا مین مناسب نہین سمجھتی۔

نواب گورنر جنرل۔ کیون؟ راے دینے مین کیا ہرج ہے؟

مس ٹامسن۔ یہ میری ایک خاص شاگرد کا کھینچا ہوا نقشہ ہے۔ اگر مین کہتی ہون کہ یہ سب سے عمدہ کھنچا ہوا ہے تو لوگ یہی کہینگے کہ اپنے شاگرد کا پاس کیا۔

نواب گورنر جنرل (بہادر)۔ مین بہت خوش ہوا کہ آپ کی شاگرد کے ہاتھہ کا ہے۔ میری دانست مین اس سے

بڑھ کے کوئی نقشہ یہان نہین - خیر مسٹر جونس کہان ہین؟ یہ شخص بڑا مصور تھا اور اس فن مین کامل - مسٹر جونس آئے -

نواب گورنر جنرل بہادر - آپ نے تو سب نقشے دیکھے ہین - ان مین سب سے عمدہ نقشہ کونسا ہے؟

مسٹر جونس - اس سے بڑھ کر کوئی نقشہ یہان نہین مین نہایت تعریف کرتا ہون اوس شخص کی جس نے یہ نقشہ کھینچا ہے - اور یہ صرف میری راے نہین - بلکہ جتنے لوگ یہان اگزبیشن مین ہین سب نے اسی نقشہ کی تعریف کی ہے

مس ٹامسن یہ سب سن رہی تھین - چہرہ مارے خوشی کے سرخ ہوگیا تھا - نواب محتشم الدولہ کا ہاتھ زور سے دبایا اور آہستہ سے کہا مبارک ہو!

نواب گورنر جنرل بہادر - (مس ٹامسن سے) - مین سمجھتا ہون کہ آپ ہی کی شاگرد کو مڈل ملیگا - وہ کون خوش قسمت شخص ہے؟ یہان ہے؟

مس ٹامسن - نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی نے یہ تصویر کھینچی ہے - نام اونکا خورشید بیگم ہے - وہ یہان نہین آسکتین - اگر اگر مجکو یا نوابصاحب کو مڈل عنایت ہو تو اوس لڑکی تک پہونچ جائیگا -

مس ٹامسن نے سب حال اپنے جانے اور تعلیم دینے کا بیان کیا تو نواب گورنر جنرل بہت خوش ہوئے -

نواب گورنر جنرل بہادر - نوابصاحب مین آپ سے بہت راضی اور خوش ہوا - خدا آپ کا پرتو آپ کی قوم پر ڈالے ! مین آپ کو دل سے مبارکباد دیتا ہون کہ آپ کی صاحبزادی نے وہ کمال پیدا کیا کہ دو ہزار لوگون کے بیچ سے مڈل بزور علم و ہنر چھین لیا - مین اس بارے مین ایک لکچر دونگا تاکہ سب لوگ اسکو جان لین کہ آپ کی صاحبزادی نے یہ مڈل لیا

یہہ کہہ کے نواب گورنر جنرل بہادر دوسرے کمرے مین تشریف لائے جہان کرسیان بچھی ہوئی تھین - اور سامنے اوسکے ایک کاٹھ کا چبوترہ بنا ہوا تھا - جسپر

سرخ بانات کا فرش بچھا تھا - نواب گورنر جنرل بہادر اور
صاحبان کمیٹی اوس چبوترے پر رونق افروز ہوئے - اور جو لوگ
ایگزبیشن دیکھنے آئے تھے سب نیچے کرسیون پر بیٹھے
نواب گورنر جنرل بہادر کھڑے ہوئے اور نہایت شستہ
انگریزی مین کہا - جسکا ترجمہ یہ ہے -

لیڈیز اینڈ جنٹلمین ! -

مین نہایت خوشی سے اس بات کو کہتا ہون کہ یہ نقشہ
جو میرے ہاتھ مین ہے - اس ایگزبیشن مین عمدہ ترین نقشہ
ہے - بلکہ کم ایسے دیکھنے مین آتے ہین - (تالیان)

مین بہت خوش ہوا اس امر سے کہ آپ لوگ میری رائے
سے اتفاق کرتے ہین اور اس نقشے کو اور نقشون پر ترجیح دیتے
ہین - مجکو زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ یہ نقشہ ایک ہندوستانی
لڑکی کے ہاتھ کا بنایا ہوا ہے - (سنو سنو) اس لڑکی کا سن
صرف پندرہ یا سولہ برس کا ہے لیکن اس کمسنی مین اسنے

وہ کمالات کر دکھائے کہ تمام اطراف و جوانب سے ہر قوم و ہر ملت کے لوگون نے ہزارون نقشے بھیجے۔ لیکن کسیکا نقشہ اس نقشے کے برابر نہ نکلا۔ اس لڑکی نے اسی کم سنی مین وہ بات کر دکھائی کہ جس سے ہملوگ محض ناواقف تھے۔ اس لڑکی نے یہ بات ثابت کردی کہ ہندوستان کی لڑکیان بھی عقل و دانش مین انگلستان کی لڑکیون سے کسیطرح کم نہین ہین۔ (خوشی)

اگر ایسی ہی تعلیم جیسی اس لڑکی کی ہوئی ہے ہندوستان کی کل لڑکیون کی ہو تو پھر کوئی ان لوگون پر ہنس نہ سکے اور خطاب جاہل اور ان پڑھ اور بد عقل کا نہ دے۔ مجکو نہایت افسوس اس بات کا ہے کہ ہندوستان کے لوگ اس امر کی طرف راغب نہین ہوتے۔ اور اپنی لڑکیون کو تعلیم نہین دیتے۔ محض جاہل اور ان پڑھ رکھتے ہین۔ یہہ لڑکی جسنے آج یہان اپنا نام یون روشن کیا محض جاہل گمنام رہتی۔ اگر ہمارے لائق اور معزز دوست نواب محتشم الدولہ بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ اس رشتہ تعصب کو نہ توڑتے اور اپنی بیٹی کی تعلیم اس عنوان شائستہ

سے نہ کرتے - خدا کرے کہ ہر باپ کی ایسی ہی لڑکی ہو اور ہر لڑکی کو
ایسا ہی باپ ملے (واہ واہ)

مین مس ٹامسن کی بڑی تعریف کرتا ہون کہ انھون نے اس
محنت - محبت اور شفقت سے اس لڑکی کو علم و ہنر سکھایا جسکا
نتیجہ ہم سب پر ظاہر ہوا - اب مین اس تقریر کو ختم کرتا ہون - اور
افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ موافق رسم ہندوستان کے
وہ لڑکی یہان آ نہین سکتی - نہین تو مین خود اپنے ہاتھ سے
یہہ مڈل اوسکے زیب گلو کرتا - لیکن مین امید کرتا ہون کہ نواب
محتشم الدولہ بہادر سی ایس آئی اور مس ٹامسن
یہہ مڈل اوس لڑکی کو پہنا دینگی - اور میری طرف سے
بہت بہت مبارکباد دینگے - (تالیان اور واہ واہ
کی صدا)

جلسہ برخواست ہوا - نواب گورنر جنرل بہادر نے
بڑے تپاک سے نواب صاحب سے ہاتھ ملایا اور کہا
کہ مین بہت خوش ہوا آپ یہہ مڈل جاکے دیدیجئے - اور

ہمیشہ کوشش و پیروی ہین رہے کہ آپ کی قوم پر آپ کا پرتو پڑے۔

نواب محتشم الدولہ نے نہایت جھک کے سلام کیا۔ وایسرائے بہادر چوکڑی پر سوار ہو تشریف لے گئے

نواب آسمان جاہ کا ذکر خیر

اب لوگ ہین کہ نواب محتشم الدولہ اور مس ٹامسن پر ٹوٹے پڑتے ہین۔ جن جن سے ملاقات تھی وہ تو مبارکباد دے رہے ہین۔ اور جو اجنبی ہین وہ ارد گرد جمع ہین۔ نوابصاحب کمشنر صاحب سے گفتگو کر رہے تھے۔ مس ٹامسن ٹدل لئے ہوئے الگ کھڑی تھین کہ ایک جوان نوزدہ سالہ جسکی صورت سے دبدبہ و حشمت معلوم ہوتی تھی مس ٹامسن کے قریب پہونچا۔ ع بالاے سرش زہوشمندی ٭ می تافت ستارۂ بلندی ٭٭ مس ٹامسن نے پھر کے اوس جوان رعنا کی طرف

دیکھا اور نہایت تپاک سے ہاتھ ملایا۔

مس ٹامسن۔ اہین نواب آسمان جاہ بہادر آپ استنے دنون سے کہان تھے؟۔ بالکل بھول گئے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ بجا اولٹی شکایت! آج کل آپ دوسری ہی دھن مین ہین۔ اب تو آپ کے ایسے ایسے شاگرد ہین کہ ہڈل وٹمٹنے پاتے ہین۔ مجھ غریب کو کون پوچھتا ہے؟۔ مین بھلا کیا برابری کرون؟۔

مس ٹامسن۔ (ہنسکے) مین نہین جانتی تھی کہ آپ حاسد بھی ہین۔ یہ آج کھلا۔

نواب آسمان جاہ۔ جب آپ نظر عنایت میری طرف سے پھیر لیجئے۔ اور ایک نئی جگہہ شفقت و مہربانی فرمائیے تو فرمائیے مجھے کیونکر رشک نہو؟ مجکو آپ لڑکپن سے جانتی ہین۔ اور برابر آپ شفقت و مہربانی فرمایا کین۔ لیکن ادھر ایک آدھ برس سے وہ باتین ہی نہین رہین۔ مین سچ کہتا ہون۔ میرا یہی جی چاہتا ہے

کہ جسنے میری طرف سے آپ کے دلکو یون پھیر دیا اوسکو . . . .

مس ٹامسن - اے واہ عورتون کی طرح کوسنے لگے!
نہین مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ مجکو رتی بھر بھی محبت آپ سے
کم نہین ہوئی ہے - مین آپ کو وہی سمجھتی ہون - لیکن بات
اصل یہہ ہے کہ آپ ٹھہرے مرد - پڑھے لکھے ہوشیار - اور وہ
بیچاری عورت بے بس ناتجربہ کار - دوسرے یہہ کہ نواب
محتشم الدولہ بہادر سے بہت زمانے کی دوستی تھی - اونھون
نے بہت اصرار سے مجکو اپنی لڑکی کی تعلیم کے واسطے کہا تھا
چونکہ مین سے نے خود اوس لڑکی کو بلا کی ذہین اور عقلمند پایا اسلیے
مجکو نہایت ترس آیا کہ ایسی عورت جو ہر علم و ہنر سے عاری رہے
مین سے نے بڑی محنت کی اور جہانتک میرے امکان مین تھا
مین سے نے کوئی دقیقہ تعلیم کا اوٹھا نہ رکھا - اور چونکہ خداوند کریم نے
بلا کا ذہن و حافظہ عنایت فرمایا ہے تین برس کے اندر اسقدر
سیکھ لیا کہ مین خود حیران ہون - آجتک مین نے اسطرح کی
لڑکی دیکھی نہتی - جسوقت مین پہلے گئی تھی بالکل جاہل و کاہل تھی

سوئی تک نہ چھوتی تھی۔ برابر گوڑیان کھیلا کرتی لیکن اسی دو تین سال
کے اندر اتنی استعداد بہم پہونچائی ہے کہ اب فارسی اُردو کی کتابین
اچھی طرح سے پڑھ لیتی ہین۔ خطوط آپ سے لکھ سکتی ہین۔ سوادِ خط
ایسا اچھا ہے کہ۔ آپ سے اچھا نہین تو آپ کے برابر تو ضرور ہوگا۔
کھانا عمدہ سے عمدہ پکا لیتی ہین۔ کپڑے ہر طرح کے سی سکتی ہین
اور ڈراانگ کا حال تو اسی مڈل کے پانے سے ظاہر ہے
[illegible] سکتین۔

نواب آسمان جاہ۔ ہان وہ نقشہ مین نے بھی دیکھا تھا اس
مین شک نہین کہ لاجواب کھینچا ہے اور جسقدر آپ نے تعریف
کی اگر سچ ہے تو وہ عورت قابلِ زیارت ہے۔ اون کی شادی
کہین ہوئی ہے؟

مِس ٹامسن۔ (ہنسکے) اس سوال سے مطلب؟ پرائی بہو
بیٹیونکا حال پوچھنا درست نہین۔

نواب آسمان جاہ۔ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوئے؟
خیر!

مس ٹامسن۔ آپ کل گیارہ بجے میرے یہان آیئے۔ اوس وقت سب حال کہدونگی۔ دیکھیے نواب محتشم الدولہ میرے انتظار مین کھڑے ہین۔

نواب آسمان جاہ۔ للہ تو میری بھی اون سے ملاقات کرا دیجئے!

مس ٹامسن۔ کیا آپ نواب محتشم الدولہ کو نہین جانتے؟

نواب آسمان جاہ۔ نام سے تو خوب واقف ہون۔ ہر شخص ان کے نام سے آگاہ ہے۔ لیکن مجکو پڑھنے لکھنے سے کب فرصت رہتی ہے جو لوگون کی ملاقات کو آیا جایا کرون۔ اور ایک بات اور بھی ہے۔ جس سے ان کے یہان سے آمدورفت ترک ہے۔ نواب محتشم الدولہ کی بی بی جب گذر گئی تھیں تو اونکے حسن کا شہرہ سنکے نواب محتشم الدولہ اور والد مرحوم یہ دونون ہی گرویدہ ہوئے تھے لیکن نواب محتشم الدولہ کی قسمت بہتر تھی انھین سے شادی ہو گئی۔ اوسوقت سے والد مرحوم نے اون کے یہان کا آنا جانا ترک کر دیا۔ نواب محتشم الدولہ تو کئی مرتبہ آئے بھی تھے لیکن والد مرحوم

برابر رنج رہے ۔ اور تادم زیست اون کے یہان نہ گئے ۔ بعد اونکے انتقال کے مین بھی اسی خیال سے کہ شاید نواب محتشم الدولہ مجکو اپنے یہان چڑھنے ندین کبھی آیا گیا نہین ۔

مس ٹامسن ۔ یہہ تو مین جانتی ہی نہ تھی اخر کچھ مضائقہ نہین ۔ آپ نواب محتشم الدولہ سے ملاقات کیجئے وہ ایسے شخص نہین کہ آپ سے بے اعتنائی یا بدخلقی سے پیش آئین ۔ ملاقات ہوگی تو آپ خود اونکی تعریف کیجے گا ۔

نواب آسمان جاہ اور نواب محتشم الدولہ کی پہلی ملاقات

مس ٹامسن اور نواب آسمان جاہ دونون نواب محتشم الدولہ جہان کھڑے تھے اوسطرف چلے ۔ نواب صاحب نے دور سے دیکھا کہ مس ٹامسن کے ساتھ ایک جوان بلند بالا نہایت حسین وخوشرو جسکی صورت سے شجاعت وبسالت نمودار جسکے چہرے سے فرشاہی آشکار خرامان چلا آتا ہے ۔ نوابصاحب

نے اپنے دل مین کہا کہ اس حسن و خوبی کا کوئی ہندوستانی شخص نظر سے نہین گذرا۔ انھون نے چاہا کہ خود لپکین اور سارا حال دریافت کرین لیکن جب دیکھا کہ وہ لوگ ادھر ہی کو چلے آتے ہین تو ٹھہر گئے۔ اور سمجھے کہ ہماری ملاقات کو آتے ہین۔ دلمین بہت خوش ہوئے۔ مگر ظاہرا مُنہ دوسری طرف پھیر لیا۔ مس ٹامسن نوابصاحب کے قریب پہونچین اور کہا کہ نوابصاحب مین اپنے ایک پرانے شاگرد کو آپ سے ملاقات کے واسطے لائی ہون۔ انسے ملئے۔

نواب صاحب بغلگیر ہوئے۔ مزاج شریف پوچھا اور غور سے انکی طرف دیکھنے لگے۔ مس ٹامسن کی جھانسنک زبان نے یاری دی انکی توصیف و مدح بیان کی۔ نواب محتشم الدولہ بہت خوش ہوئے۔

نوابصاحب۔ خدا کرے آپ کی طرح یہان کے لوگ اپنی اوقات اسیطرح سے صرف کرین اور پڑھنے لکھنے کی طرف رجوع کرین۔ مین آپ کے اوصاف حسن کے

بہت خوش ہوا۔ آپکا اسم شریف؟

نواب آسمان جاہ۔ نحیف کو آسمان جاہ کہتے ہین۔

نوابصاحب۔ (گھبرا کر) کیا فرمایا آسمان جاہ؟۔ آپ کے والد ماجد کا اسم شریف؟

نواب آسمان جاہ۔ والد مرحوم کا نام مرزا سلیمان قدر تھا۔

نوابصاحب کا چہرہ متغیر ہوگیا اور کچھ دیر تک غور کرتے رہے (تھوڑی دیر کے بعد) آپ معاف کیجیے گا آپ کے والد بزرگوار سے اور مجھ سے کسی زمانے مین بڑی دوستی تھی لیکن آخر مین آ کے مجھ سے بلاقصور (نوابصاحب کے چہرے کا رنگ سرخ ہوگیا) وہ رنج ہوگئے تھے اور تا زیست نہ مجھ سے ملاقات کی اور نہ میرے یہان آئے۔

نواب آسمان جاہ۔ حضور ہان مجھکو سب معلوم ہے۔

نوابصاحب۔ (خوشی سے) اور اسپر بھی آپ میری ملاقات کو آئے ہے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ کیون نہین؟ آپ میرے بزرگ والد مرحوم

کے سن سکے ہین۔ اگر آپ لوگون مین رنجش کسی سبب سے
ہوئی تھی تو مجھکو کیا؟۔ مین تو آپ کے فرزند کے برابر ہون
مین حضور کا نام بہت دنون سے سنتا تھا۔ اور بڑا اشتیاق
ملازمت تھا۔ لیکن خیر قسمت اچھی تھی جو آج زیارت
نصیب ہو گئی۔

نوابصاحب مارے خوشی کے پھر بغلگیر ہوئے۔
اور فرمایا کہ مجھکو آپ اپنا سچا دوست سمجھئے گا۔ مجھکو آپ کی
یہ صاف دلی نہایت بھائی۔ (مس ٹامسن سے) آپ نے
جسقدر ان کی توصیف کی تھی وہ سب اسی ایک بات سے
کھل گئی۔ اس طبیعت کا آدمی کم ہوتا ہے۔ اچھی تربیت و تعلیم کا
یہی نتیجہ ہے۔

نوابصاحب نے بہت دیر تک گفتگو کی اور پوچھا کہ آپ
لکھنؤ سے کب تشریف لائے اور کہان فروکش ہین ؟

نواب آسمان جاہ۔ چونکہ مین۔ بعد انتقال والدمرحوم مین
اسی شہر مین چلا آیا اور یہین رہنے لگا۔ چونکہ یہان تعلیم

پوری طرحسے ہوتی ہے اسلئے مین یہان چلا آیا۔ اس سال بی اے اور ام۔ اے کا امتحان ایک ہی ساتھ دیا ہے۔

نواب محتشم الدولہ ۔ خدا کرے کہ آپ کامیاب ہون! دونون امتحان دینا کچھ آسان نہین ہے۔ اِم اِے کا امتحان کس چیز مین دیا ہے۔

نواب آسمان جاہ ۔ علم ادب مین۔

نواب محتشم الدولہ ۔ سبحان اللہ! خدا آپ کو فائزالمرام کرے! بہت سخت امتحان آپ نے دیا ہے۔

مس ٹامسن ۔ نوابصاحب! مین آپ سے کیا کہون۔ جسوقت یہ مجھ سے لیٹن (زبان لاطینی) و گریک (زبان یونانی) پڑھنے آتے تھے مین خود حیران ہوگئی تھی کہ کیا ذہن انکو خداوند کریم نے عطا فرمایا ہے اتنا جلد انھون نے سیکھ لیا کہ مین بدقت انکو پڑھایا کرتی تھی۔ اور اب تو مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہونگے۔

نواب محتشم الدولہ- آپ کا سن کیا ہے؟

نواب آسمان جاہ - اونیس برس -

نواب محتشم الدولہ - اللہ اللہ! اس کم سنی مین یہ کمال اور زیادہ تعریف مین اس بات کی کرتا ہون کہ باوجود اسقدر ثروت وحشمت کے اسقدر علم وہنر آپ نے سیکھا- آجکل کے زمانے مین جس کسیکو دو چار پیسے ہوگئے پھر وہ پڑھنے لکھنے کی طرف رخ بھی نہین کرتا- لیکن آپ یہ فوجی کپڑا کیون پہنے ہوے ہین؟

نواب آسمان جاہ- (ہنسکے) مین آنریری والنٹیر بھی ہون - اور چونکہ مجھکو یہہ فوجی لباس بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اسلیئے اکثر پہنا کرتا ہون-

مس ٹامسن - لیکن کچھ سونے چاندی سے زیادہ شوق ہے- فوجی لوگ تو اسطرحکا کوٹ نہین پہنتے ہین-

نواب آسمان جاہ- (ہنسکے) کچھ ایجاد خاص بھی ہے-

نواب محتشم الدولہ- اب مین رخصت ہوتا ہون اور امید

کرتا ہون کہ آپ سے برابر ملاقات ہوا کریگی۔

نواب آسمان جاہ۔ انشاء اللہ ضرور۔

مس ٹامسن اور نوابصاحب اسکے رخصت ہو گاڑی مین بیٹھے روانہ ہوئے۔ نوابصاحب نے اپنے جی مین خیال کیا کہ کیا اچھا ہو اگر اس جوان سے خورشیدی کا بیاہ ٹھہر جاے۔ مس ٹامسن بھی اپنے دلمین یہی سوچ رہی تھین اور چونکہ دونون کی افتاد طبیعت اور مزاج سے خوب واقف تھین انکو یقین ہوا کہ ایسا جوڑ ملنا محال ہے۔

گاڑی کھڑکھڑاتی چلی جاتی تھی اور دونون اسبات کو اپنے دلمین سوچ رہے تھے لیکن کوئی ایک دوسرے سے کہتا نہ تھا کہ یکایک نوابصاحب نے مس ٹامسن کو اور مس ٹامسن نے نوابصاحب کو دیکھا اور مسکراے۔

نوابصاحب۔ آپ مسکرائین کیون؟

مس ٹامسن۔ آپ کیون مسکرائے؟

نوابصاحب۔ پہلے آپ کہہ لیجئے تو مین کہونگا۔

مس ٹامسن۔ نہین آپ ہی سے شروع ہو۔

نوابصاحب۔ مجکو اسوقت ایک بات کا خیال آگیا۔

مس ٹامسن۔ وہ کیا؟

نوابصاحب۔ مین خیال کر رہا تھا کہ اگر اس لڑکے سے خورشیدی کا بیاہ ہو تو کیا اچھا ہو

مِس ٹامسن۔ (مسکرا کر) مین بھی یہی سوچ رہی تھی نوابصاحب! آپ تو ذری سی ملاقات پر محو ہو گئے۔ جب زیادہ اُنسے آمد و رفت و ملاقات ہوا کریگی تو آپ انکی ایک ایک بات کی تعریف کیجئے گا۔ اُنسے بڑھکے خورشیدی بیگم کا دولھا ملنا محال ہے۔ دونون حسین۔ دونون طرحدار۔ دونون خوش خلق۔ دونون خوش اطوار۔ دونون پڑھے لکھے۔ مین تو سمجھتی ہون کہ خدا نے انکو اونکے لئے اور اونکو انکے واسطے پیدا کیا ہے۔

ابھی یہ بات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ گاڑی داخل مکان ہوئی۔ نوابصاحب نے کہا کہ انشاءاللہ دوسرے وقت اس بات کو سوچونگا۔ اسوقت تو اونلوگونکو یہ مژدہ سناؤن

خورشیدی ضرور ہملوگون کا انتظار کر رہی ہو گی۔

نوابصاحب نے سچ کہا تھا خورشیدی بیگم گاڑی کی آواز پر کان لگائے بیٹھی تھین۔ جیون ہی گاڑی کی آواز سُنی کہ مشتری بیگم کے گلے سے لپٹ گئین۔

مشتری بیگم – اَین کیا ہے کیا ہے کیا ہے؟

خورشیدی بیگم – بہن دیکھو کیسا کلیجہ دھڑک رہا ہے یہنین معلوم مڈل کسکو ملا ہے

مشتری بیگم – چلو نیچے چلین ابھی تو معلوم ہو جائیگا۔

یہ لوگ نیچے اوتری تھین کہ نوابصاحب اور مس ٹامسن محلسرا مین داخل ہوئے مس ٹامسن نے دور ہی سے مڈل دکھایا اور خورشیدی بیگم کیطرف لپکین مس ٹامسن نے مڈل انکے گلے مین پہنا دیا اور گلے لگالیا۔ خورشیدی بیگم کا فرط خوشی سے چہرہ گل انار ہو گیا۔ نوابصاحب نہایت محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔ تمام گھر مین خوشی کی دھوم مچ گئی۔

مس ٹامسن - (بڑی بیگم صاحب سے) کیون بیگم صاحب! میری پیشین گوئی ٹھیک نکلی نا؟

بڑی بیگم صاحب - (ہنسکے) ایسی ویسی - اللہ جانتا ہی یہی جی چاہتا ہے کہ آپ کا قدم چوم لون - کس کس احسان کس کس شفقت کا آپ کے شکریہ ادا کرون -

مس ٹامسن - بیگم صاحب! مجھکو رنج پہونچتا ہی - خدا گواہ ہے کہ اگر پھر لفظ احسان یا شکریہ کا زبان پر لائین تو مین چلی جاؤنگی - مجھکو ان دونون لڑکیون سے محبت دلی ہو گئی ہے آپ لوگون سے بڑھ گئے نہین تو برابر ضرور ہو گی - پھر اگر مین نے کوئی بات ان کے نفع کے لئے کی تو اس مین احسان یا شکریہ کا کون موقع ہے -

خورشیدی بیگم - اوستانی جی کچھ حال اگزبیشن (نمایش) کا تو بیان کیجئے -

مس ٹامسن نے سارا قصہ دہرایا - سب لوگون نے فرط خوشی سے باری باری سے خورشیدی بیگم کو گلے لگایا -

دوسرے دن قبل اسکے کہ مس ٹامسن آئین نوابصاحب
نے ایک نہایت بیش بہا ہیرے کا کنٹھہ اور ایک مالہ مروارید
جسکا ایک ایک موتی ہزار ہزار روپے کا تھا۔ بڑی بیگم
اور چھوٹی بیگم کے سامنے لا رکھا۔ اور کہا کہ لو یہ دونون چیزین
تیار ہو چکین۔ جسکو جو پسند ہو وہ اپنی اپنی طرف سے مس
ٹامسن کو دے۔ دونون کی قیمت برابر ہے۔ پچاس ہزار کا
کنٹھہ ہے اور اوسی انداز کا مالا۔

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم و خورشیدی بیگم و مشتری بیگم
سب پھڑک اوٹھین اور سبھون نے یکزبان ہوکے کہا کہ
ایسی تحفہ چیزین کم دیکھنے مین آتی ہین۔

بڑی بیگم۔ مگر اوستانی جی ناخوش نہو جائین۔

خورشیدی بیگم۔ نہین اماجان! ناخوش نہین ہونگی
ضرور دیجیے۔

چھوٹی بیگم۔ مین بتاؤن۔ اونسے پہلے اقرار کرالو۔
تب ان چیزون کا نام لو۔

نوابصاحب۔ ہان یہ سب سے اچھی بات ہوگی۔

ان لوگون مین یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ مس ٹامسن پہونچین۔

مس ٹامسن۔ (نوابصاحب سے) یہ آپ خلاف دستور آج کیون آگے بیٹھے ہین؟

نوابصاحب۔ یون ہی باتون مین پھنس گیا۔

چھوٹی بیگم۔ اوستانی جی! مین ایک بات آپ سے کہنا چاہتی ہون۔ لیکن پہلے اقرار کیجئے کہ منظور کرینگے۔

مس ٹامسن۔ (حیرت سے) یاالٰہی وہ کیا بات ہے۔! آپ کہتے بھی تو۔

بڑی بیگم۔ نہین پہلے قول ہارئیے کہ مانئے گا۔ ایسا نہین کہ ہم لوگ اپنا اظہار مطلب کرین اور آپ نہ مانین۔

مس ٹامسن۔ کیا بات ہے؟ خورشیدی بیگم تم کہو۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) اوستانی جی! مین کچھ نہین جانتی۔

مس ٹامسن۔ مشتری بیگم! تم۔

مشتری بیگم۔ مین بھی نہین جانتی۔

مس ٹامسن۔ نوابصاحب! آپ سب جانتے ہین۔ آپ کا چہرہ خود ہی کہے دیتا ہے۔ لیکن آپ کہنے والے کب ہین۔ یہ کیا ہے؟۔ میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ بیگم صاحب آپ فرمائین۔

چھوٹی بیگم۔ اوسی شرط پر۔

مس ٹامسن۔ آپ لوگون کے فرمانے سے مین الگ تھوڑی ہی ہون۔

بڑی بیگم۔ تہین تین مرتبہ قبولوالو۔ ایسا نہین کہ پھر مکر جائین۔

جیون جیون مس ٹامسن کو حیرت ہوتی جاتی تھی۔ یہہ لوگ اصرار کرتی جاتی تھین۔ یہانتک کہ مس ٹامسن نے مجبور ہوکر کہا کہ لیجئے منظور ہے منظور ہے منظور۔ مین حیران ہون کہ آخر وہ بات کیا ہے۔

بڑی بیگم نے ہیرے کا کنٹھا اور چھوٹی بیگم نے مالۂ مروارید

مس ٹامسن کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ ہملوگون کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس نذر مختصر کو قبول کیجئے۔ مین آپ سے قول لے چکی ہون

مس ٹامسن نے ہنس کے کہا کہ بس اسیکے واسطے اسقدر اصرار تھا۔ اگر آپ لوگ ایک پیسے کی بھی چیز دے دیجئے تو میرے سر و آنکھون پر۔ نہ کہ بیش بہا چیزین۔ لیکن بیگم صاحب! سوچئے تو سہی۔ انکی ضرورت کیا ہے؟ کیا یہ پڑھانے کی مزدوری ہے؟

بڑی بیگم ۔ نہین۔ اللہ جانتا ہے اس خیال سے نہین لیکن کیا جو دوست کہ دل سے محبت کرتا ہو اوسکو کچھ تحفہ نذرین؟ اور آپ کے پڑھانے لکھانے کی مزدوری کیا ہملوگون سے ادا ہو سکتی ہے؟ کبھی نہین۔ اور یہ ہملوگ کیا جانین۔ آپ جانئے وہ (نوابصاحب کی طرف اشارہ کرکے) جانین

مس ٹامسن ۔ (انگریزی مین نوابصاحب سے) یہ سب آپ کی کارستانی ہے۔

نوابصاحب ۔ واللہ نہین پہلے خود انھین لوگون نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ دونون چیزین تیار کرا دو۔ مین نے تیار

کرا کے انکے حوالے کردین۔

مِس ٹامسن نے خیال کیا کہ اگر یہ تحفہ نہین لیتی ہون تو ان لوگون کو ناگوار گذرے گا۔ نہایت خندہ پیشانی سے کہا کہ بیگم صاحب! مین آپ لوگون کی عنایت و مہربانی کی نہایت شکرگزار ہون جو آپ لوگون نے میری قدرافزائی کی اور ایسی بیش بہا چیزین عنایت کین۔ جب مین ولایت جاؤنگی تو لوگون کو دکھاؤن گی کہ ہندوستان کی عورتین بھی ایسی ایسی شفقت و مہربانی کرتی ہین۔ مجھکو آپ نے نہایت خوش کیا اور مین تہ دل سے آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ بسم اللہ مین حاضر ہون۔

بڑی بیگم صاحب نے اپنے ہاتھون سے کنٹھہ لگا دیا اور چھوٹی بیگم نے مالۂ مروارید پہنا دیا۔ مس ٹامسن نے (بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم کا ہاتھ تھام کے) کہا کہ بیگم صاحب! مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ آپ لوگون کی تہ دل سے شکرگزار ہوئی۔ اسوقت مین آپ لوگون سے

رخصت ہوتی ہون ۔ ایک کام ضروری ہے ۔

نواب آسمان جاہ کا مس ٹامسن کی ملاقات کو آنا اور خورشید بیگم کی تصویر دیکھکر غائبانہ عاشق ہوجانا

نواب آسمان جاہ بہادر گیارہ بجے مس ٹامسن کی ملاقات کو آئے ۔ لیکن مس ٹامسن صبح سے جو نکلی تھین تو ابھی تک پھری نہ تھین ۔ چونکہ یہ لڑکپن سے انکے یہان آتے جاتے تھے اسلئے انکو کوئی تکلف نہ تھا ۔ ٹہلتے ٹہلتے یہ مس ٹامسن کے خاص کمرے مین پہونچے اور تھوڑی دیر تک وہین جب دیر ہوئی تو انھون نے ادھر ادھر دیکھا کہ اگر کہین کاغذ و قلم ہو تو اپنے آنے کا حال لکھکر چلا جاؤن ۔ قلم دوات تو میز پر رکھی ہوئی تھی لیکن اتفاق سے اوسوقت کاغذ باہر نہ تھا ۔ انھون نے موافق معمول کے (چونکہ بڑی بے تکلفی

تھی) ایک دراز کھولا۔ پہلے نظر جو انکی پڑی تو ایک کاغذ پر جیسپر
ایک عورت کی تصویر کھنچی ہوئی تھی۔ دیکھتے ہی غش غش کر گئے

بیت ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ

صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

اوس تصویر کو دراز سے نکال بڑی دیر تک دیکھتے رہے۔ اپنے دل
مین سوچے کہ تصویر دستی پر تو یہ حسن برستا ہے۔ خود وہ عورت
کیسی حسین ہوگی۔ آجتک ایسی حسین عورت دیکھی نہ تھی۔ معلوم
یہ کسکی تصویر ہے۔ انھون نے خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ نواب
محتشم الدولہ کی صاحبزادی کی یہ تصویر ہے۔ نہین تو ان کے
پاس ہندوستانی عورت کی تصویر کہان سے آئی۔ جسقدر
خیال کرتے تھے اوسیقدر یقین ہوتا جاتا تھا۔ انھون نے
تصویر کی پشت کی طرف جو دیکھا تو خورشیدی بیگم کا نام بھی
لکھا ہوا پایا۔ بہت خوش ہوئے اور پھر تصویر کو دیکھنے
لگے۔ کہان تو یہ تھا کہ مس ٹامسن کے انتظار مین آنکھین
دروازے سے لگ رہی تھین اور کہان اب یہ حال ہوا کہ

دلمین دعائین مانگنے لگے کہ ابھی دو ایک گھنٹہ اور نہ آئین
کہ خوب بہارِ حسن لوٹین۔

آسمان جاہ اوس تصویر کو دیکھتے ہی دیکھتے بے اختیار
ہوگئے اور بوسہ لب و رخسار کا لیا۔ ہنس کے کہا کہ جانِ جہان
معاف کرو۔ تمھارے حسن نے دیوانہ کردیا اسلیئے یہ گستاخی
کی خدا خیر کرے! میری جان کے لالے پڑگئے۔ مین دوسرون
کو ہنستا تھا لیکن اب خود ہی پھنسا چاہتا ہون۔ کبھی خیال
کرتے تھے کہ یہ کیا خیالِ خام ہے۔ نواب محتشم الدولہ مجھکو
دامادی مین کبھی نہ لینگے۔ پھر کہتے تھے کہ کیون مجھ مین عیب
کیا ہے۔ روپیہ پیسا۔ علم و فضل۔ حسن و لیاقت سب مجھ
مین ہے۔ مجھ جیسا کوئی دوسرا شخص ڈھونڈھ تو لین۔

یہ سب سوچ ہی رہے تھے کہ اتنے مین گھڑ گھڑاہٹ گاڑی
کی آواز کان مین آئی۔ انھون نے جلد اوس تصویر کو چوم کے
پھر اوسی دراز مین رکھدیا اور چپ چاپ گریہ مسکین بنکے
بیٹھ رہے۔

مس ٹامسن۔ (ہاتھ ملا کے) معاف کیجئے گا بہت دیر ہو گئی۔
کہئے امتحان کا نتیجہ آپ کو معلوم ہوا؟۔

نواب آسمان جاہ۔ ہان گزٹ مین تو ابھی نہین چھپا۔
لیکن مخفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ مین نے دونون امتحان
پاس کیے۔

مس ٹامسن۔ شکر! مبارک ہو۔ مٹھائی کھلائیے۔
دعوتین دیجئے۔

نواب آسمان جاہ۔ جسقدر چاہئے مین حاضر ہون۔

آسمان جاہ بہادر گو مس ٹامسن سے باتین کر رہے
تھے لیکن آنکھین اوسی دراز پر جھکی پڑتی تھین۔

مس ٹامسن۔ آجکل ایک مدرسہ تعلیم لنسوان کے واسطے
قائم ہونیوالا ہے۔ آپ نے سنا ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ جی ہان مین بہت دیر سے یہان
بیٹھا ہوا ہون۔

مس ٹامسن۔ (ہنسکے)۔ اے واہ! سوال دیگر جواب دیگر۔

یہ آپ کو ہو کیا گیا ہے؟ آپ اسوقت ہین کہان۔

نواب آسمان جاہ ۔ (اپنے جی مین) دراز کے اندر (مس ٹامسن سے) معاف کیجئے گا۔ مین کسی دوسرے خیال مین تھا۔ آپ نے کیا کہا؟

مس ٹامسن ۔ مین نے کہا ایک مدرسہ عورتون کی تعلیم کیواسطے جاری ہونیوالا ہے۔

نواب آسمان جاہ ۔ وہ دن خدا دکھاے کہ ہمارے یہانکی لڑکیان زیورِ علم سے آراستہ ہون! کل کا دن بھی یاد رہیگا۔

مس ٹامسن ۔ ایسا ویسا!۔

نواب آسمان جاہ ۔ وہ تو بہت خوش ہوئی ہونگی جسوقت **مڈل** (تمغہ) آپ لوگون نے دیا ہوگا۔

مس ٹامسن ۔ ایسی ویسی!

نواب آسمان جاہ ۔ اسمین کیا شک ہے اسکی قدر تو مین جانتا ہون۔

مس ٹامسن - لیکن آپ کو اسقدر اپنے پاس کرنے سے خوش نہین پاتی - جتنی خورشیدی بیگم مڈل پانے پر ہوئی تھین

نواب آسمان جاہ - ایک گھنٹہ قبل مین بھی بہت خوش تھا

مس ٹامسن - ایک گھنٹہ قبل خوش تھے - پھر اب افسردہ کیون ہین؟-

نواب آسمان جاہ - یون ہی - مین نے سنا ہے کہ نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی بہت حسین ہین -

مس ٹامسن - (ہنسکے) نہین تو وہ تو کالی بھدی سی ہین

نواب آسمان جاہ - کبھی نہین - ناممکن -

مس ٹامسن - یہہ کیسے؟ مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہے - مین برس سے برابر ساتھ ہون - پھر آپ کہتے ہین کہ حسین ہین -

نواب آسمان جاہ - عجب تماشا ہے!

انکی آنکھین دراز پر پڑین - مس ٹامسن نے اس مرتبہ دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہہ آپ کی آنکھین دراز پر کیون لپکی پڑتی ہین -

نواب آسمان جاہ - چونکہ آپ نے ایسی ہی چیز اوس مین رکھی ہے -
آسمان جاہ نے مس ٹامسن سے سب حال کہا اور کہا کہ
اتفاقاً اوس تصویر کو مین نے بھی دیکھ لیا - اوسوقت سے میرا یہ حال
ہے کہ طرح طرحکا خیال دل مین گذرتا ہے اور اسی سبب سے طبیعت
نہایت افسردہ ہے - میری مِس ٹامسن ! آپ مجھے لڑکپن سے
جانتی ہین - جوکچھ مجھ مین عیب و ہنر ہے اوس سے آپ بخوبی آگاہ
ہین - پھر اس کام مین آپ کی مدد مجھکو درکار ہے - اور آپ
کے وسیلے سے کشتی امید پار ہے - آخر کسی نہ کسی سے اوس
لڑکی کا بیاہ ہو ہی گا - تو کیون نہین میری ہی فکر کیجئے - مین آپ
کا شاگرد ہون اور وہ تو ہین ہی -

مس ٹامسن - اس تصویر کا ذکر کسی سے نکرنا - مین نے بڑی
غلطی کی کہ اسطرح لاپروائی سے رکھدی تھی - اگر کوئی دوسرا
آتا اور دیکھ لیتا تو مین نواب محتشم الدولہ کو کیا جواب دیتی -

نواب آسمان جاہ - خیر اگر آپ کو رنج ہوا تو مین جاتا ہون
لیکن مجھکو یہ امید آپ سے نہ تھی - مین نے آپ کو اپنا سچا

مس ٹامسن - لیکن آپ کو اسقدر اپنے پاس کرنے سے خوشی نہین پاتی - جتنی خورشیدی بیگم مڈل پانے پر ہوتی تھین

نواب آسمان جاہ - ایک گھنٹہ قبل مین بھی بہت خوش تھا

مس ٹامسن - ایک گھنٹہ قبل خوش تھے - پھر اب افسردہ کیون ہین ؟ -

نواب آسمان جاہ - یون ہی - مین نے سنا ہے کہ نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی بہت حسین ہین -

مس ٹامسن - (ہنسکے) نہین تو وہ تو کالی بھدی سی ہین -

نواب آسمان جاہ - کبھی نہین - ناممکن -

مس ٹامسن - یہ کیسے ؟ مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہے - تین برس سے برابر ساتھ ہون - پھر آپ کہتے ہین کہ حسین ہین -

نواب آسمان جاہ - عجب تماشا ہے !

انکی آنکھین دراز پر پڑین - مس ٹامسن نے اس مرتبہ دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہہ آپ کی آنکھین دراز پر کیون لپکی پڑتی ہین -

نواب آسمان جاہ - چونکہ آپ نے ایسی ہی چیز اوس مین رکھی ہے -
آسمان جاہ نے مس ٹامسن سے سب حال کہا اور کہا کہ
اتفاقاً اوس تصویر کو مین نے بھی دیکھ لیا - اوسوقت سے میرا یہ حال
ہے کہ طرح طرح کا خیال دل مین گذرتا ہے اور اسی سبب سے طبیعت
نہایت افسردہ ہے - میری مس ٹامسن! آپ مجھے لڑکپن سے
جانتی ہین - جو کچھ مجھ مین عیب و ہنر ہے اوس سے آپ بخوبی آگاہ
ہین - پھر اس کام مین آپ کی مدد مجھکو درکار ہے - اور آپ
کے وسیلے سے کشتی امید پار ہے - آخر کسی نہ کسی سے اوس
لڑکی کا بیاہ ہو ہی گا - تو کیون نہین میری ہی فکر کیجئے - مین آپ
کا شاگرد ہون اور وہ تو ہین ہی -

مس ٹامسن - اس تصویر کا ذکر کسی سے نکرنا - مین نے بڑی
غلطی کی کہ اسطرح لاپروائی سے رکھدی تھی - اگر کوئی دوسرا
آتا اور دیکھ لیتا تو مین نواب محتشم الدولہ کو کیا جواب دیتی -

نواب آسمان جاہ - خیر اگر آپ کو رنج ہوا تو مین جاتا ہون
لیکن مجھکو یہ امید آپ سے نہ تھی - مین نے آپ کو اپنا سچا

دوست سمجھکے اپنے دل کا حال ظاہر کیا تھا۔

مس ٹامسن - سنو آسمان جاہ! مین تمھارا بہت خیال کرتی ہون۔ جیسی خورشیدی بیگم سے محبت ہی ویسی ہی تم سے مین ہمیشہ سوچتی تھی کہ خورشیدی بیگم کی شادی کسی ایسے شخص سے ہونی چاہیئے جو خود بھی لائق و ہوشیار ہو اور جو ہمیشہ اوسکی قدر و منزلت کرے اور خوش و خرم رکھے۔ مین نے بہت غور کیا لیکن تم سے بڑھکے کسیکو نہ پایا۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ لوگون مین یہ رشتہ قائم ہوجاے۔ اور جہانتک مجھسے ہوسکیگا۔ اس بارے مین کوشش کرونگی۔ آپ اطمینان رکھیئے۔ لیکن ابھی یہ سب باتین کسی پر ظاہر نہ کیجیئے۔

نواب آسمان جاہ - میری پیاری مس ٹامسن! مین کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کرون۔

مس ٹامسن - مجھسے جہانتک ہوسکیگا۔ اس بارے مین کوشش کرونگی۔ لیکن آپ بھی نواب محتشم الدولہ کے یہان اپنی آمد و رفت بڑھائیے۔ مجھکو یقین ہے کہ اگر آپ

اون سے ملاقات برابر رکھئے گا تو وہ خود آپ کا خیال کرینگے۔

یہ سب کہہ سُن نواب آسمان جاہ مس ٹامسن سے

رخصت ہوئے۔

خورشید بیگم کا نواب آسمان جاہ سے منسوب ہونا

نواب آسمان جاہ بہادر روز نواب محتشم الدولہ بہادر کی

ملاقات کو جایا کرتے اور نواب محتشم الدولہ بھی اکثر بازدید کو

آیا کرتے۔ ایک تو نواب آسمان جاہ خود ہی لائق وہوشیار خلیق

وبامروت تھے۔ دوسرے اونھون نے وہ حکمت عملی وابلہ فریبی

کی کہ نواب محتشم الدولہ لٹّو ہی تو ہوگئے۔ دل ہی دل مین دعا مانگتے

تھے کہ خورشید بیگم سے اور اونسے بیاہ ہو۔ لیکن چونکہ بیٹی کا مقدمہ

تھا مارے تہذیب کے زبان پر نہ لاتے تھے۔ ایک دن مس ٹامسن

نے موقع دیکھکر نوابصاحب سے پوچھا کہ آپ کی کیا راے ہے؟

ہماری دانست مین تو اس سے بڑھکر دوسری نسبت ہو نہین سکتی

نواب محتشم الدولہ۔ میری دلی تمنا ہے کہ ان دونون مین

بیاہ ہو۔ لیکن آپ جانتی ہین کہ ہملوگون کے یہان یعنی ہندوستان
مین بیٹی والونکی طرف سے اس بات مین سبقت نہین ہوتی۔ دوسرے
مین خیال کرتا ہون کہ اگر نواب آسمان جاہ انکار کر بیٹھین تو مجھے
بڑی خفت ہوگی۔

مِس ٹامسن۔ اس سے تو آپ اطمینان رکھئے۔ وہ انکار
ہرگز نکرینگے۔ وہ کیا ایسے جاہل و بدعقل ہین کہ آپ کی صاحبزادی
کے اوصاف سنین اور بیاہنے سے انکار کرین۔ ایسی لڑکی کوئی
دوسری ہندوستان مین نکلے تو جانون۔ اور آپ نے مجھے کیا
ایسا ہی غافل سمجھا ہے۔ اوسدن آسمانجاہ میرے یہان آئے
تھے۔ اور انگریزبیشن کے بارے مین بہت گفتگو رہی۔ مین نے
اون سے صاف کہدیا کہ اس حسن و عقل کی لڑکی مین نے ہندوستانی
تو کیا ولایتی بھی کم دیکھی ہے۔ مجھ سے بصد عجز کہنے لگے کہ میرے
بھی نیک و بد سے آپ بخوبی واقف ہین۔ میری نسبت اگر آپ
کی وجہ سے وہان ہو جاوے تو نہایت شکرگزار ہونگا۔ وہ تو اسقدر
لٹو و محو ہو رہے ہین کہ میری ناک مین دم آگیا ہے۔ لیکن نوابصاحب!

اتنی بات مین بھی کہونگی کہ اوسنے بڑھ کے آپ کو کوئی داماد بھی
ملنا مشکل ہے۔ میری راے مین تو یہ ہے کہ جلد دونونکا
بیاہ ہوجاے۔

نوابصاحب۔ چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ چلیئے بڑی بیگم
اور چھوٹی بیگم صاحب سے بھی مشورہ کرلین۔ جب سبھونکو پسند
ہو تو آپ اونکو کہیئے کہ موافق دستور کے رقعہ بھیجین۔

مس ٹامسن اور نوابصاحب محلسرا مین پہونچے۔
دیکھا کہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم۔ بڑی بیگم و چھوٹی بیگم
سب ساتھ بیٹھی ہین۔ نوابصاحب نے ادھر اودھر کی باتین
کرکے کہا کہ خورشیدی بیٹا ذری تم دوسرے کمرے مین جاؤ
ہملوگون کو کچھ آپس مین مشورہ کرنا ہے۔ خورشیدی بیگم
الگ جا بیٹھین اور اپنے دلمین سوچنے لگین کہ یا اللہ کون
ایسی بات ہے جو مجھ سے چھپائی گئی۔ وہین پر بہن مشتری بیگم
ہین اونکو نہ کہا جانے کو۔ اوٹھوایا تو صرف مجھی کو اوٹھوایا۔
جب خورشیدی بیگم جاچکین تو نوابصاحب نے

بڑی بیگم سے کہا کہ مین نے ایک جگہ خورشیدی بیگم کی نسبت ٹھہرائی ہے۔ اگر تملوگون کو منظور ہو تو بات پکی ہو جاے۔

بڑی بیگم - شکر ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ مجھے دنرات یہی فکر رہتی تھی کہ اتنی سیانی لڑکی ہو گئی اور کہین نسبت ناتے کا ٹھکانا نہین۔

مس ٹامسن - بیگم صاحب ابھی سن کیا ہے اون کا۔ بالکل بچہ ہین۔ ہملوگون کے یہان بیس کے ادھر بیاہ کم ہوتا ہے۔

چھوٹی بیگم - ہملوگون کے یہان تو چودہ پندرہ برس مین بیاہ ہو جانا چاہیئے۔

بڑی بیگم - خیر۔ کہانسے نسبت کا پیغام آیا؟

مس ٹامسن - ابھی نسبت کا پیغام تو نہین آیا۔ لیکن اگر آپ سب منظور کیجیے تو پیغام آجاے۔

چھوٹی بیگم - معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اختیاری ہو۔

مس ٹامسن - بیگم صاحب مین اوس لڑکے سے خوب

واقف ہون - دیکھتے ہی پھڑک نہ جائیے تو کچھ ہارتی ہون - ٹرکپن سے اوسکو پڑھایا ہے - کسی بات کی کمی نہین - روپیہ پیسا علم وہنر اسکے علاوہ حسین مہ جبین پری پیکر - جسوقت دونون ایک ساتھ بیٹھینگے چاند سورج کی جوڑی معلوم ہوگی -

بڑی بیگم - اور ذات کیسی ہے ؟

نوابصاحب - (مسکرا کر) مین کہون - اسی سے اونکی ذات سمجھ لو کہ مرزا سلیمان قدر مرحوم کے صاحبزادے ہین -

بڑی بیگم - (جھینپ کر) تو پھر زیادہ اصرار بھی اسمین بیکار ہے - اونکی شرافت مین کسکو کلام ہے - خاندان شاہی سے ہین -

اسکے بعد مس ٹامسن نے سارا قصہ جو بیان کیا تو بڑی بیگم نہایت خوش ہوئین - کہنے لگین کہ اب مجھے تسکین ہوئی لیکن یہہ تو کہئے لڑکا واقعی خوبصورت ہی ؟

چھوٹی بیگم - ہان خورشیدی کا دولھا ایسا ہی بانکا ہو جیسی

یہ حسین ہے۔

مس ٹامسن۔ بس دیکھنے سے تعلق ہے۔ ایک کام کیجئے مین اون لوا لاؤنگی۔ نوابصاحب اونکو لیکے سامنے کی روشون پر ٹہلین۔ آپ لوگ جھروکے سے دیکھ لیجئے۔

بڑی بیگم۔ ہان یہ بہت اچھی بات ہے۔ اگر سب بات مین پورا نکلے تو پھر کیا۔ سُبھ گھڑی نیک ساعت دیکھکر بیاہ کی تاریخ مقرر ہو جاوے۔

نواب صاحب و مس ٹامسن باہر آئے۔ اور ادھر مشتری بیگم خورشیدی بیگم کے پاس آئین دیکھا تو پلنگڑی پر لیٹی ہین۔ اور چہرہ اوداس ہے۔

خورشیدی بیگم (طنز سے) آپ صاحبون مین کس بات کے مشورے ہو رہے تھے۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) بات ہی ایسی تھی سنوگی۔

خورشیدی بیگم۔ اجی ہم بیچارے ایرے غیرے بھی کسی حساب مین ہین۔ اگر میرے سننے کی بات ہوتی تو مجھکو اوٹھوا ہی کیون دیتے

بہن! یہ حرکت ابا جان کی مجھکو نہایت بُری معلوم ہوئی۔ مین کیا ایسی ناسمجھ تھی کہ کسی سے کہدیتی۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) وہ تمھارے سننے کی بات نہین تھی۔

خورشیدی بیگم۔ (روٹھکر) اور ستاؤ۔

مشتری بیگم۔ اے واہ رو دو۔ لو سنو۔ تمھاری نسبت کی بات تھی۔ کوئی بڑے حسین نواب زادے ہین اونھین کے یہان تمھاری نسبت کی فکر ہے۔ چونکہ تم کنواری ہو اسلئے خالو جان نے تمکو اوٹھوا دیا۔

خورشیدی بیگم۔ دیہی مین سوچتی تھی کہ یا میرے اللہ کون ایسی بات تھی کہ جس مین مجھے نہین شریک کیا بلکہ وہان پر سے اوٹھوا دیا۔ مجھکو اسکا بڑا رنج ہوا تھا۔ آہ اب اطمینان ہوا لیکن یہ کیا ابّا جان کو سوجھی ہے؟ اسقدر جلدی کیا ضرور ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ میرا رہنا یہان انکو نہ گوار ہے۔

مشتری بیگم۔ چلو دل ہی دل مین تو خوش ہوتی ہوگی ظاہر یہ فقرے سناتی ہو۔ کسکی لڑکی اپنے مان باپ کے یہان رہتی ہے

جوتم رہوگی۔

خورشیدی بیگم۔ تو اس سے یہ ضرور نہین کہ اسقدر جلد ماں باپ اپنے گھر سے نکالدین۔

مشتری بیگم۔ اللہ اللہ کرو۔ تمکو نکالتا ہے کون؟ بہن مجھ سے نہ اوڑو۔ جی مین تو کھلی جاتی ہو۔ بڑی امیر جگہ بیاہ ہوگا خوبصورت دولھا ملیگا۔ اور ظاہرا رنج دکھاتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ وہ خوش کوئی دوسری ہوتی ہوگی۔ اللہ جانتا ہے مجھکو تو سُنکے ایک طرحکا تپاک ہوگیا۔ میرے گھر مین خدا کی عنایت سے کیا کم ہے کہ مین کسی بات کی خواہش کرون بہن سوچو تو یہ آزادی دوسری جگہہ کہان؟ تم وہان کہان رہوگی۔ اما جان سے جدائی۔ عزیزون سے تفرقہ جس گھر مین کہ بچپن سے پلی پرورش پائی۔ جنلوگون مین اسقدر عمر صرف کی اونکو چھوڑ کر کیا خاک جی لگیگا؟ مین حیران ہون کہ وہ عورتین کونسی ہوتی ہین جو بیاہ کے نام سے خوش ہوتی ہین۔

مشتری بیگم۔ توبہ کہو بچپنے کی باتین کرتی ہو۔ اگر ایسا ہی خیال

سب کرین تو پھر کوئی بیاہ کیسے کرے۔ خدا کی خلقت کیسے بڑھے؟
اور جدائی اور تفرقہ کیا؟ یہ بھی کیا ہندون کا بیاہ ہے کہ بیٹی کو
ایک بار جو رخصت کیا تو پھر مُنہ نہ دیکھا؟ تمھارا جب جی چاہیگا تم
آسکتی ہو۔ یا ہملوگون کو اپنے یہان بلا سکتی ہو۔ لیکن اوسوقت
آنے کا موقع کہان ملیگا؟ ہملوگونکو پوچھوگی بھی؟ (آنکھون مین
آنسو لاکر) اللہ جانتا ہے بہن تمھاری جدائی کا بڑا صدمہ ہوگا۔
خورشیدی بیگم۔ زیادہ نہ کہو۔ میرا عجب حال ہوا جاتا ہے
دیکھو کلیجہ کیسا دھڑک جاتا ہے۔

دوسرے روز مس ٹامسن نے نواب آسمانجاہ سے کہا
آج آپ کا امتحان ہوگا۔ بات سب پکی ہوگئی ہے صرف بڑی بیگم
صاحب آپ کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہین۔ آپ آج ہندوستانی
کپڑے پہن خوب بن ٹھن کے نواب محتشم الدولہ کی ملاقات
کو جائیے۔ وہ لوگ جھروکے سے دیکھینگی۔ لیکن آپ اپنے کو
بالکل ناواقف دکھلائیگا۔ ایسا نہین کہ اونلوگون کو معلوم ہوجائے
کہ مین نے یہ راز افشا کردیا۔ چونکہ مجھکو آپ سے دلی محبت ہے۔

اسلئے مین نے کہدیا۔ نواب آسمان جاہ نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انشاء اللہ تعالےٰ آج شام کو پہونچونگا۔ آپ بھی وہان رہئے گا یا نہین۔ لیکن نواب محتشم الدولہ تبدیل لباس سے کیا سمجھینگے ؟

مس ٹامسن۔ ہان مین وہان پر رہونگی۔ سب بنا لونگی۔ آپ گھبرائیے نہین۔

غرضکہ شام کو نواب آسمان جاہ خوب بن ٹھن کے ہندوستانی زرق برق کپڑے زیب بدن کر فٹن مین سوار ہو نواب محتشم الدولہ کے یہان پہونچے۔

نواب صاحب و مس ٹامسن آپس مین گفتگو کر رہے تھے۔ انکو دیکھتے ہی دونون سرو قد تعظیم کو اوٹھے۔ انھون نے نہایت ادب سے نواب محتشم الدولہ کو سلام کیا اور مس ٹامسن سے ہاتھ ملایا

مس ٹامسن۔ آہا آج کیا ہے جو یہ زرق برق بنے ہوئے آئے۔

نواب آسمان جاہ۔ ایک دوست کے یہان دعوت ہے وہ لوگ بڑے متعصب ہین۔ مین نے دیکھا کہ اگر انگریزی کپڑے پہن کے جاتا ہون تو شاید برا مانینگے۔ اسی خیال سے یہ لباس

پہن لیا۔

نواب محتشم الدولہ۔ آپ کو یہ لباس بہت زیب دیتا ہے۔ ضرور جہان جو موقع ہو اوسیطرح انسان پیش آئے۔ آپ نے خوب کیا جو ہندوستانی کپڑے پہنے۔ البتہ لوگ سمجھتے بوجھتے ہین ہین۔ خواہی ذری ذری باتون پر آدمی کو بدنام کر دیتے ہین۔ لیکن آپ کو یہ لباس بھی بہت زیب دیتا ہے۔

اسکے بعد نواب صاحب نے کہا چلئے ذری باغ مین ٹہلین۔ شام کو بیٹھے رہنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے۔

مس ٹامسن۔ تو آپ لوگ ٹہلئے مین ذری بیگم صاحب کی خدمت مین حاضری دے آؤن۔ تو پھر آپ کے ساتھ چلون رستے مین مجھے اوتار دیجیئے گا۔

نواب آسمان جاہ۔ ضرور ضرور۔ یہ کہنے کی بات ہی۔ آپ کی گاڑی ہے۔

یہ لوگ روشون پر ٹہلنے لگے۔ ادھر مس ٹامسن نے بڑی بیگم سے کہا کہ بسم اللہ ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست بد

چلیے ایک نظر دیکھ لیجیے۔ بڑی بیگم و چھوٹی بیگم بالاخانے پر آئین۔
اور جھروکے سے دیکھنے لگین۔

بڑی بیگم۔ کیا حسین لڑکا ہے۔ سبحان اللہ!

چھوٹی بیگم۔ باجی! خاتون جنت کی قسم۔ ایسا خوبصورت
آدمی دیکھا نہین۔ یون خورشیدی اپنی لڑکی ہے۔ جو کچھ ہو نہین
کسی طرح سے خوبصورتی مین کم نہین۔

بڑی بیگم۔ یہہ ٹہل کیا رہے ہین؟ ایک جگہ کھڑے ہو جائین
اور لڑکے کو اچھی طرح سے دیکھ لین۔

اتنے مین نواب صاحب ایک روش پر کھڑے ہو گئے۔

بڑی بیگم۔ واہ اوستانی جی مین آپ کی پسند کی تعریف کرتی
ہون۔ کیا خوبصورت لڑکا خورشیدی کیواسطے ڈھونڈھ نکالا ہے!
وہ کون بدبخت ماں باپ ہونگے جو ایسے لڑکے سے بیاہ اپنی
بیٹی کا نکرین۔ ایسا داماد تو قسمتون سے ملتا ہے۔

چھوٹی بیگم۔ ہماری راے مین یہہ ہی کہ جلد نسبت مقرر ہو جاے۔
ایسے حسن کے ہزارون خریدار ہوتے۔ مجھکو بڑا رنج ہوگا۔ اگر یہہ

لڑکا ہاتھ سے جاتا رہے۔

مسٹ ٹامسن۔ آپ ہی صاحبونکی پسند پر موقوف تھا۔ نوابصاحب تو دل سے چاہتے ہین کہ نسبت ہوجاے۔

بڑی بیگم۔ ہملوگونکو تو نہایت پسند ہے۔ لیکن ادھر سے پیغام بھی تو آے۔ کوئی اوسکے یہان بڑا بوڑھا نہین؟ آپ جانتی ہین کہ پہلے دولھا کیطرف سے مشاطہ آتی ہے۔ رقعہ آتا ہے۔

ادھر انلوگون مین یہ بات ہورہی تھی اودھر دوسرے کمرے مین خورشیدی بیگم بیٹھی ہوئی تھین۔ مشتری بیگم کو تو سب معلوم تھا۔ خورشیدی بیگم کو جلدی سے بلایا اور کہا کہ بہن ذرا اس کھڑکی سے تو دیکھو۔

خورشیدی بیگم۔ کیون کیا ہے؟۔ ایسی گھبرائی ہوئی کیون ہو؟۔ کہان سے دوڑی ہوئی آئین جو دم پھول رہا ہے۔ بات تک نہین کرسکتین۔

مشتری بیگم۔ آؤ دیکھو تو سہی وہ چیز دکھاؤن کہ عمر بھر نہ بھولو۔

خورشیدی بیگم۔ (جھلملی اوٹھاکر) بتاؤ کیا ہے؟ ایں آبا جان
سامنے کھڑے ہوئے ہین؟۔ ہاتھ جوڑتی ہون۔ جھلملی بند کردو۔
کہین دیکھ پائینگے تو بڑے خفا ہونگے۔ واہ اچھا تماشا دیکھاتی تھین!
مگر بہن! اون کے ساتھ یہ دوسرا کون ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہین کا
شہزادہ ہے۔

مشتری بیگم۔ یہ کیسے تم نے سمجھا کہ شہزادہ ہے؟۔

خورشیدی بیگم۔ بہن! شہزادگی تو صورت سے برستی ہے۔
کیا حسن پایا ہے! سچ کہو۔ اسقدر نقشے کھینچے اسقدر تصویرین
دیکھین۔ لیکن کوئی بھی اس حسن کا دیکھا؟۔ اسکے علاوہ پوشاک
وضع خود ہی کہے دیتی ہے۔

مشتری بیگم۔ اللہ جانتا ہے یہی جی چاہتا ہے کہ گھنٹون دیکھا
کرین۔

خورشیدی بیگم۔ توبہ کرو مجھکو بہت تعجب ہی کہ ایسی بات تمھارے
مُنہ سے نکلی۔ اب جھلملی بند کردو۔

مشتری بیگم۔ توبہ ذری اور دیکھنے دو۔

خورشیدی بیگم۔ تو یہ فکر کرو ناکہ جسمین برابر دیکھو۔ کہو تو جان سے کہین کہ وہ جو شہزادے اوسدن آپ کے ساتھ ٹہل رہے تھے اونکو بہن مشتری بیگم نے جھلملی اوٹھاکر (ہنسکے) دیکھا تھا جب سے دیکھا ہے بیقرار ہو رہی ہین۔ جلدی اونکے ساتھ شادی کی فکر کر دیجیئے۔ نہین تو دشمن مدعی اونکے دیوانے ہو جائینگے۔

مشتری بیگم۔ خدا نہ کرے میرے ساتھ بیاہ کیون ہونے لگا؟ لیکن ہان یہ تم نے ٹھیک کہا کہ ایسی فکر کرنی چاہیئے جسمین برابر دیکھتی رہون۔ سو فکر کیسی؟ سب تو طے ہو چکا ہے بہت بڑھ بڑھ کے باتین کرتی ہو۔ سچ سچ بتا دونگی تو جھینپو گی مجھ سے صاف صاف سنو یہ نواب آسمان جاہ ہین جنکے ساتھ تمھارا بیاہ ہوگا۔

خورشیدی بیگم۔ (جھینپ کر) جاؤ یہ فقرے کسی اور کو دو

مشتری بیگم۔ تمھاری جان کی قسم! سچ ہے۔ اوستانی جی خالہ جان و اماجان کے کہنے سے انکو لے آئی ہین۔ سو وہ لوگ دوسرے کمرے سے دیکھ رہی ہین۔ اے واہ تو جھلملی کیون

پسند کر لی ہے۔ دیکھو تو پسند ہے یا نہین۔

خورشیدی بیگم۔ تمھارے واسطے البتہ پسند ہے

مشتری بیگم۔ ہون ہون۔ ایسی ہی تو آپ خوبصورت ہین اونکے تلوے کو تو پہونچتی ہی نہین۔

خورشیدی بیگم۔ اونکا حسن اونکو یا تمکو مبارک ہو۔ ہمین بھی کسیکا اجارہ ہے؟ مین اپنے سے زیادہ کسیکو حسین نہین سمجھتی۔ بس ہوا۔

مشتری بیگم۔ اچھا ایک نظر پھر تو دیکھ لو۔ تمکو میری جان کی قسم!

خورشیدی بیگم۔ واہ اس مین بھی کچھ زبردستی ہے؟ مین تو زنہار نہ دیکھونگی۔ تمکو میری جان کی قسم!۔ اس مین ضد نہ کرو۔

مشتری بیگم نے سمجھا کہ یون تو اب نہ دیکھینگی۔ اسلئے قصداً کسی بہانے سے آپ ٹل گئین

خورشیدی بیگم۔ کہان جاتی ہو بہن؟

مشتری بیگم- صندوقچہ کھلا چھوڑ آئی ہون- اسوقت یاد آگیا- مین ابھی نیچے سے ہوکر آتی ہون-

مشتری بیگم نیچے تو گئین نہین- دروازے کے آڑمین کھڑے ہوکر دیکھنے لگین- خورشیدی بیگم نے جب دیکھا کہ کوئی نہین ہے تو پھر جھلملی اوٹھاکر دیکھنا شروع کیا- اپنے دل مین بہت خوش ہوئین- کہ ایسا حسین شوہر ملیگا- کسی نہ کسی سے ضرور بیاہ ہوتا- یہ بھی خوش نصیبی ہے کہ ایسا حسین مہ جبین دولھا پاؤنگی-

اودھر خورشیدی بیگم جھلملی اوٹھائے دیکھ ہی رہی تھین کہ اودھر سے مشتری بیگم دبے پاؤن آہستہ آہستہ انکی پشت پر جا کھڑی ہوئین-

خورشیدی بیگم دیکھنے مین ایسی محو ہوگئین تھین کہ انکو کچھ بھی معلوم نہوا کہ کون کھڑا ہے- کہ یکایک مشتری بیگم نے کہا- بندگی-

خورشیدی بیگم- (چونک کر)- اُف کیا ڈر گئی ہا- دیکھو

(کلیجہ پر ہاتھ رکھکر) تم آئین کدھر سے؟ (جھینپ کر) پانون کی آہٹ تک آئی۔

مشتری بیگم۔ مین ایسی ہی بیوقوف تھی تھوڑی ہی؟ کہ زور سے آتی۔ اکیلے اکیلے یہ نظارہ بازی۔ اللہ مین نے اپنی جان کی قسم دی تب تو مانا نہین۔ اب کیسے آنکھین لڑا رہی تھین؟

خورشیدی بیگم۔ (شرماکر) اللہ جانتا ہے! مین...

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) ئین کیا؟ جھوٹ جلد بنایا بھی نہین جاتا۔

خورشیدی بیگم۔ اب جو سمجھو۔

مشتری بیگم۔ اوئی تم مجھ سے شرم کیون کرتی ہو؟ لو اب سچ سچ بتادو۔ تمکو یہ پسند ہین یا نہین؟

خورشیدی بیگم۔ نہین۔

مشتری بیگم۔ اچھا میرے سر پر ہاتھ رکھکر تو کہو۔

خورشیدی بیگم۔ ہان ہے نہین پسند ہے۔

مشتری بیگم - نہین میرے سر پر ہاتھ رکھکر کہو۔
خورشیدی بیگم - خواہ مخواہ بھی؟ کیا میری زبان کا تمکو اعتبار نہین؟-
مشتری بیگم - لے بس - مجھ سے زیادہ نہ اوڑو - جی ہی جی مین تو خوش ہوئی جاتی ہو - اور ظاہرا کہتی ہو کہ پسند نہین

دور اندیشی کی عمدہ مثال

دوسرے روز مس ٹامسن نے نواب آسمان جاہ سے کہا کہ معاملہ چوکس ہے - آپ رقعہ نسبت کا بھیجیے -

نواب محتشم الدولہ آدمی تھے دور اندیش - گو کہ نواب آسمان جاہ کے حسن و جوانی اور ذاتی علوم پر محو ہو گئے تھے لیکن انکے حرکات و سکنات سے بخوبی واقف نہ تھے - انھون آسمان جاہ بہادر کو بلوایا اور نہایت اخلاق سے کہا کہ مجھکو آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کے منسوب کرنے مین کسیطرح کا انکار نہین - آپ سا عالم - عاقل - شریف مالدار حسین کوئی

دوسرا شخص ملنا بہت مشکل ہے۔ مین اسکو اپنا فخر سمجھتا ہون
کہ آپ جیسا داماد مجھکو ملے۔ لیکن یہ بیٹی کا سودا ہے۔ اسمین
بہت سمجھ بوجھ کے انسان کو چلنا چاہئے۔ علے الخصوص
مجھکو کہ یہی ایک میری لڑکی ہے۔ اگر خدانخواستہ میری
وجہ سے کسیطرح کی تکلیف۔ کسیطرح کی نااتفاقی۔ کسیطرح
کی برائی اوسکی ہو تو مین اپنے کو برابر نفرین کرتا رہون گا۔
مین آپ کے ذاتی علوم۔ آپ کی لیاقت۔ آپ کی فصاحت۔
آپ کی شیرین بیانی۔ آپ کے حسن وجوانی کی از حد تعریف
کرتا ہون۔ اور جیسا مین نے آپ سے کہا۔ ایسا داماد نصیبون
سے ملتا ہے لیکن مین آپ کی چال چلن۔ آپ کی حرکات
سکنات۔ آپ کی وضع سے محض ناواقف ہون۔

نواب آسمان جاہ۔ (گھبراکر) مسٹر ٹامسن مجھے لڑکپن
سے جانتی ہین۔ اون سے میری وضع اور چال چلن دریافت
کر لیجیے۔

نواب محتشم الدولہ۔ (مسکراکر) آپ نے میری پوری

بہت نہین سُنی - مین دوسرے کی راے اس مقدمے
مین لینا نہین چاہتا - بلکہ مین چاہتا ہون کہ بچشم خود
آپ کے حرکات وسکنات دیکھتا رہون - اسلیئے - اگرآپ
کو ناگوار نہ ہو تو چھ مہینے آپ اسی شہرمین رہیئے - لوگون سے
ملاقات کیجیئے - آمدورفت - محبّت وارتباط بڑھائیے -
مجھ سے بھی کبھی کبھی ہفتہ عشرہ مین ملاقات کیا کیجئے -
انشاءاللہ اس چھ مہینے مین مَین بالکل آپ کے حالات سے
واقف ہوجاؤنگا - اور خدا کرے اس امتحان مین آپ
پورے نکلین تو مین نہایت خوشی سے اپنی پیاری لڑکی
کو آپ کو آپ کے سپرد کردونگا -

نواب آسمانجاہ اپنے دلمین سوچ رہے تھے - کہ اللہ
ری دوراندیشی! باپ ہو تو ایسا ہو - دل ہی دل مین نواب
محتشم الدولہ کی تعریف کررہے تھے -

نواب صاحب نے جو انکو چُپ پایا تو پوچھا کہ کیون آپ
خاموش ہین؟ - کیا آپ کو یہ تقریر اور راست بیانی میری

بڑی معلوم ہوئی؟

نواب آسمان جاہ۔ حضور نہین۔ مین سوچ رہا تھا کہ حضور کو کسقدر خیال ولحاظ ان سب باتون کا ہے۔ کاش اسیطرح ہر شخص خیال کرے توکیون ہندوستان مین اسقدر نااتفاقی وخرابی زن وشو مین ہو۔ مین نہایت شکرگزار ہوا۔ کہ حضور نے سچ سچ اپنے دلکا مطلب مجھسے بیان کیا۔ جیسا حضور نے فرمایا ہے مین بسروچشم بجالاؤنگا۔ بلکہ قریب ہی حضور کے ایک مکان کرایہ کا لیکر رہونگا۔ جسمین ہر وقت وہر لحظہ حضور کے زیر نظر رہون۔

نواب محتشم الدولہ۔ (فرط خوشی سے) تمنے میرے دلکو نہایت خوش کیا۔

آسمان جاہ کا مِس ٹامسن کی ملاقات کو جانا اور بعد خرابی خورشیدی بیگم کی تصویر پانا

چھوکرا - میری دادی مالن ہے - پھول کے ہار اور گہنے بنا بنا کی

بڑی بیگم صاحب کے یہان لیجاتی ہے - برابر معمول ہے -

نواب آسمانجاہ - کون بیگم؟ نام کیا ہے؟

چھوکرا - جی بڑی بیگم صاحب -

نواب تقی خان - ارے بڑی چھوٹی سب کے یہان ہوتی

ہے - نام کیا ہے؟

چھوکرا - جی نام نہین جانتا - بوڑھے نوابصاحب رہتے ہین -

اونھین کی ڈیوڑھی مین سے آتا ہون -

نواب آسمانجاہ - کون نواب محتشم الدولہ تو نہین؟

چھوکرا - (جلدی سے) جی ہان وہی -

نواب آسمانجاہ - جنکی سفید داڑھی ہے؟ دبلے پتلے سے

عینک لگائے رہتے ہین؟

چھوکرا - جی ہان جی ہان - اونھین کی صاحبزادی کے واسطے

پھول کے گہنے روز تیار ہوکر جاتے ہین -

نواب آسمانجاہ - (تقی خان سے) زہے قسمت کہ میرے باغ

لیجاتے تھے - وہی مین حیران تھا کہ بڑے بڑے پھول کہان
غائب ہو جاتے ہین - دیکھئے تو کمبخت نے سارے باغ
کو لوٹ لیا ہے - واہیات خرافات تو چھوڑ جاتا ہے اور سب
عمدہ عمدہ لیجاتا ہے - (ایک چپت اور جما کر) کیون بچا! پھر
توڑو گے پھول؟

چھوکرا - (ہاتھ جوڑ کر) جی نہین - اب یہان نہین آؤنگا - ایکی
چھوڑ دیجئے - معاف کیجئے - اب جو آؤن تو قید کر دیجئے گا - مین
آپ سے یہان نہین آیا -

نواب آسمان جاہ - کسنے تجھکو یہان بھیجا ہے؟

چھوکرا - میری دادی نے کہا کہ تم اوس باغ سے اچھے
اور بڑے بڑے پھول توڑ کر لے آؤ - مین نے کہا بھی کہ
باغبان مجھکو کیون توڑنے دیگا - اوسپر کہا کہ باغبان کچھ نہین
کہیگا - تم جلدی پھول توڑ کر لے آؤ -

نواب تقی خان - یہہ کہتے باغبان بھی ملے ہوئے ہین

نواب آسمان جاہ - تیری دادی پھول لیکے کیا کرتی ہے؟

یہہ اسی سوچ مین پریشان تھے - خواب و خور حرام ہو گیا تھا - آہ و
واویلا سے کام تھا - نواب تقی خان انکی حالت مین تغیر دیکھتے
جاتے تھے - اور دل ہی دل مین کڑھتے تھے - لیکن ظاہر اتسکین
دیتے تھے نصیحتین کرتے تھے -

ایک دن یہ دونون اپنے پایین باغ مین ٹہل رہے
تھے - اور ادھر ادھر کی گپ اوڑا رہے تھے - یکایک ان
لوگون نے دیکھا کہ ایک چھوکرا ڈالی ہاتھ مین لئے درختون
کے آڑ مین کھڑا ہے - نواب آسمان جاہ کا للکارنا تھا کہ وہ
بے تحاشا مثل شتر بے مہار بھاگا - نواب تقی خان بھی معا
دوڑے - اور تھوڑی دور جا کر اوسکی گردن ناپی - آسمانجاہ
بہادر بھی ٹہلتے ٹہلتے وہان پر پہونچے - دیکھا کہ وہ لڑکا مارے
دہشت کے رو رہا ہے - ڈالی ہاتھ سے گر پڑی ہے - عمدہ
عمدہ گلاب و بیلے کے پھول جو توڑے تھے کچھ ڈالی مین کچھ
زمین پر گرے پڑے ہین -

نواب تقی خان - (ایک چپت لگا کر) اخاہ یہی ذات شریف

تھی - اور ذنکو آہ و زاری - اپنے جی مین کہتے تھے - شعر

ہزار مرتبہ الفت کی دل نے کھائی چوٹ
پر ایکی بار کسی نے بڑی لگائی چوٹ

اور جب فراق یار زیادہ ستاتا تھا تو بے اختیار کہہ بیٹھتے تھی

شعر
ہمارا خانۂ دل جلوہ گاہ یار بھی ہے
بہت کڑی نہ لگا اے غم جدائی چوٹ

حضرت سلامت رنگین مزاج تو تھے ہی - طبیعت گدگدائی کہ ایک نظر معشوق پری تمثال کو کسی طرح دیکھتے - طرح طرح کی تدبیرین سوچین - لیکن کوئی بھی قرین قیاس نہ تھی جسقدر بی اے - ام اے مین علم و ہنر سیکھا تھا سب اسمین خرچ کیا - لیکن کوئی مفید کار نہوا - اور ہو کیسے؟ ایک تو شریف زادی - دوسرے مالدار - تیسرے نواب محتشم الدولہ جیسا شخص گھر کا سردار - غیر عورتین تو وہان بغیر استفسار جا نہین سکتی تھین - پھر انکی کیا مجال کہ قدم ہرنی سے گذر کر سکے جن کی کیا جان ہے؟ فرشتونکی یان عقل حیران ہے -

نواب آسمان جاہ۔ (مسکراکر) کیا رقیب بننے کا ارادہ ہے؟

نواب نقی خان۔ (مسکراکر) شاید

نواب آسمانجاہ۔ جانتے ہو رقیبونکی سزا کیا ہے؟ "یا بدست دگرے دست بدست دگرے۔"

نواب نقی خان۔ خیر مجھکو وہ بھی منظور ہے۔ لیکن بھئی مس ٹامسن کو گانٹھے رہو اسنے تمھارے بڑے بڑے کام نکلینگے

نواب آسمانجاہ۔ اس سے تو اطمینان رکھو۔ وہ کبھی میرے خلاف نہونگی۔

نواب نقی خان۔ ہین تو وہ ایسی ہی۔ لیکن احتیاط شرط ہے

آسمان جاہ کا مالن کو بلوانا اور اوس سے اظہار مطلب کرنا

نواب آسمانجاہ بہادر کا عشق دن بدن بڑھتا جاتا تھا۔ اور باوجودیکہ نسبت قرار پا چکی تھی۔ صرف چھ مہینے کی مہلت تھی۔ اسپر بھی قلب مضطر کو تسکین نہ تھی۔ راتون کو اختر شماری

نواب تقی خان - بس یہہ صاف گوئی مجھے پسند ہے۔ جب دوستون مین پرداری رہی تو وہ دوستی کیا؟ ہملوگون کو چاہیئے کہ کوئی امر ایک دوسرے سے مخفی نرکھین۔ ایک دوسرے کے رازدان ہمدرد و غمگسار رہین۔

نواب آسمان جاہ - خیر بہت باتین نہ بناؤ۔ لو یہہ تصویر دیکھو سچ کہو (خوشامد یا خاطر واطر کی باتین نہین) کیسی خوبصورت تصویر ہے۔ کیا خداداد حسن پایا ہے؟

نواب تقی خان - (تصویر دیکھکر) جزاک اللہ فی الدارین خیراً۔ سبحان اللہ! خدا کی قدرت نظر آتی ہے ؎

عرش پہ غش آئین جو وہ مہر تجلی نکلے
ارنی طور پہ کہتے ہوئے موسیٰ نکلے

کجا یہہ کجا مس ہربرٹ۔ آسمان زمین کا فرق - واللہ تمھارے خوش قسمت ہونے مین شک نہین۔ لیکن یہان بھی نیت ڈانوان ڈول ہوگئی۔

سے نے تو وہ حجت پہلے نکالی تھی کہ توبہ ہی بھلی۔

نواب تقی خان - تو تصویر لائے یا نہین؟

نواب آسمان جاہ - ہان دی تو لیکن بہت مجبور ہو کر۔ مین نے وہ ابلہ فریبی کی کہ اونکو دینی ہی پڑی۔

نواب تقی خان خیر لاؤ دیکھین تو کیسی آپ کی خورشیدی بیگم ہین۔

نواب آسمان جاہ - (ہنسکے) لیکن مجھکو منع کر دیا ہی کہ کسیکو دکھانا نہین۔ مین تمھین کیونکر دکھاؤن۔

نواب تقی خان - (منہ بناکر) بہت خوب۔ اب مین ایسا غیر ہو گیا۔

نواب آسمان جاہ - بس اسی عقل پر نازان تھے۔ ذرا سے فقرے مین آ گئے۔ گو اونھون نے منع کیا کہ دکھانا نہین۔ لیکن تمھارے دیکھنے مین کوئی ہرج نہین۔ آخر تم سے پوشیدہ کیا ہے؟ لو اسوقت یہہ تصویر دیکھو اور انشا اللہ تعالے بعد شادی کے اصل دیکھنا۔ تم سے پردہ کیسا؟

کڑھتا ہے جب تمکو رنج دیکھتی ہون - لو یہہ تصویر لو - لیکن خبردار کسیکو دکھانا نہین - بڑی حفاظت سے رکھنا - نہین تو مجھ پر بڑی بدنامی آئے گی

نواب آسمانجاہ - (فرط طرب سے مس ٹامسن کا ہاتھ پکڑ کر) مین جانتا تھا کہ آپ ظاہرا کج خلقی کرتی تھین - لیکن دل ہی دل مین آپ کڑھ رہی تھین - آپ نے میرے حق مین وہ کیا کہ کیا کوئی مادر مہربان کرتی ہوگی -

تھوڑی دیر ادھر اودھر کی گپ کر اوس تصویر بے نظیر کو احتیاط سے جیب مین رکھ مس ٹامسن سے رخصت ہوئے - رستے مین دیکھا کہ نواب تقی خان ان کے انتظار مین کھڑے ہوئے ہین -

نواب تقی خان - بھئی واہ تم نے تو وہ دیر کی کہ ناک مین دم آگیا - ٹہلتے ٹہلتے پاؤن رہ گئے - مین نے خیال کیا کہ شاید تم بھول کے دوسری راہ سے چلے گئے -

نواب آسمان جاہ - بھئی معاف کرنا - بڑی دیر ہوئی مس ٹامسن

نواب آسمان جاہ۔ نہین گاڑی مین بیٹھکر ہوا کھائین گے
کوئی ہے! ۔ جوڑی و فٹن جلد تیار کرو۔

نواب تقی خان۔ اُف ری جلدی!

تھوڑی دیر مین گاڑی تیار ہوکر آئی۔ دونون سوار ہوے
اور مس ٹامسن کے یہان پہونچے۔

نواب تقی خان تو رستہ مین مصلحۃً اوتر گئے۔ صرف نواب
آسمانجاہ مس ٹامسن کے یہان پہونچے بڑی منت و سماجت کی
کبھی مُنہ بنایا۔ کبھی خوشامد کی۔ لیکن مس ٹامسن نے سیواے نہین
کے ہان نہ کہا۔ آسمان جاہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور نہایت
حسرت سے کہا کہ مین آپ کو اپنا طبیب سمجھکر زخم جگر دکھلانے
آیا تھا۔ سمجھتا تھا کہ آپ زنہار اوس مرہم جان بخش کے دینے مین
انکار نہ کیجئےگا۔ لیکن خیر۔ مجھکو دھوکا ہوا۔ خدا حافظ

مس ٹامسن کو انکے حال پر نہایت افسوس آیا اور انکو
اشکبار دیکھکر بیقرار ہوگئین۔

مس ٹامسن۔ آسمانجاہ! تم مجھ سے خفا نہو۔ میرا جی بہت

نواب تقی خان - ہان بس یہی اچھا ہے - اون کے یہان کا آنا جانا ترک کردو - لیکن سچ تو کہو کیا خورشید بیگم ایسی حسین ہین کہ مس ہربرٹ کو بھول گئے -

نواب آسمان جاہ - بس دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - کسیطرح سے وہ تصویر پاس آجاتی - ایسے کام مین تو چوری کرنا بھی عیب نہین -

نواب تقی خان - (ہنسکے) کیون نہین - تو تم اوسنے مانگ کیون نہین لیتے ؟ نسبت تو مقرر ہو چکی ہے -

نواب آسمان جاہ - مس ٹامسن کبھی ندینگی -

نواب تقی خان - یہہ تمنے کیسے جانا کہ ندینگی - تم مانگ تو دیکھو - اگر دیا فہو المراد - نہین دیا تو کچھ تمھاری عزت مین بٹہ تو آئیگا نہین -

نواب آسمان جاہ - اچھا چلو - ابھی چلو - واللہ دیر نکرو -

نواب تقی خان - اب کسی دوسرے وقت جانا - اسوقت نہین ٹہلو - ہوا کھاؤ -

اور اگر مر گئے تو عشق کے جھگڑے سے بچے - دونون حالتون مین تو اچھے رہے - اضطراب کیون؟

نواب آسمانجاہ - (ہنسکے) واللہ تم بڑے سنگدل ہو -

نواب تقی خان - بس یہی چاہتا تھا کہ ذرا ہنس دو - تم نے ایسا منہ بنالیا تھا کہ مین ڈر گیا - چلو ذرا باغ مین ہوا کھا آئین -

دونون باغ مین ہوا کھانے آئے - پھولون کی مہک بلبلونکی چہک - اِردگرد کی آب جوؤن نے غبار کلفت آسمانجاہ کے سینہ سے دھو دیا -

نواب آسمان جاہ - تقی خان مین نے سوچا ہے کہ مس ہربرٹ کی ملاقات کو اب نہ جاؤن - اس سے اونکو خود میری بے اعتنائی معلوم ہوجائیگی - مجھ سے اون کے منہ پر تو کچھ کہا نہ جائیگا - مجھکو زیادہ محبت اون سے ہوگئی تھی لیکن اوس بیچاری کو تو مجھ سے خاصہ عشق ہی ہوگیا ہے - اونکو اسکا بڑا صدمہ پہونچیگا - لیکن مین کیا کرون؟ اسمین میرا کیا اختیار ہے؟ یہ دل کا معاملہ ہے -

نواب تقی خان - او نھیں مین آپ کی خورشیدی بیگم بھی ہین - کیون؟

نواب آسمانجاہ - اسمین کیا شک ہے - سراپا خود ہی کہی دیتا ہی کہ اس قالبِ نورانی مین کبھی پتھر کا دل نہ ہوگا -

نواب تقی خان - تو اب آپ قیافہ شناس بھی ہو گئے یہ عشق کیا کیا نہ سکھائیگا -

نواب آسمان جاہ - تمکو تو ہنسی سوجھتی ہے - اور میری جان پر بنی ہے -

نواب تقی خان - تو پھر جان پر کیون بنی ہے؟ نسبت تو مقرر ہو ہی چکی ہے - ایک نہ ایک دن مزے لوٹو گے - جان بوجھ کے اضطراب کیسا؟

نواب آسمان جاہ - بھئی یہہ مہلت کی گھڑی پہار سی معلوم ہوتی ہے - کیسے ٹالون؟ اور کہین اسمین مرگیا تو پھر - ع

جی کی جی ہی مین رہی بات نہ ہونے پائی

نواب تقی خان - (ہنسکے) اگر جیتے رہو گے تو مزے لوٹو گے

نواب تقی خان - کسی چیز کو قیام نہین ہے - یہہ کیونکر قائم رہے گا؟

نواب آسمان جاہ - دیکھ لینا - جب تک جسم مین جان - مُنہ مین زبان - آنکھون مین نور - اور ملک الموت آستانے سے دور ہے اوسکا خیال کبھی جی سے نہ جائیگا - شوق وصال کبھی نہ کم ہوگا -

نواب تقی خان - تم پاگلخانے بھیجنے کے قابل ہو گئے - ارے یار اسقدر اپنے کو تباہ نکرو - نسبت ہو ہی چکی ہے - بیاہ بھی ہو ہی جائیگا - پھر اس مین انتشار کیا؟ - جسقدر سوچو گے اوسیقدر غم تمکو ستائیگا - یہہ تو خیریت ہے کہ نواب محتشم الدولہ کا خاندان ہے - نہین تو صورت شکل پر نہ جائیے ؎

نہین زمانے مین اوس سے سوا کوئی نادان ؛

جوان بتان پریوش کو باوفا جانے

نواب آسمان جاہ - نہ ہر زن زن ہست و نہ ہر مرد مرد ؛ خدا پنج انگشت یکسان نکرد ؛ بہت سی عورتین ایسی باوفا و محبت کیش ہوتی ہین کہ اونکے قدم چوما کیجیئے -

کیا ذات بزرگ ہین - جو اسنے نہ ہو وہی تعجب - تم تو خود ایک مرتبہ اسمین پڑ چکے ہو - تمسے زیادہ کہنا فضول ہے - ہاے وہ دن مجھکو خوب یاد ہین کہ کس کس طرحسے مین تمھین سمجھاتا تھا - خفا ہوتا تھا اور تم میری باتون کا برا مانتے تھے - بلکہ دو ایک مرتبہ رنج ہو گے چلے بھی گئے تھے -

نواب تقی خان - ہان خوب یاد ہے خدا نے خوب ہی بچایا نہین تو واللہ ایسے پھنسے تھے کہ توبہ ہی بھلی -

نواب آسمانجاہ - اب کیا اوسکا کچھ خیال نہین ؟

نواب تقی خان - جو بھر بھی نہین -

نواب آسمان جاہ - تو تمھارا عشق خام تھا - صرف محبت ہو گئی تھی - معشوق بھی کہین بھول سکتا ہے - تم سمجھتے ہو کہ مین خورشیدی بیگم کو (ہاے کیا پیارا نام ہے !) کبھی بھولونگا - کبھی نہین ؎ ہے دعا بس سحر و شام یہی افضل کی ٭ مرتے دم منہ سے مرے یار کا کلمہ نکلے ٭ (اور) بعد مردن یہ تمنا ہے دل محزون کی ٭ کوچۂ یار سے ہو کر مرا لاشہ نکلے ٭

نواب تقی خان ۔ یہی مثل مشہور ہے دو ملا مین مرغی حرام ایک کے ہو رہو ۔ ادھر شوق وصال ۔ اودھر اونکا خیال ۔ اچھا نہین ۔ مین بتاؤن ۔ ایک کام کرو ۔ جو ان دونون مین زیادہ حسین ہو اور جسکی طرف تمھارا دل زیادہ جھکے اوس سے بیاہ کرو

نواب آسمان جاہ ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭٭ کہان خورشیدی بیگم ۔ کہان مس ہربرٹ ۔ گو کہ مس ہربرٹ بھی حسین ہین ۔ لیکن یہ جوبن ۔ یہ سادہ پن کہان پا سکینگی خدا گواہ ہے کہ جسدن سے اوس تصویر سراپا تنویر کو دیکھا ہے میرا عجب حال ہو رہا ہے ۔ ہر ساعت ہر لحظہ وہی صورت آنکھون کے سامنے گھومتی رہتی ہے ۔ ہر شب اوسیکو خواب مین دیکھتا ہون ہائے وہ جادو نگاہی وہ شیرین ادائی ! کس کس بات کو یاد کرون ۔ جب خیال آتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ تقی خان ! مجھکو عشق اس صنم عابد فریب سے ہو گیا ہے ۔ سمجھے عشق ۔ ہان عشق ہے ۔ واللہ مین لوگون پر ہنستا تھا ۔ طعنہ دیا کرتا تھا ۔ ان سب باتونکو بناوٹ سمجھتا تھا ۔ لیکن اب قدر معلوم ہوئی کہ حضرت عشق

نواب تقی خان - لو مبارک ہو! ابتو نسبت بھی مقرر ہو گئی چین ہی چین لکھتا ہے -

یہ نواب آسمان جاہ کے لنگوٹیے یار تھے - اور ان دونون مین بڑی محبت تھی -

نواب آسمان جاہ - لیکن یار یہ چھ مہینے کی مہلت بڑی کٹھن ہے -

نواب تقی خان - سچ ہے - حضرت انسان بڑے حریص ہوتے ہین - کہان تو نسبت ہونے کی تمنا مین شب و روز دعائین مانگتے تھے - اور جب نسبت مقرر ہو چکی تو اب اسکی شکایت ہے - اب آپ چاہتے کیا ہین؟ کہ ابھی دلھن کو گود مین اوٹھا کر لے آئیے - بھائی! جو اپنی بیٹی دیگا وہ سمجھ بوجھ کے یا یون ہی؟ چٹ منگنی پٹ بیاہ - لیکن مس ہربرٹ کو کیا جواب دوگے؟

نواب آسمان جاہ - مین بھی اسی سوچ مین ہون - اونکو بڑا رنج ہوگا -

کا پھول خدمت جانان مین پہونچے۔

اپنے ہاتھ سے پھول جسقدر گرے ہوئے تھے چُنکے اوس لڑکے کے حوالے کئے۔ اور کہا کہ جسقدر پھولونکی ضرورت ہو یہان سے لیجانا۔ تجھکو کوئی نہین روکے گا۔ یہ مہندی کی پتیان گری ہوئی ہین انکو بھی چُن لے۔

نواب آسمان جاہ۔ (ایک پتّی اوٹھا کر) شعر ؎

عجب رسائی قسمت ہے اے حنا تیری
چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین رہی ؎

نواب تقی خان۔ اُہو ہو ہو۔ کیا شعر ہے! واللہ جی خوش ہوگیا۔ پھر پڑھو۔

نواب آسمان جاہ۔ عجب رسائی قسمت ہے اے حنا تیری ٭ چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین مین رہی ٭

نواب تقی خان۔ واہ کیا خوب کہا ہے۔ (اور ہنسکے) یہان تمھارے حسب حال بھی ہے۔

چھوکرا۔ اب جاؤن۔

نواب آسمان جاہ - ایک روپیہ انعام دیکر - ہان اب تو جا - اپنی دادی کو کل اپنے ساتھ لے آنا -

چھوکرا نہایت خوش ہوا - پھول کے پھول پائے - انعام کا انعام ملا - دعائین دیتا ہوا اپنے گھر کا راستہ لیا -

آسمان جاہ نے اپنے دلمین سوچا کہ قسمت نے یہہ سامان کردیا ہے - شاید اسی ضعیفہ کے سبب سے درِ دلدار تک رسائی ہو - جلدباز آدمی تو تھے ہی - یہہ کل تک کی بھی مہلت زیادہ معلوم ہوئی - اوس چھوکرے کو پکارا -

نواب آسمانجاہ - اپنی دادی کو کہدینا کہ نواب محتشم الدولہ کے یہان آج جاتے وقت ادھر سے ہوتی جاے -

چھوکرا - بہت خوب -

نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان شام تک وہین ٹہلتے رہے - اور ادھر ادھر کی باتین کرتے رہے - جب آفتاب غروب ہوا تو یہہ لوگ نماز مغرب پڑھکر اندر مکان کے تشریف لائے - نواب آسمان جاہ بہادر مالن کا انتظار دیکھ رہے تھے - ایک جگہ قرار

قرار نہ تھا۔ کبھی دروازے کی طرف دوڑ جاتے۔ کبھی برآمدے مین کھڑے ہوکے ادھر ادھر دیکھتے کہ کہین وہ بوڑھی ہی صورت نظر آجائے۔ لیکن جب اسقدر دیر ہوئی تو یہہ مایوس ہوئے اور سمجھے کہ شاید وہ چھوکرا کھیل کود مین کہنا بھول گیا۔

نواب تقی خان۔ تمھارے پانون مین کیا چکر ہے۔ جو ایک جگہ چین سے نہین بیٹھ سکتے۔ آخر یہہ ہے کیا؟

نواب آسمان جاہ۔ اوس مالن کے انتظار مین دل بیقرار ہے۔ کہین وہ چھوکرا کہنا بھول تو نہین گیا؟

نواب تقی خان۔ نہین اب آتی ہوگی۔ آخر گہنا وہنا بنانے مین دیر بھی تو ہوتی ہے۔ لیکن اوس مالن سے تمکو کیا واسطہ؟۔

نواب آسمان جاہ۔ بھئی تم کیسے عقل کے کوڑھ ہو۔ اتنا نہین سمجھتے کہ وہ برابر وہان آیا جایا کرتی ہے۔ ہر کسی سے واقف ہوگی۔ اوس سے پورا حال وہان کا معلوم ہوجائیگا۔

نواب تقی خان۔ تم بڑے بے صبرے ہو۔ وہان کا حال

کیا دریافت کروگے؟ تصویر دیکھ ہی چکے ہو۔ مڈل بھی تمھارے سامنے ہی ملا ہے۔ مس ٹامسن سے ساری کہانی سن چکے اسپر بھی بے صبری!

نواب آسمان جاہ ۔ تم سمجھتے نہین ۔مین چاہتا ہون کہ اوسکی معرفت وہان کی سن گن لون۔ اور اگر ممکن ہو تو دردلدار تک کسیطرح پہونچون ۔ اور اپنی زبان سے اظہار محبت کرون

نواب تقی خان ۔ یہہ کہئے ۔یہہ سوجھی ہے۔ بھئی خاصے پاگل ہو۔ خدا کے واسطے اس خیال سے درگذرو۔ شریفون کے گھرون مین نامحرم لوگون کا جانا کیسا ۔اول تو وہان تمھارا پہونچنا ناممکن۔ دوسرے اگر کسی طرح سے چھپ چھپا کے پہونچے اور لوگون کو معلوم ہو گیا۔ تو کہئے کیسا ہوگا؟ نواب محتشم الدولہ آپ سے بہت خوش ہونگے؟۔ اور اوسی دن آپ کو اپنی بیٹی حوالہ کردینگے! توبہ تمھارا جیسا شخص اور یہہ خیال کرے۔ تم جانتے ہو اسی سبب سے نواب محتشم الدولہ نے چھ مہینے کی مہلت لی ہے۔ کہ تمھارے حرکات وسکنات سے بخوبی

واقف ہوجایئن اونکے جاسوس تمام پھرے پھرتے ہین۔

نواب آسمان جاہ۔ تم ہو بزدلے۔ تم دیکھ لینا کہ جاؤنگا بھی اور کسیکو نشان تک بھی نہ معلوم ہوگا۔

نواب تقی خان۔ (مُنہہ بناکر) دیوانے ہو۔ تم پر تو آج کل جن سوار ہے۔ میری صلاح سنوگے نہین۔ اپنی عقل کو دوڑاتے ہو۔ مین پھر کہتا ہون کہ بڑی بُری بات ہے۔ اور آخر چلکے پچتاؤگے۔

نواب آسمانجاہ۔ اچھا مانا کہ جاؤنگا نہین۔ لیکن اس مالن کے ذریعہ سے وہان کی کچھ سُن گن تو معلوم ہوگی۔

نواب تقی خان۔ ہان اسکا مضائقہ نہین ہے لیکن یہ بھی بیکار ہے۔

انلوگون بین یہ باتین ہوہی رہی تھین کہ چوبدار نے اگر عرض کیا کہ ایک مالن کہین سے آئی ہے۔ کہتی ہے کہ حضور نے اوسے طلب فرمایا ہے۔

نواب آسمان جاہ (عمداً متحیر ہوکر) کون مالن؟ کہان سے

آئی ہے ؟

چوبدار ۔ حضور یہہ تو پوچھا نہین ۔ لیکن غلام سمجھتا ہے کہ کوئی بہروپیا بھیس بدلکر انعام پانے کی خاطر حاضر ہوا ہے

نواب آسمان جاہ ۔ خیر اوسکو جلد حاضر کرو ۔

جب چوبدار گیا تو آسمان جاہ بہادر نے تقی خان کیطرف دیکھا اور مسکرائے ۔

نواب تقی خان ۔ ایک چھٹے لچّے ہو ۔ کیسے انجان بنگئے تھے ! ۔ پوچھتے ہین کون مالن ہے ۔ کہانسے آئی ہے ۔

نواب آسمانجاہ ۔ لیکن میرے آقاے نامدار مجھ سے بھی بڑھ گئے ۔ وہ بہروپیا بنائے دیتے ہین ۔

نواب تقی خان ۔ اچھا اب مین دوسرے کمرے مین جاتا ہون ۔ تم یہین بیٹھے رہو ۔

نواب آسمانجاہ ۔ نہین تم سے پردہ کیا ۔ تم بیٹھے رہو ۔

نواب تقی خان ۔ تم نہین سمجھتے اس بارے مین تخلیہ

ضرور چاہئے - ابھی تم ناتجربہ کار ہو کیا سمجھو گے

نواب آسمانجاہ تو دلسے یہی چاہتے تھے - اسمین اصرار نہ کیا - نواب تقی خان دوسرے کمرے مین جا بیٹھے ادھر وہ بوڑھی مالن پھول کی ڈالی ہاتھ مین لئے پہونچی - نہایت جھک کے سلام کیا - قبل اسکے کہ نواب آسمانجاہ کچھ کہین مالن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ خداوند جب اس لونڈی نے دیکھا کہ پھول بالکل ضائع جاتے ہین - اور باغبان غیرون کے ہاتھ بیچتا ہے تو لونڈی نے خود ہی کچھ دے لیکے ٹھیکہ لے لیا - قضارا اوس دن حضور کی نظر پڑ گئی - ہمارے پوتے نے بالکل قصہ بیان کیا ہے - خداوند کس مُنہ سے حضور کی تعریف کرون - شہزادے نواب زادے ایسے ہی ہوتے ہین - اگر کوئی دوسرا اوس جگہ ہوتا تو خدا جانے کیا حال کر دیتا - یہہ حضور ہی کا ظرف تھا کہ اسدرجہ ترحم کیا - حضور جسم رحم جیئین -

نواب آسمانجاہ - (تبسم کر کے) اسکا تو مجھکو خیال بھی

نہین ہے۔ بلکہ مین نے اوس چھوکرے کو کہدیا ہے کہ برابر یہین
سے پھول لیجایا کر۔ اب تم مالی وغیرہ کے پھندے مین نہ پڑو
تمکو اجازت ہے کہ جسقدر پھول چاہو یہان سے لیجاؤ۔
مجھکو بہت چاہیئے بھی نہین۔ تمھارا نام کیا ہے؟

مالن۔ جی ہمارا اصل نام چمیلی ہے۔ لیکن لوگ ہمکو گلاب
کی مان کہہ کے پکارتے ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ گلاب کی مان کیا؟ کیا تمھاری کوئی لڑکی
بھی ہے؟

مالن۔ جی ہان۔ اللہ کے حکم سے دودھ پوت سے بھری ہوئی ہے

نواب آسمانجاہ۔ یہہ ڈالی مین کیا ہے؟

مالن۔ پھول کے گہنے۔ حضور ہی کا مال ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ یہہ کسکے واسطے تم لے جاتی ہو؟

مالن۔ بڑے نواب صاحب کے یہان۔ ہم اوس سرکار
مین نوکر ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ تم سے ایک بات پوچھتے ہین سچ کہنا

نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی واقعی بڑی حسین ہین؟

مالن۔ (مسکراکر) لے اب ہم کیسے کسی کے گھر کی بات کہین!

نواب آسمان جاہ۔ مین اس سبب سے پوچھتا ہون کہ میری نسبت کا پیغام وہان سے آیا ہے۔ اگر سچ مچ حسین ہین تو بیاہ کرونگا۔ نہین تو کالی کلوٹی کو سلام۔

مالن۔ توبہ توبہ کالی کلوٹی! چاند سا مکھڑا ہنس مکھ خندہ پیشانی اوٹھتی کوپل سے ابھی سن ہی کیا ہوگا۔ پندرہ سولہ برس بھی شاید نہو۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن جوانی کی راتین مرادون کے دن

مالن۔ لے یہ اب آپ کہئے۔ آپ لوگ برابر کے ہین۔ ہم تو جیسی اون کی لونڈی ویسی ہی آپ کی۔

نواب آسمان جاہ۔ دیکھون تم پھول کے گہنے کیسے بناتی ہو؟

مالن۔ اب تو حضور ضعیفی آگئی پہلے البتہ بناتی تھی۔ ہماری لڑکی خوب بنالیتی ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ خیر دیکھون تو۔

مالن نے ڈالی پھول کی سامنے رکھدی۔ نواب آسمانجاہ نے ایک ایک گہنا اوٹھا اوٹھا کر دیکھا جسوقت یہہ اون پھولون کو چھوتے تھے عجیب طرحکی حرکت دلمین ہوتی تھی۔ اور کلیجہ سن سے نکلا پڑتا تھا۔

نواب آسمان جاہ۔ تم سے ایک بات کہنی ہی۔ اگر تم اس مین مستعد ہو اور وعدہ واثق کرو تو مالامال کردین ؟۔

مالن۔ بھلا حضور کے کام مین جان بھی جاے تو یہہ لونڈی دریغ نہ کرے گی۔

نواب آسمانجاہ۔ (ایک توڑا ہزار روپے کا نکالکر) یہہ سب تمھارا ہے۔ اگر وہ کام میرا تم نکالدو۔ اور اسپر کیا موقوف ہے اور بہت کچھ ملجائیگا۔

مالن۔ (ہنسکے) یہہ اسقدر روپے لے کے ہم رکھینگے کہان ؟ لونڈی سمجھتی ہے حضور ہماری پرورش کرتے ہین۔ نہین مجھ بیچاری غریب دکھیا سے کون کام حضور کا نکل سکتا ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ بہت کچھ اگر تم مستعد ہو۔ اور ڈرو نہین۔

مالن۔ لے اب بول دن بجئے۔ ہم برابر سوچتے ہین۔ لیکن کچھ نہین عقل مین آتا ہے۔

مالن اپنے دلمین کہہ رہی تھی کہ یا اللہ وہ کونسا کام ہے جسکے واسطے ہزار روپے دیتے ہین! جسقدر سوچتی تھی وحشت بڑھتی جاتی تھی۔

جب نواب آسمانجاہ بہادر نے دیکھا کہ وہ بہت اصرار کرتی ہے اور لالچ نے بھی کچھ گھیرا ہے۔ آنکھین توڑے کیطرف جھکی پڑتی ہین۔ تو اونھون نے اظہار مطلب کیا۔

نواب آسمانجاہ۔ سنو بی جمیلی! میری نسبت نواب محتشم الدولہ کی بیٹی سے جن کے واسطے تم بہ کہتے لیجایا کرتی ہو قرار پائی ہے۔ لیکن میرا دستور نہین کہ بے سمجھے بوجھے دیکھے بھالے کوئی کام کرون لوگون سے سنا ہے کہ وہ لڑکی بڑی حسین اور عقلمند سلیقہ شعار ہے۔ لیکن دوسرون کی بات پر تکیہ کرنا عقل کے خلاف ہے۔

مالن - حضور! ہم سے پوچھ لیجئے نا! ہم نے تو گو دلون کھلایا ہے کوئی بات ہم سے چھپی ہوئی نہین ہے -

نواب آسمان جاہ - ہان یہ سب سچ ہے لیکن مین دوسرے کی پسند کا قائل نہین - اسلئے مین چاہتا ہون کہ تم کسیطرح سے مجھکو ایک نظر وہان لیجاکے دکھادو تو آرزوئے دل کی نکلجاتی - کیون تم چپ کیون ہو؟

مالن - لے اب حضور یہہ لونڈی کیا عرض کرے - وہان بھلا پرائی عورتون کا تو گذر ہی نہین ہے - آپ کسطرح سے جا سکتے ہین! - اور قصور معاف ہو یہ بات آپ کی وضع اور آبرو کے بھی خلاف ہے - وہ بھی بڑا گھر ہے - اور ہم برابر وہان کے نمکخوار ہین کیسے یہ بات کرین - کیا لوگ کہینگے! -

نواب آسمانجاہ - اسمین برائی کیا ہے؟ صرف ایک نظر دیکھ کے چلے آئینگے - آخر نسبت قرار پا ہی چکی ہے چھ مہینے کے بعد بیاہ ہو ہی جائیگا - اور تمکو اگر اپنی نوکری کا خیال ہے تو اس سے اطمینان رکھو تا زندگی اپنی تمکو نسلاً بعد نسل سو روپے ماہواری

دیا کرونگا۔ اسکے علاوہ یہ ہزار روپئے نقد ابھی موجود ہین۔ اور بھی جو کچھ کہوگی اوس سے دریغ نہ کرونگا۔

مالن۔ تو لونڈی آج سوچ لے کل جواب دیگی۔

نواب آسمانجاہ۔ اچھا یہ ہزار روپیے لے جاؤ۔

مالن۔ اسوقت تو بیگم صاحب کے یہان جاتی ہین۔ کہان ڈھوکے لے جایئن گے۔ کل جیسا ہوگا بجا لاؤنگی۔

نواب آسمانجاہ۔ اچھا تو جاؤ۔ لیکن کل شام کو جواب دینا۔ اپنا نفع ضرر سوچ لینا۔

ادھر مالن رخصت ہوئی۔ ادھر نواب آسمانجاہ سوچنے لگے۔ کبھی کہتے تھے کہ نہایت بری حرکت ہی۔ اگر نواب تحتشم الدولہ کو معلوم ہو جائیگا تو نہایت برا ہوگا۔ پھر کہتے تھے کہ وہ کیا وقت ہوگا جسوقت اوس حور پری پیکر سے باتین کرونگا۔ عقل و دل کی لڑائی ہوتی تھی۔ عقل کہتی تھی کہ زنہار یہ کام نہ کر۔ دل کہتا تھا کہ زندگی کا یہی مزا ہے۔

آسمان جاہ نے ٹھان لی کہ اب اوس مالن پر چھوڑ دو۔ اگر

اوسنے سبیل کی تو فبہا ورنہ اصرار نہ کرو۔

دروغ گو را حافظہ نباشد

مالن وہان سے جو رخصت ہوئی تو سیدھی بڑی بیگم صاحب کی محلسرا مین پہونچی۔ اور موافق معمول کے خورشیدی بیگم کے کمرے مین آئی۔

خورشیدی بیگم۔ اللہ! تمنے تو آج اسقدر دیر لگائی کہ ہمکو ابھی آدمی بھیجنے کو تھے۔ یہ اتنی دیر کیا کرتی تھین؟

مالن۔ بیگم صاحب! ایک بھانجی ہمارے ملک سے آگئی ہے اوسیکی دعوت مدارات مین پھنس گئی تھی۔

خورشیدی بیگم۔ تمھاری سگی بھانجی ہے؟ نام کیا ہے؟

مالن۔ جی نہین دور کی قرابت ہے۔ دیکھئے کیا تو نام ہے نگوڑا یاد بھی نہین پڑتا ہے۔ اے بھلا سا نام ہے۔

مشتری بیگم۔ اے واہ اپنے قرابتمندون کا نام بھول جاتی ہو؟

مالن۔ بیگم صاحب بوڑھاپے سے خبط ہوگئی۔ دیکھئے یاد پڑا۔

نرگس۔

خورشیدی بیگم۔ سن کیا ہے؟ شادی ہوئی ہے یا نہین؟

اب بی چمیلی بغلین جھانکنے لگین کہ کیا کہین۔ کوئی بات سچ ہو تو آدمی جواب دے ایک جھوٹھ کے سبب ہزار جھوٹھ کہنا پڑا۔ چوٹی گوندھنے لگی عمداً جواب نہ دیا۔

خورشیدی بیگم۔ اے واہ سنا یا نہین؟ مین نے کیا پوچھا تھا؟ بیاہی ہے یا کنواری؟۔

مالن۔ جی؟

خورشیدی بیگم۔ تم ہو کہان اسوقت؟۔ پوچھتی ہون کہ تمھاری بھانجی کنواری ہے یا بیاہی؟۔

مالن۔ (جلدی سے) بیاہی ہے۔ نہین توبہ کنواری ہے۔

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم ہنس پڑین۔

بی مالن نے جی مین ٹھان لی کہ سیوا اے ہان کے نہین نہ کہو۔ نہین تو بات زیادہ بڑھیگی۔

مشتری بیگم۔ آج ہی آئی ہے؟

مالن۔ جی ہان۔

خورشیدی بیگم۔ ابھی یہان رہیگی؟

مالن۔ جی ہان۔

مشتری بیگم۔ کیا نوکری کی تلاش مین آئی ہے؟

مالن۔ جی ہان

خورشیدی بیگم۔ اچھا تو کل اپنے ساتھ لے آنا۔ مین نوکر رکھ لونگی۔

بی مالن جی ہان کہنے کو تھین کہ نشہ ہرن ہوا۔ صرف جی کر کے رہ گئین۔

خورشیدی بیگم۔ کہتی ہون کہ کل اوسکو اپنے ہمراہ لیتے آنا مجھکو آجکل حاجت بھی ایک مہری کی ہے۔ تمھاری خاطر سے اوسکو رکھ لونگی۔

مالن۔ بیگم صاحب وہ شرمیلی بلا ہے۔ یہان آئیگی نہین۔ کہین آتی جاتی نہین۔

مشتری بیگم۔ تم نے تو آج بھنگ پی ہے۔ بہکی بہکی

بہکی بہکی باتین کرتی ہو۔ ابھی تم نے کہا کہ نوکری کی تلاش مین آئی ہے۔ اور پھر کہتی ہو کہ کہین آتی جاتی نہین۔

خورشیدی بیگم۔ خیر جو ہو کل ضرور اپنے ہمراہ لیتی آنا۔ نہین تو مین سخت ناراض ہونگی۔

مالن۔ (دبی آواز سے) بہت اچھا۔

خورشیدی بیگم۔ تمھاری طبیعت کیسی ہے؟ آج تم کچھ گھبرائی سی معلوم ہوتی ہو؟

مالن۔ بیگم صاحب! سر مین نہایت شدت کا درد ہو گیا ہے۔

مشتری بیگم۔ تو آج جاؤ ہم لوگ اپنے ہاتھون سے پھول لینگے۔ سر مین اگر درد ہے تو جاؤ۔ خواہی نخواہی پریشان تمکو کیون کرین۔

خورشیدی بیگم۔ لیکن دیکھو کل اپنی بھانجی کو ضرور لانا۔ پھر جتائے دیتی ہون۔

مالن وہان سے پریشان اپنے یہان آئی۔ سوچنے لگی کہ اب کیا کرون۔ کیسی بھانجی اور کسکا بھانجا۔ وہ تو سب

فقرہ تھا۔ کل کیا جواب دونگی! یہ جھوٹ بولنے کی سزا ہے اب قسم کھاتی ہون۔ کبھی جھوٹ نہ بولونگی۔ ایک بات کے نباہنے کے واسطے کسقدر جھوٹ بولنا پڑا۔ خیر کسی ہمسایہ کی لڑکی کو کل لیجاؤنگی۔ چلو چھٹی ہو جائیگی۔

یہ اسی خیال مین تھی کہ نواب آسمانجاہ کی باتین اور ہزار روپئے کا توڑا یاد پڑا۔ دل مین سوچنے لگی کہ اس سے کیا بڑھکے توقع ہاتھ لگے گا۔ انھین کو عورت کے کپڑے پہنا کے تھوڑی دیر کے واسطے لے چلو۔ یہ سب سمجھ بوجھکر آسمانجاہ بہادر کو مژدۂ طرب انگیز سنانے چلی۔ اسکو اسقدر تاب کہان کہ کل تک ٹھہرے۔ جو روپئے ہاتھ مین آجائے وہی غنیمت۔ قریب نو بجے کے بی چمیلی در دولت پر آموجود ہوئین۔

چوبدار۔ کہان چلی جاتی ہے؟ پوچھتا ہون تو بتاتی نہین۔

مالن۔ ہوش کی دوا کرو موئے۔ آجتک مجھکو کسی نواب زادے نے تو ٹوتا نہ کی۔ اور تیری طاقت ہوئی کہ

اسطرح کی گفتگو کرے۔

چوبدار۔ (ہنسکے) شاید کسی زمانے مین تمھاری قدر ہوتی ہوگی۔لیکن اب کون پوچھیگا۔ ذری آئینہ مین صورت تو دیکھ لو۔

مالن۔ اللہ جانتا ہے۔کھڑی کھڑی نہ نکلوادون تو نام نہین

چوبدار۔ پھر کہان جاتی ہے؟ پہلے بتا نام کیا ہے؟۔اور کس کام کے واسطے آئی ہے؟۔

مالن۔ تجھکو تو کبھی نہ کہین گے۔ رہ تو جا تھوڑی دیر مین تیرا بستر ایہان سے نہ اوٹھوایا تو کیا!

یہ بات ابھی ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ایک دوسرا چوبدار جو پہلی دفعہ مالن کو آسمانجاہ بہادر کے حضور مین لیگیا تھا آیا اور پوچھا کہوبی صاحب پھر کہان آئین اسوقت کیا کام ہے؟

مالن۔ نوابصاحب کے پاس آئی ہون۔کچھ کام ہے۔

چوبدار۔ اسوقت تو ملاقات ہوگی نہین بہت دیر ہوگئی ہی

مالن - تم اتنا جاکے کہدو کہ وہ مالن حاضر ہوئی ہے - کچھہ عرض کرنا چاہتی ہے -

چوبدار نے کہا - ہم جاتے تو ہین - لیکن اسوقت ملاقات نہین ہوگی -

آسمان جاہ بہادر پلنگ پر اپنے معشوق پری تمثال کے خیال مین کروٹین بدل رہے تھے کہ وہی چوبدار آہستہ آہستہ پہونچا اور انکو پلنگ پر دیکھکر اولٹے پانؤن پھرا سمجھا کہ شاید طبیعت کچھہ ناساز ہے جو اسوقت آرام کرتے ہین - اب ملاقات کبھی نہین کرینگے - بہتر ہے کہ پلٹ جاؤن - پانؤن کی آہٹ جو معلوم ہوئی تو آسمان جاہ نے پکارا کون ہے؟

چوبدار نے کچھ جواب نہ دیا -

نواب آسمان جاہ - (زور سے) کون ہے؟ بولتا نہین ہے؟

چوبدار - (کانپکر) حضور! غلام ہے -

نواب آسمان جاہ - کیا ہے؟ - کیون اسوقت آیا؟

چوبدار۔ (خوف سے) خداوند کچھ نہین۔

نواب آسمانجاہ۔ کچھ نہین تو یو نہین اِدھر چلا آیا بیشک کوئی کام کے واسطے آیا ہوگا۔ کیا چوری کرنے کا ارادہ ہے؟

چوبدار۔ حضور! سالہا سال سے نمکخوار چلا آتا ہے لیکن کبھی اسکا وسوسہ بھی نہین ہوا۔

نواب آسمانجاہ۔ تو کیا چاہتا ہے؟۔

چوبدار۔ خداوند! مین پھیر دیتا ہون۔ مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ کون وقت ملاقات کا نکالا ہے۔ لیکن وہ سُنتی کب ہے۔

نواب آسمانجاہ گھبرائے کہ یہ عورت کون اسوقت آئی ہے! پوچھا کہ جوان ہے یا بوڑھی؟۔

چوبدار۔ حضور! وہی مالن آئی ہے جو اوسوقت حاضر ہوئی تھی۔ مین نکلوائے دیتا ہون حضور آرام فرمائین۔

نواب آسمانجاہ۔ (جلدی سے) فوراً میرے پاس

بھیجدو۔ دیکھو کہین چلی نہ گئی ہو۔ خبردار جو تم لوگون نے
کسیوقت آنے مین روک ٹوک کی۔ اوسکو اذن عام مین نے
دیا ہے۔ جسوقت چاہے یہان آئے

چوبدار کو سخت حیرت ہوئی۔ لیکن کرتا کیا۔ چپ چاپ
وہان سے آیا۔ اور مالن سے کہا کہ چلیئے آپ نے تو خدا
جانے کیا سحر پڑھ دیا ہے۔ آپ کا نام سُنتے ہی اوٹھ بیٹھے
اور مجھ سے کہا کہ فوراً بھیجدو۔ اور آنے جانے مین یہان
کے روک ٹوک نہ کرو۔

مالن۔ (پہلے چوبدار کیطرف دیکھکر) دیکھی بھڑوے تو نے میری
قدر؟ اب گھڑی گھڑی تجھکو نہ نکلوا دون تو کہنا!

دوسرا چوبدار۔ لیکن آپ میری سفارش کر دیجیئگا مین
آپ کا حکم بجالایا ہون۔

مالن۔ ہان اب آپ اور حکم سب کچھ مُنہ سے نکلتا ہے خیر
تیرے واسطے سفارش کر دونگی۔

غرضکہ مالن بہزار خرابی لڑ جھکر نواب آسمان جاہ بہادر

کے کمرے میں پہونچیں۔

نواب آسمانجاہ۔ کیا ہے؟ خیر ہے؟ یہ اسقدر جلد یہاں کیونکر آئیں؟

مالن۔ (آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا کر) حضور کا اقبال چاہیے سب خیریت ہی خیریت ہی۔ لیکن خداوند! اسوقت لونڈی کی عزت اوتر جاتی۔ اس سن تک پہونچی۔ لیکن آجتک ایسے کلمات نہ سنے تھے جیسے آج سُنے۔

نواب آسمانجاہ نے سمجھا کہ شاید نواب محتشم الدولہ کے یہاں کچھ سخت وسُست کسی نے کہا۔ کہا کہ کچھ پروا نہیں میں تمکو اچھی طرح سے رکھونگا۔ تمکو کسی بات کی وہان سے کمی نہ ہوگی۔

مالن۔ اے حضور جسم جم جئیں۔ آپ ہی صاحبوں کا تو سہارا ہے۔ وہان لونڈی کی بڑی قدر ہے۔ وہان ہمیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اِسوقت ۔ ۔ ۔ ۔

نواب آسمانجاہ۔ کیا کسی نے یہان کچھ کہا؟ نام لو

ابھی اوسکو نکلوا دون -

مالن - اللہ حضور کو قائم دائم رکھے - جلد دولھا دولھن کا سہرا بندھوا ئے (آنکھون مین آنسو لاکر) حضور! لونڈی حضور مین کچھ عرض کرنے اسوقت آئی ہے جو مین دروازے کے پاس پہونچی کہ ایک چوبدار نے للکارا کہ کہان جاتی ہے؟ مین نے نہایت نرمی سے حضور کا نام لیا اور عرض کیا کہ حضور سے کچھ کہنا ہے - اسپر اوسنے صدہا گالیان دین اور جو منہ مین آیا تو تکرار کرنے لگا - وہ تو خدا نے خیر کی کہ دوسرا چوبدار آپڑا نہین تو حضور میری بے وقری ہو جاتی اور واپس چلی جاتی - اور وہ بات جو حضور کو سنایا چاہتی ہون جی ہی مین رہ جاتی -

نواب آسمانجاہ - ہان یہ بات ہے! مین ابھی اوسکو نکلوا دیتا ہون -

مالن - اے حضور اب جانے بھی دیجئے - حضور نے اسقدر فرمایا میری عزت بخشی ہو گئی -

نواب آسمانجاہ - نہین مین ابھی نکلوا دیتا ہون - ایسی گستاخی اوسنے کی ! - کوئی ہے ؟

چوبدار - حاضر -

نواب آسمانجاہ - کسنے اس بیچاری بوڑھی عورت کو دشنام دی تھی ؟

چوبدار - خداوند یہہ غلام نہین - بلکہ پوچھ لیا جاے - شاید منور خان نے کچھ کہا تھا -

مالن - ہان اسنے نہین کہا تھا - بلکہ اسی کے سبب سے یہان تک حضور مین پہونچی - حضور کچھ اسکی ترقی میری خاطر سے فرماوین - بڑا غریب ہے - اور سارا کنبہ اسکا اسیکے ایک دم سے پرورش پاتا ہے -

نواب آسمانجاہ - اوسپر دو روپیہ جرمانہ کیا گیا - اور تمھارے مشاہرے مین ایک روپیہ اضافہ ہوا -

چوبدار جھک کر آداب بجالایا - اور رخصت ہوا -

نواب آسمانجاہ - دیکھا تمھاری خاطر کسقدر مجھکو منظور ہے

اب کچھ میرا بھی کام تو کرو۔

مالن ۔ اے حضور مالک ہین ۔ لونڈی کی عزت بخشی فرمائی

اور کام کہو تو حضور لونڈی حاضر ہے ۔

نواب آسمانجاه ۔ کہو وہان کی کچھ سُن گُن پائی؟ میرا بھی چرچا

وہان ہوتا ہے یا نہین؟۔

مالن ۔ اے حضور یہ پوچھنے کی بات ہے ۔ گھر کا گھر حضور ہی کا نام

لے رہا ہے ۔ جہان سنئے حضور ہی کا نام پکارا جاتا ہے ۔ اور

صاحبزادی بھی بہت خوش معلوم ہوتی ہین مُنہ سے کچھ نہین

کہتین لیکن دل ہی دل مین کھِلی جاتی ہین ۔

مالن نے اور دس پانچ فقرے اپنی طرف سے ملا کے

کہدئے تو آسمانجاہ نہایت محظوظ ہوئے ۔

نواب آسمان جاه ۔ تو اب بیاہنے کی بھی کوئی تدبیر سوچی ہے ۔

مالن ۔ حضور سب ہوا جاتا ہے لیکن خداوند انعام پورا ملے ۔

بڑی بدنامی اس مین ہے ۔ مل حضور کے واسطے جان بھی اگر کام

آئے تو دریغ نہ کرونگی ۔

نواب آسمان جاہ نے دیکھا کہ یہ بوڑھی کھوسٹ بڑی لالچی ہے۔ جب تک وہ روپے کا توڑا نہ دیکھیگی پوری بات نہ کہیگی فوراً اپنا لوہے کا صندوق کھولکر ایک ہزار کا توڑا نکالا اور بی چمیلی کے حوالے کیا۔ بی چمیلی نے صدہا دعائیں دیں۔

نواب آسمان جاہ ۔ لو اب کہو کیا تدبیر سوچی ہے؟

بی چمیلی ۔ حضور اس لباس میں تو جا نہیں سکتے۔ تبدیل ہیئت کرنا ہوگا؟۔

نواب آسمان جاہ ۔ جس لباس میں کہو۔ لیکن تبدیل ہیئت کیا ناک کٹوا ڈالوں؟

بی چمیلی ۔ اے توبہ! حضور عورت کا بھیس بدلکر ہم وہاں کہہ آئے ہیں۔ کہ میری ایک بھانجی دور کی قرابت کی آئی ہے۔ اور کل آپ لوگوں کی قدمبوسی کو حاضر ہوگی (مسکراکر) تو حضور کو میری بھانجی بننا ہوگا۔

نواب آسمانجاہ ۔ (ہنسکے) کیا مضائقہ لیکن زنانے کپڑے تو میرے پاس نہیں؟۔

مالن۔ حضور یہ لونڈی لیتی آئیگی۔ صرف کچھ روپئے خرچ ہونگے کرایہ پر کپڑے بہت ملجاتے ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ (ہنسکے) تمکو روپیہ کی خواہش بہت ہے؟ خیر کل کسوقت؟۔

مالن۔ حضور بعد چراغ جلے۔ اندھیرے مین اچھی طرح تمیز نہوگی اور ایک بات اگر اور کہیئے۔ کیسے کہون جی ڈرتا ہے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ کہو کہو۔

مالن۔ ذرا اُسترا گالون پر پھیر لیجئے۔ گو ابھی سبزہ برائے نام ہے لیکن پھر بھی کچھ فرق معلوم ہوتا ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ اجی اسکے واسطے سب کچھ کرونگا تم اطمینان رکھو۔ میرے پاس ایک انگریزی روغن بھی ایسا ہے جس سے بالکل چہرہ مثل عورتون کے دیکھنے لگے۔ تم بات چیت اور صورت مجھ پر چھوڑ دو۔ یہ سب مین اپنا بنا لونگا۔ تم صرف کپڑے لے آو اور وہان تک پہونچا دو۔

مالن۔ تو اب لونڈی رخصت ہوتی ہے۔ کل حاضر ہوگی بسبب

چیزین تیار رہینگی - یہہ روپیہ آپ میرے مکان پر بھیجوادین -

نواب آسمانجاہ نے چوبدار کو بلا کر کہا کہ یہ روپے چپ چاپ اسکے مکان پر لیجاؤ -

غرضکہ بی چمیلی رخصت ہوئین - اور مکان پر اپنے پہونچین چوبدار سے کہا کہ خبردار کسی سے اس روپے کا ذکر نہ کرنا - نہین تو تجھکو بھی کٹھری کھڑی نکلوادونگی -

یہ بچا سب حالات دیکھ ہی چکے تھے کانپ اوٹھے اور بصد عجز بیان کیا کہ مین کسی سے نہ کہونگا -

دوسرے دن بعد نماز مغرب بی چمیلی پھولون کی ڈالی ہاتھ مین لئے زنانے کپڑے بغل مین دبائے نواب آسمانجاہ بہادر کے مکان پر آئین - یہہ تو اوسکا انتظار ہی دیکھ رہے تھے - خدا جانے کسطرح سے یہ اتنا بڑا دن کاٹا تھا - فوراً اپنے خاص کمرے مین بلالیا -

نواب آسمانجاہ - کیون - لائین ؟

مالن - جی ہان یہ کیا ہے -

نواب آسمانجاہ - اچھا تم ذرا اوس کمرے مین جا بیٹھو مین تیار ہو لون تو تمکو بلا لون -

نواب آسمانجاہ ململ کا ڈوپٹہ اوڑھ اطلس کا لنہگا جس مین چوڑی چوڑی پراقے دار گوٹ لگی ہوئی تھی پہن ہاتھون مین سیاہ چوڑیان - کانون مین بجلیان زیب کر - انگریزی مصنوعی بال سر پر سجا جوڑے مین ایک گلاب کا پھول رکھہ - ولایتی پاوڈر پہلے چہرے پر مل - اور وہ روغن جسکا ذکر اوپر گذرا تمام چہرے پر لگا لیس ہو کے آئینہ مین اپنی صورت دیکھنے آئے تو آپ پہچان نہ سکے بہت دل مین خوش ہوے کہ بس اب شناخت ہونی مشکل ہے - مالن کو آواز دی - بی چمیلی جو پہونچین تو نواب آسمانجاہ ایک کرسی پر بیٹھہ گئے اور آواز بدلکر کہا کہ نوابصاحب ابھی تشریف لئے آتے ہین آپ کو یہین بیٹھنے کہہ گئے ہین -

بی چمیلی - بہت اچھا (ہنسکے) جی بندگی ! اللہ جانتا ہے مجھے پہلے دھوکھا ہوا تھا - اگر یہہ کپڑے میرے لائے نہین ہوتے اور حضور کی آواز نہ پہچانتی تو کبھی نہ سمجھ سکتی - خدا نے چاہا اب کوئی نہ پہچان سکیگا -

لیکن خداوندبات چیت وہان یہ کیجئے گا ذری ہوشیاری سے اپنا
نام نرگس بتائیگا۔

غرضکہ بی چمیلی نے سب باتین اوس دن کی جو اون سبھون
مین ہوئی تھین بیان کردین۔

نواب آسمانجاہ۔ نواب تقی خان سے بڑھکر مجھکو کوئی نہین
پہچان سکتا۔ آؤ ذرا اونکے سامنے توچلین اگر وہ بھی دھوکے مین
آجائین توسمجھونگا کہ بس اب کوئی پہچان نہین سکتا۔ وہ اوس کمرے
مین بیٹھے ہونگے تم اونسے پوچھنا کہ نوابصاحب کہان ہین۔ پوچھینگے
وجہ۔ کہنا کہ ہماری بھانجی کو اونھون نے دیکھنے کو بلایا تھا سو
اوسکو لیکے حاضر ہوئے ہین۔

مالن۔ (ہنسکے) بہت بہتر۔ مگر کہین یون بیدھڑک چلے جانے
سے خفا نہو جائین۔

نواب آسمانجاہ۔ نہین خفا نہونگے۔ اسکا میرا ذمہ ہے
بی چمیلی جو نواب تقی خان صاحب کے کمرے مین پہونچین
تو دیکھا لمپ میز پہ روشن ہے اور یہہ کرسی پہ بیٹھے کچھ لکھ رہے ہین

اسکو دہشت جو غالب ہوئی تو آگے نہ بڑھ سکی - چاہتی تھی کہ پھر جائے
کہ نواب تقی خان نے پکارا کون ؟

مالن (کانپ کر) جی لونڈی -

نواب تقی خان - کیا ہے کیا چاہتی ہے ؟ یون بیدھڑک
چلی آتی ہے ؟ تجھکو کسی نے روکا بھی نہین ؟

مالن - جی مین نوابصاحب کے حضور مین آئی ہون - اون کا
حکم ہے کہ مجھکو کوئی روکے نہین - اونھون نے مجھ سے کہا
تھا کہ اپنی بھانجی کو لیئے آنا - سو آج مین لے آئی ہون -

تقی خان - (دلمین) یہ کہنے مین سمجھے ہوئے تھا کہ کہین
دور کی تاک تھی - یہہ معلوم ہی نہین تھا کہ اب گھر پر شُہدہ پن
کرنے لگے - (مالن سے) تمھاری بھانجی کہان ہے ؟ یہین
لے آؤ - اور تم دونون یہین بیٹھو - مین اونکو بلائے لیتا ہون -

نواب تقی خان نواب آسمانجاہ کو بلانے ہی اوٹھے تھے
کہ بی چمیلی مع اپنی مصنوعی بھانجی کے حاضر ہوئین - نواب تقی خان
نے جو دیکھا کہ ایک عورت کمسن نہایت حسین و خوشرو ہے

تو حضرت سلامت لوٹ پوٹ ہوگئے۔ اب کسکا جانا اور کیسا بلانا
ہکا بکا وہین پر کھڑے ہوئے ہین۔

نواب آسمانجاہ بہادر نے دزدیدہ نگہ سے دیکھا کہ حضرت کاجی ادھر آگیا ہے۔ مسکرائے اور ایک ایسی نظر غلط انداز انپر ڈالی کہ یہ مرغ نیم بسمل ہو گئے۔

نواب تقی خان - اے آپ لوگ کرسی پر بیٹھیے۔ قریب آجائیے
مالن - اے حضور! لونڈی کی کیا طاقت کہ سرکار سے برابر کُرسی
نواب تقی خان - نہین وہ بہت نازک معلوم ہوتی ہے کھڑی رہنے مین تکلیف ہوگی۔ اور تم بھی بوڑھی ہوگئی ہو۔ آؤ بیٹھ جاؤ
مالن - تو حضور اوسکو خود ہی آپ کہئے۔ میرا کہنا نہ مانیگی۔ لونڈی کھڑی ہی رہیگی۔
نواب تقی خان - (دل مین) تجھسے تو غرض بھی نہین۔ (مصنوعی نرگس کیطرف) آپ بیٹھ جائیے۔ آپ کو کھڑے کھڑے تکلیف ہوتی ہوگی۔ مجھسے دیکھا نہین جاتا ہے۔

نواب آسمانجاہ نے دوپٹے سے اپنا مُنہ چھپالیا۔ ہنسی تو

بہت آتی تھی لیکن بہت ضبط کئے رہے۔

نواب تقی خان - یہ مجھ سے شرماتی کیون ہین؟

مالن - (مسکراکر) اے تو آپ سے اس سے جان پہچان کب کی ہے؟ بھلا اجنبی سے تو ہر کوئی شرماتا ہے؟

نواب تقی خان - انکا نام کیا ہے؟

مالن - نرگس -

نواب تقی خان - بی نرگس صاحب! اگر آپ خود نہ بیٹھے گا تو مین آپ کو آکر بٹھا دونگا -

یہ کہہ کے نواب تقی خانصاحب نے ہاتھ پکڑ کر اپنی بغل مین ایک کرسی پر بٹھا دیا - اب جو قریب سے صورت دیکھی تو دنگ ہوگئے - اللہ اللہ! کسقدر مشابہت ہے! یہ کیا بات ہی؟

مالن - حضور چونکے کیون؟

نواب تقی خان - کچھ نہین اِن سے اور نواب آسمانجاہ سے کسقدر مشابہت ہے -

مالن - اے حضور کجا وہ - کجا یہہ - کجا آفتاب کجا ذرہ -

نواب تقی خان - یہ نہ کہو - میری آنکھ دن مین تو تمھاری بھانجی کہین اون سے حسن مین بڑھ گئے ہین - اسقدر سرخی وسفیدی اون مین کہان - انکی شادی ہوئی ہے یا نہین؟

مالن - جی نہین ابھی تک تو نہین ہوئی -

نواب تقی خان نے اپنے دل مین سوچا کہ اب جو کچھ ہو ایسی حسین کوئی دوسری ملیگی نہین - اس سے بیاہ کرلو - اور ذات وات کیا - یہ سب ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہے ے

اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

یہ جی مین ٹھانکر مالن سے پوچھا کہ اگر کوئی رئیس زادہ اپنے عقد نکاح مین اسکو لانا چاہے تو تمکو کچھ مضائقہ تو نہین ہوگا؟

مالن - اے حضور ہم لوگ غریب ہین بھلا رئیس زادے کیون ادھر جھکنے لگے - اوسوقت تو اسکی قسمت جاگے -

نواب تقی خان - ہان اگر یہی بات ہے تو مجھ سے بیاہ دو

مالن - (عمداً چونک کر) لے اب حضور دلگی کرتے ہین -

نواب تقی خان - بخدا دل لگی نہین ہے - واقعی مین چاہتا ہون کہ اگر تم اس مہ چاردہ سے میرا بیاہ کردو تو تمکو مالا مال کردون - اور اس سے اطمینان رکھو مین نواب آسمانجاہ بہادر کو راضی کرلونگا -

مالن - اے حضور بڑی پیاس لگی ہے ذرا پانی پلوا دیجئے -

نواب تقی خان نے چاہا کہ آدمی کو پکارین - پھر سوچا کہ یہ تقیہ اچھا ہے کسی طرح اس بڑھیا کو ہٹاؤ تو دو چار باتین اوس غیرت حور سے بھی ہون - کہا کہ اوس کمرے مین صراحی اور گلاس رکھا ہوا ہے جا کے پی لو -

اودھر بی مالن پانی پینے گیئن - ادھر نواب تقی خان نے شوخیان کرنی شروع کین -

نواب تقی خان - بی نرگس صاحب! ذری ادھر تو دیکھئے - یا اللہ مین اسقدر گیا گذرا آخر کسی نہ کسی سے بیاہ کیجئے گا - تو مجھ مین کیا عیب ہے - مین آپ کے غلام کیطرح خدمتگذاری مین حاضر رہونگا

(ہاتھ کو مُنہ سے اوٹھاکر) کچھ بولیئے تو۔

نرگس۔ لِللہ! مجھے چھیڑیئے نہین!

نواب تقی خان نے جو آواز سُنی تو ذرہی جھجھکے۔ اپنے دل مین کہنے لگے۔ یا اللہ یہ کیا اسرار ہے

صورت وہی رنگ و بو وہی ہے
لہجہ وہی گفتگو وہی ہے

پھر کہنے لگے توبہ یہ کیا خیال خام ہے۔ نواب آسمان جاہ کو عورت بننے کی کیا ضرورت تھی۔ دوسرے یہ کہ مالن اسطرح مجھسے جھوٹ کیون بولتی۔ بصد عجز کہنے لگے کہ پیاری! میرے حال پر رحم کرو۔ جبوقت سے دیکھا ہے کلیجہ قابو مین نہین ہے (ٹوپی پانوٴن پر رکھکر) لِللہ مجھ پر رحم کرو۔ مجھسے بیاہ کرلو۔

نواب آسمانجاہ نے اس مرتبہ ہرچند چاہا کہ ہنسی ضبط کرین لیکن اُنکی گفتگو بے تابانہ اور کلمات عاشقانہ پڑھتے ہی جاتے تھے بے اختیار زور سے ہنس پڑے۔

نواب تقی خان حیرت مین آکر کچھ دور سرک گئے

نواب آسمانجاہ۔ (ہنسکے) واہ بھئی واہ کہان قسمین کھاتے تھے کہ اب بیاہ نہ کرونگا کہان اسقدر محو ہوگئے۔

اب نواب تقی خان کو کاٹو تو لہو نہین بدن مین چُپ خفیف کہین تو کیا کہین۔

نواب آسمانجاہ۔ اب بھی پہچانا یا نہین؟

نواب تقی خان نے دیکھا کہ اب اگر چُپ رہتے ہین تو نہایت ذلیل ہونگے۔ بے اختیار ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ واللہ تمنے خوب ہی چھکایا۔ قائل ہوگیا۔ مجھکو پہلے ہی شک ہوا تھا لیکن اس بڑھیا آتش کی پرکالہ کو تو دیکھو ایسے ایسے فقرے گرم کیے کہ ذرا شک نرہا سچ تو کہو یہ تمکو سوجھی کیا ہے؟

نواب آسمانجاہ۔ شوق دیدار یار لیے جاتا ہے۔ اسلیئے یہہ بھیس بدلا ہے۔ مین امتحان کرنے آیا تھا کہ تم مجھکو اس لباس مین پہچان سکتے ہو یا نہین۔ جب تم نے نہ پہچانا تو پھر کون پہچان سکیگا۔

نواب تقی خان۔ اسمین تو شک نہین کہ تمکو کوئی نہین پہچان

سکیگا۔ اور چونکہ تمھارے لب ولہجہ سے کوئی واقف نہین ہے۔ تمھاری طرف کسیکا گمان بھی نہ جائیگا۔ لیکن لِلّٰہ! تمکو یہہ سوجھی کیا ہے؟۔ یہہ بڑی بُری بات ہو۔ تم ایسے بے صبرے کیون ہو؟

نواب آسمانجاہ۔ بھئی اسوقت نصیحت نہ کرو۔ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اور للّٰہ جاتے وقت ٹوکو نہین۔ بلکہ دعا کرو کہ وہان سے فائز المرام پھرین۔

نواب تقی خان۔ آمین!

نواب آسمانجاہ۔ ہمارے کمرون کے دروازے بندکردو اور اگر کوئی ملاقات کو آئے تو کہدینا کہ طبیعت اچھی نہین ہے مین اوس چور دروازے سے جاتا ہون۔ اوسکو کھلا ہی رہنے دینا۔ کھانے کے وقت تک پہونچتا ہون۔

نواب تقی خان۔ خدا حافظ۔ مگر واللہ تم نے یہہ چال عورتون کی کہانسے اوڑائی؟

نواب آسمانجاہ۔ (ہنسکے) وقت پر سب کچھ سوجھ جاتا ہے۔

پہلی ملاقات

ابھی تک نواب آسمانجاہ بہادر اپنے جانے کی دُھن میں تھے۔ لیکن جب سامان درست ہو چکا اور دروازے سے قدم بڑھا چکے تو جی میں پچھتانے لگے کہ ناحق یہ حرکت کی۔ اگر کسی پر راز افشا ہو جائے یا کہیں خورشیدی بیگم کے کانوں تک یہ خبر پہونچے تو نہایت بُرا ہوگا۔ لیکن باوجودیکہ یہ سب خیالات دل میں متواتر پیدا ہوتے تھے۔ اسپر بھی قدم پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔ یہانتک کہ بڑی بیگم صاحب کے محلسرا کی ڈیوڑھی پر پہونچے۔ نواب آسمانجاہ بہادر باوجودیکہ بہت دلیر تھے لیکن یہان پر انپر بھی خوف غالب ہوا اور تمام بدن میں رعشہ ہو آیا۔

نواب آسمانجاہ۔ بی مالن پھر چلو مجھے خوف معلوم ہوتا ہے قدم آگے نہیں بڑھتے۔

مالن۔ (ہنسکے) اے حضور ہمت نہ ہارئیے چلے چلئے۔ اب

باقی کیا رہا ہے - وہی بالاخانے پر تو سب رہتی ہین -

نواب آسمانجاہ - اب جو ہو مجھ سے تو نہ جایا جائیگا ؎

قسمت تو دیکھئے کہ کہان ٹوٹی جاکمند
دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہگیا

اُن دونون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ گل بہار ڈیوڑھی پر آئی اور بی چمپیلی کو دیکھ اسقدر گرم ہوئی کہ نواب آسمانجاہ کے ہوش بجا نرہے - نواب آسمان جاہ نے دوپٹے سے مُنہ ڈھانپ لیا -

گل بہار - اے ہان سچ کہتی ہون - ایک دن کی بات ہو تو انسان چپ رہے - یہ روز روز کی دیر کیسی؟ کیا تمکو نوکری اپنی بھاری پڑی ہے؟ کیا تمھارا کوئی نوکر ہے یہان جو روز روز تمکو یاد دلائیگا؟ - اور ہان وہ بھانجی تمھاری کہان ہے؟ بیگم صاحب کا حکم ہے کہ اوسکو بھی لئے ہوئے حاضر ہو -

مالن - (نواب آسمانجاہ کیطرف اشارہ کرکے) یہ کیا لئے

آئی ہون - تم تو ناحق کی حجت تکرار کرتی ہو -

گل بہار - ہان یہ ہے - تو بس اب ہم جاتے ہین بیگم صاحب کو اطلاع کرتے ہین -

مالن - لے اب تو چلنا ہوگا - نہین تو مجھ پر بھی بدنامی آئیگی اور ساری بات کھل جائیگی -

نواب آسمان جاہ - چلو لیکن اب قسم کھاتا ہون کہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرونگا - مجھکو ذری الگ بٹھانا -

اندر محلسرا کے جو پہونچے تو نواب آسمان جاہ بہادر نے ایک چھوٹا سا خانہ باغ دیکھا - پھولون کے گملے موقع موقع سے رکھے ہوئے تھے - روشین صاف - کیاریان شاداب - ہر شئے نایاب - اپنے دل مین سوچنے لگے کہ اللہ رے سلیقہ مکانون مین شیشون کے کیواڑ دیکھے - پنکھے جابجا لگے ہوئے تھے - ڈوری سرخ ٹول سے منڈھی ہوئی تصویرین دیوارگیرین - موقع موقع سے لگی ہوئی - دالان مین تخت کا فرش بچھا ہوا - اوسپر بڑی بیگم و چھوٹی بیگم اور دو چار

بیٹھی ہوئی باتین کر رہی تھین۔

مالن۔ دیکھئے بڑی بیگم صاحب وہ بیٹھی ہوئی ہین۔

نواب آسمانجاہ اپنے دل مین نادم ہوئے جاتے تھے کہ یہ کیا حرکتِ ناشایستہ مجھ سے سرزد ہوئی۔ کسیکے گھر جاکے پرائی عورتون کو دیکھنا خلاف شرافت ہے۔ لیکن اب کرون تو کیا کرون۔ مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ بی چمیلی سے کہا کہ جلد چلی چلو۔

اتنے مین بڑی بیگم پکارین کہ کون جاتا ہے؟

نواب آسمانجاہ کا کلیجہ سن سے ہوگیا۔

مالن۔ جی لونڈی ہے۔

چھوٹی بیگم۔ مالن معلوم ہوتی ہے۔

بڑی بیگم۔ تم اسقدر دیر کرکیون آیا کرتی ہو؟ تمھارا انتظار لڑکیان دیکھ رہی ہین جلد جاؤ۔

مالن۔ حضور ابھی گئی۔

بی چمیلی اور نواب آسمانجاہ وہانسے روانہ ہوئے۔

بالاخانے پر پہونچے -

نواب آسمان جاہ با نرگس مصنوعی کے دل کا عجب حال تھا - بلیون تڑپ رہا تھا - اور تمام اعضا کانپ رہے تھے - بی مالن سے نے انکا جو یہ حال دیکھا تو بہت سمجھایا - اور کہا کہ حضور اگر آپ کا یہی حال رہا تو سارا بھید کھل جائیگا - اے مجھکو تو دیکھئے عورت ذات ہو کر کسقدر ڈھیٹ ہون - اتنے مین مشتری بیگم نے پکارا اور بی چمپیلی اور نرگس مصنوعی حاضر ہوئین -

مالن - اے بیٹا بیگم صاحبون کو بندگی کرو - یہ تمھاری خوش قسمتی تھی کہ یہانتک باریاب ہوئین -

نرگس مصنوعی نے نہایت جھک کر خورشید بیگم و مشتری بیگم کو بندگی کی - اور گھونگھٹ نکالکر الگ جا بیٹھی -

مشتری بیگم - (مسکرا کر آہستہ سے) بہن! تم نے کچھہ تمیز کیا؟

خورشید بیگم - (دبے دانتون) ہان ذری جھلک

سی آگئی۔

مشتری بیگم۔ اے جھلک کیسی۔ بالکل نقشہ اوتار لیا ہے

خورشیدی بیگم۔ (مالن سے) یہی تمھاری بھانجی ہے؟

مالن۔ جی ہان۔

مشتری بیگم۔ نام کیا ہے؟

مالن۔ نرگس۔

مشتری بیگم۔ تو اتنی دور جا کر کیون بیٹھی ہے نرگس ادھر آؤ۔

اب بی نرگس کی بلا ہلتی ہے۔ کہان اسی تمنا مین شب و روز دعائین مانگتے تھے کہ جمال یار نصیب ہو۔ اور جب دو بدو ہوئے صرف دو چار ہاتھ کا فاصلہ رہا تو آنکھین بھی نہ اوٹھ سکین۔ تمام بدن مین ان کے رعشہ تھا اور دل ہی دل مین اپنے پچتا رہے تھے کہ کیون آئے۔ ہر چند ولولہ شوق بڑھتا جاتا تھا۔ اور پیاری پیاری صدائین دل مین گھبی جاتی تھین۔ لیکن رعب حسن اسقدر غالب تھا

کہ ابتک انھون نے دیکھا تک نہ تھا کہ خورشیدی بیگم
کون ہین اور کہان بیٹھی ہین۔ صرف اتنا جانتے تھے
کہ دونون پریون مین سے ضرور ایک خورشیدی بیگم
ہین۔ جبکہ مشتری بیگم نے انکو بُلایا۔ تو یہہ اور بدن چراکے
چپکے بیٹھ رہے۔ اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کی۔
بی چمیلی ایک آتش کی پرکالہ تھین۔ اسنے دیکھا کہ نواب
آسمان جاہ بہادر پر خوف غالب ہوگیا ہے۔ ایسا نہین کہ
راز سربستہ طشت ازبام ہو جاوے۔ بہت سخت و سُست
اپنی مصنوعی بھانجی کو کہا کہ مجھکو یون رسوا کرتی ہے بیگمون کے
دربار مین بے وقری کراتی ہے۔ اگر ایسی ہی شرم تھی توکیون
یہان آنے کی خواہش کی سچ ہے۔ پھر اپنے خون کی اور ہی
بات ہوتی ہے۔ اگر میری سگی بھانجی توتی تو میری بات
ہرگز نہ اوٹھاتی۔ اور یہہ شرم بیجل کبھی نکرتی۔
خورشیدی بیگم ۔ اے خفا نہ ہو۔ بیچاری پہلے پہل
آئی ہے۔ رعب او سپر طاری ہوگیا ہے معلوم ہوتا ہے

کہین آتی جاتی ہنین۔

مشتری بیگم۔شاید برابر دیہات پر رہتی ہے۔پوری گنواری ہے۔

مالن۔جی ہنین خوب پڑھی لکھی ہے۔زبان ایسی قینچی کیطرح چلتی ہے کہ ہملوگون کے یہان کوئی اس سے گفتگو ہنین کرسکتا مُل کیا جانے اسوقت کیا ہو گیا ہے۔

خورشیدی بیگم۔اہا پڑھی لکھی ہوئی ہے؟

مالن۔جی ہان خطوط لکھ لیتی ہے۔

اب جو ان سبھون مین ادھر باتین ہونے لگین تو نواب آسمان جاہ بہادر کو موقع ملا۔ اور دزدیدہ نگہ سے ان لوگون کو دیکھنا شروع کیا۔چونکہ تصویر دیکھ ہی چکے تھے فوراً خورشیدی بیگم کو پہچان لیا۔ اوسوقت خورشیدی بیگم ہلکی پیازی رنگ کا دوپٹا اور اودی گرنٹ کا پائجامہ پہنے ہوئے تھین۔کانون کی لو مین زمرد کے آویزے لٹکتے تھے۔ ہاتھون مین فیل دندان کی گوکھرو دار چوڑیان پہنے تھین۔عجب

جادو فریب اُبلا پڑتا تھا۔ یہہ تو تصویر ہی دیکھ کے دیوانہ ہو گئے تھے۔ اب جو اصل دیکھی تو ایک سکتے کا عالم ہو گیا۔ دلمین کہنے لگی کہ یہہ شوخی یہہ چالاکی مصور کہان کھینچ سکتا ہے۔ کیا قد ہے۔ کیا صورت ہے۔ کیا رخ ہے۔ کیا طلعت ہے۔ بدن ہے کہ سانچے مین ڈھلا ہے۔ شوخی ہے کہ بدن مین کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ یہہ از قسم انسان ہے یا پریزاد ہے۔ واللہ عجب حسن خداداد ہے۔ اپنے دل مین چُھپکے چُھپکے یہہ شعر پڑھنے لگے۔

شعر

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہہ خورشیدی بیگم کو دیکھ ہی رہے تھے کہ خورشیدی بیگم کی بھی نظر پڑ گئی۔ آسمانجاہ نے جلدی سے سر نیچا کر لیا۔ خورشیدی بیگم ہنس پڑین۔

مشتری بیگم۔ کیون ہنسین کیون؟

خورشیدی بیگم۔ یہہ مجھے دیکھ رہی تھین۔ لیکن میرا دیکھنا تھا کہ جلدی سے سر نیچا کر لیا۔ معاذ اللہ! اسقدر بھی شرم اور

باوجود اتنی پڑھی لکھی ہونے کے۔ مگر بہن (کان مین) تمنے بہت ٹھیک کہا تھا۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ سگے بھائی بہن ہین۔

خیر اوسدن تو اتنی ہی بات ہوئی۔ بی مالن اپنا کام کر مع مصنوعی بی نرگس کے رخصت ہوئین۔

خورشیدی بیگم۔ کل پھر اسکو لے آنا۔

مالن۔ بہت اچھا۔

جب نواب محتشم الدولہ کے مکان سے یہ لوگ کچھ دور نکل گئے اور سڑک پر آگئے تو بی چمیلی نے کہا واہ حضور واہ کہان اسقدر گرماگرمی کہان یہ بے نمکی؟

نواب آسمان جاہ۔ خدا جانے مجکو کیا ہوگیا تھا۔ ہای پھر یہ موقع ہاتھ نہ لگے گا۔ لیکن غور تو کرو آج پہلا دن تھا اسقدر جرأت جو مین نے کی کوئی دوسرا کر سکتا تھا۔ لیکن تمھارا بلا کا کلیجہ ہے۔ مین تمھارا قائل ہوگیا۔ کہو پھر کل لیچلوگی نا؟

مالن۔ لے اب حضور جانے کیا کیجے گا۔ مجھ سے آپ سے

تو ایک ہی دن کا وعدہ تھا۔

نواب آسمانجاہ - اور جو خورشیدی بیگم نے تمکو مجھے لانے کہدیا ہے اونکو کیا جواب دوگی؟

مالن - اے حضور اوسکی بہت کچھ تدبیر ہے۔ کہدونگی کہ اوسکے گھر پر سے طلبی آئی اور وہ مکان چلی گئی۔

نواب آسمانجاہ - نہین نہین ایسا نہ کرو۔ مجھکو کل پھر لے چلو۔

مالن - حضور! روز روز کے لیجانے مین بڑی خرابی ہے۔ کہین معلوم ہوگیا تو لونڈی کہین کی نہ رہیگی۔

نواب آسمانجاہ بہادر نے دیکھا کہ یہ عورت اسطرح رام نہ ہوگی۔ کہنے لگے سنو بی چمیلی! کل پھر اگر لے چلو تو پچاس روپے تمھارے نذر ہین۔

مالن - خیر جب حضور اسقدر اصرار کرتے ہین تو لونڈی کا کیا اختیار ہے۔ کل تیار رہیگا۔ وہی چراغ بتی جلے مین آؤنگی۔

نواب تقی خان انکار اہ دیکھ رہے تھے کہ یہ اوسی چور دروازے

سے برآمد ہوئے۔ نواب تقی خان چونک پڑے۔

نواب تقی خان۔ واللہ تم نے تو وہ بھیس بدلا کہ ہمیشہ دھوکا ہو جاتا ہے۔ کہو کیا ہوا؟ کچھ احوال تو بیان کرو۔

نواب آسمان جاہ۔ یہ کپڑے اوتار آؤن تو بالکل قصہ وہان کا کہہ سناؤن۔ ایسا نہین کہ کوئی اس لباس مین دیکھ پائے۔

نواب آسمان جاہ فورًا زنانے کپڑے اوتار منہہ ہاتھ دھو اپنا لباس پہن نواب تقی خان کے پاس آئے اور سارا قصّہ بیان کیا۔

نواب تقی خان۔ بھائی اب جو ہوا سو ہوا۔ اپنی قسمت پر شکر کرو کہ کسی نے دیکھا نہین۔ اگر کوئی دیکھ پاتا تو کہو کیا ہوتا؟۔ اب اس خیال سے درگزرو۔ پھر اودھر رُخ نکرو۔

نواب آسمان جاہ۔ ایک مرتبہ اور۔ پھر تم سے وعدہ کرتا ہون کہ نہ جاؤنگا۔

دوسری ملاقات

دوسرے روز موافق وعدے کے بی چمیلی بعد نماز مغرب نواب آسمان جاہ بہادر کے درِ دولت پر حاضر ہوئین - آسمانجاہ بہادر زنانے کپڑے پہن اوسکے ہمراہ ہوئے - خورشیدی بیگم و مشتری بیگم انکا انتظار دیکھ ہی رہی تھین کہ یہ پہونچے - آج یہ دلمین ٹھانکر گئے تھے کہ جو ہو سو ہو آج چپکے رہونگا - بندگی کر قریب جا بیٹھے

مشتری بیگم - (کان مین) بہن! کچھ سمجھ مین نہین آتا کیا بات ہے - اسقدر رستا بہت -

خورشیدی بیگم - خدا کے کارخانے ہین عزیزیون مین بھی دو ایک ایسے نکل ہی آتے ہین -

مشتری بیگم - آج تو کچھ ڈھیٹ سی دکھائی دیتی ہے کل پہلا روز نہ تھا؟

خورشیدی بیگم - مین نے تو کہا ہی تھا - کیون بی نرگس تمھارا اصل مکان کہان ہے -

نرگس - (آواز بدلکر) لکھنو -

مشتری بیگم۔ اللہ تو اسقدر دور سے کیون آئین
کیا یہان قیام کرنے کا ارادہ ہے؟
نرگس۔ جی ہان چند ے تو رہونگی۔
خورشیدی بیگم۔ کیا نوکری کی تلاش مین آئی ہو؟
بی نرگس سوچنے لگین کہ اگر ہان کہتی ہون اور
انھون نے رکھ لیا تو اس مین شک نہین برابر ساتھ
رہنا ہوگا۔ لیکن مس ٹامسن یا نواب محتشم الدولہ کی نظر
پڑگئی تو سخت مصیبت ہوگی۔
خورشیدی بیگم۔ کیون چپ کیون ہوگئین آخر
شرم کی کیا بات ہے۔ اگر نوکری کی خواہش ہے تو
کہو مین رکھ لونگی۔
نرگس۔ یون تو حضور کی بے دامون لونڈی بنی ہوئی
ہون۔ لیکن مین صرف خالہ جان کے دیکھنے کو آگئی
تھی۔ کچھ دن رہ کے پھر گھر چلی جاؤنگی۔ مین اپنی سرکار
سے ایک مہینے کی رخصت لے کے آئی ہون۔

مشتری بیگم۔ اے اوسیدن بی چمپیلی نے ہم سبھون سے کہا کہ تم نوکری کی خواہش مین گھر سے آئی ہو کیون بی چمپیلی کہا تھا یا نہین۔

اب بی چمپیلی گھبرائین کہ اسکا کیا جواب دون۔ یہ تو بڑی بری ہوئی لیکن نواب آسمان جاہ فوراً اسکو نباہ لیا

نرگس۔ اے حضور اپنی خالہ کی اور بات ہوتی ہے۔ بھلا دیکھیے۔ یہ لونڈی تو انکے دیکھنے کو اتنی دور سے ریل کا خرچ برچ دیکے تھکی ماندی یہان آئی۔ لیکن انکو یہی خیال ہوا کہ مین نوکری کی تلاش مین آئی ہون۔ اللہ جانتا ہے جو نوکری کا خیال بھی دل مین کیا ہو۔ جیسا آپ نے (مالن کی طرف مخاطب ہوکر) اوسدن کہا تھا سچ ہے۔ اپنا پت کی بات اور ہوتی ہے۔ لیکن آپ جو کچھ کہیے یا سمجھیے مین آپ کو اپنی خالہ کیا ماں کے برابر سمجھتی ہون۔ چار برس سے دیکھا نہین تھا۔ دل گھبرا اوٹھا۔ رخصت لے کے آپ کے دیکھنے کو چلی آئی۔

بی چمیلی - (مسکراکر) بھائی اب تمسے تقریر کون کرے - تمھاری زبان تو قینچی کیطرح چلتی ہے - ہان کیسے نہ کہون کہ شک نہ ہوا تھا - بیشک مین نے یہی خیال کیا کہ شاید تمکو نوکری کی خواہش ہے جو اتنی دور سے آئین -

خورشیدی بیگم - بہن یہ تمنے ان دونون کو اسوقت لڑوادیا - تمکو بی مالن کا نام لینا کیا ضرور تھا -

مشتری بیگم - خیر وہ جو کچھ ہو - لیکن اسوقت بی نرگس کی گفتگو تو سُنی سچ مچ لب ولہجہ کیا صحیح ہے

خورشیدی بیگم - آخر پھر لکھی پڑھی ہے نا (نرگس سے) یہ تم نے پڑھنا لکھنا کہان سیکھا؟

نرگس - جی مین بچپنے سے وہین پلی پرورش پائی - میری سرکار میرا بڑا خیال رکھتی ہین - اللہ اونکو سلامت رکھے - پڑھایا لکھایا - کپڑون سے روپیہ پیسون سے مالامال کردیا -

خورشیدی بیگم - تمھاری سرکار کا نام کیا ہے؟

نرگس - جی اختر النسا - لیکن سسرال سے شہزادی بیگم کا خطاب ملا ہے - اون کے بھائی بھی تو دو برس سے اسی شہر مین ہین - دو مہینے ہوئے کہ دو روز کے واسطے اپنی بہن کو دیکھنے گئے تھے - سرکار نے کہا بھی کہ ہمین بھی کلکتہ لے چلو - اوسپر جواب دیا کہ جب بیاہ کا دن قریب رہ جائیگا تو بلوا لینگے - کوئی یہان بڑے امیر زادے صاحب ہین اونھین کی بیٹی سے نسبت لگی ہے -

خورشیدی بیگم - (جلدی سے) شہزادی بیگم کے بھائی کا نام کیا ہے؟ تم جانتی ہو؟

نرگس - اے لو کیون نہین - برابر ساتھ ہی رہے - اونکا نام نواب آسمان جاہ بہادر ہے -

خورشیدی بیگم نے نام جو سنا تو اب شرمانے لگین دونون رخسارے تمتما گئے اور مسکرا کر سر نیچا کر لیا -

نواب آسمان جاہ کے دل کا حال اوسوقت نہ پوچھو اونکو شادی مرگ ہو گئی یہی جی چاہتا تھا کہ خورشیدی بیگ

کے دست حنائی اور لب ورخسار سرخ کا بوسہ لے لیجئے۔
لیکن ضبط کر کے رہ گئے۔

مشتری بیگم۔ (آہستہ سے) یہ کہئے یہ تو آپ کی سسرال سے آئی ہین۔ لو اچھا ہوا۔ تم تو چاہتی ہی تھین اسکو گانٹھ لو۔ آسمانجاہ کا نیک و بد دریافت کر لو۔

خورشیدی بیگم۔ تو کیا اپنی قرابت مین اون کے کوئی نہ تھا جو یہان اسقدر دور بیاہنا چاہتے ہین؟

نرگس۔ جی! لڑکیان تو بہت ہین۔ لیکن سُنتی ہون کہ جس لڑکی سے نسبت لگی ہے وہ بڑی حسین پڑھی لکھی سلیقہ مند ہے۔ مگر یقین نہین آتا کہ اون سے بڑھکر کوئی حسین ہو۔

خورشیدی بیگم۔ کیا وہ بڑے حسین ہین؟

نرگس۔ اے حضور یہی معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب پردہ زمین پر اوترآیا ہے۔

خورشیدی بیگم۔ اچھا تمسے زیادہ خوبصورت ہین؟

نرگس۔ بھلا مین بھی کسی حساب مین ہون۔ کہان ذرہ

کہان آفتاب۔ میری بھی کوئی صورت ہی۔

خورشیدی بیگم۔ یہ نہ کہو۔ اللہ جانتا ہے تم ہزارون مین ایک لاکھون مین ایک نکلوگی۔ اور اگر ہماری طرح بناؤ چناؤ سے رہو تو ہمسے کہین اچھی معلوم ہو۔ جسدن سے تمکو دیکھا ہے اوسیدن سے تم سے ایک طرح کی محبت ہوگئی ہے۔ مین حسن کو بہت دوست رکھتی ہون۔

اسیری نرگس (یا نواب آسمانجاہ کہہ لیجئے) کا دل بلیون اوچھل پڑا۔ اور اس اخیر کے فقرے نے اِن کو فلک الافلاک پر چڑھا دیا۔

نرگس۔ حضور۔ میری قدر کرتی ہین۔ لونڈی کی عزت بڑھاتی ہین۔ حضور مین مروت و اخلاق۔ شیرین بیانی اسقدر ہے کی ہے کہ یہی جی چاہتا ہے۔ برابر حضور ہی کے زیر سایہ ہون۔

خورشیدی بیگم۔ تو پھر رہونا؟ ہماری تو دلی آرزو ہے اللہ جانتا ہے ہم بہت خوش ہونگے۔

نرگس۔ حضور رہنے کو تو لونڈی عمر بھر رہے لیکن

بغیر سرکار کی اجازت کے کیسے رہون - یہ نمکحرامی مین داخل ہوگا - جب سرکار یہان تشریف لائینگی تو حضور سے بھی کبھی نہ کبھی ضرور ملاقات ہوگی - کہین ایسا ہوسکتا ہے کہ ایسے گھرانے سے آمد ورفت نہو اوسوقت مجھکو اون سے مانگ لیجیئگا - اور جب وہ اجازت دینگی تو لونڈی پھر تا زندگی حاضر رہیگی - خدا جانے نواب آسمان جاہ بہادر کو کیا ہوا - شاید کسی سے سنا نہ ہوگا -

خورشیدی بیگم - کیا؟

نرگس - اب کیا عرض کرون - شاید خلاف طبیعت ہوا

خورشیدی بیگم - نہین نہین بے اندیشہ کہڈالو -

نرگس - یہان پیغام بھیجنا تھا - اگر آپ دونون مین سے کسیکی نسبت اون سے قرار پاتی تو البتہ خاصہ جوڑ ہوتا - یون کتنا ہی لوگ کہین مجھکو یقین ہی نہین آتا کہ اور بھی کوئی حسین مہ جبین ہوگی -

مشتری بیگم نے خورشیدی بیگم کیطرف دیکھکر

ہنس دیا۔

مشتری بیگم۔ کیا بی مالن نے تم سے کچھ نہین کہا؟۔

نرگس۔ جی نہین۔

خورشیدی بیگم۔ تو مجھ سے سن لو۔ تمھارے نواب صاحب کی نسبت بہن مشتری سے قرار پائی ہے۔

مشتری بیگم۔ خدا نکرے۔ بس چپ رہو۔ کہدونگی بہت بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہو۔

ان سبھون مین یہ باتین ہو ہی تھین کہ ایک مہری نے آکے کہا کہ بڑی بیگم صاحب آپ دونون صاحبون کو بلا رہی ہین۔ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم اوٹھین۔

خورشیدی بیگم۔ بی نرگس ابھی یہین بیٹھی۔ ہملوگ جلد چلے آتے ہین۔

بی جمیلی کو لالچ نے گھیرا۔ خیال کیا کہ اسوقت لیچلو کل پھر روپیہ لے کے انکو لے آنا۔ یہ سوچ کے کہا کہ اب رات زیادہ آگئی ہے۔ اسوقت جانے دیجئے۔ کل مین پھر

انکو لے آؤنگی۔

خورشیدی بیگم۔ نہین ابھی بیٹھنے دو۔

مشتری بیگم۔ نہین اب جانے دو۔ خالہ جان نے بُلایا ہے۔ نمعلوم کتنی دیر وہان ہو۔ کیا کام ہے کیا نہین ہے

غرضکہ یہ دونون بہنین بڑی بیگم صاحب کے پاس پہونچین۔ اور بی چمیلی و نرگس مصنوعی رخصت ہوئین۔ رستے مین مالن نے کہا کہ آج تو حضور نے کمال کیا۔ وہ وہ فقرے سنائے کہ میرے ہوش گم ہوگئے اور دیکھئے تو عورتونکی زبان کس لہجہ سے اداکی۔

نواب آسمانجاہ۔ کل تم مجھکو چوٹی گوندھنا سیکھا دو کیہ مین کل خود اونکی چوٹی گوندھون۔

مالن۔ (ہنسکے) بہت اچھا۔ لیکن حضور روز نہ جائین۔ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ تمھارا کیا بگڑتا ہے۔ فی روز پچاس روپیہ تمھارا مقرر کیا۔

مالن ۔ اے حضور جسم جم جبیئن ۔ روپیہ کی کیا پرواہے ۔

مالن اپنے گھر سدھاری ۔ آسمانجاہ بہادر

اودسی چور دروازے سے آئے ۔ کپڑے اوتار کر نواب

تقی خان سے بالکل حال بیان کیا ۔

نواب تقی خان ۔ اب بات بہت بڑھی جاتی ہے اور

تمکو جہانتک دیکھنا سننا تھا دیکھہ چکے اب مجھہ سے وعدہ

کرو کہ نہ جاؤ نگا ۔

نواب آسمانجاہ ۔ (دلمین جائینگے تو ضرور) اچھا نہین

جائینگے تم ایسے بزدلے کیون ہو ۔

نواب تقی خان ۔ مین بزدلا نہین ہون ۔ ایک دن

کی خرابی مین عمر بھر کی تباہی ہے ۔ یہہ دور اندیشی ہے ۔ تم پر

تو آجکل جن سوار ہے ۔

تیسری ملاقات

آج مالن کچھہ سویرے آئی ۔ اور چوٹی گوندھنا اور پھولون

کے گہنے پہنانا آسمانجاہ بہادر کو سکھانے لگی آدمی
تو ذہین تھے اور وہ بھا ہی کیا مشکل۔ فوراً سیکھ گئے۔ بعد
نماز مغرب۔ نواب محتشم الدولہ کے یہان چلے۔ اوسوقت
خورشیدی بیگم و مشتری بیگم انھین کا ذکر کر رہی تھین۔
نواب آسمان جاہ بہادر نے مالن سے کہا کہ ذری
ٹھہر جاؤ۔ دیکھون تو سہی کیا کہہ رہی ہین۔

مشتری بیگم۔ بہن سچ کہو نرگس کیسی حسین ہے اگر
ہملوگون کا سا بناؤ چناؤ کرے تو ہم سبھون سے کچھ
فرق نہو۔

خورشیدی بیگم۔ بہن تم صرف حسن کو کہتی ہو
زبان کیسی صاف۔ فقرے کیسے دلچسپ۔ خواندہ۔
تربیت یافتہ۔ ایسی عورت تو نیچ قومون مین کیا بڑے
بڑے شریفون اور امیرون کے گھرون مین نہو گی
اور مجھکو خدا جانے کیون اس سے ایک طرح محبت
ہوئی جاتی ہے۔ شہزادی بیگم کے خوش قسمت ہونے

مین کچھ شک نہین ہے۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) تمھاری محبت کی ایک وجہ اور بھی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ کیا؟۔ توبہ سمجھی۔ نہین اللہ جانتا ہی بلکہ اونکا تو کبھی خیال بھی نہین ہوتا۔ محبت درکنار صرف اتنا جانتی ہون کہ اون سے نسبت قرار پائی ہی بیاہ ہوگا۔ بہن جس سے کبھی بات نہ کی ہو۔ جسکی صحبت مین کبھی نہ رہی۔ اوس سے محبت کیا خاک ہو۔ ہم سچ کہتے ہین بی نرگس نے میرا دل چھین لیا۔ مجھکو محبت ہوئی جاتی ہے۔ ہاے کسطور سے اسکو روکون۔

مشتری بیگم۔ شہزادی بیگم سے مانگ لو۔

خورشیدی بیگم۔ یہ تو کبھی نہوگا۔ بعد بیاہ ہوجانے کے مضائقہ نہین لیکن اسوقت نہایت شرم کی بات ہے۔ اسقدر دیر ہوئی ابھی تک وہ سب آئین نہین بی چمیلی نے جو یہ سنا تو کہا کہ اب حضور چلین

ایسا نہین کسی مہری کو بھیجدین تو یہ سب بات کھل جاے۔

نواب آسمانجاہ و بی چمپیلی پہونچین۔ اور نہایت جُھک کر سلام کیا۔ خورشیدی بیگم نے جو نرگس کو دیکھا تو مارے خوشی کے چہرہ سرخ ہوگیا۔ نہایت تپاک سے کہا کہ ذری قریب آنکر بیٹھ جاؤ۔

مشتری بیگم۔ آج تو بی نرگس تمنے اسقدر دیر لگائی کہ ہم سمجھے تم نہ آوگی۔

نرگس۔ ایسا ہو سکتا ہے بیگم صاحب۔ آپ لوگون کی مروت غربا نوازی۔ مہربانی کبھی بھول سکتی ہون۔ اللہ جانتا ہی یہی جی چاہتا ہے کہ برابر حضور لوگون کے قدمون لگی رہون۔

خورشیدی بیگم۔ بجا۔ یہہ سب زبانی جمعخرچ ہے۔ اگر رہنے کا ارادہ ہے تو پھر رہ کیون نہین جاتین۔ ہماری تو دلی تمنا ہی کہ تم ہمارے پاس رہو۔

نرگس۔ اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اسوقت بغیر سرکار کی اجازت یہان ٹھہر جانا نمکحرامی مین داخل ہوگا۔

اونکو راضی کرلون تو پھر حضور کے یہان خوشی خوشی حاضر ہونگی۔

مشتری بیگم۔ اس سے تم اطمینان رکھو۔ تمھاری شہزادی بیگم تمھارے یہان سے رہنے مین کچھ نہ کہینگی۔ بلکہ خوش ہونگی۔

نرگس۔ اے کیون نہین۔ آخر یہ بھی تو بڑا گھر ہے۔

مشتری بیگم۔ نہین یہ بات نہین ہے۔ (ہنسکے) کیون بہن کہہ دون؟

خورشیدی بیگم۔ (مسکراکر) واہ اس مین ہنسی کیسی۔ کیا کسیکی چوری ہے۔ اے لو مین خود کہے دیتی ہون۔ سنو بی نرگس۔ تمھارے (جلدی سے) شہزادی بیگم کے . . .

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) اوّوہ! تو کہڈالو نا۔ چپ کیون ہوگئین؟۔ واہ آدھا پیٹ مین آدھا مُنہ مین۔

خورشیدی بیگم نے چاہا کہ فرّاٹے سے کہڈالین لیکن مشتری بیگم و نرگس دونون انکی طرف دیکھ رہی تھین یہ نہایت لجائین اور شرماکر چُپ ہو رہین۔

مشتری بیگم۔ بس دیکھ لیا بڑی بیچاری دلیر بن کے آئی تھین

نرگس - اے سچ تو حضور اب کہتے آپ چپ کیون ہوگئین؟

کیا شہزادی بیگم کو حضور جانتی ہین؟

مشتری بیگم - (ہنسکے) اونکو نہین - اونکے بھائی کو خوب

جانتی ہین -

نرگس - (مسکراکر) - اب حضور دل لگی کرتی ہین - مین کیا جواب دون

مشتری بیگم - اللہ جانتا ہے ہنسی نہین ہے - اسنے قسم

دے کے پوچھ دیکھو - یہہ شہزادی بیگم کے بھائی کو جانتی ہین یا نہین

خورشیدی بیگم - (منہہ بناکر) جاؤ یہہ ہنسی مجکو بھاتی نہین

مشتری بیگم - اے تو اسمین جھینپتی کیون ہو؟ - جب نسبت

ہوئی تو اونکو جانا یا نہین؟ - سنو بی نرگس تمھارے نوابصاحب

کی نسبت انھین سے قرار پائی ہے - اور وہ لڑکی حسین مہ جبین

پری پیکر لکھی پڑھی ہوشیار عقلمند جو سنا ہے وہ بھی میری پیاری

بہن ہین -

خورشیدی بیگم - اور بھی دو چار چھوٹی چھوٹی تعریفین کردو -

نرگس - اللہ جانتا ہے سب سچ - آپ کی جتنی تعریف کیجئے

کم ہے۔ (اپنے سرکی آپ بلا لے گے) صدقے اوسکی خدائی کے۔
میری دلی آرزو برآئی۔ ہم سوچتے تھے کہ نواب آسمانجاہ بہادر
جیسے حسین شخص کو اوسی انداز کی بیوی ملنی چاہئے۔ جب لوگون نے
کہا تھا کہ وہ لڑکی بڑی حسین ہے تو مجھکو باور نہوتا تھا لیکن
اب تو اپنی آنکھون دیکھا۔ سچ ہے خدا جوڑا ملا ہی دیتا ہے۔
مشتری بیگم۔ (ہنسکے) تم نواب آسمانجاہ بہادر کی اسقدر
تعریفین کر رہی ہو جیسے معلوم ہوتا ہے تمھارا جی اونپر آگیا ہے۔
نرگس۔ اے بھلا وہ ایسی ایسی صورتین چھوڑکر ادھر کیون
دیکھنے لگے۔ مین بیچاری کس حساب مین ہون۔
رشیدی بیگم۔ یہہ تو نہ کہو۔ اللہ جانتا ہے تم نوابون۔
شہزادون کے محلون کے قابل ہو۔ اور یہہ تو مین ماننے کی نہین کہ
شہزادی بیگم کے بھائی تمکو دیکھین اور پھر تمسے محبت نکرین۔ مین
نے اتنے ہی دنون دیکھا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ
گویا برسون کی ملاقات ہے۔ مشکلکشا کی قسم بی نرگس
مجھکو تم سے محبت ہوگئی ہے۔

نرگس۔ (مارے خوشی کے) حضور قدردانی کرتی ہین۔ اور
اب لونڈی محبت کی بات کیسے کرے۔ لیکن تیسون پارے
کی قسم جو جی چاہتا ہو کہ ایکدم بھی حضور کے قدمون سے
الگ ہون۔ لیکن کیا کرون نمک کا پاس کرنا ہی ہوتا ہے
اگر بن پوچھے سرکار کے رہجاؤن تو خدا جانے وہ اپنے
دل مین کیا سمجھین۔ اور نوابصاحب کی بات جو حضور
فرماتی ہین تو اس مین شک نہین وہ میرا بڑا خیال کرتے ہین
کسواسطے کہ ہماری مان نے اونکو دودھ پلایا ہے۔
مشتری بیگم۔ اہا یہ کہو۔ تو وہ اور تم رضاعی بھائی بہن
ہو۔ بہن تم نے ایک طرحسے ٹھیک کہا تھا۔
نرگس۔ حضور نے کیا فرمایا تھا؟
خورشید بیگم۔ چونکہ صورت تمھاری تمھارے نوابصاحب
سے بہت ملتی ہے اسلئے مین نے پہلے ہی روز دیکھ کے کہا
تھا کہ تم دونون مان جائی بھائی بہن ہو۔
نرگس۔ تو کیا آپنے اونکو دیکھا ہے؟

مشتری بیگم نے اشارے سے خورشیدی بیگم کو روکا۔

خورشیدی بیگم۔ اے آخر انسے سب کچھ دریافت کرنا ہے۔ اسمین ہرج کیا ہے انسے چھپانا کیسا۔ اور کیا یہ کسی سے کہنے جائینگی تھوڑا ہی اور پھر کیا کچھ چوری یا کوئی بُری بات ہے کیون بی نرگس؟

نرگس۔ اے حضور شوق سے فرمائین اور مجھ سے کچھ پردہ نکرین مجکو اپنی خاص کنیز سمجھین۔

خورشیدی بیگم۔ سنو بی نرگس! تو یہ بات اتنی ہے کہ جب نسبت کا رقعہ اون کی طرف سے آیا تو امان جان نے کہا کہ ہم پہلے لڑکے کو کسی طرح سے دیکھتے۔ اگر خوبصورت ہوگا تو نسبت مقرر کر لینگے۔ اتفاقاً اوسیدن تمھارے نواب صاحب ابا جان کی ملاقات کو آئے۔ اماجان وخالہ جان سب کوئی دوسرے کمرے سے دیکھنے لگین۔ بہن مشتری تو سب جانتی تھین۔ مجکو قسمین دے کے کہا کہ ذری کھڑکی سے دیکھو تو مین نے پوچھا بھی کہ کیا ہے لیکن انھون نے کچھ تبلایا نہین

مین نے جھلملی اوٹھاکر جو دیکھا تو ابّا جان اور ایک اور شخص کو دیکھا اوسکے بعد معلوم ہوا کہ وہ تمھارے نوابصاحب تھے

خورشیدی بیگم کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

مشتری بیگم۔ اے تو کہو نا! شرمائی کیون جاتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ واہ مین شرمائی کب ہون۔

مشتری بیگم۔ تو یہہ گال کیون لال ہوئے جاتے ہین۔ ہان پھر کیا ہوا؟

خورشیدی بیگم۔ اللہ کیا پوچھ رہی ہین۔ جیسے بیچاری کچھ جانتی ہی نہین۔ ساری شرارت تو تمھاری تھی۔ دیکھو کیا جسوقت مجھے معلوم ہوا مین نے جھلملی بند کر دی

مشتری بیگم۔ اور کچھ نہین؟ مین کہدون؟

خورشیدی بیگم۔ کہو کہو ابھی کہڈالو۔

مشتری بیگم۔ سنو بی نرگس! جسوقت انھون نے تمھارے نوابصاحب کو دیکھا تو مجھ سے کہنے لگین کہ اللہ کرے انکے جلد بیاہ ہو تو مزے لوٹون۔

خورشیدی بیگم - (روٹھ کر) جسنے کہا ہو اوسکے دیدے پٹم ہوجائین - واہ مین نے یہ کہا تھا؟ - کھاؤ تو قسم - جی مجھکو ایسی دل لگی ایک آنکھ نہین بھاتی -

مشتری بیگم - واہ ہنسی ہنسی ہین روٹھ گئین بس دیکھ لیا -

خورشیدی بیگم - تو ایسی بھی ہنسی کیا جس سے آدمی بدنام ہو

نرگس - اے حضور بدنامی کیسی - کیا مین نہین سمجھتی کہ دل لگی کرتی ہین -

مشتری بیگم - بی مالن چوٹی گوندھ ڈالو نا - دیر ہوتی ہے

بی مالن اوٹھین اور مشتری بیگم کی چوٹی گوندھنے لگین

نرگس - (خورشیدی بیگم) اگر حکم ہو تو آپ کی چوٹی آج لونڈی گوندھے -

خورشیدی بیگم - اے نہین - تمکو ناحق کی تکلیف ہوگی

نرگس - (اوٹھ کے) بھلا اس مین تکلیف کیسی - یہ تو میری عزت افزائی ہے -

بی نرگس شادان و فرحان اپنی جگہ سے اوٹھ چوٹی
گوندھنے مین مصروف ہوئین۔

اوسوقت کا حال نواب آسمانجاہ بہادر کا کیا بیان
کیا جاسے جو شخص کہ اپنے معشوق کے خیال مین رات
دن گرفتار ہو جسکو ذری بھی دشواری ہو۔ جو شخص صرف
ایک دیدار کے واسطے ہزارون روپے لٹائے۔ جس
شخص کے دل مین شرر عشق مثل دریا لہرین لے۔
جو شخص کہ اپنی عزت و حرمت کا خیال نکرکے دیوانہ وار
بلا خوف و خطر اتنی دور آئے مقام غور ہے اوسکا
ایسے وقت مین کیا حال ہوگا۔

جسوقت نواب آسمانجاہ بہادر نے عنبرین جوڑا اپنے
ہاتھون سے کھولا۔ بوے عشق اپنا کام کرگئی۔ ایک فتنہ
برپا ہوا۔ بے اختیار آہ شرربار دل سے نکل گئی اور آنسو
بے اختیار آنکھون سے جاری۔ بی بالن کا چہرہ مارے خوف
زرد ہوگیا۔ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم الگ ششدر رہ

مضطر کہ یا الٰہی یہ کیا ہوا - ابھی ہنستے ہنستے رونے کیون لگین -
نواب آسمانجاہ بہادر نے دیکھا کہ راز سربستہ طشت از
بام ہوا چاہتا ہے - فورًا مردانہ وار آنسو کو ضبط کیا اور مسکرائے

خورشیدی بیگم - کتنا ہی ہنسو صاف بناوٹ پائی جاتی
ہے - اللہ جانتا ہے میری کچھ سمجھ مین نہین آتا - ابھی ہنس
رہی تھین - ابھی رونے لگین -

کیون بی نرگس کیا ہملوگون سے کسی طرح کی تکلیف
کسیطرحکی بے اعتنائی ہوئی جو تمھارا دفعتًہ یہ حال ہوا - للہ
سچ سچ کہہ ڈالو - میرا خفقان بڑھتا جاتا ہے - تمھارا رونا ہمسے
نہین دیکھا جاتا -

خورشیدی بیگم کا یہہ کہنا - گویا نمک بر جراحت پاشیدن
قاعدے کی بات ہی اگر کوئی رنج مین روتا ہو اور کوئی اپنا تسلی
دے تو اوس سے رقت دونی ہوتی ہے -

نواب آسمانجاہ نے ہر چند ہمت و مردانگی کی کہ ضبط کرین -
لیکن دل اختیار مین نہ تھا بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر روئے -

مشتری بیگم۔ بہن تم نے ناحق بیچاری کو چوٹی گوندھنے کی تکلیف دی۔ بھلا یہ کام مالنون کا ہے یا ان سبھونکا۔

اتنی دیر جو نواب آسمانجاہ دل کھول کے روئے تو انکو قدرے تسکین ہوئی۔

بی نرگس۔ توبہ اللہ جانے مجھے اسوقت کیا ہو گیا۔ ہر چند چاہا ضبط کرون۔ لیکن آنسو نہ رُکے (مشتری بیگم سے) واہ حضور واہ کیا قدردانی لونڈی کی کی۔ اتنے دنون تک حضور کے زیر سایہ رہی اوسپر بھی حضور نے مجھے پہچانا نہین۔ بھلا ایسی بات ہو سکتی ہے کہ مجھکو اوسکا خیال ہو۔ ہر چند مین نے یہ پیشہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن مین کون اور میرا پیشہ کیا۔ خاندان کا خاندان یہی مالنون کا پیشہ کرتا آیا ہے۔ اور اسوقت تو لونڈی خود اصرار سے چوٹی گوندھنے پر آمادہ ہوئی تھی۔

خورشیدی بیگم۔ نہین اسکا تو مجھکو خیال بھی ہوا۔ لیکن پھر رونے کی وجہ؟

بی نرگس۔ حضور بُرا نہ مانیئے تو کہون؟

خورشیدی بیگم- ہان کہو بھلا تم سے خفا ہوسکتی ہون

بی نرگس- حضور اسوقت میری سرکار مجھے یاد پڑگیین اسوقت ہمیشہ مین اپنے ہاتھون سے اونکو سنوارتی تھی- اتنے دنون سے یہان ہون- آپ صاحبون کی خدمتگذاری مین اونکو بھول گئی- اسوقت جو خیال آگیا تو بے اختیار آنسو نکل پڑے-

مشتری بیگم- اس مین برا ماننے کی کیا بات ہے اللہ جانتا ہے تمھاری قدر دونی میرے دلمین ہوئی-

خورشیدی بیگم- شہزادی بیگم کے خوش قسمت ہونے مین کچھ شک نہین- جسکو ایسی مہری ملے وہ کیون نہ خوش قسمت ہو

نواب آسمانجاہ نے دیکھا کہ زیادہ ٹھہرنے سے کچھ قباحت نہ پڑے- جلدی جلدی خورشیدی بیگم کو سنوار کے اجازت رخصت کی چاہی-

خورشیدی بیگم- آئین اسقدر جلد- ذری ٹھہرو مِس ٹامسن آنیوالی ہین- مین نے تمھارا ذکر کیا تھا- وہ بہت مشتاق تمھارے

دیکھنے کی ہین - اور پھر اماجان سے بھی ملاقات کرلو -

نواب آسمانجاہ نے بہت معذرت کی کہ آج طبیعت بھی کچھ ناساز ہے - کل ضرور بڑی بیگم صاحب اور مِس ٹامسن کی قدمبوسی کرونگی -

خورشیدی بیگم - خیر خداحافظ -

مشتری بیگم - خداحافظ -

نواب آسمانجاہ نے نہایت جھک کے بندگی کی اور بی چمیلی کے ہمراہ اپنی دولتسرا کو تشریف لائے -

چوتھی ملاقات

دوسرے روز پھر شام کیوقت نواب آسمانجاہ زنانے کپڑے پہن بی چمیلی کے ہمراہ محلسرا مین داخل ہوئے - اوس روز مشتری بیگم کے سر مین بہت درد تھا - وہ اپنے کمرے مین سوئی ہوئی تھین -

نرگس - آج مشتری بیگم صاحب کہان ہین -

خورشیدی بیگم۔ اون کے سر مین درد بہت ہی۔ اپنے کمرے مین سوئی ہین۔

بی چمیلی۔ تو مین ذری اونکے پاس چلون۔

نرگس۔ میرا ذکر نہ کرنا۔ نہین تو او ٹھ کے چلی آئینگی۔ اور درد زیادہ ہوجائیگا۔ مین خود وہان حاضر ہونگی۔

ادھر بی چمیلی بشتری بیگم کے کمرے مین گئین۔ ادھر خورشیدی بیگم و نواب آسمان جاہ بہادر اکیلے رہ گئے۔ نواب آسمانجاہ نے خیال کیا کہ آج آخر شب ہے۔ پھر کہان مین کہان یہ صحبت۔ کل سے یہ سب خواب و خیال ہو گا۔ جیا و بال ہو گا۔ بے اختیار آنکھون مین آنسو بھر آئے۔

خورشیدی بیگم۔ یہ کیا بی نرگس۔ تم کل سے برابر رو رہی ہو؟ میرا جی کڑھتا ہے۔

نرگس۔ اے حضور کیونکر نہ روؤن۔ ادھر سرکار کی مفارقت ادھر حضور کی جدائی جان کھاتی ہے۔ آج سرکار کا خط آیا ہی مجھے بہت جلد بلایا ہے۔ اسلئے مین آج ہی شب کو

چلی جاتی ہون۔ حضور نے وہ قدر افزائی کی کہ محبت تو کیسے کہون۔ لیکن جان تک لونڈی حضور پر نثار کرنیوالی ہے۔ حضور کی مفارقت مجھکو چین نہ لینے دیگی۔ اور اگر یہان رہجاتی ہون تو نمکحرامی مین داخل ہوتا ہے۔ میری نوجان عذاب مین ہے۔

خورشیدی بیگم۔ تو کیا سچ مچ آج جاتی ہو۔

یہ کہہ کے خورشیدی بیگم کی آنکھ سے آنسو جاری ہوے۔ نواب آسمان جاہ بیتاب ہوگئے۔

نرگس۔ اے حضور کیون تباہ حال کر رہی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ بی نرگس تم نہین جانتین کہ مجھکو کسقدر محبت تم سے ہوگئی ہے۔ گو تم کو آئے ہوئے صرف تین چار روز ہوئے لیکن یہی معلوم ہوتا ہے کہ برسون کی تم سے جان پہچان ہے۔ تم نے میرا دل ہاتھ مین لے لیا کہ اسقدر جلد تم سے مفارقت ہوگی تو کبھی تم سے ملاقات نہ کرتی۔ ناحق تم یہان آئین بھی۔

یہہ کہہ کے خورشیدی بیگم بے اختیار رونے لگین۔
نواب آسمانجاہ کو خوشی بھی ہوئی۔ اور رنج بھی ہوا۔ خوشی
اس بات کی کہ اس غیرت حور کو مجھہ سے اسقدر محبت ہوگئی
رنج اس سے کہ اگر یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ نواب آسمانجاہ اور
بی نرگس ایک ہی شخص ہین تو خدا جانے کیا حال ہوجائے
کہین بالکل برگشتہ ہوجائین اور ساری محنت و محبت خاک
مین ملجائے۔

جب نواب آسمانجاہ نے دیکھا کہ خورشیدی بیگم اسقدر
بیتاب ہوگئین تو اُنسے رہا نہ گیا۔

نرگس ۔ حضور نے میرا دماغ فلک الافلاک پر پہونچادیا
زہے قسمت کہ حضور جیسی امیرزادی میرا خیال کرے شکر ہے
میری محنت رائگان نہین گئی۔

خورشیدی بیگم ۔ کہین یہہ ہوسکتا ہے کہ تمکو کوئی
دیکھے اور محبت نہ کرے۔ لیکن مجھکو افسوس آتا ہے کہ تم
کیون یہان آئین۔

نرگس - اگر حضور کی یہی مرضی ہے تو مین نہ جاون - استعفا داخل کردون حضور ہی کے پاس رہون -

خورشیدی بیگم - نہین یہ مجکو منظور نہین کہ تمکو ناحق بدنام کرون - اسوقت تمھارا نہ جانا نمکحرامی مین داخل ہوگا لیکن وہان جاکے تمکو اختیار ہے

نرگس - مین حضور کو ایک بات کہون - اللہ کرے جلد میرے نوابصاحب سے حضور کا بیاہ ہو - اوسوقت حضور اون سے کہکے مجھے بلوا لیجئے گا - شہزادی بیگم اون کے کہنے سے انکار نہین کرینگی -

خورشیدی بیگم - (شرما کے) جب وہ وقت آئیگا تو سمجھا جائیگا - خدا جانے ابھی کیا ہو -

نرگس - اے یہ نہ کہئے - اللہ چاہے تو بہت جلد بیاہ ہوگا اوسدن نوابصاحب سے ملاقات ہوئی تھی - حضور کی بڑی تعریف کرتے تھے -

خورشیدی بیگم - بھلا وہ مجکو کیا جانین - میری صورت

سیرت سے اونکو واقفیت کیسی۔

نرگس ۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ مس ٹامسن سے اونھون نے بہت کچھ سنا ہے۔

خورشیدی بیگم ۔ اہا آپ کو اشعار بھی یاد ہین۔

نرگس (مسکرا کر) آپ ہی لوگون کی جوتیون کا صدقہ۔

خورشیدی بیگم ۔ تمھارے نوابصاحب کو مین نے دو ایک بار کھڑکی سے دیکھا ہے۔ وضع طریقہ سے انگریزیت پائی جاتی ہے۔

نرگس ۔ البتہ کبھی کبھی انگریزی پہنتے ہین۔ تو کیا یہ برا ہے

خورشیدی بیگم ۔ شراب تو نہین پیتے ہین؟

نرگس ۔ توبہ توبہ کبھی نہین۔ کوئی بات خلاف شرع نہین۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔

خورشیدی بیگم ۔ شکر ہے! مجھکو آپکی بڑی تشویش رہتی تھی۔ جو کوئی اپنے مذہب پر قائم نہین اوسکے قول فعل کا اعتبار کیا۔

نرگس۔ اللہ کرے جلد سہرا بندھے حضور پر سب روشن ہوجائیگا جیسے وہ ہین۔

خورشید بیگم۔ اچھا تم سے ایک بات پوچھتی ہون سچ کہنا۔ نہین پہلے قسم کھالو کہ نہین چھپاؤنگی۔

نرگس۔ مشکلکشا کی قسم۔ امام حسین قسم کچھ نہ چھپاؤنگی۔

خورشید بیگم۔ تمھارے نوابصاحب کی کوئی معشوقہ بھی ہے؟

نرگس۔ (ہنسکے) جی ہان اسمین (ائینہ دکھلا کر) دیکھ لیجئے

خورشید بیگم۔ (مسکرا کر) کیا خوب۔ چلو ہنسی رہنے دو سچ سچ بتا دو۔

نرگس۔ (مسکرا کر) یہ حضور کو ایسا خیال کیون ہوتا ہے؟ کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟

خورشید بیگم۔ نہین حسن اور روپیہ کے بہت خریدار ہوتے ہین۔ تمھارے نوابصاحب مین (شرما کر) دونون باتین ہین۔ دوسرے سر پر کوئی بڑا بوڑھا نہین۔ اپنے خودمختار ہین

جو چاہین سو کرین۔

نواب آسمانجاہ اپنے دل مین سونچ رہے تھے کہ اللہ رے دور اندیشی۔

خورشیدی بیگم۔ کیون چپ کیون ہو گئین؟ ضرور کچھ ہے۔ دیکھو چھپاؤ نہین قسم کھا چکی ہو۔

نرگس۔ آپ کے سر کی قسم۔ پنجتن پاک کی قسم کسی سے کچھ لگاؤ نہین ہے۔ بلکہ دیکھئے ایک فرنگن پر پہلے عاشق ہوئے تھے۔ سب لوگ فہمایش کرتے تھے۔ لیکن کسیکی نہین سنتے تھے۔ جب آپ کی تعریفین سُنین اور نسبت مقرر ہو چکی اوسکو صاف جواب دیدیا۔ چنانچہ اب وہان آتے جاتے بھی نہین۔

خورشیدی بیگم۔ ہان تو کیا ہم ایسی حسین ہین کہ فرنگن کو بھی بھول گئے۔ اور پھر بالکل سُنی بات پر۔

نرگس۔ مگر سُنا بھی کیسے شخص سے۔ اونکی پسند پر صاد ہے۔ مس ٹامسن کی بات کا کسکو نہین اعتبار ہے۔

خورشیدی بیگم - اوس فرنگن کا نام کیا ہے -

نرگس - مس ہربرٹ - بڑے امیر کی لڑکی ہے

خورشیدی بیگم - بی نرگس ذری وہ کتاب میز پر سے تو اوٹھا دو -

خورشیدی بیگم نے اوس کتاب مین نام مس ہربرٹ کا لکھ لیا -

نرگس - یہ آپ نے نام کیون کتاب مین لکھ لیا ؟

خورشیدی بیگم - (مسکراکر) داشتہ آید بکار

نرگس مصنوعی یعنی نواب آسمانجاہ اپنے دل مین پچتانے لگے کہ ناحق آپ اپنے حق مین کانٹے بوئے - اگر دشمنان بد اندیش کوئی غوغا بیجا کرین تو اوسوقت سخت مشکل ہوگی خیر مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد -

خورشیدی بیگم نے کتاب رکھدی اور بی نرگس سے پوچھا کہ واقعی آج جانے کا قصد ہے ؟

نرگس - حضور ہان خدا راست لائے تو جلد حضور کے قدمون تلے پرورش پاؤنگی -

خورشیدی بیگم۔ جب دو بدو اسقدر رکھائی کرتی ہو تو پیٹھ پیچھے خدا جانے تمھارا کیا حال ہوگا۔

نرگس۔ حضور غریب ہون لیکن اللہ کی عنایت سی صحبت حضور ہی جیسے صاحبون کی رہی ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے ظاہر باطن سب ایک۔

خورشیدی بیگم۔ تو بس ٹامسن سی تو ملاقات کرلو۔ امان جان بھی تمھارے دیکھنے کی مشتاق ہین۔

نرگس۔ حضور اسٹیشن جاتے وقت ملازمت کرلون گی۔

خورشیدی بیگم۔ تو پھر کیا آؤ گی۔ اسیوقت اما جان سے ملاقات کرلو نہ۔

نرگس۔ حضور اسوقت چیز بست کچھ درست کرنی ہے۔ چلتے وقت ادھر سے ہوتی جاؤنگی۔ لیکن اسوقت ایک عرض کرتی ہون اگر منظور فرماوین تو کھون۔

خورشیدی بیگم۔ کہو۔

نرگس۔ پہلے زبان دے لیجے۔

خورشیدی بیگم - بے سمجھے بوجھے کیسے قول دون خیر کہو منظور کیا۔

نرگس - حضور ایک نوشتہ اپنے ہاتھ کا دیجئے کہ مجھ سے جو کچھ قصور یا گستاخی اسوقت تک ہوئی ہو اوسکو معاف کیا۔

خورشیدی بیگم - تمکو کیا ہو گیا ہے۔ بھلا تم نے کونسا میرا قصور کیا ہے جو مجھ سے معافی چاہتی ہو۔ اللہ جانتا ہے مین تم سے اسقدر خوش کہ تمھاری مفارقت گوارا نہین ہوتی

نرگس - یہہ مجھے یقین ہے کہ حضور کو میری طرف سے غبار نہین۔ لیکن چلتے وقت کسی کی عرض قبول نہ کرنی بڑی دلشکنی ہے۔

خورشیدی بیگم - (ہنسکے) خیر لاؤ لکھے دیتی ہون۔

یہہ کہکر ایک پرچے پر یہہ عبارت لکھ نرگس کے حوالہ کی

مین تمھاری ملاقات سے نہایت خوش و راضی ہوئی۔ تمھاری حرکات نہایت پسندیدہ۔ تمھارے افعال نہایت ہی حمیدہ ہین۔ مین اس بات کو قسماً و حلفاً لکھے دیتی ہون۔ تم

ز تمہارا ناخوش ہون ۔ اور نہ کبھی ہونگی ۔ اگر تم آیندہ کسیطرح کا
ضرر بھی مجھے پہونچاؤ تو کبھی تمھاری شکایت تک نکرونگی ۔

دستخط ۔ خورشیدی بیگم ۔

نرگس ۔ (پڑھکر) اللہ نکرے ۔ بھلا لونڈی ضرر پہونچائے گی
اول تو میری بساط کیا ۔ اور اگر خدا نہ کرے ایسا ہو تو یا پروردگار
میرے بدن مین کیڑے پڑین کتے کی موت مرون ۔

خورشیدی بیگم ۔ (آنسو آنکھون مین لاکر) ہان اللہ جانتا ہے
مجھکو اسقدر محبت ہوگئی ہے کہ تمھاری کوئی بات مجھکو بری نہین معلوم ہوگی

نرگس ۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے ۔ جیسی حضور قدر دانی
کرتی ہین خدا اسکا آپ کو اجر دے ۔ اور بامراد رکھے ۔ اگر خدا
کو منظور ہے تو تین چار مہینے مین لونڈی واپس آتی ہے ۔
اور تادم زیست زیر سایہ رہتی ہے ۔ خیر امام ضامن کی ضمانت
مین سونپا ۔ لونڈی اب رخصت ہوتی ہے ۔ خدا جلد حضور کے
قدمون تلے لائے ۔

نواب آسمانجاہ یہ کہہ کے بے اختیار رونے لگے ۔ خورشیدی بیگم

کی بھی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے۔ تھوڑی دیر تک دونون خوب روئے۔

خورشیدی بیگم ایک تو کمسن۔ دوسرے پہلی چوٹ۔ ضبط گریہ نہ کر سکین بے اختیار پلنگ پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگین۔ نواب آسمانجاہ ریشۂ خطمی ہوگئے۔ اور اسقدر محبت دیکھکر اپنی قسمت پر ہزار ہا شکر کیا۔ لیکن خورشیدی بیگم کی بیتابی انپر بجلی گراتی تھی۔ فوراً اپنے آنچل سے مُنہ پونچھا۔ ہنسی تفریح کی باتون سے دل بہلایا پھر آنے کا وعدہ کیا۔

خورشیدی بیگم۔ بہن مشتری بیگم اوس کمرے مین ہین اون سے بھی رخصت ہولو۔

نرگس۔ جی ہان ابھی جاتی ہون۔

خورشیدی بیگم۔ دیکھو اسٹیشن جاتے وقت ادھر سے ہوتی جانا۔

نرگس۔ انشاء اللہ تعالے۔

غرض نواب آسمان جاہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم سے رخصت ہو مع مالن اپنے دولتسرا کو تشریف لائے۔

مالن۔ اے اب حضور وعدہ کو وفا کیجئے۔ اب ادھر جانے کا قصد نہ کیجئے۔ نہین تو بڑی خرابی ہو گی۔ بو سے مشک چھپی نہین رہتی۔

نواب آسمانجاہ۔ نہین اب نہ جاؤنگا۔ اسلئے آج رخصت ہو آیا ہون۔ لیکن کل ذرا آجانا۔

مالن۔ کیون اب کیا۔ اور بھی کچھ کام ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ ایک خط دونگا اسکو بحفاظت تمام اونھین کے ہاتھ مین سب سے پوشیدہ دے آنا۔

مالن۔ (گھبرا کر) کیون سارا بھید کھول دیجئے گا۔ للہ ایسا کام نہ کیجئے۔ یہ لونڈی کہین کی نہ رہیگی۔

نواب آسمانجاہ۔ نہین کچھ اور بات ہی۔ تم کسی بات کا اندیشہ نکرو۔ مین وعدہ کر آیا ہون۔ خط نہ بھیجون گا تو شکایت ہو گی۔

مالن حضور نہین۔ یہہ کام لونڈی نکریگی۔ اسمین بڑا نقصان ہوگا۔

نواب آسمانجاہ نے جب دیکھا کہ یہ کسیطرح راضی نہین ہوتی تو دوسرے عنوان سے اوسکو ڈھب پر لائے۔

نواب آسمان جاہ ۔ سُنو بی چمیلی۔ اگر تم نے خط لیجانے مین انکار کیا تو مین خود سارا احوال نواب صاحب سے کہدونگا۔ اور مین کہونگا کہ بی چمیلی مجھے دم دیکر محلسرا مین لیجایا کرتی تھین۔ اوس وقت تمھارا کیا حال ہوگا۔ بتاؤ۔

مالن ۔ یہی میری محنت کا صلہ ہے۔ حضور سے یہہ امید نہ تھی۔

نواب آسمانجاہ ۔ تمسے بھی یہہ امید نہ تھی۔

مالن ۔ کیا؟

نواب آسمانجاہ ۔ یہی کہ وقت پر دھوکا دیا۔ اسوقت صاف انکار کر بیٹھین۔

مالن - یہ لونڈی حضور ہی کے واسطے کہتی ہے -

نواب آسمانجاہ - مین اپنا نفع ضرر خوب سمجھتا ہون - تمھین اسقدر شش و پنج کیا ہے - خط دیکر فوراً چلی آنا - تم ٹھہرنا نہین -

مالن - یہ کیون ؟

نواب آسمانجاہ - ہے ایک وجہ -

مالن - خدا خیر کرے - میرا دل سہما جاتا ہے - دیکھئے کیا گل کھلتا ہے -

نواب آسمانجاہ - تم کچھ اندیشہ نکرو -

مالن - خیر یہہ لونڈی کل حاضر ہوگی - حضور اس بات کو خوب سوچ لین -

نواب آسمانجاہ کا خط معذرت اور خورشید بیگم کا اظہار مسرت

دوسرے دن مالن موافق وعدے کے آئی -

نواب آسمانجاہ نے ایک خط عطر سے بسا ہوا مالن کو دیا اور کہا اسکو پوشیدہ اون کے ہاتھ مین دینا۔

مالن۔ مین نے سمجھا تھا کہ حضور اپنی راے کو بدل لینگے لیکن سخت افسوس ہی کہ آپ نہین مانتے۔

نواب آسمان جاہ۔ (خفا ہوکر) اگر لیجانا منظور ہے تو ویسا کہو۔ نہین تو مین نوابصاحب سے سب تمھاری کارستانی کہدونگا۔

مالن نے اپنے جی مین سوچا کہ یہ کسیطرح مانتے ہی نہین تو اپنا روپیہ کیون چھوڑین۔

مالن۔ تو حضور انعام جو فرمایا تھا ملیگا نہ؟

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) ہان ضرور ہاتھ نہ خالی جائے۔

مالن نے وہ لفافہ عنبرین بو نواب آسمانجاہ سے لیا اور خورشیدی بیگم کے محلسرا مین پہونچی۔

ادھر خورشیدی بیگم و مشتری بیگم بی نرگس ہی کا ذکر کر رہی تھین۔

خورشیدی بیگم۔ بہن بی نرگس نے کیسے طوطے کیطرح آنکھین بدلین۔ اسقدر وعدہ کیا تھا کہ پھر ملاقات کرلینگے تو جائینگے۔ لیکن جھانکی تک نہ ماری۔

مشتری بیگم۔ مجھکو بھی نہایت تعجب ہے۔ ایسی امید نہ تھی۔

خورشیدی بیگم۔ خدا جانے کیون مجھکو اسقدر محبت اوس سے ہوگئی۔ بی مالن آئین تو حال پوچھون اے لو یادشن بخیر۔ کیون بی چمیلی تمھاری بھانجی نکل گئین۔

مالن۔ جی ہان۔

مشتری بیگم۔ ہملوگون سے وعدہ کیا تھا کہ وقت جانے کے ادھر سے ہوتی جائینگے۔ کیا بالکل ہملوگونکو

بھول گیئن؟

مالن۔ حضور ریل کا وقت قریب تھا۔ فرصت نہ ملی۔ لیکن ایک خط شاید معذرت کا ہوگا حضور مین بھیجا ہے۔

خورشیدی بیگم۔ کہان ہے لاؤ۔

مالن نے وہ خط دیا اور درد سر کا بہانہ کرکے اپنا رستہ لیا

مشتری بیگم۔ اللہ خط عطر مین ڈوبا ہوا ہے۔

خورشیدی بیگم نے جو اوس خط کو کھولکر پڑھا تو رنگ چہرہ کا زرد ہوگیا۔ دانتون کے نیچے اونگلی دابکر رہ گیئن۔

مشتری بیگم۔ خیریت تو ہے بہن؟

خورشیدی بیگم۔ خیریت کا لے کوسون۔ اُف بڑا غضب ہوا۔

مشتری بیگم۔ کچھ کہو تو آخر۔

خورشیدی بیگم۔ کیا کہون جو قسمت مین لکھا تھا سو ہوا۔ خط پڑھ لو اپنی قسمت پر رونا آتا ہے۔

یہہ کہہ کے خورشیدی بیگم رونے لگین۔

مشتری بیگم نے جلدی سے وہ خط پڑھا تو یہ مضمون تھا۔

خط

جانمن ۔ مین جانتا ہون کہ جسوقت معلوم یہ حال ہوگا۔
طبع نازک کو سخت ملال ہوگا۔ میری حرکات پر ہزارہا نفرین
کیجئے گا۔ آزردہ ہوکر دشنام دیجئے گا۔ لیکن جانمن میرا قصور نہین
انصاف کیجئے تو کچھ دور نہین ۔ ایسے شمع حسن پر کیونکر نہ پروانے
نثار ہون ۔ ایسے گلِ خوبی پر کیونکر نہ شیدا جان ھزار ہون
جسوقت سے آپکی تصویر سراپا تنویر آنکھون سے گذری تھی
خدا جانتا ہے خواب و خور حرام تھا گریہ و زاری سے کام تھا۔
دن بھر بیقراری ۔ شب بھر اختر شماری ۔ عشق نے دیوانہ کردیا
تھا عقل و خرد سے بیگانہ کردیا تھا ۔ بے اختیار جی نے چاہا
کہ اوس مصحفِ رخ کی ایک بار زیارت کیجئے۔ اپنی آنکھون سے
معلوم ساری حقیقت کیجئے ۔ اس لئے یہ بھیس بدلا مالن کو
ملا کے کام نکالا۔ گو عقل سدراہ ہوتی تھی ۔ لیکن محبت مثل
جذب مقناطیس کھینچے لئے جاتی تھی ۔ بخدا کہ جسقدر

سنا تھا اوس سے دس ہزار زیادہ پایا ؎

می شنیدم کہ راحت جانی

چون بدیدم ہزار چندانی

ہزار آفرین اوس مان باپ پرجسکی ایسی اولاد ہو۔ نہایت خوش قسمتی اوس مرد کی جسکو ایسی دوطن ملے قسم پروردگار کی کھاکر کہتا ہون کہ ؎

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

البتہ مجھ سے بڑی گستاخی ہوئی۔ مجھکو اپنے فعل سے آپ شرمساری ہوئی۔ نہ معلوم مجھے کیا ہوگیا تھا جو ایسے فعل لغو کا مرتکب ہوا۔ لیکن بخدا کہ مین از خود رفتہ تھا عقل و خرد سے بالکل بے بہرہ تھا۔ ؎

ترے کوچے مین اے قاتل نہ آتا مین نہ آتا مین

مگر مجبور ہون کچھ بس نہین بیتابی دل سے

للہ شیشہ دل پر غبار نہ لائیے خاطر اقدس پر ملال نفرمائیے

نہین تو اس عاشق صادق کو زندہ نپائیگا۔ خونِ ناحق اپنی گردن پر لیجئے گا۔ مین نے مانا کہ قصور مجھ سے ہوا۔ واللہ نادم ہون شرمندہ ہون۔ بیشک گنہگار ہون عفو تقصیر کا امیدوار ہون۔ آپ کا نوشتہ بھیجتا ہون۔ اور اوسی بنیاد پر عفو تقصیر چاہتا ہون ؎

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار مین آئے

مین نے سمجھا تھا کہ دیدار سے غم غلط ہوگا۔ لیکن اب تو اور جان کے لالے پڑ گئے۔ بیچاری مالن کی کچھ خطا نہین۔ اوس پر خفا نہو جئے۔ اس مین سارا قصور میرا ہے ؎

سزا اُتے کیجئے جو سزاوار ہے

حقیقت مین بندہ گنہگار ہے

جواب کس منہ سے مانگون اگر ملے تو پھولا نہ سماؤن۔ نہ ملے تو صرف اسقدر معلوم ہو جاے کہ میری تقصیر معاف ہوئی۔ زیادہ کیا لکھون ؎ الٰہی در جہان باشی باقبال ؛؛ جوان بخت و جوان دولت جوان سال ؛؛

آپکا جان نثار

آسمان جاہ

مشتری بیگم - اُف یہہ کیا غضب ہوا -

خورشیدی بیگم - یہی جی چاہتا ہے - ہیرے کی کنی چاٹ لون

مشتری بیگم - نواب آسمانجاہ کو دیکھئے شہزادے ہوکے ایسا فعل -

خورشیدی بیگم - اور اس دلالہ شیطان کی خالہ کو دیکھئے مدتون کی نمکخوار ہوکر ایسی حرفت -

مشتری بیگم - جی ہان خالہ بھانجی بنی تھین - یہی جی چاہتا ہے اوس ناشدنی کی بوٹی نوچ نوچکر چیل کوؤن کو کھلاؤن -

خورشیدی بیگم - بہن ڈوب مرنے کی بات ہے - اوس کمبخت مالن سے آنکھین کسطرحسے برابر ہونگی - کسیطرحسے اوسکو دفع ہی کرنا چاہئے کچھہ تو اوسکو اس ڈھٹائی کی سزا پانی چاہئے

مشتری بیگم - میری راے مین ہے کہ ہملوگ سارا حال خالہ جان سے بیان کردین - اسمین ہملوگون کا کیا قصور

ہے۔ محض انجان تھے۔ آخر آکہ حساب پاک ہست از محاسبہ چہ باک۔

خورشیدی بیگم۔ زنہار نہین۔ زمانہ بہت بُرا آگیا ہی خود ہمین لوگ بدنام ہوجائین گے۔ خدا جانے وہ بڑھیا اپنی طرف سے جھوٹ سچ کیا کیا بنا دے۔ علاوہ اسکے گو ہم لوگ پاک صاف ہین لیکن جب یہ بات ظاہر ہوجائیگی تو ابا جان کو نہایت صدمہ پہونچیگا۔ اونکی عزت مین اگر حرف آئیگا تو دشمنون کا جینا دشوار ہوگا۔ یہ بات چھپی نہ رہیگی۔ ابا جان نسبت اوسیوقت قطع کردینگے۔ ہراطراف وجوانب مین اسکا چرچا ہوگا۔ خدا جانے کیا کیا ہوگا۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) تو بس چپ چاپ بیٹھی رہو۔ بیاہ کے بعد اون سے اسکا بدلہ لے لینا۔ سچ کہنا تمکو نسبت چھوٹنے کا کسقدر خیال ہے۔

خورشیدی بیگم۔ جلئے آپ کو ہنسی سوجھی ہی اور مجھے رونا آتا ہے ایک بات تو دل مین ٹھان لی ہے۔ اسی نامراد

گو اب یہان چڑھنے ندونگی۔

مشتری بیگم۔ خالہ جان سے کیا سبب خفگی کا بتاؤگی؟

خورشیدی بیگم۔ مین کچھ بنالونگی دیکھ لینا۔

مشتری بیگم۔ اور اس خط کا کچھ جواب ندوگی۔ کس حسرت سے لکھا ہے۔

خورشیدی بیگم۔ بہن زیادہ نہ جلاؤ۔ اس خط کا جواب یہی ہے (شمع مین جلا کے)

مشتری بیگم۔ اس سے کیا نفع ہوا جو آپنے جلا دیا۔ آپکو کیا ثبوت ہے کہ اونھون نے ایسا فعل کیا تھا۔ اگر مکر جائین تو کیا تیجیے گا۔

خورشیدی بیگم۔ بلا سے میری پاپوش سے۔ مجھکو غرض کیا جو پوچھنے جاؤن۔

مشتری بیگم۔ ابھی نہین تین مہینے کے بعد (ہنسکے)

خورشیدی بیگم۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمکو میرا کڑھانا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اگر زیادہ دق کروگی تو اپنی جان ہلاک کرڈالونگی۔

مشتری بیگم - تم بھی کسقدر بیوقوف ہو - اگر اچھی طرح خیال کرو تو اسقدر اضطراب کی بات نہین ہے - ایک تو جس سے یہ حرکت ہوئی ہے - اوس سے تمھاری نسبت لگی ہوئی ہے شادی اللہ کے حکم سے دو تین مہینے مین ہو ہی جائے گی - دوسرے سواے تمھارے اور اون دونون کے کوئی پانچوان شخص نہین جانتا - مالن اپنی جان کے خوف سے کسی سے کہنے سے رہی - باقی رہے نواب آغا جان بہادر وہ بھی اپنے کو یا تمکو بدنام نہین کرینگے - اور سب سے بڑھکے یہ ہملوگ محض انجان ناواقف ہین - اور ہملوگون کی پاکدامنی اور نیک طینی خدا خوب جانتا ہے -

خورشید بیگم - اونکے کہنے نہ کہنے کا کیا اعتبار - جو شخص ایسے فعل کا مرتکب ہو - اوس سے جو نہو وہ کم ہے - دیکھو تو کن کن باتون کو خیال کرون - چال ڈھال وضع پوشاک زبان سب طریقہ عورتون کا اوٹھا لیا تھا -

مشتری بیگم - مجھکو پہلے ہی دھوکا ہوا تھا - کسقدر

مشابہت تھی -

خورشیدی بیگم - اور دیکھئے تو - ہلو گون کے سوال پر جو کہا تھا کہ اوسکی مان نے اونکو دودھ پلایا تھا - سچ کا سچ کہا اور بات کی بات بنائی -

مشتری بیگم - وہ نوشتہ تمھارا کیسا اونکے پاس سے یہہ کب دیا تھا -

خورشیدی بیگم - بہن مین کیا کہون - کس کس بات کو سوچون خدا موت دے تو مین اس رنج سے چھوٹون - آخر شب جب وہ رخصت ہونے کو آئے تھے تو تمھارے سر مین تو درد تھا - تم دوسرے کمرے مین تھین - صرف مین اور وہ یہان تھے - اوسوقت اونھون نے مجھ سے بصد آرزو و منت یہ لکھوا لیا تھا کہ کسیطرحکا قصور اون سے ہوگا مین اوسکا رنج نہ کرونگی - مین کیا جانتی تھی کہ اس مین کیا بھید ہے - مین نے لکھدیا - اسکے علاوہ بہت سی باتین کہی تھین جن کے خیال کرنے سے اب مجھے رونا آتا ہے -

مشتری بیگم۔ تواب اپنا قول پورا کرو بیچارے سے کیون رنج ہو۔

خورشیدی بیگم۔ واہ یہہ تو نہ بھولی ہون اور نہ بھولون گی۔ اور وہ نوشتہ تو مین نے مالن کی بھانجی سمجھکر دیا تھا۔

مشتری بیگم۔ تو کیا تم ہمیشہ اون سے رنج رہو گی؟ دیکھنگے تو۔ البتہ اون سے بڑا قصور ہوا۔ اس مین شک نہین خوب ہوا کہ مجھکو نہ چھوا تھا۔ نہ چوٹی باندھی تھی۔ چونکہ وہ جانتے تھے کہ بیاہ ہوگا اسواسطے تم سے یون پیش آئے۔

خورشیدی بیگم۔ ایک چوٹی کو کہتی ہو۔ ہاتھ میرا پکڑا۔ سر میرا اٹھلا دیکھا۔ مین برابر بے تکلف لیٹی بیٹھی تھی۔ نہ دوپٹے کا خیال تھا۔ نہ کپڑون کا لحاظ۔ خدا جانے کس حالت مین دیکھا اللہ جانتا ہے ایسی زندگی سے مر جانا بہتر ہے۔ بہن میرا قصور جو کچھ کیا ہو معاف کرنا۔ میری زندگی اسیقدر تھی۔

یہہ کہہ کے خورشیدی بیگم نے ہیرے کی کیل ناک سے نکالکر منہہ مین رکھ لی۔ مشتری بیگم نے بزور منہہ دبا کر کیل نکالکر

مُنہ مین رکھ لی۔ مشتری بیگم نے بزور مُنہ دباکر کیل نکالکر پھینکدی اور نہایت غصہ مین کہا کہ اگر تم ایسا پھر کروگی تو مین خالہ جان اور اماجان سے جاکر سارا حال کہدونگی۔

خورشیدی بیگم ۔ اونلوگونکو اس راز سے آگاہ کرنیکا نفع سواے اسکے کہ اباجان مارے غیرت کے اپنی جان دین اور کچھ نہ ہوگا۔

مشتری بیگم ۔ تو ایک شرط پر مانتی ہون کہ نہ کہونگی۔

خورشیدی بیگم ۔ کیا؟

مشتری بیگم ۔ تم قرآن اوٹھاؤ اور قسم کھاؤ کہ اپنی جان ہلاک نکروگی تو مین کسی سے نہ کہونگی۔

خورشیدی بیگم ۔ بہن جب جی خوش نہ رہا تو زندگی اچھی نہین معلوم ہوتی ہے۔ مجھکو اس فعل سے اون کے نہایت ندامت اور سخت حیرت ہوئی

مشتری بیگم ۔ جو بات کہ گذر گئی اوسکا خیال کرنا عقل کے خلاف ہے۔ یہ ایک امر تقدیری تھا۔ اور پھر سچ کہنا ایک با

تمسے پوچھتی ہون۔ تم کھاؤ تو قسم کہ نواب آسمانجاہ سے تمکو
محبت نہین؟۔

خورشیدی بیگم۔ ذری نہین بلکہ عداوت۔

مشتری بیگم۔ یون مُنہ بنا کے کہنے سے تو مین ملنے سے رہی قرآن اوٹھا کر کہو کہ اونسے محبت نہین ہے۔

خورشیدی بیگم۔ اب ذری ذری بات مین قرآن اوٹھوانا کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

مشتری بیگم۔ بہن یہہ بات چھپی نہین رہتی۔ جب سے نرگس یا اب کہو نواب آسمانجاہ بہادر رخصت ہوکر گئے ہین۔ تمھاری کیفیت ہی دوسری ہوگئی ہے۔ غذا بالکل چھوٹ گئی ہے۔ رنگ چہرہ کا زرد ہوگیا ہے۔ مخبوط سی بیٹھی رہتی ہو۔ گو دیکھا نہین ہے۔ لیکن کتابون مین تو لکھا ہی ہے سب آثار عشق کے ہین۔ شکر بھیجو اپنی قسمت پر کہ تھوڑا زمانہ مفارقت کا باقی ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اگر مجھکو ایسا شوہر ملتا تو مین مارے خوشی کے جامے مین نہ سماتی۔

خورشیدی بیگم۔ (روکر) اب تم سے چھپانا فضول ہے مجھکو واقعی اون سے محبت ہوگئی ہے۔ اور یہی سبب میرے زیادہ ملال کا ہے۔ کیونکہ اگر اونسے محبت نہوتی تو مین کسیطرح اوستانی جی کے ذریعہ سے یہ نسبت چھوڑوا ڈالتی۔ ایک طرف شرم و خجالت دامنگیر۔ دوسریطرف محبت پانون کی زنجیر۔ مین نہایت مصیبت مین ہون کیا کرون۔

مشتری بیگم۔ تو تمھارا کیا؟۔ اگر خجالت ہوگی تو نواب آسمان جاہ کو۔ خدانخواستہ تمھاری طرف سے کوئی بات خلاف عصمت یا شرافت نہین ہوئی۔ بہن جہانتک مین نے سوچا ہے کوئی بات خجالت یا شرمندگی کی تمھاری نہین۔ یہ سب باتین بالکل بھول جاؤ۔ تین مہینے کے بعد اگر ایسا ہی منظور ہے تو اچھی طرح سے بدلہ لے لینا۔ اوسوقت وہ تمھارے اختیار مین ہونگے۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) کسیوقت تم ہنسی سے باز نہ آؤگی۔ دیکھ لینا مین بھی کسیوقت تمکو چھکاؤنگی۔ اسوقت

کئے بجے ہونگے؟ (گھڑی دیکھکر) اللہ گیارہ پر دس منٹ ہوچکے۔ چلو سو رہیں۔

مشتری بیگم۔ آج میں تمھارے ساتھ سوؤنگی۔ ابھی تک مجھکو تمھاری طرف سے پوری طرح اطمینان نہیں ہوا۔

خورشیدی بیگم۔ اس بدگمانی کے قربان۔ قسمیں نہایت سخت سے چکیں۔ اسپر بھی تسکین نہو تو میرا کیا قصور۔

مالن کا محل سرا سے جھڑکیاں کھا کر نکلنا

دوسرے روز مالن حسب معمول جو اپنے پھولوں کے گہنے لئے ہوئے آئی تو ان دونوں کو اُسقدر بشاش نہ پایا۔

مشتری بیگم۔ (آہستہ سے) دیکھئے تو یہہ ڈھٹھائی کیسی انجان بنی ہوئی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ کیوں تمھاری بھانجی اپنے مکان پہونچی ہوگی؟

مالن - جی ہان - خط کا جواب ملیگا - مجھ سے بہت طرح سے کہہ گئی تھی کہ جواب لے کے جلد بھیجدینا -

یہ سننا تھا کہ دونون کے تلوون سے آگ اوٹھی - خورشید بیگم نے بہزار جبر اپنی غصہ کو روکا - لیکن مشتری بیگم سے رہا نہ گیا -

مشتری بیگم - چل دور ہو - باتین بنانے آئی ہے - ایک تو چوری - دوسرے سینہ زوری - کیا تیری آنکھون مین چربی چھا گئی جو اسقدر ڈھٹھائی و بیحیائی سے گفتگو کرتی ہے -

مالن - (گھبراکر) مجھ سے کیا قصور ہوا جو ایسے الفاظ میری شان مین کہے جاتے ہین -

خورشید بیگم - کمبخت پوچھتی ہے کہ کیا قصور ہوا - کیسی انجان بنی ہین بیچاری - ابھی کہدین تو ساری شیخی نکلجاے - شریفون کے گھر مین پراے مردون کا لانا کیسا - کسی بیگناہ بہو بیٹیونکو بدنام کرنا کیسا -

مالن کو کاٹو تو لہو نہین بدن مین -

مشتری بیگم - جی ہان بوے لئے آپ چُپ کیون ہوئین - آپ کی بھانجی صاحب اپنے مکان پہوچنین یا نہین؟ اگر نہین معلوم ہو تو نواب آسمان جاہ سے پوچھ لو-

مالن نے دیکھا کہ راز فاش ہو گیا - نواب آسمانجاہ نے سارا بھید کھولدیا - بید کیطرح کانپنے لگی - قدمون پہ سر جھکا دیا - اور نہایت الحاح وزاری سے کہا کہ لونڈی کا کچھ قصور نہین - نواب آسمانجاہ بہادر نے مجبور کیا-

خورشیدی بیگم - کیسا کچھ مجبور کیا - لوٹنے کو فوج بھیجی تھی - قید کیا تھا - نمکحرام تو نے مجھے لڑکپن سے کھلایا - پالا - دودھ پلایا - تیری قدر و منزلت ہم سب برابر کرتے رہے اوسکا نتیجہ یہہ ملا - کسطرح تجھکو گوارا ہوا کہ ایک مرد نامحرم سے ہم سبھون کو روبرو کرا دیا - تو نے ابّا جان کا نام بدنام کیا اور ہم سبھون کی عصمت مین جو مثل آفتاب روشن تھی دھبہ لگایا - اگر کسی پر یہہ ازظاہر ہو جاے تو ہمکو مر جانا پڑیگا - اور خون ناحق تیری گردن پر ہوگا-

مالن - (ہاتھ جوڑ کر) لونڈی کی کیا مجال کہ کسی پر ظاہر کرے اور نواب آسمانجاہ بہادر بھی کسی سے نہین کہنے کے -

خورشید بیگم - بس زبان کو لگام دے - جتنا ہی کچھ کہتی نہین اوتنا ہی اور شوخ ہوتی جاتی ہے - ذرا وعدہ کرنا تو دیکھئے کہ کسی سے کہونگی ناہین - تجھکو منع کون کرتا ہے ہم خود ابا جان سے ساری بات کہین گے - یہ بات ایسی نہین ہے کہ ہملوگ چپ رہین - اور خدا نہ کرے اس مین ہمارا کیا - ایسے فریب اور دھوکے مین کون نہ آجاے - خدانخواستہ کیا ہملوگون نے کچھ اسمین بیہودگی یا کوشش کی تھی - یا ہملوگون کے کہنے سے تو لے آئی تھی - اس ڈھٹائی کی تم دونون کو کچھ سزا ملنی ضرور ہے - ہملوگون سے کیا ہوسکتا ہے ہملوگ تو عورت ذات بے بس ہین - لیکن ابا جان سے ساری بات کہینگے - جسطرح سے منظور ہوگا وہ تمھارے ساتھ پیش آئینگے -

مالن - (قدمون پر سر رکھکر) للہ اس بڑھیا کی عزت رکھئے سر کا

سے نہ کہیئے۔ نہین تو خدا جانے کیا حال کرین۔ قید۔ دیس نکالا۔ اُف۔

مالن نے اسطرح سے الحاح وزاری کی کہ خورشید بیگم کا دل پسیج گیا۔

مشتری بیگم۔ تجھکو اپنی عزت کا اسقدر خیال ہوا اور ہملوگون کی عظمت اور نمک کا کچھ لحاظ نہ کیا۔ اللہ جانتا ہے تو اسی قابل ہے کہ تیری بوٹی بوٹی چیل کوّون کو نوچ نوچکر کھلوا دیجاے۔

مالن۔ (روکر) بیشک۔ ہاے مین کمبخت نصیبون جلی کچھ نہ سوچی۔ بیگم صاحب للہ رحم کیجئے۔ میری جان بخشی کیجئے اوس دودھ کا صدقہ جو مین نے آپ کو پلایا ہے۔ میرا قصور معاف کیجئے۔ نوابصاحب سے نہ کہئے۔ اب اگر پھر ایسی بات ہو تو گلا کاٹ ڈالئے۔ کتون سے جھلوا ڈالئے گا۔

اس مرتبہ مالن نے اس جانگاہ آواز سے کہا کہ خورشید بیگم

و مشتری بیگم کو باوجود غصہ بہت رحم آیا۔

خورشیدی بیگم۔ یہ قصور ایسا نہین ہے جو معاف کیا جائے۔ لیکن خیر تیری اگلی خدمتون کا خیال کر کے اسقدر پاس کرتی ہون کہ ابا جان سے نہ کہونگی۔ لیکن ایک شرط ہے کہ پھر تو اس مکان مین قدم نہ رکھے اور اماّن جان سے کوئی عذر بہانہ کر کے جواب لیکر چلی جائے۔

مالن۔ (رو کر) تو کیا یہ اتنے دنون کی لونڈی اب زیارت سے محروم ہی رہے؟۔

خورشیدی بیگم۔ ہان تیری صورت سے نفرت ہوگئی ہے۔ تو آئیگی تو دیکھ دیکھ کر اور رنج بڑھیگا۔ اس سے بہتر ہے کہ شادی ہو یا غمی تو یہان قدم تک نہ رکھے۔

مشتری بیگم۔ بس اسی مین خیریت ہے کہ اپنی نحس صورت پھر نہ دکھائیے۔

مالن۔ تو لونڈی کیسے اوقات بسر کریگی؟۔ ایک اسی سرکار کا تو بھروسا تھا۔

خورشیدی بیگم۔ بس بس زیادہ نہ بک۔ تو نے بغیر اپنا سارا سامان کئے ہوئے تھوڑا ہی یہ کام کیا ہوگا۔ تھوڑا مال مارا ہوگا۔ بس دور ہو۔ اور کوئی بات نہ سُنی جائیگی

مالن نے گو کہ یہ کام لالچ مین آکے کیا تھا لیکن خورشیدی بیگم سے محبت بہت تھی۔ اسطرح سے چھوٹنے کا اوسکو بہت رنج ہوا۔ اور روتی ہوئی وہان سے رخصت ہو اپنے مکان آئی۔

خورشیدی بیگم۔ بہن گو اسنے حرکت ناشایستہ کی تھی۔ پھر بھی میرا دل کڑھتا ہے۔

مشتری بیگم۔ البتہ بہت دنون کی نوکر تھی۔ اسکے علاوہ تمکو تھوڑے دنون تک دودھ پلایا تھا۔ میرا بھی دل کڑھتا ہے۔ لیکن سوا اسکے اور کیا کیا جا سکتا تھا۔ مگر تم نے ایک بڑی غلطی کی۔ اسکو خبردار کر دینا تھا کہ کسی پر یہہ راز ظاہر نہ کرے۔

خورشیدی بیگم۔ اس سے تم اطمینان رکھو یہ کسی پر ظاہر نہ کریگی۔ اپنے کئے سے اسکو اسوقت بڑی پشیمانی ہے۔

بلکہ جہانتک ہوگا اب ایسا کام کریگی جسمین ہملوگ اس سے خوش ہون اور پھر اسکو بحال کرین

مالن کا خط دیکر واپس آنا اور نواب آسمانجاہ کا اوسپر رحم کرنا

مالن سراسیمہ و بدحواس اُفتان و خیزان نواب آسمانجاہ بہادر کی دولت سرامین پہونچی - نواب آسمانجاہ تو اسی انتظار مین بیقرار برآمدے مین ٹہل رہے تھے مالن کو دیکھتے ہی دوڑے قبل اسکے کہ کچھ اوس سے پوچھین مالن نے خود مُنہ بنا کر کہا -

مالن - واہ حضور واہ لونڈی کو آپ نے کہین کا نہ رکھا اسی مارے خط لیجاتے ڈرتی تھی -

نواب آسمانجاہ - للہ بتاؤ تو - کچھ حال تو کہو -

مالن نے ساری کیفیت وہان کی بیان کی تو نواب آسمانجاہ نہایت پریشان ہوئے اور بڑی دیر تک سرگریبان رہے

مالن۔ یہ حضور کو ہوا تھا کیا جو سارا قصہ کھولدیا اور خود بخود راز افشا کر دیا؟

نواب آسمان جاہ۔ عقل کی خوبی۔ سمجھا کچھ۔ اور ہوا کچھ۔ لیکن سچ تو کہو کہین نواب محتشم الدولہ سے اسکا تذکرہ تو نہ کرین اور کہین میرا نام تو ظاہر نکر دین۔

مالن۔ اللہ جانے اوسوقت تو نہایت غصہ مین تھین۔ مجھسے تو یہی کہا کہ مین نوابصاحب سے بے کہے نہ رہونگی۔

مالن نے خوف دلانے کے واسطے اور بھی کچھ اپنی طرف سے ملا کر کہدیا۔

نواب آسمانجاہ۔ تمکو آخر شش جواب ہی ملگیا؟ یہ اون لوگون سے امید نہ تھی۔ خیر جسقدر مشاہرہ زبان سے ملتا تھا ماہ بماہ یہان سے ملا کریگا۔

مالن نے بندگی کی۔ اور وہان سے اپنے مکان آئی۔

نواب آسمانجاہ کمرے مین آئے تو نواب تقی خان نے پوچھا کہو خیر ہے۔ چہرہ کچھ اوداس معلوم ہوتا ہے۔

نواب آسمانجاہ - بھائی بڑا غضب ہوا سمجھا کچھ اور ہوا کچھ اور

نواب تقی خان - آخر کچھ کہو بھی تو -

نواب آسمان جاہ سے نے سارا قصہ شروع سے آخر تک ان کے سامنے بیان کیا تو نواب تقی خان نے کہا کہ مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ فعل تمھارا نہایت لچر ہے - مجھکو تو خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہین یہ بات رفتہ رفتہ نوابصاحب تک نہ پہونچ جاے -

نواب آسمان جاہ - آخر پہونچا ئیگا کون -

نواب تقی خان - وہی مالن -

نواب آسمان جاہ - واہ کوئی اپنے پانون مین آپ کلھاڑی مار سکتا ہے - اوسکو اپنی جان کا خوف نہین -

نواب تقی خان - خود اونھین دونون پریون مین سے کوئی کہدے -

نواب آسمانجاہ - ناممکن -

نواب تقی خان - ایک دوسرے پر رشک کھا کر -

نواب آسمان جاہ۔ بھائی تم کیا کہتے ہو۔ یہہ لوگ معمولی
عورتین جیسی یہان ہوتی ہین۔ نہین ہین۔ بخدا کہ اس صورت
اور سیرت کی عورتین کم دیکھی ہین۔ دونون حسین۔ دونون
مہ جبین۔ اور دونون اسقدر محبت ہے کہ ایک دوسرے
پر فدا ہو رہی ہین۔ کیا خوب ہو اگر مشتری بیگم سے تمھارا بیاہ ہو۔
نواب تقی خان۔ بجا۔ اول تو مین سرے سے شادی کے
نام سے بھاگتا ہون۔ دوسرے یہ کہ سگی خالہ زاد بہن سے
لوگون بات ٹھہرا رکھی ہے۔ اسی سال شادی ہوئی رہتی۔
لیکن مین نے بہ لطائف الحیل ٹال دیا اور یہان چلا آیا۔
نواب آسمان جاہ۔ تو آخر شادی سے نفرت کا سبب؟
نواب تقی خان۔ اسکا بہت بڑا قصہ ہے۔ مختصر یہ کہ جس پر
میرا جی آیا تھا۔ جسکے عشق نے دیوانہ کر دیا تھا۔ جسکی یاد مین زندہ
رہتا تھا ہاے وہ چل بسی۔ بہشت مین جا نشین ہے۔ پھر تو یہ
دل اس دنیاے ناپائدار سے سراپا بیزار ہو گیا۔ کسی بات
مین خوشی نہین۔ شادی ہو تو کیا۔ اور نہ ہو تو کیا۔ ویسی پری ملے

دشوار ہے

نواب آسمانجاہ - ارے بھائی اگر تم مشتری بیگم کو دیکھ لو اور اوسکے بعد ایسی باتین کرو تو جانون - بخدا کہ ان دونون پریون سے کوئی حور بہشتی بھی اچھی ہنو گی کسی طرح سے تم دیکھ پاؤ تو جانون -

نواب تقی خان - (ہنسکے) گئے دن ٹکٹکی کے باندھنے کے ؛
اب آنکھین رہتی ہین دو دو پہر بند ؛

مرتبہ بقوم فھو منھم

ایک روز نواب آسمانجاہ بہادر اپنے دولتخانے مین تصور جانان مین بیٹھے تھے - کھانے کا وقت آگیا تھا - خدمتگار نے آکر عرض کی - خاصہ تیار ہے -

نواب آسمانجاہ - نواب تقی خانصاحب کو خبر کیا یا نہین؟

خدمتگار - حضور وہ کہین باہر تشریف لے گئے ہین - یہان نہین ہین -

نواب آسمان جاہ بہادر نے آدھے گھنٹہ تک اون کا انتظار کیا۔ جب نہ آئے تو کھانا کھانے کے کمرے مین تشریف لائے۔ خانساماں نے میز پر صاف چادر بچھادی تھی۔ نہایت صاف ستھری رکابیان کرسیون کے سامنے رکھدی تھین۔ بیچ مین ایک چھوٹا سا گلدستہ چینی گلدان مین رکھا ہوا تھا۔ جس کی خوشبو سے دماغ حاضرین معطر ہو رہا تھا۔

نواب آسمانجاہ - آج کیا کیا چیزین پکی ہین؟

خانساماں نے فہرست سامنے رکھدی۔ اور یکے بعد دیگرے چیزین لانا شروع کین۔

ابھی نواب آسمانجاہ نے پہلا حصہ کھانے کا ختم بھی نہ کیا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کی کہ مولوی عبدالستار صاحب تشریف لائے ہین۔ نواب آسمان جاہ نے کہا کہ کہدو ابھی فرصت نہین ہے۔ پھر کچھ سوچ کے کہا کہ انہین بلا لو۔

مولوی عبدالستار صاحب۔ بندگی عرض کرتا ہون۔

نواب آسمان جاہ۔ آیئے مولینا۔ آہا آج کدھر چاند نکلا۔ جو آپ ادھر تشریف لائے۔ بسم اللہ کھانا تیار ہے۔

مولویصاحب۔ آپ نوشجان فرمائیے۔ مجھے معاف رکھئے

نواب آسمانجاہ۔ کیون کیا بھوک نہین ہے؟۔ ابھی تو شاید آپ نے کھانا بھی نہین کھایا ہوگا۔ آپ لوگ تو شاید بارہ یا ایک بجے کھاتے ہین۔

مولویصاحب۔ ہملوگون کے کھانے کے وقت کا کچھ ٹھیک نہین ہے جب بھوک لگی کھالیا۔

نواب آسمانجاہ۔ تو کیا بھوک نہین ہے اسوقت؟

مولویصاحب۔ بھوک تو ہے لیکن۔۔۔۔

نواب آسمانجاہ۔ لیکن کیا؟

مولویصاحب۔ اسوقت معاف کیجئے۔ کسی دوسرے وقت کہدونگا۔

نواب آسمان جاہ۔ نہین نہین کہئے۔ اہا اب مین سمجھا شاید

اسطور سے کھانا کھانے کو برا جانتے ہین اسلیئے شش وپنج کرتی ہین

مولوی صاحب ۔ (مسکراکر) قصور معاف ہو وہی مثل ہے۔

چور کی ڈاڑھی مین تنکا ۔ مین نے تو کہا بھی نہین سچی بات

خود منہ سے نکل گئی ۔

نواب آسمان جاہ ۔ نہین آپ پر کیا موقوف ہے اکثر بیوقوف

ہے ۔ اکثر بیوقوف اسپر مہملات واہیات اعتراض کرتے ہین

مولویصاحب ۔ بیوقوف کہین ہون تہین ۔ آپ کے نزدیک

جو لوگ پیرو احکام خدا و رسول ہین وہ بیوقوف ہین ۔

نواب آسمانجاہ ۔ مین نے یہ کب کہا کہ جو لوگ پیرو احکام

خدا و رسول ہین وہ بیوقوف ہین ۔

مولوی صاحب ۔ آپ نے ابھی کہا نہین کہ اکثر بیوقوف

اسپر مہملات اعتراض کرتے ہین ؟

نواب آسمانجاہ ۔ ہان تو ایسون کے بیوقوف ہونے

مین کچھ شک بھی ہے ۔

مولویصاحب ۔ تو وہ بیچارے جو اسکو برا جانتے ہین کچھ

اپنی طبیعت سے۔ بلکہ مطابق حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

نواب آسمانجاہ - معاذ اللہ منہا۔ آپ حدیث کی توہین کرتے ہین۔ بھلا وہ حدیث کونسی ہے مین بھی سنون۔ مین نے تو ابھی تک ایسی کوئی حدیث نہین دیکھی۔

مولوی صاحب - اظہر من الشمس۔

نواب آسمانجاہ - پہلے وہ حدیث تو فرمائیے۔ اظہر من الشمس پیچھے کہئے گا۔

مولوی صاحب - مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ایسے لوگون پر کفر کا کلمہ لازم آتا ہے۔

نواب آسمانجاہ - تو اس سے آپ کا مطلب کیا ہے؟ مجھکو کافر ٹھہراتے ہین؟

مولوی صاحب - اب مین کیا عرض کرون۔ حدیث پیغمبر ہے

نواب آسمان جاہ - لاحول ولا قوۃ۔ آپ جیسے لوگ تو خانہ بر اندازان دین مبین ہین۔ ایک ذری سی بات پر ایک مرد مسلمان کو کافر ٹھہرانے لگے۔ تشبّہ والی حدیث تو

آپ کو یاد رہی - اور لَا تُکَفِّرُوْا اَھْلَ الْقِبْلَۃِ جو حدیث پیغمبر ہے - اوسکو بھول گئے - اور خیر جانے دیجیے اسی حدیث کو لیجیے - مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ - تو کیا اس سے میز پر کھانے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے - ذری مہربانی فرماکر اسکی توضیح تو کیجیے

مولویصاحب - مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ - جسنے تشبیہ کیا ساتھ کسی قوم کے پس وہ اوسی قوم سے ہے - کانٹے چھری سے میز پر کھانے والے نے تشبیہ کیا ساتھ عیسائیون کے پس وہ کافر ہوا -

نواب آسمان جاہ - اس سے تو کافر یا مسلمان ہونا نہین نکلتا - بلکہ صرف اتنی بات نکلتی ہے کہ جو شخص جس قوم سے تشبہ کریگا وہ اوسی قوم سے سمجھا جائیگا - اگر کوئی عیسائی عربونکی طرح عمامہ کرتہ جبہ ٹوپی پہنے اور کھجور کے بوریئے کے دسترخوان پر ایک ہی برتن مین دس بیس آدمی کے ساتھ ہاتھ ڈالکر کھائیگا تو وہ عرب سمجھا جائیگا - اور اگر کوئی عرب کرسی پر بیٹھکے

میز پر سفید چادر بچھا کے الگ الگ رکابیون مین چھری اور
کانٹے سے کھائیے تو عیسائی معلوم ہوگا۔

مولویصاحب - آپ اپنے منہ سے آپ قائل ہوتے ہین
آپ خود فرماتے ہین کہ عرب عیسائیون کی طرحسے کھائیگا
اور پہنیگا تو عیسائی کہلائیگا۔ اور عیسائی جب ہوا تو بیشک
کافر ہوا یا نہین۔ پھر اب آپ مجھ سے کیا پوچھتے ہین۔ ہان
آپ لوگون کے ساتھ بولنے مین واقعی سوا گناہ کے
کچھ حاصل نہین۔ ابھی آپنے عربون کے کھانے کا حال
کیسی حقارت سے بیان کیا۔ اور عیسائیون کے کھانیکا
حال کیسی فصاحت و لطف سے۔

نواب آسمان جاہ - واہ بے ادبی معاف عربون مین
جو ڈاکو ہین اونکو ڈاکو نہ کہین۔ اوس ملک مین جو ملکی رسوم بعض
برُے ہین اونکو اچھا ہی کہین۔ حلیمہ ڈائی کی اولاد سمجھکر تمام
بدوٴنکی چوری ڈکیتی کو نیک ہی سمجھین۔ تو جناب یہ نہ مجھ سے
ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ میرے مذہب نے سکھایا ہے۔

خیر آپ نے فرمایا کہ عرب عیسائیونکی طرح کھائیگا تو عیسائی کہلائیگا
اسواسطے کافر ہوجائیگا - کیا خوب! حضرت کھانا پینا - پہننا یہ
سب ملک کے دستور سے ہوتا ہے - کچھ مذہب سے متعلق
نہین - آپ اسکو خیال نہین کرتے کہ کفار قریش اور تابعین
پیغمبر کھانے پینے پہننے رہنے کے طریقے مین ایک وضع پر
تھے - تو کیا کفار مسلمان تھے یا تابعین پیغمبر کافر - معاذ اللہ
ہرگز نہین - یہ سب ملکی باتین تھین - اور چونکہ وہ لوگ ایک
ہی ملک کے تھے اسواسطے کھانے پینے پہننے کا طریقہ ایک
ہی تھا - لیکن اگر کفار قریش نماز روزہ مین یا تابعین پیغمبر لات
ومنات کی پرستش مین شریک ہوجاتے تو البتہ کفار
مسلمان یا مسلمان کفار کہلاتے - یہ مذہبی تمیز کے آثار ہین -
مولویصاحب - جناب مین لکچر دینا تو جانتا نہین - اور نہ مین
نے آپ کی اس طول طویل تقریر کو سمجھا کہ آپ کی غرض اس سے
کیا تھی - جانے دیجئے اور تذکرہ کیجئے -
نواب آسمانجاہ - واہ جناب مولویصاحب - مین نے تو

اس توضیح کے ساتھ عرض خدمت کیا تب بھی آپ فرماتے ہین
نہین سمجھا۔ سمجھے تو ضرور ہونگے۔ لیکن بات کی پچ کی کہئے تو وہ
اور بات ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگ سمجھین بھی تو
فرمائینگے نہین سمجھے۔

مولویصاحب۔ نہین یہ بات نہین ہے۔ مین سچ کہتا ہون
کہ مین طول تقریر سمجھنے کا عادی نہین ہون۔ آپ نے اتنی عریض
وطویل تقریر کی کہ مین سمجھ نہ سکا۔

نواب آسمانجاہ۔ حضرت یہ کون بڑی طول طویل تقریر تھی
جو آپ نہ سمجھ سکے۔ اتنی تو بات تھی کہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ
مِنْهُمْ سے جو کچھ نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ اجنبی کی یہ پہچان
کہ یہ کس قوم سے ہے اوسکی شناخت قومی وضع سے ہوتی
ہے۔ جس قوم کا آدمی وضع پوشاک سے معلوم ہوگا لوگ اوسکو
اوسی قوم کا کہین گے۔ عرب اگر فرانسیسی وضع مین ہے
تو فرانسیسی۔ اور چینی اگر عربی وضع مین ہے تو عرب سمجھا جائیگا
مگر حقیقت مین عرب سے فرانسیسی و چینی سے عرب نہین

ہوجائیگا۔ اس حدیث مین تو مذہب یا کفر کا ذکر ہی نہین ہے۔
مولوی صاحب۔ یہ مطلب آپ کا تو بہت واضح ہے۔ اسکو تو ہر کوئی سمجھتا ہے۔ مگر مسلمان اگر عیسائی کی وضع اختیار کرے تو بالفرض عیسائی حقیقت مین ہو بھی نہین تو عیسائی کہا جائیگا۔
نواب آسمانجاہ۔ واہ مولویصاحب آپ پوچھتے ہین مسلمان عیسائی کہا جائیگا یا نہین۔ جب یہ معلوم ہے کہ وہ مسلمان ہے تب کیونکر عیسائی کہا جائیگا۔ مین نے اسی سے تو اجنبی کا لفظ کہا تھا۔
مولویصاحب۔ مین نہین تو اجنبی لوگ تو آپکو عیسائی کہینگے یا نہین۔
نواب آسمانجاہ۔ ہان آپ نے صحیح فرمایا نادانستہ لوگ مجھکو عیسائی کہینگے۔ پہلے تو نتیجہ اوسکا یہی ہوگا کہ اونھون نے ایک بات غلط کہی۔ تفہیم کی خوبی۔ اس سے میرے حقیقت مذہب مین کیا نقص آئیگا۔ جب ملاقات ہوجائیگی خود اونکو معلوم ہوجائیگا کہ راے اونکی غلط تھی۔ دوسرے

مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہہ میرا لباس یا میری پوشاک
کوئی مذہبی چیز نہین ہے - یہہ ملکی رسم ہے - یہہ وضع نشست
کرسی اور یون بیٹھکر کھانے کی کچھ عیسائی مذہب کی
خاص بات نہین - روم مین ہزار ہا لوگ اسیطور سے
کھانا کھاتے ہین - مدراس مین لاکھون عیسائی ہین سب
وہی مرزائی دھوتی پہنتے ہین - افریقہ لاکھون عیسائی ہین
سب اپنے ملکی لباس مین ہین - انگلستان مین
ہزارون لامذہب ہین مگر سب اسی وضع مین ہین - کیونکہ
پوشاک کا تفرقہ تفرقۂ مذہب سے نہین ہوتا ہے بلکہ تفرقۂ ملک
سے - ہان ایک بات کہنا بھول ہی گیا - اسیطرحکا ایک
گون نجاشی بادشاہ حبش نے جو ایک عیسائی بادشاہ تھا اور پیچھے
بعد کو وہ مسلمان ہوگیا تھا پیغمبر صاحب کے حضور مین تحفہ بھیجا
تھا اور آپ نے اوسکو نہایت خوشی سے پہنا تھا -

مولویصاحب - نجاشی مسلمان تھا ہی - شاید کیا -

نواب آسمانجاہ - اچھا ہو - مگر وہ لباس جو نجاشی نے

ہدیہ بھیجا تھا عیسائیون کا تھا - اور اوسکو حضرت نے قبول فرمایا اور خوشی سے پہنا تھا -

تو مختصر یہ کہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کے معنی جو آپ لگاتے ہین اور معاذ اللہ بے سمجھے مسلمان کو انگریزی کپڑے پہنے ہوئے یا میز پر چھری چمچے سے کھانا کھاتے دیکھ کے تکفیر کا فتوے دیتے ہین یہ محض غلط و لغو ہے - اگر مین نے انگریزی کپڑے پہنے یا یون کھانا کھانے کا طریقہ اختیار کیا تو آپ اسیقدر کہہ سکتے ہین کہ ملک بیضان کے رہنے والون کا لباس اختیار کیا ہے اور اونکے طریقے سے کھانا کھاتے ہین - آخر روم مین دیکھئے اکثر لوگ خواہ متشرع خواہ غیر متشرع سب اسیطرحسے کھاتے ہین -

مولویصاحب - تو بندہ پرور میرا تو یہ کلام ہے کہ کیون اونکی وضع اختیار کرین - کیا ہمارا لباس پوشاک یا کھانے کا طریقہ برا ہے -

نواب آسمانجاہ - اب دوسری بات لائے - خیر پہلے یہہ تو

فرمائیے کہ مین نے جو اتنی دیر تک سر مغزن کی اسکا نتیجہ کچھ ہوا- آپ میری راے کو تسلیم اور اوس حدیث کے معنے جو مین نے بیان کئے قبول کرتے ہین یا نہین-

مولویصاحب- (مسکرا کر) اچھا آگے چلئے- اسکا تو جواب دیجئے-

نواب آسمانجاہ- اب آپ یہ فرماتے ہین کہ انکا لباس کیون اختیار کیا- قبل اسکے کہ مین اسکا جواب دون مجھکو ایک سوال کر لینے دیجئے-

مولویصاحب- فرمائیے-

نواب آسمانجاہ- آپ نے یہ لباس کیون اختیار کیا- تہبند و کرتہ وجبہ کیون نہین اختیار کیا جو اصل مسلمانونکا لباس تھا- اس انگرکھے ٹوپی- پائجامے اور دلی وال جوتے کی کیا ضرورت تھی-

مولویصاحب- یہہ تو لباس مسلمانون کا ہے ہی- آج سے برسون سے چلا آتا ہے-

نواب آسمان جاہ - لاحول ولاقوۃ - اے صاحب آپ کو صرف نہین کہتا - میرا مطلب یہ ہے کہ مسلمانون نے یعنی ہملوگون کے آبا واجداد نے کیون اسکو اختیار کیا - اور تہبند وغیرہ پہننا کیون موقوف کیا -

مولویصاحب - یہ تو اپنی اپنی پسند - پاىجامے مین پردہ بہ نسبت تہبند کے زیادہ ہی -

نواب آسمان جاہ - تو اسیطرح لوگ اپنی اپنی پسند کو ترجیح دیتے ہین - مجھکو یہ لباس زیادہ پسند ہی بہ نسبت اور لباسون کے اور مجھکو اسطور سے کھانا کھانے مین زیادہ آرام ملتا ہے - اسواسطے ان باتونکو اختیار کیا - اب فرمائیے

مولویصاحب - تو یہ آپ کی پسند بُری ہے -

نواب آسمان جاہ - آپ کے نزدیک بُری ہو - میرے نزدیک اچھی ہے -

مولویصاحب - تو آخر کیا بات ہے کہ اسطریق کو آپ ہملوگون کے طریقہ پر ترجیح دیتے ہین -

نواب آسمان جاہ - یہ بات آپ نے عقل کی فرمائی
ہین چند وجہون سے اسکو ترجیح دیتا ہون - ہملوگون کا ملکی
لباس بہت ڈھیلا ہوتا ہے - انگریزون کا لباس بہت
چست اور بدن سے ملا رہتا ہے - چلنے پھرنے دوڑنے
مین آسانی ہوتی ہے - انلوگون کے کھانے کا طریقہ
نہایت عقلمندی اور صفائی سے ہی - ہملوگ نیچے بیٹھ
کے کھاتے ہین اور پیٹ پر بھار دے کے بیٹھتے ہین -
چنانچہ جو لوگ کہ تو ندیل ہین اونکو بڑی مصیبت ہوتی ہے
ہاتھ دور تک لیجانا پڑتا ہے قبل و بعد کھانے کے ہاتھ صابون
و بیسن سے ملنا پڑتا ہے - اور جاڑون مین تو سخت مصیبت
ہوتی ہے - جب تک پانی گرم نہو ہاتھ دھونے کی ہمت
نہین پڑتی - کھانے کی سب چیزین ایک جگہ دھر دیجاتی
ہین کہ اگر بھوک بھی ہو تو رفو چکر ہو جاے اور طبیعت
سیر ہو جاے برخلاف انلوگون کے کہ کس صفائی سے صاف شفاف
دستر خوان بچھتا ہے - صاف صاف رکابیان کرسیون کے

سامنے رکھ دیجاتی ہین۔ یکے بعد دیگرے خدمتگار کھانا لے آتا ہے۔ ہاتھ دھونے کی ضرورت نہین دانت سے گوشت کاٹنے کی حاجت نہین۔ چھری۔ کانٹا چمچہ سب موجود۔ اُچک کے گوشت یا ترکاری لینے کی ضرورت نہین۔ خدمتگار خود آپ کے سامنے طرح طرح کی چیزین آہستہ آہستہ لیتا آتا ہے۔ پھر ان باتون کا فائدہ ہر عقلمند کو معلوم ہوتا ہے یا نہین۔ اور ایسا طریقہ ہر شخص کو اختیار کرنا چاہیئے یا نہین ؟۔

مولویصاحب ۔ واللہ پھڑکا دیا۔ آپ ہجو کرنے مین بادشاہ ہین۔ آپ سے کوئی تقریر مین عہدہ برآ نہین ہونیکا۔ خیر بہت حضور کو تصدیع دی مین نے جو کچھ جلدی مین کہا ہو معاف فرمائیگا

ادھر مولوی عبدالستار صاحب گئے۔ اودھر دوسرے دروازہ سے نواب تقی خان تشریف لائے

نواب آسمانجاہ۔ ارے بھائی کہان تھے۔ کھانا نہین

کھاؤ گے؟ میں نے تمھارا آدھے گھنٹہ تک انتظار کیا۔ جب

نہ آئے تو کھالیا۔

نواب تقی خان۔ خوب کیا۔ مجھکو اشتہا کچھ نہیں

ہے۔ خدا جانے کیوں؟ دو چار روزوں سے طبیعت

اچھی نہیں رہتی۔

نواب آسمانجاہ۔ آج ایک بڑے گرگ کا سامنا ہوا تھا

لیکن واللہ ایسا جھکایا کہ لوہا ہی مان گئے۔

نواب تقی خان۔ کون تھے؟

نواب آسمانجاہ۔ مولوی عبدالستار صاحب۔

نواب تقی خان۔ معاذاللہ وہ تو بڑے متعصب آدمی

ہین کس امر کی بحث تھی؟

نواب آسمانجاہ۔ یہی چھری کانٹے سے کھانے کی پہلی

تو جلدی مین مجھکو کافر بناڈالا اور مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ

فَهُوَ مِنْهُمْ اپنے کلام کی تصدیق مین لائے۔ لیکن

جب قائل ہوئے تو معافی چاہی۔

نواب تقی خان - توبہ جو شخص کسی مسلمان کو خواہی نخواہی کافر کہے تو وہ مین کیا کہون کہ کیا ہے - واللہ سوختنی گشتنی گردن زدنی ہے - ایسے لوگون سے ڈرنا چاہئے - بدنام کردینگے - اور خصوصاً تمکو تو انسے بہت بچ کے چلنا چاہئے - پرسون کا ذکر ہے کہ انتظام الدولہ کے یہان اسی چھری کانٹے سے کھانے پر ایک شخص نے کہا کہ یہ کفران نعمت ہے -

نواب آسمانجاہ - کفران نعمت کیا - مین تو کچھ سمجھا نہین اس سے اور کفران نعمت سے کیا واسطہ ؟ -

نواب تقی خان - جب کچھ ہو بھی - ذری اونکی منطق عجوبہ سے سنئے گا - فرماتے کیا ہین کہ خدا نے ہاتھ کیون دیا ہے جو ہاتھ سے نہین کھاتے ہو جو چیز کہ خداوند کریم عطا کرے اور اوسکو انسان مصرف مین نہ لائے تو اوسکو کفران نعمت کہتے ہین ہاتھ کرہتے چمچے یا کانٹے کی کیا ضرورت ہے

نواب آسمانجاہ - کیا اولٹی گنگا بہائی ہے - اُف مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ گیا - واللہ کیا کفران نعمت ہے

پھڑکا دیا پھڑکا دیا۔

نواب تقی خان۔ مگر واللہ مین نے بھی کیا خوب جواب دیئے

نواب آسمانجاہ۔ وہ کیا؟

نواب تقی خان۔ مین نے کہا کہ اگر ہاتھ نہ لگانے سے کفران نعمت ہی تو چمچے سے دال کیون لیتے ہو۔ اور سالن یا ترکاری کو کیون نہین ہاتھ ڈالکر نکالتے۔

نواب آسمان جاہ۔ بھئی واہ خاصہ جواب ترکی بہ ترکی۔ پھر کیا ہوا؟

نواب تقی خان۔ پھر کیا ہوا۔ کچھ نہین ہنسی تفریح مین بات اوڑگئی۔ تھوڑی دیر بعد مین وہان سے چلا آیا۔

نواب تقی خان کا مشتری بیگم پر دل آنا اور نواب محتشم الدولہ کی ملاقات کو جانا

نواب آسمان جاہ۔ اہا ہا۔ کیا چاندنی چھٹکی ہوئی ہے بھائی چلو ذرا ہوا کھا آئین۔

نواب تقی خان۔ مجھے معاف رکھو۔ آج طبیعت سُست معلوم ہوتی ہے۔ اور کوئی روز چلونگا۔

نواب آسمان جاہ۔ تب تو اور چلنا چاہئیے۔ ہوا کھانے سے طبیعت اچھی ہوجائیگی۔ چلو چلو تمکو میرے سر کی قسم۔

نواب تقی خان۔ کہاں چلوگے؟

نواب آسمانجاہ۔ جہان کہو۔

نواب تقی خان۔ زمین کے نیچے یا دریا کے اندر؟

نواب آسمانجاہ۔ کیا خوب! یہ تمکو کیا ہوگیا ہے جو تین روز دن سے ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ اپنے ساتھ مجھکو بھی لے ڈالا۔ کچھ کہو تو کیا ہے؟

نواب تقی خان۔ پھر پرسش جراحت دلکو چلا ہی عشق + سامان صد ہزار نمکدان لیئے ہوئے ::

نواب آسمانجاہ۔ خدا خیر کرے۔ یہ کہاں؟۔ ذرا بتاؤ تو کس سے؟ واللہ تم بھی چھپے رستم ہو۔

نواب تقی خان۔ اوس سے کہ جس سے وصال محال۔

جسکے در تک پہونچنا دشوار - اوس سے کہ میرے حال درد سے
مطلع ہنین جسکو میرا جو بھر خیال نہین -

نواب آسمانجاہ - اچھا نام نہ بتاؤ - اتنا تو کہو کہ اوسنے تم کو
بھی دیکھا ہے یا نہین -

نواب تقی خان - کئی بار - لیکن جب آنکھین چار ہوئین
دریچہ بند کرلیا - مین نے ایک خط بھی لکھا لیکن جواب ندارد

نواب آسمانجاہ - مین حلف کرکے کہتا ہون کہ جس کے
واسطے تم مرتے ہو سو وہ تم سے بھی عشق رکھتی ہے - اور خط
کا نہ جواب دینا اوسکی شرم و حیا پر دلیل ہے - مین اسکو
مانونگا کیسے مثل مشہور ہے ع عشق اول در دلِ معشوق
پیدا می شود ؎

نواب تقی خان - نواب آسمانجاہ اگر مجھکو یقین ہو جاے
کہ اوس بت طناز کو میرا ذرا سا بھی خیال ہے اور جو بھر بھی
مجھ سے محبت ہے تو واللہ تازہ ہو جاؤن - جی اوٹھون نہین
تو ایسی زندگی بسر کرنا کیا ضرور ہے - اس سے تو مرجانا بہتر ہے

نواب آسمانجاہ - تو تمکو اب کیا ارے دون مجھ سے تو تم چھپاتے ہو - نہ نام بتاتے ہو نہ نشان کہتے ہو -

نواب تقی خان - نہین تمکو کہنے ین کیا ہے - تم اسکو خوب جانتے ہو کہ تم سے مجھکو کسقدر محبت ہی

نواب آسمانجاہ - تو پھر کہہ ڈالو -

نواب تقی خان - جہان تمھاری نسبت قرار پای ہے وہین میرا بھی دل پھنسا ہے -

نواب آسمانجاہ - مشتری بیگم؟

نواب تقی خان - ہان مشتری بیگم -

نواب آسمانجاہ - (فرط خوشی سے) ہاتھ آو سے یار ین نہ کہتا تھا دیکھنا شرط ہے -

نواب تقی خان - ہان سب سچ ہے واللہ جب نظر سے نظر دوچار ہوئی ایک برچھی نظر کے پار ہوی -

نواب آسمانجاہ - خدا گواہ ہے - مجھے بڑی خوشی ہوی لیکن بھائی ایک بڑی قباحت اسمین ہے - وہ بیوہ ہین -

نواب تقی خان - یہی تو مجھے بھی خیال ہے - نہین تو پیغام
نسبت ضرور بھیجدیتا - لیکن آسمانجاہ خیال تو کرو گیارھوین
برس بیاہ اور عین چوتھی کے روز بیوہ ہوجانا - سوای اسکے
کہ لڑکپن مین ایک دفعہ نکاح ہوگیا تھا اور کیا کہا جاسکتا ہی
مین نہین سمجھتا کہ نواب محتشم الدولہ سا آدمی نکاح ثانی مین
تامل کریگا - خصوصًا ایسی حالت مین -
نواب آسمانجاہ - مین خوب جانتا ہون کہ نواب محتشم الدولہ
بہت عقلمند اور سمجھدار آدمی ہین اور نکاح ثانی کو برا نہین ؟
لیکن ایسے ایسے امورات مین عورتون کو زیادہ دخل ہے -
اور وہ لوگ جیسی عقلمند ہوتی ہین تمکو معلوم ہی - مشتری بیگم
کی والدہ و خالہ پرانے فشن کی عورتین ہین - اور وہی اعتقاد
اگلے زمانے کے سر مین سماے ہین - چنانچہ خورشیدی بیگم
کی تعلیم مین جیسا اون لوگون نے اعتراض کیا - اور نواب
محتشم الدولہ کو برہم کیا - تم مس ٹامسن سے سن ہی چکے ہو -
نواب تقی خان - لِلّٰہ کوئی ترکیب بتاؤ تو یہہ پیام

بھیجون؟ - نواب محتشم الدولہ کو اطلاع دون -

نواب آسمانجاہ - نہین ہرگز نہین - ابھی جلدی نہ کرو - پہلے سُن گن لے لو - دیکھو باتون ہی باتون مین دریافت کرتا ہون کہ اونکی راے ایسے امورات مین کسطرح کی ہے اگر ابھی تم نے پیغام بھیجا اور انھون نے صاف انکار کیا تو فرماؤ پھر تمھارا کیا حال ہوگا - چرا کارے کند عاقل کہ بار آرد پشیمانی

نواب تقی جان - یہہ بات سچ ہے لیکن ؎

عاشق سے بھی ہوتا ہے کہین صبر و تحمل

وہ کام تو کہتا ہے جو آتا نہین مجھکو

نواب آسمانجاہ - بس اسی سے مجھکو چڑھ ہے - اب ایسے بیتاب ہوگئے کہ ایک دو روز تک بھی صبر نہین کرسکتے اپنے کو خوش و خرم رکھو - جی بہلاؤ - تم سا عقلمند آدمی اور یون کہے - کیا مجھکو عشق خورشیدی بیگم سے نہین ہے - زیادہ ہی ہوگا - کم نہین - لیکن دیکھو تو مین کیسا مستقل مزاج ہون اور خدا پر راضی و شاکر ہون -

نواب تقی خان۔ مکان تک کی خاک چھان ڈالی۔ کیا کیا سانگ نکالی۔ اور کہتے ہین کہ صابر بیٹھا ہون۔

نواب آسمانجاہ۔ اور تمھاری نسبت جو مقرر ہے۔

نواب تقی خان۔ قطع کردی۔ خط لکھ بھیجا کہ مین وہان بیاہ نہ کرونگا۔

نواب آسمانجاہ۔ تمنے بہت برا کیا۔ اگر ادھر صاف جواب محتشم الدولہ سے انکار کیا تو نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے۔ اسقدر جلدی کیا تھی کہ خط لکھکے بھیجدیا۔

نواب تقی خان۔ تو آپ کا خیال کدھر ہے۔ یا مشتری بیگم سے شادی یا چھڑا اور مین ؎

بود آسان ترا از جان در گذشتن

ز جانان در گذر دشوار باشد

نواب آسمانجاہ۔ (آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر) خدا نکرے خداوند کریم تملو بامراد رکھے۔ مین حتے الوسع سعی کرونگا۔ امید قوی ہے کہ کشتی شکستہ ساحل مراد پر پہونچے تیلو اسوقت

اونھین کے یہان چلین۔

نواب تقی خان۔ کہان؟

نواب آسمانجاہ۔ نواب محتشم الدولہ کے یہان۔

نواب تقی خان۔ (گھبراکر) مین نہین جانیکا۔

نواب آسمانجاہ۔ (ہنسکے) واہ یا وہ شوراشوری یا یہ بیزاری چلو دیکھو تو بات بات مین کسطرح پوچھتا ہون کہ تم بھی کہو ہان

نواب تقی خان۔ اچھا کپڑے بدل لون۔

نواب آسمانجاہ۔ ع۔ حاجتِ مشاطہ نیست روے دل آرام را

بننے کی کیا ضرورت ہے یہی لباس اچھا ہے۔

نواب تقی خان۔ نہین اس مین ضد نہ کرو۔ مجھے کچھ دیر نہین گاڑی تیار کرنیکا حکم دو۔ مین ابھی تیار کرنیکا حکم دو۔ مین ابھی تیار ہوکر آتا ہون۔

نواب آسمانجاہ۔ کوئی ہے؟

خدمتگار۔ حاضر۔

نواب آسمانجاہ۔ کوچبان کو حکم دو کہ فٹن اور جوڑی تیار

نواب تقی خان۔ لیجئے مین تیار ہو چکا۔ بسم اللہ چلئے۔

نواب آسمانجاہ۔ گاڑی تیار ہو رہی ہے۔

اتنے مین خدمتگار نے آکر عرض کی گاڑی تیار ہے۔

نواب آسمانجاہ و نواب تقی خان گاڑی پر سوار ہوئے۔

نواب آسمانجاہ۔ (کوچبان سے) نواب محتشم الدولہ کے یہان چلو۔ لیکن دوسرے رستہ سے جاؤ چوک کیطرف سے۔

نواب تقی خان۔ یہ کیون؟ ادھر سے تو کوس بھر کا پھیر پڑیگا۔ اور یون تو پانچ منٹ کا رستہ ہے۔ نزدیک کا رستہ چھوڑ کے دور کی راہ کیون جاتے ہو۔

نواب آسمانجاہ۔ اتنی جلدی کیا ہے۔ ہوا کھاتے چلینگے اگر اس رستے جانا چاہتا تو گاڑی پر جانے کی کیا ضرورت تھی تم چپ چاپ بیٹھے رہو۔ دیکھو تو کیسے اچھے رستے سے تم کو لیچلتا ہون۔ تم بھی کہو ہان۔

نواب تقی خان۔ اہا اب مین سمجھا۔ بھائی تمھارے دم کا قائل ہون۔ واللہ اس رستے مین پہلے محلسرا نواب محتشم

کی ملیگی۔ اور بعد اوسکے اونکا مردانہ مکان۔ لیکن اس تکلیف کرنے کا نتیجہ کیا ملیگا؟۔ اسوقت کچھ معلوم تو ہوہی گا نہین۔

نواب آسمانجاہ ۔ تم تو واہی۔ آہستہ کہو سائیس کہین سُن نہ لین۔

اتنے مین گاڑی گھڑاتی ہوئی محلسرا کے پاس پہونچی جھلملی دروازون کی کھلی ہوئی تھی۔ اور اوس مین سے روشنی صاف صاف نکلی پڑتی تھی۔ نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان نے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا۔ لیکن کچھ نہ معلوم ہوا۔

نواب تقی خان ۔ مین نہ کہتا تھا کہ اسوقت کچھ معلوم نہین ہوگا

نواب آسمانجاہ ۔ جب کوئی ہو بھی۔ پردے تک تو کھڑے کے معلوم ہورہے ہین۔ پھر اگر کوئی کھڑا رہتا تو نظر آتا نہین دیتا۔ کئی مرتبہ دیکھ چکے ہین۔ تم بڑے کل جبتے ہو پہلے ہی چلتے وقت ٹوک دیا تھا۔ خیر جانے دو۔ اب اسکا رنج کرنا عبث ہے۔ شاید پھرتے وقت نظارۂ جمال ہو۔ تمسے نواب محتشم الدولہ سے ملاقات ہے یا نہین۔

نواب تقی خان - ملاقات جسکو کہتے ہین وہ نہین ہے - صرف صاحب سلامت دوایک بار دور سے ہوئی ہے تم جانتے ہو کہ مین کسی کے یہان جلد آتا جاتا نہین ہون صرف کبھی کبھی انتظام الدولہ کے یہان جا رہتا ہون -

نواب آسمان جاہ - یہ بری سنائی - خیر چلو دیکھو کیا ہوتا ہے - لیکن تم بڑے تند مزاج ہو - اونسے ذری سمجھ بوجھ کے گفتگو کرنا - کوئی لفظ بے ادبی کا منہہ سے نہ نکالنا -

نواب تقی خان - تو بہ یہ کہنے کی بات ہے - ایک تو مجھکو اون سے غرض - دوسرے خود وہ واجب التعظیم - مین ایسا ہی گو کھا ہون تھوڑے ہی کہ اونسے اولجھ پڑون - دیکھو تو وہ وہ فقرے گرم کرون کہ وہ بھی مان جائین -

استنے مین گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی نواب محتشم الدولہ کے مکان فرحت توامان مین پہونچی - اور نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان گاڑی سے اوترے -

نواب آسمانجاہ - یہ گاڑی کسکی کھڑی ہے - کوئی شخص

شاید ملاقات کو آئے ہین۔

نواب تقی خان۔ چلو کوئی ہو۔ ہمکو کو نکو اس سے کیا؟

دونون کمرے تک پہونچے۔ نواب محتشم الدولہ کرسی پر رونق افروز تھے۔ اور انتظام الدولہ اور میر علی حسن صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔

میر علی حسن۔ نواب آسمانجاہ بہادر تشریف لاتے ہین

نواب محتشم الدولہ۔ ہان نواب آسمانجاہ ہی تو ہین لیکن دوسرے اون کے ساتھ کون ہین؟۔

انتظام الدولہ۔ نواب تقی خان ہین۔

ان سبھون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان پہونچے۔ اور سب لوگ تعظیم کو سروقد کھڑے ہو گئے۔

نواب آسمانجاہ۔ آداب عرض کرتا ہون۔

نواب محتشم الدولہ۔ (جواب سلام کا دے کے) کہئے مزاج شریف؟۔ بہت روز و نیر آپ کو دیکھا۔ آپ اس شہر

شہر مین نہ تھے؟۔

نواب آسمانجاہ ۔حضور نہین۔ یہین تو تھا۔گذشتہ ہفتے کو حاضر بھی تو ہوا تھا۔

نواب محتشم الدولہ ۔ ہان سچ تو بالکل بھول گیا۔بھائی بات اصل یہہ ہے کہ تمکو جو دو روز بھی نہین دیکھتا ہون تو معلوم ہوتا ہے کہ برسون سے دیکھا ہی نہین۔

انتظام الدولہ ۔حضور واقعی۔ اس حسن و خوبی کا آدمی دوسرا دیکھا نہ سنا۔جس نے ذری بھی جان پہچان انسے پیدا کی پھر وہ انکا مطیع و فرمانبردار ہوا۔

میر علیحسن ۔اور علاوہ اسکے علم مین بھی جامع۔

نواب آسمانجاہ ۔یہ آپ لوگون کی قدردانی ہے۔نہین تو من آنم کہ من دانم۔

نواب محتشم الدولہ ۔ مین بہت خوش ہوا کہ لوگ آپ کی تعریفین کرتے ہین اور جہانتک کہ اسوقت تک مین نے دیکھا ہے مین نہین سمجھتا ہون کہ وہ جھوٹھی تعریفین

کرتے ہین۔

(نواب نقی خان سے) آپ کا اسم شریف؟

نواب نقی خان۔ اس حقیر کو نقی خان کہتے ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ آپ نواب نقی خانصاحب کے صاحبزادے ہین اور ہمارے بڑے کرمفرما۔ اس خوبی کا آدمی مین نے دیکھا نہین۔ انکو اشتیاق ملازمت حضور کا بہت دنون سے تھا۔ آج مین اپنے ساتھ لیتا آیا۔

نواب محتشم الدولہ۔ کون نواب نقی خان؟۔ کہین نواب باندہ تو نہین؟

نواب نقی خان۔ حضور ہان وہی۔

نواب محتشم الدولہ۔ اہا آو بھائی تمسے پھر بغلگیر ہون۔ نواب نقی خان سے اور مجھ سے بڑی دوستی تھی۔ اوسوقت آپ بہت کمسن تھے جسوقت مین باندہ گیا تھا۔ یاد ہے؟

نواب نقی خان۔ حضور نہین۔

نواب محتشم الدولہ۔ تو آپ کہان فروکش ہین؟ کب آئے؟

نواب آسمانجاہ - اُنسے لڑکپن سے ملاقات ہے - اور اسدرجہ انکے اخلاق نے مجکو کھینچا کہ اوسوقت سے برابر میرا انکا ساتھ ہے - کبھی مین انکے یہان پانچ چھ مہینے رہتا ہون - اور اور کبھی یہہ میرے یہان - چنانچہ جب مین یہان آنے لگا تو انکو بھی اپنے ساتھ کھینچ لایا - بلکہ انکی تو شادی درپیش تھی - چونکہ تاریخ بڑھ گئی اسلیئے یہان چلے آئے -

نواب تقی خان - (جلدی سے) کیا خوب میری شادی کب ہونیوالی تھی - وہ لوگ خواہی نخواہی ضد کرتے تھے مین سکوت کئے ہوئے تھا - جب دیکھا وہ باز نہین آتے ہین تو مین نے صاف جواب دیدیا کہ مین بیاہ نہین کرنے کا -

انتظام الدولہ - کیا آپ نے سچ مچ وہان بیاہ کرنے سے انکار کیا ؟

نواب تقی خان - جی ہان - برب کعبہ -

نواب آسمانجاہ - (آہستہ سے) اللہ رے جلدی

قسم بھی کھائے بیٹھے کہ جس مین نواب محتشم الدولہ کو معلوم

ہو جاے یہہ کنوارے ہین -

نواب تقی خان - (آہستہ سے) چُپ رہو کیا موقع

دل لگی کا ہاتھ لگا ہے - گھر جا کے بہتیرا ہنس لینا - زیادہ

سرگوشی نکرو نہین تو لوگ آخر سمجھین گے نہین کہ کچھ دال

مین کالا کالا ہے -

میر علی حسن - تو آخر کیا سبب ہوا کہ آپ نے منظور

نکیا ؟ - ایسی عمدہ جگہ نسبت اور لڑکپن سے قرار پائی

ہوئی - اوسکو آپ نے ایک لحظہ مین قطع کر دیا - آپ

کے والد مرحوم نے کس تمنا سے کی تھی - اور مرتے

دم تک دونون گھرون سے بھیجنا بھیجوانا جو سمدھیانون

مین ہوا کرتا ہے ہوتا رہا - اب آپ نے نہ معلوم کیا

سمجھکر انکار کیا - آپ نے نواب تقی خان صاحب کی

روح خوب تازہ کی -

نواب تقی خان - حضرت آپ سے کبھی کی ملاقات

نہ بات لیکن پھر بھی دخل درمعقولات۔ بھلا اگر مین نے وہان
شادی کرنے سے انکار کیا تو آپ کا کیا نقصان ہوا جو بگڑ بیٹھے

میر علی حسن ۔ آپ ابھی صاحبزادے ہین آپ سے کیا
آپ کے باپ سے بڑی ملاقات تھی ۔ اور آپ کو تو مین نے گود یون
کھلایا ہے ۔ مجکو سخت رنج ہوا کہ ایسی عمدہ جگہ آپ کی نسبت
لگی تھی اور اوسکو آپ نے قطع کر دیا ۔ یہ کیا لڑکپن سے ہے ۔
اون مین آپ نے کیا عیب دیکھا جو صاف انکار کر بیٹھے اس
سے آپ جانتے ہین کہ بیٹی والون کا بڑا نقصان ہوتا ہے ۔
تمام یہی چرچا ہوگا کہ جب کوئی بات تھی تب تو اونھون نے
بیاہنے سے انکار کیا ۔ اور علاوہ برین خیال تو فرمائیے نواب
نقی خانصاحب کی کیا تمنا تھی ۔ دونون گھرونکو ملایا جاتے تھے

نواب نقی خان ۔ اہا میر علی حسن صاحب ہین ۔ بندگی ۔ لیکن مینے
تو آپ کو اسوقت تک پہچانا نہین تھا ۔ معاف کیجئے ۔ بھلا آپ
اون لوگون کی سلسلہ جنبانی نہ کیجیے گا تو کسکی ۔ نہین اب مین
آپ سے صاف صاف اقرار کرتا ہون کہ مجکو کوئی عذر نہین ہے ۔

ایک تو قرابت دوسرے روپے پیسے مین مجھ سے کہین زیادہ تیسرے کوئی بات وہانکی چھپی نہین سب کچھ اظہر من الشمس ہے۔ لیاقت۔ گفتگو بات چیت روپیہ پیسا جیساکہ چاہئے اوس سے کہین زیادہ۔ لیکن یہ دل کا سودا ہے اسمین والد مرحوم کیا خود میرا اختیار نہین۔ مین نے اسیلئے تو صاف جواب دیدیا کہ مین بیاہ نہین کرونگا۔

نواب محتشم الدولہ۔ آخر آپ کی نسبت کہان قرار پائی تھی؟

میر علی حسن۔ اے حضور نواب علوی خان کی صاحبزادی سے یعنی انکی چچازاد بہن سے۔ اونکی یہی اب ایک لڑکی ہے اور ماشاءاللہ ہنر حسن سلیقہ سب مین نام نکالے ہوئے ہے۔ نواب تقی خانصاحب کی دلی مراد یہ تھی کہ یہ دونون گھر ایک ہوجائین اور روپیہ گھر کا گھر ہی مین رہے۔ مین سچ کہتا ہون کہ یہ تو صاحبزادے ہین۔ ایسی نسبت اگر چراغ لے کے بھی ڈھونڈھین گے تو نہ پائین گے۔

نواب محتشم الدولہ۔ ہان بھئی یہ تو مین بھی کہونگا کہ

ایسی عمدہ جگہہ بیاہ نکرنا سراسر غلطی ہے۔ اور علے الخصوص
اوس حالت مین کہ جب اپنی قرابت بھی ہو۔ نواب علویخان
کی صاجزادی تو بیوہ ہین شاید یہ وجہ ہو کہ یہ بیاہ کرنے
سے انکار کرتے ہون۔

میر علی حسن۔ اے حضور اونکی دو بیٹیان تھین۔ بڑی
بیوہ ہوگئی تھی گذشتہ سال اوس نے قضا بھی کی۔ یہ چھوٹی
ہین کنواری۔

نواب نقی خان۔ حضور نہین یہ بات نہین ہے۔ کیا بیوہ
عورتون سے بیاہ کرنا نہ چاہئے۔ میرے نزدیک وہ مرد داخل
حسنات ہوگا جو کسی زن بیوہ سے بیاہ کریگا بلکہ اگر خدا نخواستہ
وہ بیوہ ہوتین تو مین ضرور بیاہ کرتا صرف اس خیال سے کہ
ایک تو داخل حسنات ہوگا۔ دوسرے یہ بُری رسم زندہ درگور
رکھنے کی اوٹھ جاتی۔

میر علی حسن۔ کیا خوب۔ کیا داخل حسنات کہا ہے۔
سبحان اللہ جو لوگ ایسا کرینگے وہ خود تباہ ہونگے۔ اور دوسرے

وبھی تباہ کرینگے - اور آپ کو ایسا ذکر ایسے موقع پر کرنا نہ چاہیئے - آخر خیال تو کیجئے کس کی توہین کرتے ہین - وہ لوگ آپ کی قرابت مین ہین یا نہین -

نواب تقی خان - اسیلئے تو کہتا ہون کہ وہ لوگ ہماری قرابت مین ہین - کسی غیر شخص کا ذکر اگر کرین تو خدا جانے وہ لاٹھی مارنے دوڑے - لیکن ہان یہ تو فرمائیے کہ اس سے خود بھی تباہ ہونا اور دوسرے کو بھی تباہ کرنا کیسے لازم آیا؟

میر علی حسن - وہ اسپنے واسطے تو خرابی یون کریگا کہ اس قول شریف سے انحراف کیا ٥ رہ راست برو اگرچہ دور است + زن بیوہ مکن اگرچہ حور است + اور اس خاندان پر تباہی یون آئیگی کہ ہر شخص انگشت نمائی کریگا کہ دیکھئے صاحب یہ لوگ کیسے بے شرم ہین کہ بہو بیٹیون کا نکاح ثانی کرتے پھرتے ہین -

نواب تقی خان - آپ جیسے لوگ اسکو برا سمجھا کرین - جنکو خدا نے عقل دی ہے وہ اسکو اچھا ہی سمجھین گے -

انتظام الدولہ - اچھا نواب آسمانجاہ بہادر سے پوچھئے یہ تو بڑے

پڑھے لکھے اور سفر کردہ ہین دیکھون انکی کیا راے ہے؟

نواب آسمانجاہ - اسمین پوچھنے کی کیا ضرورت - اسکا نفع ضرر تو اظہر من الشمس ہے - اگر یہہ حرکت لغو ہوتی تو پیغمبرون مین یہہ رسم جاری نہوتی - آخر دیکھیے کسقدر پیغمبرزادیون کا نکاح ثانی ہوا - اور اسکا حکم تو خود قرآن و حدیث سے پایا جاتا ہے اسکے روکنے سے جو جو خرابیان واقع ہوتی ہین وہ کیا آپ لوگون پر مخفی ہین - اسی شہر مین شرفا کی صدہا بہو بیٹیان پائی جائینگی جو تنبیہہ اور ظلم کے سبب مثل زنان خانگی و بازاری کے ہوگئی ہین - صدہا عورتین پائی جائینگی جو برملا چکلے پر جا جا کر پیشہ اختیار کرتی ہین - اوسوقت فرمائیے تو اونکے والدین یا بزرگوار کو کسقدر شرمانا پڑتا ہے - تو پھر آدمی ایسا کام کیون کرے کہ جس مین آگے چل کے خفیف ہونا پڑے -

انتظام الدولہ - یہہ بات سچ ہے کہ شرع کے روسے جائز ہے - اور پیغمبرزادیون کا بھی نکاح ثانی ہوا ہے لیکن اونلوگون کی بات اونلوگون کے ساتھ تھی - اگر ہملوگون مین سے کوئی کریگا

تو اوسکو لوگ حقیر و ذلیل سمجھین گے۔

نواب محتشم الدولہ۔ توبہ توبہ آپ اس طرحکا کلمہ اون ہمارے ماؤن کی شان مین فرماتے ہین۔ وہ لوگ ہمارے ارکان دین ہین ہمسلوگونکو چاہئے کہ اون کی راہ پر چلین۔ اونھون نے اس بات کو سوچ سمجھ کے جاری کیا تھا۔ میرے نزدیک نکاح ثانی کے جاری ہونے مین کوئی قباحت نہین ہے لیکن مشکل یہی ہے کہ جو اوسکی بنیاد ڈالیگا مطعون جہلا ہوگا

میر علیحسن۔ جناب یہہ بڑی شرم کی بات ہے۔ آپ لوگ سب ایک ساتھ ہوگئے۔ اب مین کیا کہون۔ لیکن معاذ اللہ بڑی شرم کی بات ہے۔ نکاح ثانی توبہ توبہ

نواب تقی خان۔ جناب اگر شرم کی بات ہی تو دونون بیٹی جیسی کنواری بیاہنا ویسی ہی بیوہ سب برابر۔ اگر ایسی ہی شرم ہے تو بیٹی ہی نہین بیاہے۔ اسمین شک نہین کہ جیسا حضور (نواب محتشم الدولہ کی طرف۔ اشارہ کرکے) نے فرمایا کہ جہلا چونکہ بہت ہین اسلئے جو شخص کہ اسکی بنیاد ڈالیگا

اونکا مطعون ہوگا۔ البتہ بیچارے غریبون کے واسطے یہ بڑا
ستم ہے۔ لیکن جو لوگ کہ دولتمند ہین اونکو کیا پروا۔ اگر دولتمند
ومعززہ اشخاص اسبارے مین کوشش کرین تو غربا بھی
اونکے ساتھ بلاخرخشہ بیڑا پار ہوسکتا ہے۔

اتنے مین ایک چوبدار نے ایک خط نواب محتشم الدولہ
کے ہاتھ مین لاکر دیا۔ نوابصاحب نے اوس لفافے
کو بغور دیکھا اور فرمایا کہ اوس آدمی کو بلالو۔

بیرا آیا اور آداب بجالاکے کھڑا ہوا۔

نواب محتشم الدولہ نے پوچھا کہ مس ٹامسن کب آئین؟

بیرا۔ آج ڈاک گاڑی مین۔

نواب محتشم الدولہ۔ اچھا سلام دو اور کہو کہ خط کا
جواب کل صبح جائیگا۔

نواب آسمانجاہ۔ مس ٹامسن یہان کب آئین؟
مین نے تو سنا تھا کہ شاید اودھر ہی ولایت جائینگی۔

نواب محتشم الدولہ۔ ابکل جب ملاقات ہوگی تو آدمی

مفصل حال معلوم ہو جائیگا۔

نواب آسمان جاہ اور تقی خان وہان سے رخصت ہوئے اور جلسہ برخاست ہوا۔ نوابصاحب محلسرا تشریف لے گئے۔

تمام شد

جلد اول

فسانۂ خورشیدی

بفرمائش حاجی سید جان صاحب تاجر کتب پٹنہ

در احسن المطابع پٹنہ بسعی محمد عبد القادر عفی عنہ طبع نمود محمد عابد حسین عفی عنہ



مشتری بیگم کا نواب تقی خان پر فریفتہ ہونا اور خورشیدی بیگم سے اظہار عشق کرنا

اب کچھ ذکر ادھر کا سنئے - جسوقت نواب تقی خان نواب آسمانجاہ بہادر سے اپنا اظہار عشق کر رہے تھے اوسوقت خورشیدی بیگم و مشتری بیگم مین ادھر اسطرح باتین ہو رہی تھین -

خورشیدی بیگم - بہن سچ کہو - طبیعت کیسی ہے؟ دو چار روز دن سے تم بہت سست معلوم ہوتی ہو -

مشتری بیگم - طبیعت تو اچھی ہے - یونہین ہی کچھ تو اک

کی خلش رہتی ہے۔

خورشیدی بیگم - تپاک تو بے سبب نہین ہوا کرتا۔ جب تک
کوئی صدمہ دل پر نہ پہونچے۔ کیا محال کہ تپاک ہو۔ اچھا بہن
(منہ بنا کر) تم مجھ سے چھپاتی ہو۔ اللہ جانتا ہے اب مین بھی
کوئی بات تم سے نہ کہونگی۔

مشتری بیگم - اے واہ ذری سی بات پر روٹھ گئین۔ آخر
کہو کیا کہون کچھ بات بھی ہو۔ یا یون ہی جھوٹھ سچ۔

خورشیدی بیگم - جی یہان کچھ کچی گولیان نہین کھیلی۔
کیون کیا اشتہا کا نہ لگنا کوئی بات ہی نہین؟ کمرے کے
دروازے بند کر آٹھون پہر آنسوؤن کا بہانا کوئی بات ہی
نہین؟ - چہرہ تو دیکھو کیسا کمھلا گیا ہے۔ منہ پر ہوائیان
چھوٹ رہی ہین - یہ سب کوئی بات ہی نہین

مشتری بیگم - یک نہ شد دو شد تم بھلے چنگے کو بھی بیمار
بناؤ۔ مین تو خاصی بھلی چنگی بیٹھی ہون اور آپ فرماتی ہین کہ چہرہ
اوتر گیا ہے۔ منہ زرد ہو گیا ہے۔ اور ہان یہ تو فرمائیے جب

کوٹھری کا دروازہ بند تھا تو آپ نے مجھے روتے کیسے

دیکھا؟ - بہن جھوٹ کی کوئی حد بھی ہے -

خورشیدی بیگم - سنگاردان مین خود دیکھ لیجئے - بہار

حسن کیسی اوداس ہو رہی ہے -

مشتری بیگم - خیر یہہ کہئے آپ نے مجھے روتے دیکھا

خورشیدی بیگم - بتاؤن سنئے کل مین نے بہن

تم سے جو باغ چلنے کو کہا تھا تو تمنے درد سر کا بہانہ کیا کمرہ

مین چلی گئین - اور دروازون کو بند کر دیا - اوسیوقت مین

سمجھ گئی کہ کچھ دال مین کالا کالا ہے - تمکو تو یہہ معلوم تھا کہ مین

باغ گئی - لیکن یہہ بندی کب جاتی تھی - اوس گلی سے جا

کھڑکی کی جھلملی سے دیکھنے لگی - بہن تم نے تو اپنی دا

مین کوئی دقیقہ ہوشیاری کا اوٹھا نہ رکھا تھا

جھلملیون مین لبلبی لگا دی تھی - اور پردے کھینچ دئے تھے

لیکن میری تقدیر اچھی تھی کہ جس جھلملی کو مین نے اوٹھایا

نہ تو اوس مین کانٹی لگی ہوئی تھی اور نہ پردا پڑا تھا - اسوقت

پردا کھلا ہوا تھا کہ تمکو یہ بندی بخوبی دکھتی تھی۔

مشتری بیگم۔ بجا یہ فقرے کسی اور کو دو۔ اچھا بتاؤ تو سہی مین اوسوقت کیا کر رہی تھی؟

خورشیدی بیگم۔ بتاؤن۔ سنئے۔ ایسی ایسی پتے کی بتاؤن کہ تم بھی کہو ہان۔ جسوقت مین نے جھلملی سے دیکھا تھا اوسوقت دریا کی طرف کی دریچی کھلی ہوئی تھی۔ تم کوچ پر لیٹی ہوئی تھین اور گو نظر تمھاری دریا کی طرف تھی۔ لیکن بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بات سوچ رہی تھین۔ اوسکے بعد شلوکے سے ایک کاغذ خط سا معلوم ہوتا تھا نکالکر پڑھنے لگین۔

(مشتری بیگم کا رنگ فق چہرہ زرد ہو گیا)

خورشیدی بیگم۔ کیون بہن کیون خیر تو ہے؟ طبیعت کیسی ہے؟

مشتری بیگم۔ (مسکرا کر) اے واہ مین اچھی ہون۔ خواہی نخواہی چونک کیون اوٹھین۔

خورشیدی بیگم۔ اللہ جانتا ہے پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی سنسن سے رہ گئی کہ تمکو کیا ہو گیا (ہاتھ کو کلیجے پر رکھکر)

دیکھو کیسا دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔

مشتری بیگم۔ اے ہے سچ تو۔ تم بھی بڑی ڈرپوک ہو ہاں بہن پھر۔

خورشیدی بیگم۔ پھر کیا جب اوس خط کو جب پڑھ چکین تو رونے لگین۔ مین نے اوسیوقت چاہا کہ دستک دون اور تم سے اس رونیکا سبب پوچھون۔ پھر خیال کیا کہ کسی پر جبر نکرنا چاہیئے۔ چاہتی تھی کہ اماں جان سے کہدون لیکن پھر کچھ خیال کر کے رہگئی۔

مشتری بیگم۔ اے ہے کہین کہنا بھی نہین۔ تمکو مشکلکشا کی قسم جو کسی سے کہو۔

خورشیدی بیگم۔ ہان ایک شرط کرون تو نہ کہون۔

مشتری بیگم۔ وہ کیا؟

خورشیدی بیگم۔ مجھ سے کہدو تو کسی پر راز ظاہر نکرون۔

مشتری بیگم۔ تمھارے پیٹ مین بات پچتی نہین۔ اسلئے ڈرتی ہون

خورشیدی بیگم۔ ہان یہی بات ہے تو اچھا اب مین بھی کوئی بات نہ کہونگی بہت خوب

مشتری بیگم۔ اللہ اللہ یہ دھمکی۔ اے واہ رو دو رو دو۔ کوئی بات ہو تو کہون۔ خواہ مخواہ رنج کرنا اچھا نہین۔

خورشیدی بیگم۔ بہن تمھاری بات اسوقت نشتر کا کام کرتی ہی ہین یہ نہین جانتی تھی کہ تم مجھ سے کوئی بات پوشیدہ رکھو گی۔ مین تمکو اپنی حقیقی بہن سے زیادہ سمجھتی تھی۔ لیکن خیر اللہ کو اچھا کرنا تھا جو یہ حال جلد کھل گیا۔ میرا بھی خدا حافظ ہے۔ بہت سے ہمدرد نکلینگے۔ لیکن تم سے محبت دلی ہو گئی تھی۔

مشتری بیگم۔ بہن معاف کرو۔ اچھی بہن دیکھو ادھر۔ جو میری طرف نہ دیکھے وہ میرا لہو پیئے۔ میرا مُنہ دیکھے۔

خورشیدی بیگم۔ (آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر) کہو کیا کہتی ہو

مشتری بیگم۔ (گلے لگا کر) بہن اللہ جانتا ہے تم سے جو محبت ہے وہ کسی سے نہین۔ اپنی بوٹی بوٹی تم پر سے قربان کر دون مین صرف تمکو آزماتی تھی۔ بھلا تم سے راز نہ کہون تو کس سے

کہون اور تمسے ہمدردی نہ چاہون تو کس سے چاہون۔

خورشیدی بیگم - جی اس بھرّے مین بندی نہ آئیگی۔ یہ چکنی چکنی باتین کسی اور کو سنائیے۔ جب تک وہ راز نہین کھلیگا بندی....

مشتری بیگم - اچھا پہلے قصور معاف کردو۔

خورشیدی بیگم - جی معاف کیجئے پہلے بات کہئے ... اسکے معافی چاہیئے۔

مشتری بیگم - اچھا تو ذری ہنس تو دو۔

خورشیدی بیگم - ہا ہا ہا - لو اب تسکین ہوئی۔

مشتری بیگم - اچھا سنو۔

خورشیدی بیگم - فرمائیے۔

مشتری بیگم - کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا۔ ہائے چپ ہی رہا نہین جاتا۔

خورشیدی بیگم - پھر گلہری رنگ لائی

مشتری بیگم - بہن لو یہ خط دیکھ لو۔ اس سے سب حال ظاہر ہوجائیگا۔

خورشیدی بیگم - (خط پڑھ گئے) ؎ من ازان حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم ٭ کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را ٭

مشتری بیگم - دیکھو بہن اب تمنے چھیڑ خانی شروع کی - اسیلئے تو تمکو کہتی نہ تھی -

خورشیدی بیگم - بہن تمسے ڈریئے - یہ کیسے چپ چاپ آنکھ لڑائی اور طرفہ یہ کہ خط و کتابت شروع کردی - بہن کہو تو وہ کون خوش قسمت جوان ہے جسپر تم ایسی ریجھی ہو؟

مشتری بیگم بہن آہستہ بولو - کہین لوگ سُن نہ لین - اسیلئے تمسے کہتے ڈرتی تھی -

خورشیدی بیگم - تو یہان کوئی ہو بھی تو - ایک مین یا تم - پھر ڈر کیسا؟

مشتری بیگم - دیوار گوش دارد فہمیدہ لب بجنبان کہین خالہ جان سُن لین تو فسادہی کرین -

خورشیدی بیگم - تمھاری بھی بات وہ ہے کہ جسکا سر نہ پیر - وہ ادھر دالان مین بیٹھی ہین یا دن تک آواز جانے سے کیا واسطہ؟

بہن بات نہ ٹالو۔

مشتری بیگم۔ اوئی اللہ تم تو جان کھائے ڈالتی ہو۔ وہ جو آپ کے ہین نہ۔ بہن شرماؤ نہین۔

خورشیدی بیگم۔ اے تو مین شرماتی کب ہون خود لجائی جاتی ہو کہتے ہوئے۔ زبان من لکنت آئی جاتی ہے۔ مجھ پر چوٹ کرتی ہون۔ اور خیر سے وہ میرے ہوئے کون؟

مشتری بیگم۔ وہ کون؟

خورشیدی بیگم۔ جنکا ذکر آپ کرتی تھین۔

مشتری بیگم مین نے تو کسیکا نام بھی نہین لیا۔

خورشیدی بیگم۔ بیچاری کیسی ننھی بنی جاتی ہین۔ جیسے کچھ جانتی ہی نہین۔

مشتری بیگم۔ مجھ سے قسم لے لو جو میری کچھ بھی سمجھ مین آیا ہو

خورشیدی بیگم۔ یہ کسی اور سے اوڑیئے۔

مشتری بیگم۔ اے تو نام کیون نہین بتاتین؟ ابھی تو کل

ابھی آپ ہی نے کہا

خورشیدی بیگم - دیکھئے آپ چھیڑخانی سے باز نہین آتین اور نام لینے مین سے ہی کیا - ایک ہی ہزار بارلون آسمان جاہ - آسمانجاہ -

مشتری بیگم - ہاے کس پیار سے نام لیتی ہو بہن - کچھ کرو محبت کی گفتگو چھپتی نہین -

خورشیدی بیگم - بہن تم تو مذاق کرتی ہو - اور پتے کی بات کو چبا جاتی ہو - کہانکا ذکر کہان لے آئین -

مشتری بیگم - تم بغیر قبولواے نہ چھوڑو گی - اے وہی وہ جو نواب آسمانجاہ کے ساتھ فٹن مین سوار تھے اونھین کا تیر عشق کلیجے مین آلگا ہے - بہن زندگی حرام ہوگئی ہمدم اونھین کا خیال ہے - دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے - اس زندگی سے تو مرجانا اچھا ہے -

خورشیدی بیگم - اے تو کوستی کیون ہو؟ اللہ چاہتا ہی تو ہنسی خوشی سے زندگی بسر ہوگی - مگر بہن کہو تو اونھون نے تمکو اور تم نے اونکو دیکھا کیسے؟ اور خط کتابت کیسے ہوئی -

مشتری بیگم - اللہ جانتا ہے مین نہین جانتی کہ یہ خط کہان سے
میرے سرھانے آجاتے ہین - ایک روز جسکو قریب ایک
مہینے کے ہوا مین نہاتی تھی - بال سکھانے یہان چلی آئی - اور
اس دریچے کو کھولکر ادھرا ودھر دیکھنے لگی - ناگاہ گھوڑ ون کی ٹاپ
کی آواز کان مین آئی - مین نے جلدی سے دریچہ بند کرلیا -
لیکن جھلملی اوٹھاکر دیکھنے لگی - کیا دیکھتی ہون کہ دو جوان رعنا
مشکی گھوڑ ون پر چلے جاتے ہین ایک اون مین سے پھر کر اس
مکان کو دیکھنے لگا - آنکھون سے حسرت ٹپکتی تھی - مجھے حیرت
ہوئی کہ یا اللہ یہ کون گھور گھور کے اسطرح دیکھ رہا ہے - غور جو
کیا تو نواب آسمانجاہ تھے - اللہ کیسون بہن تمھارا عاشق صادق
ہے - کس محبت کی نظر سے اس مکان کو تکتا تھا - خدا وہ دن کرے
کہ جلد تم دونون کے سرسہرا بندھے - چاند سورج کی جوڑی ہے
خورشیدی بیگم - اے واہ تاکین تو وہ آپ کی کوٹھری کیطرف
اور نام بدنام مجھ بیچاری کا -
مشتری بیگم - اے تو اونکو کیا معلوم کہ اس کمرے مین کون

رہتا ہے۔ اونھون نے سمجھا ہوگا کہ تمھین رہتی ہو۔
خورشیدی بیگم۔ (مسکرا کر) بی نرگس تو سب جانتی ہونگی۔
مشتری بیگم۔ اب اوسکو ایک ہمینے سے زیادہ ہوا اونکو کیا
یاد ہوگا کہ کون ادھر رہتا تھا کون نہین۔
خورشیدی بیگم۔ خیر کچھ ہو آپ اپنا قصہ بیان کیجئے۔
مشتری بیگم۔ ہان کیا کہتی تھی۔
خورشیدی بیگم۔ وہی (جلدی سے) کہ ادھر گھور گھور کے
دیکھتے تھے۔
مشتری بیگم۔ اوسکے بعد اون لوگون مین سرگوشی ہوئی اور
پھر دونون گھوڑے دوڑاتے ہوئے نظرون سے غائب ہوگئے
خورشیدی بیگم۔ کہین اوسی مالن نے تو پھر یہ کام نہ کیا ہو؟۔
مشتری بیگم۔ وہ تو ایک مہینا ہوا کہ جواب پاکر چلی گئی
پھر تو اوسکی صورت تک نہین دیکھی۔ خیر دیکھو مین دریافت کئے لیتی ہون
مشتری بیگم نے ایک مہری کو بلا کر پوچھا کہ مالن تو ادھر پھر نہین آئی۔
مہری۔ ادھر کا حال تو معلوم نہین لیکن البتہ شاید دنلن روز کا ذکر ہے کہ

کچھ رات گئے آئی تھی - بڑی بیگم صاحب کے پاس کچھ دیر تک بیٹھی رہی
پھر اپنے مکان چلی گئی - شاید اپنا قصور معاف کرانے آئی ہو -
اگر حکم ہو تو بلوا بھیجون؟

مشتری بیگم - نہین بس جاؤ اتنا ہی پوچھنا تھا -

جب مہری چلی گئی تو خورشیدی بیگم نے کہا -

خورشیدی بیگم - مجھکو تو یقین ہے کہ یہ بھی وسیکا کام ہے -

مشتری بیگم - تعجب کیا -

خورشیدی بیگم - اس خط مین نام تقی خان کا لکھا ہے - کہین نواب تقی خان تو نہین ہین - بہن تم تو تصویر کھینچتی ہو یاد سے تو اونکا نقشہ تو اوتارو -

مشتری بیگم - (جھینپ کر) مجھے یاد نہین -

خورشیدی بیگم - (طنز سے) اے کیون نہین بیچاری سب بھول گئین - لے تمکو میرے ہی سر کی قسم تصویر تو کھینچ ہی دو - مجھے ایک امر دریافت کرنا ہے -

مشتری بیگم نے پینسل سے ایک اندازی صورت نواب تقی خان

کی نقش کی تو خورشیدی بیگم اوچھل پڑین۔

خورشیدی بیگم۔ بس نواب تقی خان ہین۔

مشتری بیگم۔ اوس روز سے یہ حضرت سلامت کبھی گھوڑے پر کبھی پا پیادہ روز آتے اور اسطرف تاکا کرتے ہین لیکن تم نواب تقی خان سے کیونکر واقف ہو۔

خورشیدی بیگم۔ اوستانی جی کے اَلبم مین مین نے اونکی تصویر دیکھی تھی۔ اونھین سے معلوم ہوا تھا کہ دونون مین بڑی گاڑھی دوستی ہے اللہ جانتا ہی مین اس بات سے بہت خوش ہوئی

مشتری بیگم۔ کیون؟۔

خورشیدی بیگم۔ نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان مین ایسی ہی دوستی و محبت ہی جیسی مجھ مین اور تم مین۔ مجھکو ہر دم یہ خیال آتا تھا کہ ہمیشہ میرا اور تمھارا ساتھ رہا کہین ایسا نہو بیاہ پیام جدائی ہو۔ لیکن قربان پنجتن پاک کے کہ اب وہ اندیشہ بھی جاتا رہا

مشتری بیگم۔ یہہ کیسے؟

خورشیدی بیگم۔ اے کیسی نادان ہو۔ نواب آسمانجاہ اور

نواب تقی خان مین ایسی محبت ہے جیسے ایک جان دو قالب ہون - پھر جب میرا نکاح نواب آسمانجاہ سے اور تمھارا نواب تقی خان سے ہوگا تو ایک ہی جگہ رہنا ہوگا -

مشتری بیگم - یہہ اَن ہوتی بات ہے -

خورشید بیگم - کیا ؟

مشتری بیگم - تقی خان سے میرا نکاح -

خورشید بیگم - کیون ؟

مشتری بیگم - ہے ایک وجہہ -

خورشید بیگم - تو آخر کوئی ہو بھی یا آپ ہی آپ -

مشتری بیگم - وہ پیغام بھیجنے سے رہے - اور مین مرجاؤنگی لیکن کسی سے کہونگی نہین - بس نتیجہ معلوم -

خورشید بیگم - بہن اللہ کیسون ایسی بھولی باتین کرتی ہو - اگر وہ تمھارے عاشق صادق ہین جیسا کہ خط سے معلوم ہوتا ہے تو کیا وہ پیغام بھیجنے سے باز آئینگے - بہن اگر اونکا بس چلے تو (ہنس کے) گھر مین سیند دینگے تمکو چورالیجائین

مشتری بیگم - بہت جگہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے دلپر جبر کرکے رہجاتا ہے - اونکو خالو جان کا خوف ہوگا اور لوگون کے طعن تشنیع مانع پیغام ہوگی -

خورشیدی بیگم - اے تو اس مین خوف یا تشنیع کی کیا بات ہے آخر نواب آسمانجاہ نے کیسے پیغام بھیجا ؟

مشتری بیگم - تم مین اور مجھ مین بہت فرق ہے -

خورشیدی بیگم - یہ کیون ؟ منہ ناک کان روپیہ پیسا جیسا مجھکو دیسا تمکو - پھر فرق کس بات کا ؟

مشتری بیگم - تم ابھی لڑکی ہو کیا سمجھوگی -

خورشیدی بیگم - بجا آپ مجھ سے کسقدر بڑی ہین - بہت بہت دس بیس روز - بس -

مشتری بیگم - تجھ مین بڑا فرق ہے - تم ٹھہرین کنواری مین بیچاری بیوہ اور ظاہر ہے ایسی باتون مین بیواؤن اور کنواریون مین آسمان زمین کا فرق ہے -

خورشیدی بیگم - اے اوسکا ذکر بھی نہ کرو - خدا ایسی شادی

کسی دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ جسوقت تمھاری شادی ہوئی تھی اوسوقت تمھارا سن کیا تھا؟

مشتری بیگم۔ گیارہ برس۔

خورشیدی بیگم۔ پھر دیکھو تو گیارھوین برس تو تمھاری شادی ہوئی۔ اور عین چوتھی ہی کے روز تم بیوہ ہوگئین تو کیا اس سے تم ہمیشہ بیوہ ہی رہوگی۔ اور اولاد کی نعمت سے محروم۔ کیا خوب یہ قسم کھاتی ہون کہ ابا جان کبھی اسکو گوارا نکرینگے۔ اور علاوہ اسکے نکاح ثانی مین ہرج ہی کیا ہے۔ شرع کے رو سے جائز۔ دیکھ لو اکثر پیغمبر زادیون کا نکاح ثانی ہوا اونپر معاذاللہ کوئی حرف نہین آتا۔

مشتری بیگم۔ یہ بات سچ ہے شرع کے رو سے جائز ہے۔ لیکن لوگ شرع پر کب چلتے ہین۔ اون کو نہ شرع سے کام نہ کسیکے حال کا خیال وہ فقط ریت رسم کو اپنی شرع سمجھتے ہین۔ کوئی کام خواہ بھلا ہو خواہ برا خلاف

رسم خاندان نہین کرنے کے۔

خورشیدی بیگم۔ جنلوگون کو خدا نے عقل دی ہے وہ کبھی ایسا خیال نکرتے ہونگے دیکھو مین خود اس ذکر کو چھیڑتی ہون

مشتری بیگم۔ کس سے؟

خورشیدی بیگم۔ ابا جان سے اما جان سے خالہ جان سے اور کس سے۔

مشتری بیگم۔ اے ہی کہین کہنا نہین۔ تمکو میری ہی جان کی قسم جو اسکا ذکر کبھی کرو۔ آخر وہ لوگ سمجھینگے نہین کہ جب تک کوئی بات نہین اسکا ذکر کیون کیا۔ سبھونکو مجھپر شک ہوگا اور سارا کام بگڑ جائیگا۔

خورشیدی بیگم۔ تم کیسی ناسمجھ ہو مین تمھارا نام لونگی کچھ تھوڑا ہی تم مجھ پر چھوڑ دو دیکھو کسطرح پوچھتی ہون۔

مشتری بیگم۔ مگر دیکھو مجھپر کوئی بدنامی نہ آئے۔

خورشیدی بیگم۔ توبہ اب کیسے سمجھاؤن۔ ایک مرتبہ تو کہدیا کہ تمپر آنچ نہ آنے پائیگی۔

مشتری بیگم - اچھا بہن معاف کرو - مین نے ہوشیار
کردیا - کچھ بُرا کیا ؟

خورشیدی بیگم - دلمین تو بیچاری خوش ہو گئی ہونگی
ہونگی کہ انکی ایک گونہ سفارش ہوگی اور ظاہر امنہہ بناتی ہین -

خورشیدی بیگم کا نکاح ثانی پر گفتگو کرنا اور مشتری بیگم سے شرط بدنا

ان دونون مین یہہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک مہری نے
آکر کہا - بڑی بیگم صاحب بلاتی ہین -

خورشیدی بیگم - اچھا جاو کہو کہ ابھی حاضر ہوتی -

مشتری بیگم - بہن کہین بھید کھل نہ گیا ہو - خالہ جان نے
کہین سن پایا ہے اسلئے طلبی ہے -

خورشیدی بیگم - وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہین
بہن اللہ اللہ کرو - ذری سی بات ہوئی اور چونک پڑین -
ذری سی گفتگو ہوئی اور ڈر گئین - مجھکو تو خوف معلوم ہوتا ہے
کہ اگر تمھاری ایسی ہی حالت رہی تو تم خود بخود کھنڈا لوگی - چلو

چلو اوٹھو دیر نکرو ایسا نہو کہ خفا ہو جائین۔

دونون پائنچے ہاتھ سے اوٹھا ناز وادا کے ساتھ دالان مین جا پہونچین

خورشیدی بیگم۔ امان جان بندگی۔

مشتری بیگم۔ خالہ جان بندگی۔ کیون یاد فرمایا؟

بڑی بیگم۔ اے بنو کی بیٹی آئی ہے۔ تملوگ بھی رونمائی مین کچھہ دوگی۔

مشتری بیگم۔ خالہ جان بنو کی بیٹی تو بیوہ ہے۔ پھر رونمائی کیسی ہے۔

بڑی بیگم۔ شامت کی ماری نے دوسرا نکاح پڑھوایا ہے۔ بیچاری بنو مارے شرم وحیا کے بیہر سے پاس تک نہین آئی۔ نوج ایسی بھی کسیکی بہو بیٹی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ تو امان جان نکاح مین حرج کیا ہے۔ آخر شرع کے رو سے تو جائز ہے۔

بڑی بیگم۔ بہت سی چیزین ایسی ہین کہ شرع کے رو سے اونکا کرنا جائز ہے لیکن لوگ رسم خاندان اور ملک کی ریت کو مدنظر رکھتے ہین۔

خورشیدی بیگم۔ تو یہ بالکل تعصب ہی تعصب ہے۔

بڑی بیگم - تملوگ نئی نئی عقل سیکھتی گئی ہو - اور نئی نئی
پڑھ پڑھ کے خیال کو اپنے بالکل خراب کر ڈالا ہے - اگر
مین حرج نہوتا تو پہلے کے بزرگ ایسے بیوقوف نہ
جائز نہ رکھتے - کچھ تو اونھون نے سمجھا ہوگا جو اس بات کو جائز
نہ رکھا - ہملوگون کو چاہیئے کہ اونکے پیرو ہون نہ مخالف -
خورشیدی بیگم - عقل تو اسکو گوارا نہین کرتی کہ جو جو باتین
بزرگون سے چلی آتی ہین خواہ کیسی ہی بُری ہون سبکو اختیار
کرین - خدا نے عقل اسیواسطے دی ہے کہ بھلے کو بُرے سے
تمیز کرین اور نیک باتونکو اختیار کر لین -
چھوٹی بیگم - تملوگون مین یہ کیا باتین ہو رہی ہین؟ مین بھی
(خورشیدی بیگم و مشتری بیگم دونون سروقد تعظیم کو اوٹھ کھڑی ہوئین)
خورشیدی بیگم - خالہ جان بندگی -
مشتری بیگم - اماجان بندگی -
چھوٹی بیگم - جیتی رہو - ہنسی خوشی کاٹو - بامراد رہو
خورشیدی بیگم (مشتری کو چھاتی سے لگا کے)

مشتری بیگم۔ (رنگ فق) چُپ رہو۔ اسوقت بھلا چھیڑ خانی کا کون موقع ہے۔

بڑی بیگم۔ دیکھو نہ یہ لڑکیاں آجکل کی کسیکو کب دھیان مین لاتی ہین۔ کہتی ہین کہ بزرگون کی پیروی اور اونکی راہ و رسم پر چلنا کچھ ضروری نہین۔

خورشیدی بیگم۔ امّان جان مین یہ کب کہتی ہون کہ بالکل انکی راہ و رسم کو اختیار نہ کرین۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اچھی باتین اختیار کیجایئن اور بُری باتون سے الگ رہین۔

چھوٹی بیگم۔ مین تو یہ کہتی ہون کہ اگلے لوگون سے بُری بات کوئی ہوتی ہی نہین تھی۔

خورشیدی بیگم۔ واہ خالہ جان۔ تو انسان کاہیکو فرشتہ تھے

چھوٹی بیگم۔ معاذ اللہ بلا کی لڑکی ہے۔ زبان ہے کہ قینچی کیطرح چلتی ہے۔

بڑی بیگم۔ بس یہ اور بھول گیئن کہ خالہ نے آنکی تعریف کی۔ مین سچ کہتی ہون کہ انکے ابا نے ایسی ویسی تعلیم دے کے

انکے خیالات بالکل خراب کردئیے۔ اب کہتی ہین کیا کہ عورتین برقع پہن کے باہر کیون نہین نکلتین؟۔

مشتری بیگم۔ خالہ جان قصور معاف ہو جب حج کو آپ گئین تھین تو کیون برقع پہنے برملا پھرتی تھین۔

بڑی بیگم۔ اے تو وہان لاچاری تھی سفر مین پردے کا کہانتک خیال۔ اور وہان اسکو برا نہین جانتے اسلئے کوئی کسیکو برا نہین کہتا۔

خورشیدی بیگم۔ تو پھر اگر اسیطرح یہان جاری ہو جاے تو کسیکی انگشت نمائی نہو۔

چھوٹی بیگم۔ یہان جو اگلے لوگون نے منع کیا ہے تو آخر کچھ سمجھ بوجھ کے۔

خورشیدی بیگم۔ خالہ جان اب مین آپ سے کہتی ہون کہ [illegible] یہان یہہ رسم قرار پائی۔ یہہ ملک ہندوستان ملک ہندوون کا تھا۔ اور پہلے ان لوگون مین اسقدر پردہ نہ تھا جیسا کہ [illegible] سے ثابت ہوتا ہے۔ جب مسلمانونکی یہان یورش ہوئی اور

عرب وعجم آئے اور ملک کو فتح کیا تو بڑا ظلم کرتے تھے جسکی بہو بیٹی
کو دیکھا پکڑ لے گئے۔ جس کسیکو قبول صورت دیکھا قید کر لیا۔ اسلیئے
ہنود اپنی عورتون کو پردہ مین رکھنے لگے کہ نہ وہ دیکھینگے نہ بلوہ کرینگے
اکبر و شاہجہان کے زمانے مین جبکہ شادی بیاہ ہندؤن اور مسلمانون
مین برملا ہونے لگا تو مسلمانون نے بہت سی اونکی عادتین اور
رسومات اختیار کین۔ اور وہ ابھی تک ہملوگ اختیار کیئے ہوئے
ہین اصل مین دیکھیئے تو مطابق شرع بالکل لغو ہین اور اونکا کرنے والا
[illegible] گناہ ہوتا ہے۔

[illegible] بیگم۔ اب مین نے تاریخ واریخ تو پڑھی نہین جو تمسے تقریر کرون۔

بہار۔ حضور سرکار خود تشریف لاتے ہین۔

بڑی بیگم۔ اے کہان پان کی منگاہٹ تھی کہان خود چلے آتے ہین۔

نواب صاحب۔ واہ تملوگون نے پان تو خوب بھیجا۔ وہ تو خیریت ہوئی
کہ میرے خاصدان مین دو چار گلوریان پڑی تھین نہین تو وہ سب کے سب
یونہی چلے جاتے اور مجکو شرمندہ ہونا پڑتا۔

[illegible] بیگم۔ اے تو کیا وہ سب چلے گئے۔

نوابصاحب - چلے نہین گئے تو کیا وہ آپ کی گلوریون کے واسطے بیٹھے رہتے -

بڑی بیگم - اے تو تم بگڑتے کیون ہو - ذرا پھر کے بھی تو دیکھو وہ کیا ہو رہا ہے -

چھوٹی بیگم - دولھا بھائی اپنے مقدور بھر تو جلدی جلدی بنا رہی ہون لیکن نگوڑے ورق کچھ ایسے خراب ہین کہ ہاتھ سے لپٹ لپٹ کر رہجاتے ہین -

نوابصاحب - ورق کی کیا ضرورت تھی ؟

بڑی بیگم - اے لو اور کہتے ہین کہ ورق کی کیا ضرورت خود ہی کہلا بھیجا کہ گلوریان ذرا ورق لگی ہوئی ہون - خود ہی اب یون فرماتے ہین -

نوابصاحب - کیا خوب تمنے خواب دیکھا ہے کیا ؟

چھوٹی بیگم - اے سچ تو دولھا بھائی - آپنے نہین کہا تھا تو موئے خدمتگار نے اپنے جی سے فرمایش کی -

نواب صاحب - اب لوگ مجھے چٹکیون مین اوڑا

یہ دوسری بات ہے۔

چھوٹی بیگم۔ اللہ جانتا ہے کسی خدمتگار نے کہلا بھیجا کہ سرکار ورق لگی ہوئی گلوریان مانگتے ہین کہئے تو بنوا دون

نواب صاحب۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ مین نے کہا ہی نہین ایک نہین ہزار بار بنوا دیکھو۔

بڑی بیگم۔ وہ کس نے آکر کہا تھا کہ پیر بخش ورق لگی ہوئی گلوریان مانگتا ہے۔

منجھلی بیگم۔ گل بہار نے کہا تھا۔

بڑی بیگم۔ ہا مغلانی ذرا گل بہار کو آواز تو دو۔

مغلانی۔ بوا گل بہار ذرا ادھر آنا سرکار بلاتی ہین۔

بڑی بیگم۔ اری تو نے کہا تھا کہ پیر بخش ورق لگی ہوئی گلوریان مانگتا ہے۔

گل بہار۔ جی ہان بلکہ بوا زعفران بھی تو کھڑی تھین۔ کہئے تو بنوا دون۔

بڑی بیگم۔ بندگی!

نواب صاحب - خدا جانے کیا اسرار ہے -

خورشیدی بیگم - اچھا اب تو جا کے پیر بخش سے ذرا پوچھ تو سہی کہ کمبخت نے کس کے حکم سے ورق لگی ہوئی گلوریاں مانگی تھیں - ابھی سارا حال کھلا جاتا ہے -

اودھر گل بہار - پیر بخش سے پوچھنے لگی ادھر اور باتیں ہونے لگیں -

نواب صاحب - (خط دیکھے) خورشیدی بیگم دیکھو تمھاری استانی مس ٹامسن نے تمکو خط بھیجا ہے

بڑی بیگم - کیا لکھا ہے - ہیں تو اچھی طرح سے ؟ -

نواب صاحب - ہاں اچھی ہیں - لیکن کیا خط میں لکھا ہے میں کسطرح کہوں -

بڑی بیگم - کیا تمنے پڑھا نہیں -

نواب صاحب - دوسرے کا خط پڑھنا بغیر اجازت معیوب ہے -

چھوٹی بیگم - تو غیر کا خط دیکھنا معیوب ہے نہ کہ اپنے

عشر عزیزونکا بھی۔

نوابصاحب ۔ کیسکا ہو۔ بیٹی بہو کا جنے کہ جورو کا خط بھی پڑھنا بغیر اجازت معیوب ہی۔

بڑی بیگم ۔ تو تم میرا خط کیون پڑھ لیا کرتے ہو؟۔

نواب صاحب ۔ چونکہ تم ان پڑھ محض جاہل ہو۔ مین نہ پڑھون تو اور کون پڑھے۔ بخلاف اسکے خورشیدی بیگم تو ماشاءاللہ پڑھی لکھی ہے۔ وہ خود اپنا خط پڑھ لیگی۔

چھوٹی بیگم ۔ دولھا بھائی یہ سب انگریزون کا دستور اختیار کرتے جاتے ہین۔

بڑی بیگم ۔ اے ہان اس مین بھی کچھ شک ہی آپ بھی کرستان ہوئے جاتے ہین اور لڑکی کو بھی ستیاناس کیا

نوابصاحب ۔ کیا خوب مین کرستان ہوا جاتا ہون۔ خیر اسکا تصفیہ پیچھے ہوگا پہلے یہ فرمائیے کہ لڑکی کو کیا ستیاناس کیا؟۔

بڑی بیگم ۔ اے توجھوٹ ہی۔ ایسے خیالات اسکے

بگڑ گئے ہین - ابھی دو لمحہ بھی نہین ہوا ہے کہ آپ کی صاحبزادی صاحب فرماتی تھین کہ وقت ضرورت برقع پہنکر عورت کا نکلنا اچھا ہے اور نکاح ثانی ضرور ہے -

نوابصاحب - تو اسکو آپ بُرے خیالات تصوّر فرماتی ہین - مین تو شکر کرتا ہون کہ مجھکو خدا نے ایسی لڑکی دی کہ بھلے بُرے مین تمیز کر سکتی ہے - لیکن مجکو حیرت ہے کہ یہ کیا طلسم ہے - باہر بھی اسیکا ذکر تھا اور گھر مین بھی یہی چرچا -

بڑی بیگم - یہان تو بنو کی بیٹی نے جو دوسرا نکاح کیا ہے اسپر بات نکلی - باہر مین کیا تذکرہ ہوا - مین سمجھتی ہون کہ سبھون نے اسبات کو بُرا ہی کہا ہوگا -

نوابصاحب - جی معاف کیجئے سوا میر علی حسن کے سبھون کی رائے اسبات پر متفق ہوئی کہ نکاح ثانی جاری کر دینا چاہیے اور مین بھی سمجھتا ہون کہ اسکا جاری ہونا بہت ضرور ہے - اس سے خدا اور خدا کے رسول دونون خوش ہوتے ہین - اسکے روکنے

سے بہت بہت خرابیاں ہوتی ہین جنکو مین اسوقت بالتصریح بیان نہین کرسکتا کسیوقت تم سے (چھوٹی بیگم سے) اکیلے مین کہدونگا۔ کیون تمھاری کیا راے ہے؟ مجکو تو کئی باتون کا خیال ہے۔

چھوٹی بیگم۔ دولھا بھائی اسطرح کی ہنسی مجکو ایک آنکھ نہین بھاتی اور آپ تو کمال بدلحاظ ہوگئے۔ لڑکیون کے سامنے اسطرح کی باتین کرتے ہین کہ مجکو برا معلوم ہوتا ہے۔ اور مین تو یہی کہونگی کہ جو عورت اس امر کو اختیار کرے یا اسکی طرف خیال بھی کرے وہ بڑی بے حیا و بے شرم ہے اوسکے واسطے اس دنیا سے اوٹھ جانا اچھا۔ خدا نکرے کسی شریف کے یہان ایسی دیدہ دلیر بہو بیٹی ہو۔

نواب صاحب۔ (ہنسکے) تمنے سمجھا نہین۔ مین تفریح نہین کرتا۔ خیر اور کسی وقت تمکو اچھی طرح سے سمجھا دونگا تب سمجھوگی۔ ابھی موقع نہین ہے۔ بڑی بڑی تقریرین باہر مین ہوئی ہین۔ لیکن ایک کا بھی جواب میر علی حسن سے نہو سکا۔

چھوٹی بیگم۔ تو سب کوئی آپ ایک طرف ہو گئے۔ وہ بیچاری اکیلے کس کس سے لڑتے اور کس کس کو جواب دیتے اچھا کون کون اون کے خلاف مین تھا۔

نوابصاحب۔ نواب آسمانجاہ۔ انتظام الدولہ۔ نواب نقی خان کے بیٹے نواب تقی خان اور مین۔

خورشیدی بیگم خط پڑھ رہی تھین لیکن آسمان جاہ کا نام سنکر چونک پڑین۔ جب نواب تقی خان کا نام آیا تو اس زور سے مشتری بیگم کی ران مین چٹکی لی کہ مشتری بیگم بے اختیار چیخ اوٹھین اور پھاند کر الگ جا بیٹھین۔

چھوٹی بیگم۔ کیون خیر تو ہے؟

خورشیدی بیگم۔ خالہ جان یہ ایسی ڈرپوک ہین کہ ذرا سا پھنگا بھی ہو تو چیخ مار کر بھاگین۔

چھوٹی بیگم۔ اے سچ تو جون جون تمھارا سن زیادہ ہوتا جاتا ہے مزاج مین لڑکپن آتا جاتا ہے۔ بھلا پھنگا نگوڑا کیا کرتا ہو چیخ مار کر پھاند پڑین۔

نوابصاحب - واہ بیچاری اوس سے ڈرتی ہے تو کیا کرے - تم کیسے سپیرونکو دیکھ کے الگ جا بیٹھتی ہو؟ -

چھوٹی بیگم - تو مین کچھ ڈرتی ہون تھوڑا ہی - مجھکو سانپ دیکھ کے کیڑون کا خیال آتا ہے - اسلئے طبیعت نہین چاہتی ہے کہ اسکو دیکھین -

بڑی بیگم - یہ نواب تقی خان کون ہین؟ - کہین باندے والی بیگم کے بیٹے تو نہین ہین؟ اے دیکھو بھلا سا نام ہے توبہ اسوقت یاد ہی نہین پڑتا ہے - اے دور کی قرابت ہے اونسے -

چھوٹی بیگم حشمت بیگم تو نہین؟ -

بڑی بیگم - نہین وہ اونکی چچازاد بہن ہین - انھین کی بیٹی کوکب بیگم سے اس لڑکے کی نسبت قرار پائی ہے - بڑی بہن تھی پارسال مرگئی - اور یہ چھوٹی ہے - ساری دولت اسی کی ہے - بڑی امیر ہوگئی اور قبول صورت ہے - قدوقامت مین مشتری ہی جیتنی ہے - صرف رنگ مشتری سے اوترتا ہوا ہے

ایسکن ہزاروں مین ایک ہے اور عقل کی پڑیا۔
مشتری بیگم چپ چاپ سنتی رہی اور اس تقریر نے اسکے دلپر سم قاتل کا اثر کیا۔ خورشیدی بیگم بھی مضطر ہوئین۔
بڑی بیگم۔ ہان دیکھو یا دپڑا۔ الفتی بیگم کا یہ لڑکا ہے۔ نواب کو (نواب صاحب سے) کیا تم نہین جانتے ہو؟
نوابصاحب۔ مین خوب جانتا ہون لیکن اون کے مرنے سے آنا جانا وہان کا چھوٹ گیا۔ بہت دنون سے اس لڑکے کو دیکھا نہین تھا اسلیئے پہچان نہ سکا۔ ماشاء اللہ اچھا رنگ روپ نکالا ہے۔ لیکن تم نے کچھ سنا؟ انھون نے کیا کیا ہے؟
بڑی بیگم۔ نہین۔
نوابصاحب۔ انھون نے اپنی نسبت چھوڑائی اور وہان لکھ بھیجا کہ شادی نکرونگا۔
بڑی بیگم۔ ہے ہے یہ کیا کیا۔ بڑی غلطی کی۔ ایسی جگہ بیاہ نکرے تو کہان کرے۔ مین سچ کہتی ہون کہ اگر چراغ لیکر

ڈھونڈھین گے تو بھی اوسکی سی دولت حسن نہ پاوینگے۔ اور کیسا لطف۔ گھر کا گھر ملا رہتا۔ آپس مین محبت ملاپ بڑھتا۔ سچ کہتی ہین کہ مرد وے بڑے بے شعور ہوتے ہین۔ کیا کوئی بڑا بوڑھا نہین ہے کہ اوسکو سمجھاوے۔ اے اور نہین کوئی تو تمھین کچھ سمجھاؤ بجھاؤ۔ ابھی وہ لڑکا ہی۔ لڑکے کی عقل کہان تک۔

نوابصاحب۔ مین کیون دخل درمعقولات دون اور سمجھانے کو تو بہت سمجھاتے ہین۔ ایک یہی میر علیحسن نے میرے سامنے کسقدر کہا اور سمجھایا۔ لیکن وہ کب مانتے ہین سب کا آخر مین یہ جواب دیا کہ شادی بیاہ مین اپنا اختیار نہین ہے۔

بڑی بیگم۔ تو اور کسکا اختیار ہے؟

نوابصاحب۔ کہتے تھے کہ اسبارے مین دل کا اختیار ہے مین اس سے بھانپ گیا کہ کسیکا تیر عشق بیچارے کے دل سے پار ہو گیا ہے۔

بڑی بیگم - یہ سب ڈھکوسلا ہے - خیر خدا کرے بچارا بامراد رہے - لڑکپن مین تو بڑا بھولا بھالا تھا - ایسی میٹھی میٹھی باتین کرتا تھا کہ جی چاہتا تھا برابر اوسکی گفتگو سنا ہی کیجئے - اب ادھر آنے کے آمدورفت بالکل بند ہو گئی نہین تو پہلے کئی دفعہ گئی ہون - اور وہ لوگ تو برابر شادی غمی مین شریک ہوتے آئے ہین - دیکھو اوس لڑکی کو کبھی کی ماں مرگئی تم نے پرسے بین مجکو جانے بھی ندیا بڑی شکایت اون لوگون نے کی ہوگی - تم اونلوگون کے سامنے مجکو شرمندہ کراتے ہو -

نوابصاحب - اچھا پرسے مین چلی جانا - اوسوقت تک جاڑہ اچھا پڑیگا - مین نے گرمی کے لحاظ سے تمکو جانے نہین دیا تھا -

اتنے مین گل بہار آئی اور یون بیان کیا -

گل بہار - بیگم صاحب میر بخش کہتا ہے کہ مہمان اچھے اچھے آئے تھے اسلئے ورق دار گلوریان مانگی تھین

نواب صاحب - بھیگنا آدمی بیوقوف دیکھا نہین الّا یہ
یہ اپنے جی سے دخل درمعقولات کی کیا ضرورت تھی
شاید ورق دار گلوریان کھانے کو دل چاہتا تھا - ہان
(خورشیدی بیگم سے) مین باتون مین لگ گیا تھا - مس
ٹامسن نے کیا لکھا ہے ؟ -

خورشیدی بیگم نے خط پڑھنا شروع کیا -

میری پیاری خورشیدی بیگم - مین آج دوپہر کی ڈاک
مین یہان پہونچی - میرا ارادہ تھا کہ اودھرہی سے یکسر
اپنے ملک کو چلی جاؤن - مگر بغیر تم سے رخصت ہوئے
جانا گوارا نہین ہوا - کل شام کو تمھاری اور مشتری بیگم
کی ملاقات کو آؤنگی - تملوگون کے واسطے نئی نئی تصویرین
پہاڑون اور جنگلون کی لائی ہون - اپنی بہن مشتری بیگم
کو میری دعا - اپنی امان جان و خالہ جان کو میرا سلام کہدینا -

تمھاری خیر خواہ

مس ٹامسن

بڑی بیگم۔ ایک بات کہونگی۔ اس بیچاری کو خورشیدی بیگم سے محبت بہت ہے۔

خورشیدی بیگم۔ اماجان! بہت اچھی آدمی ہین۔ اللہ کرے بہت دنون جیئین۔

نوابصاحب باہر تشریف لے گئے۔ خورشیدی بیگم اور مشتری بیگم ایک ایک اشرفی رونمائی مین دے کے بالاخانہ پر چلی آئین۔

خورشیدی بیگم۔ بہن صدقے اوسکی خدائی کے کیسا اچھا موقع اس تذکرے کا ہاتھ لگا۔ نہین تو مین سوچ مین تھی کہ کیسے اسکا تذکرہ کردن۔ خدا بنّو کی بیٹی کا بھلا کرے۔ نہ وہ پھر نکاح کرتی نہ یہ تذکرہ چھڑتا۔

مشتری بیگم۔ مجھے تو رنج ہوا پہلے تو کچھ معلوم نہین تھا کہ کیا ہوگا۔ اور اب تو اماجان کی تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ ایسا کبھی نہوگا۔ خالہ جان بھی اسکے خلاف ہین۔

خورشیدی بیگم۔ بہن! اور اباجان نے کیا کہا؟۔ اسکو

بھی بغور سنا یا نہین؟ تم تو ادھر متوجہ تھین - اور ہین ابا جان
کی بغور دیکھتی تھی - تمھاریطرف پہلے کئی بار دیکھا - اور دو ایک
رتبہ مسکرائے بھی - تمکو خیال نہین کہ ابا جان نے کسقدر
س نکاح ثانی کے بارے مین تائید کی تھی - اب اور کسطرح
سے کہتے - اس سے سمجھ جاؤ جو اوںھون نے خالہ جان سے
ہا کہ میرے خیال مین بہت کچھ ہے لیکن اسوقت بیان
رنا مناسب نہین - یہ کہہ کے تمھاری طرف اوںھون نے
پھر دیکھا - اور اوسیوقت ابا جان باہر سے آئے تھے -
اور نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان بھی ملاقات کو
آئے تھے - اور یہی ذکر باہر مین بھی ہوا تھا - اے کیسی
ناسمجھ ہو - یہ سب باتین ملا کے دیکھو تو کیا ہے - بہن مُنہ میٹھا
کرو - تمھارا نکاح اگر نواب تقی خان سے نہو تو کچھ ہارتی ہون

مشتری بیگم - اچھا آؤ ایک ایک اشرفی -

خورشید بیگم - نہین پانچ پانچ -

مشتری بیگم - اچھا آؤ -

خورشیدی بیگم۔ (ہاتھ پر ہاتھ مار کے) خدا کرے مین منتین تم بھی میری ہی جیت مناؤگی۔ مین بہت اچھی رہی لیکن بہن اللہ کیسون کیسے تمھارے عاشق صادق ہین کہ تمھاری وجہ سے ایسی عمدہ جگہ کی نسبت چھوڑ دی۔

مشتری بیگم۔ بہن جبکہ خالہ جان سے اونکی نسبت کا ذکر کیا تھا تو اوسوقت مین سوکھ گئی تھی۔ یہی جی چاہتا تھا کہ ہیرے کی کنی کھا کر سو رہون۔ لیکن جب خالو جان نے کہا کہ نسبت چھوٹ گئی تو ایک گونہ . . .

خورشیدی بیگم۔ ایک گونہ کیا کلیجے مین ٹھنڈک پڑ گئی۔ اے ہے ابھی سے سوتیا ڈاہ شروع ہو گئی۔

مشتری بیگم۔ جاؤ بہن تم بڑی بُری ہو۔ دیکھو فحش گالیان بکنے لگین۔ خدا جانے میری تقدیر مین کیا ہے۔ اور تم ابھی سے سوت موت کی باتین لانے لگین۔ لیکن اتنا تو کہونگی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ کوکبی بیگم کو دیکھون۔ جب خالہ جان پُرسے مین وہان جائینگی تو مین بھی اونکے ساتھ چلونگی۔

خورشیدی بیگم - اللہ رے اشتیاق - اور تمکو قسم ہے کہ وہان سے نواب تقی خان کے یہان بھی چلی جانا - پہلے سے اپنا مکان اور کمرے تجویز کر لینا - بعد شادی کے پسند کرنے کی ضرورت نہ پڑے - اور نواب تقی خان بھی یہ خبر سنکر ضرور وہان پہونچینگے - پھر کیا ہے چین ہی چین - واللہ اندھے کو اندھیرے مین بہت دور کی سوجھی -

مشتری بیگم - اللہ جانتا ہے اگر اسقدر چڑھاؤ گی تو مین خالہ جان کے ساتھ جاؤن ہی گی نہین - جاؤ بس ہوا -

مشتری بیگم منہ بنا کر ایک پلنگڑی پر جا کر لیٹ رہین -

خورشیدی بیگم - دلمین تو کھلی جاتی ہین کہ غنچۂ امید شگفتہ ہوگا - اور ظاہرا چٹخنی ہین -

مشتری بیگم - تو بہ اب سونے دو کہانتک بک بک کرو گی - بیکلی ہوتی ہے -

خورشیدی بیگم - اچھا مین بھی اوسی پلنگ پر آتی ہون -

مشتری بیگم - جی معاف کیجیے - گرمی مین ملکر سونا کیا اچھا

معلوم ہوتا ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ مجھکو عادت نہین ہے
کسیکے ساتھہ سونے کی۔ الگ اپنے پلنگ پر سو رہو۔
خورشیدی بیگم۔ (ہنس کے) اے واہ اگر عادت
نہین ہے تو عادت ڈالو۔
مشتری بیگم۔ جی ایسی عادت کو سات سلام۔
خورشیدی بیگم۔ بجا سات سلام تو اوسوقت
ہونگے جب تقی خان آئینگے۔ بہن ابھی سے عادت
ڈالو نہین تو بیچارے پر سخت مصیبت ہوگی۔
مشتری بیگم۔ بہن توبہ کرو تم بڑی بے شرم ہو گئی۔
یہ کیا تمکو اسوقت ہو گیا ہے جو خواہ مخواہ مجکو
گالیان دے رہی ہو۔ تم نے تو اسوقت بھٹیاریون
کی بھی ناک کاٹی۔ اور اب کچھ زیادہ کہو گی تو کوسن ٹھونگی۔
خورشیدی بیگم۔ جتنا جی چاہے کوسو مجکو۔
مشتری بیگم۔ خدا نکرے تمکو کیون کوسنے لگی۔
خورشیدی بیگم۔ تب کسکو کوسو گی۔ تقی خان کو۔

مشتری بیگم ۔ مین کسیکو کیون کوسنے لگی ۔ اگر مجکو کوسنا ہوگا تو مین اپنے کو کوسونگی ۔ اور تمکو اگر اسقدر ساتھ سونیکا اشتیاق ہے تو گھبراتی کیون ہو ۔ تین مہینے کے بعد آرام سے چین کرنا ۔

خورشیدی بیگم ۔ افوہ ۔ اب آپ بھی بولنے لگین دیکھئے پانی ضرور برسیگا ۔

مشتری بیگم ۔ بہن تمھارے صدقے گئی سونے دو ۔

خورشیدی بیگم ۔ اچھا ایک شرط پر سونے دیتی ہون کہ تم مجکو پلنگ پر سے اوٹھ کے سات بار سلام کرو ۔

مشتری بیگم ۔ جی ضرور ۔ جس مین رہی سہی نیند رفو چکر ہوجائے

خورشیدی بیگم ۔ تو پھر نہ سونے دونگی ۔

مشتری بیگم ۔ اوی اللہ تم تو جان کھاے جاتی ہو لو ۔ (پلنگ سے اوٹھ کر) سلام سلام سلام سلام سلام سلام سلام ۔

خورشیدی بیگم ۔ اچھا سو رہو لیکن اگر مجھے نیند نہین

آئی تو تمکو جگا دونگی۔

مشتری بیگم۔ جی ہو چکا پہلے مجھ سے تھین سو رہو گی۔

تم پلنگ پر گئین اور آنکھ لگ گئی۔

دونون بہنین الگ الگ پلنگ پر سو رہین

آخر جوانی کی نیند لیٹتے ہی آنکھین لگ گئین۔

نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان کا مس ٹامسن کی ملاقات کو جانا نواب تقی خان کا اظہار عشق کرنا اور اون سے امداد چاہنا

اب کچھ ادھر کا ذکر سنئے۔ گھر پہونچکے نواب تقی خان و نواب آسمانجاہ بہادر مین یون گفتگو ہونے لگی۔

نواب تقی خان۔ نواب محتشم الدولہ خوب آدمی ہین۔ جی خوش ہو گیا۔ اور کچھ نہین تو اون کے کلام

تسکین تو ہوگئی۔ اسقدر تو معلوم ہو گیا کہ نکاح ثانی کو برا ہین سمجھتے ہین۔

نواب آسمانجاہ ۔ مجکو تو ہنسی اوسوقت بڑی آئی جبوقت تم نے جلدی سے قسم کھالی کہ تمنے نسبت چھوڑا ڈالی ہے اور کنوارے ہو۔

نواب تقی خان ۔ مجکو نواب محتشم الدولہ پر ثابت کرانا تھا۔ کہ مین کنوارا ہون۔ اور دیکھو تو کس عنوان سے نکاح ثانی نکے بارے مین مین نے گفتگو کی۔ اور سمجھا دیا کہ پہلے اس رسم کا اجرا امیرون سے ہونا چاہتے۔ اب بات باقی رہی کہ کسطرح اسکے دلکا حال اون سے کہون۔ کچھ تدبیر تو سوچو بڑے عقلمند کہلاتے ہو۔

نواب آسمانجاہ ۔ مین کیا اس سے غافل ہون۔ اہا دیکھو خیال آگیا۔ کیون نہ کہنا کیا خوب سوجا ہے۔ واللہ سنو تو پھڑک جاؤ

نواب تقی خان ۔ تو للہ کہہ ڈالو نا۔ یہی تو تم مین بری عادت ہے۔

نواب آسمان جاہ - مس ٹامسن آج یہان پہونچی ہین -
اون سے کہونگا اور اس امر مین کوشش کرونگا - انکی
بات نواب محتشم الدولہ بہت سنتے ہین کیون سچ ہے نا ؟
نواب تقی خان - واہ بیٹے کیون نہین خوب سوچا - چلو
کل ہم تم دونون چلین - شب بخیر -
صبح کو ابھی مرغ سحر نے بانگ بھی نہ دی تھی کہ نواب
تقی خان نواب آسمانجاہ کو بیدار کرنے چلے -
نواب تقی خان - کیسے کاہل ہو پڑے سوتے ہو -
اوٹھو مس ٹامسن کے یہان چلو -
نواب آسمانجاہ اوٹھے - منہ ہاتھ دھو نماز سے فراغت
کر گاڑی تیار کرنیکا حکم دیا -
نواب تقی خان - گاڑی پیچھے سے آرہیگی - صبحکو ٹہلنا اچھا
نواب آسمانجاہ - چلو - اللہ رے جلدی - چلو اوسی
رستے سے چلین - شاید اس مرتبہ نصیب یاوری کرے
اور نظارۂ جمال یار ہو -

نواب تقی خان - اوس رستے سے چلو کیا - اودھر سے تو جاناہی ہے - مس ٹامسن کا مکان تو اودھر ہی سے قریب پڑیگا -

الغرض دونون ٹہلتے ہنستے بولتے قریب اوس مکان قرحت تواان کے پہوںچے - نواب تقی خان نے جو دریچہ کی طرف دیکھا تو مشتری بیگم کو دیکھا کہ دریا کی سیر کر رہی ہین اور بیدھڑک - اسطرف کا کچھ خیال نہین کہ کون کھڑا گھور رہا ہے نواب تقی خان سے رہا نہ گیا - بے اختیار یہ شعر منہ سے نکل پڑا - س کیا خدا داد حسن پایا ہے ؎ آپ اللہ نے بنایا ہے

نواب آسمانجاہ - صدقے اس الھڑپن کے کہ کس بے اندیشگی سے دیکھ رہی ہین - ادھر کا کچھ خیال ہی نہین کہ کون آتا جاتا ہے - دیکھو ایک کنکری پھینکتا ہون - دیکھون تمپر کیسی نظر الفت پڑتی ہے

جب تک نواب تقی خان منع کرین نواب آسمانجاہ نے ایک ڈھیلا اوٹھا کر پھینک ہی تو دیا - وہ ڈھیلا

کھڑکی مین جاکر لگا۔ مشتری بیگم نے ادھر پھر کے جو دیکھا
تو واہ ادھر اور ہی گل کھلا ہوا ہے۔ نواب تقی خان اور
نواب آسمانجاہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہین۔ مشتری بیگم
کا ان لوگون کو دیکھنا تھا کہ فرط حیا سے چہرہ گل انار ہو گیا۔
اور مثل برق دیوار کے اوٹ مین ہو رہین اور کھڑکی بند کر لی۔

نواب تقی خان۔ دیکھا تمنے کیا کیا۔ سارا مزا پھیکا کر دیا۔
اب یہان کھڑے رہنے سے کیا ہوگا۔ منع کرتا تھا کہ ڈھیلا
نہ پھینکو۔ تم نے مانا نہین۔

ادھر نواب تقی خان نواب آسمانجاہ پر خفا ہو رہے
تھے۔ ادھر مشتری بیگم نے خورشیدی بیگم کو جگایا۔

مشتری بیگم۔ بہن اوٹھو تو۔

خورشیدی بیگم۔ (گھبرا کر) کیا کیا؟۔

مشتری بیگم۔ مین اسوقت کھڑکی کھولکر سیر دریا کر رہی
تھی۔ موجون کی روانی نے کچھ ایسا لطف دیا کہ داہین
بائین کا کچھ خیال نرہا۔ یکایک ایک ڈھیلا آنکر کھڑکی

مین نے جو پھر کے دیکھا تو نواب آسمانجاہ اور نواب
تقی خان کو دیکھا کہ کھڑے گھور رہے ہین۔ اللہ جانتا ہی
مارے شرم کے پانی پانی ہو گئی۔ خدا جانے کتنی دیر سے
کھڑے ہونگے۔ اور میرا سر بھی کھلا ہوا تھا۔ ہوا سے ڈوپٹا
سرکا ہوا تھا۔

خورشیدی بیگم۔ یہ بڑی عادت انلوگون کی ہے۔
اسمین ہم لوگ بدنام ہو جائینگے۔ دیکھو تو جھلملی اوٹھا کر۔ کیا
ابھی تک وہ لوگ کھڑے ہین؟

مشتری بیگم (جھلملی اوٹھا کر) ہان بس ٹکٹکی بندھی ہوئی
ہے۔ خدا کی قسم کوئی دیکھ لیگا تو کیا کہیگا۔

خورشیدی بیگم جلدی سے کاغذ پر کچھ لکھ کے دریچہ
کے پاس گئین اور ڈلی مین لپیٹ کر زور سے نواب آسمانجاہ کیطرف
پھینکا نواب آسمانجاہ نے خود خورشیدی بیگم کو دیکھا تو باچھین کھلگئین
خورشیدی بیگم نے وہ ڈلی پھینک کر دریچہ بند کر لیا۔ اور
تھوڑی جھلملی اوٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔۔

نواب آسمانجاہ - دیکھو کوئی چیز پھینکی ہے - لیکن خدا جانتا ہے کہ کیون مجھکو تپاک اسوقت ہوگیا - چہرا غصہ کا سا معلوم ہوتا ہے - مین نے بہت برا کیا - اے وہی تو کاغذ ہے -

دوڑکے لیا اور کئی بار فرط نشاط سے چوما - نواب آسمانجاہ نے خط پڑھا تو رنگ متغیر ہوگیا -

نواب تقی خان - کیون کیا ہے خیر ہے؟

نواب آسمانجاہ - بہت بُری ہوئی - اب قسم کھاتا ہون کہ کبھی ایسی حرکت نہین کرونگا - دیکھو پڑھو نہین یہان سے پہلے چلے چلو - مین ایک منٹ نہین ٹھہر سکتا -

نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان وہان سے چلے - جب مکان نظرون سے اوجھل ہوگیا تو نواب تقی خان سے رہا نہ گیا - خط چھین کے پڑھنا شروع کیا - مضمون خط یہ تھا :-

کہانتک ضبط کرون کب تک خاموش رہون -

آپ کی یہ سب حرکتین مجھکو ایک آنکھ نہین بھاتین - اگر کوئی
بات خلاف عصمت مشہور ہوئی تو اللہ جانتا ہے ہیرے
کی کنی چاٹ لونگی - ایسا کوئی کام نہ کیجیے کہ میری آبرو پر حرف
آئے - آپ کو اکثر دیکھا کہ اسطرف آنکے دیدہ پھاڑ پھاڑ
کے دیکھتے ہین - اگر کوئی دیکھ لے تو یہی سمجھے گا کہ یہ نظارہ بازی
طرفین سے ہے - مین بیچاری پردے مین سے کس کسکو
جواب دونگی - شہزادون کے ایسے ہی فعل ہوتے ہین -
شریفون کی کیا ایسی ہی حرکت ہوتی ہے - ہملوگ گو آپکے
نزدیک غریب ہین لیکن شریف ہین عصمت دار ہین - کوئی
انسان جسکو خدا نے ذری عقل بھی دی ہوگی کبھی نہین گوارا
کریگا کہ ایک بے زبان بے گناہ کو بدنام کرے - کیا نگوڑی
محبت اسی مین اگٹی ہے کہ کسیکو بدنام کیجئے - کیا الفت
اسی مین سے کہ یہ امر طشت از بام ہو - اور ہان اپنے دوست
کو سمجھا دیجیئے کہ ڈھیلہ بازی موقوف کرین - اگر خدانخواستہ
کسی کے سر مین جا لگتا تو فرمایئے کیا حال ہوتا - سبھون کو

اپنی جان عزیز ہے زیادہ سلام۔

نواب تقی خان ۔سبحان اللہ۔ ڈھیلہ تو تم پھینکو اور نام بدنام ہو مجھ بیچارے کا۔ دیکھو منع کرتا نہ تھا کہ نہ پھینکو۔ تم نے سنا نہین۔اب فرمائے کیسی ہوئی۔

ان سبھون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ یکایک مس ٹامسن نظر آئی دین۔

نواب آسمانجاہ ۔ لو مس ٹامسن خود چلی آتی ہین۔ ہوا کھانے نکلی ہین۔

نواب آسمانجاہ و نواب تقی خان دونون مس ٹامسن کے پاس پہونچے اور نہایت تپاک سے ہاتھ ملایا۔ خیر و عافیت پوچھی۔

مس ٹامسن ۔ (مسکرا کر) کہئے نواب محتشم الدولہ آپ سے خوش تو ہین؟۔ بہتر ہے کہ وہان اکثر جایا کیجئے۔اب تھوڑے دن باقی ہین۔بہت سمجھ بوجھ کے آجکل چلنا چاہئے۔نواب محتشم الدولہ بہت نازک مزاج

آدمی ہین - ذری سی بات مین برسون کی ملاقات ترک
کردیتے ہین -

نواب آسمانجاہ - ہان بہت خوش ہین - اور مجھکو
یقین ہے کہ وہ بہت خوشی سے مجھکو دامادی مین اپنی لینگے
یہہ آپکی بدولت - مین آپ کا یہ احسان نہ بھولونگا
کہ مجھکو ایسی پری پیکر سے منسوب کرایا - لیکن مجھکو بہت
افسوس ہوا کہ آپ نے نواب محتشم الدولہ کو اپنی تشریف
لانے کی خبر دی اور مجھکو بھول گئین -

مس ٹامسن - نہین یہہ بات نہین ہے ! اسوقت جو مین پھرنے
کو نکلی تھی تو یہی ارادہ تھا کہ آپکی ملاقات کو چلون - چنانچہ گاڑی
بھی پیچھے سے چلی آتی ہوگی -

نواب آسمانجاہ - تو بسم اللہ چلئے - گاڑی بھی آپکی
آن پہونچی -

مس ٹامسن و نواب آسمان جاہ و نواب تقی خان فٹن
مین سوار ہوئے اور نواب آسمان جاہ اپنے مکان مین لے آئے -

نواب آسمانجاہ - چائے آپ پیجیے گا؟ - ابھی تو آپ نے پی بھی نہو گی -

مس ٹامسن - اچھا منگائیے -

حکم کی دیر تھی - خانساماں نے چاندی کی کشتی مین چاے کا لوازمہ میز پر رکھدیا - مس ٹامسن نے اپنے ہاتھ سے چاے تیار کی - اور نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان کو پہلے دی - پھر آپ پی -

نواب آسمانجاہ - (مس ٹامسن سے) مجھکو آپ سے کچھ تخلیہ مین کہنا ہے -

نواب تقی خان دوسرے کمرے مین گئے -

مس ٹامسن - یہہ بھی بہت خوب آدمی ہین - اور علم و تہذیب سے بھی واقف - انھون نے کہانتک پڑھا ہے؟ بی اے تک شاید؟

نواب آسمانجاہ - جی ہان - بی اے مین پڑھتے تھے کہ انتظام خانہ داری گربڑ ہوا اور یہہ بیچارے امتحان نہ دے سکے - میرے

تو بڑے عنایت فرما ہین - اور مجھکو انسے دلی دوستی ہے -
ایک لمحہ انکی جدائی گوارا نہین ہے - اور آپ بھول گیئن
یہ آپ کے بھی شاگرد ہین -
مس ٹامسن - ہان خوب یاد ہے ڈرائنگ ہم سے سیکھا ہے
لیکن انھون نے خط و کتابت کبھی مجھ سے رکھی نہین -
ذری وحشت مزاج ہین ہے - انکی شادی ہوئی ہے
یا نہین؟
نواب آسمانجاہ - ابھی تک نہین ہوئی ہے - اسی بارے
مین مجھکو کچھ آپ سے کہنا ہے - اور آپ سے مدد مانگنا ہے
مس ٹامسن - کہئے مجھ سے اگر کوئی آپ کا کام نکلے
تو کبھی دریغ نکرونگی - آپ بے تکلف کہئے -
نواب آسمان جاہ - مجکو اس سے زیادہ امید آپ سے
ہے - اسیلئے تو مین نے آپ سے مدد چاہی ہے - آپ
کو شاید معلوم ہوگا کہ انکی نسبت انکی چچازاد بہن سے
قرار پا چکی تھی - انکی چچازاد بہن بہت مالدار ہین - لیکن

یہہ وہان نسبت نہین چاہتے - بلکہ چاہنا کیا جلدی ہین لکھ بھیجا کہ وہان شادی نہین کرونگا -

مس ٹامسن - تو کیون نہ کرینگے - وجہہ؟ کیا آپس مین لڑائی جھگڑا ہوا؟

نواب آسمانجاہ - نہین لڑائی ورائی کچھہ بھی نہین - ان کا دل دوسرے پر آیا ہوا ہے - لیکن جسپر انکا دل آیا ہوا ہے اور جسکا تیر عشق ان کے جگر سے پار ہو گیا ہے اوس کا ملنا بہت دشوار ہے - اور بغیر آپ کی سعی کے ناممکن -

مس ٹامسن - میری سعی؟ یہ کیا؟ - مین اس مین کیا کر سکتی ہون - کیا انکی معشوقہ سے مین واقف ہون؟

نواب آسمانجاہ - خوب - آپ سے چھپانا کیسا آپ اونکو خوب جانتی ہین - خورشیدی بیگم کی خالہ زاد بہن مشتری بیگم -

مس ٹامسن - اَین - یہ کیا خیال خام ہے؟ - کیا آپ کو معلوم نہین کہ وہ بیوہ ہین؟ گو آپ لوگون کی شرع

کے رو سے نکاح ثانی جائز ہے۔ لیکن نواب محتشم الدولہ اس
بات کو کبھی گوارا نہین کرینگے۔ اور مشتری بیگم کی امان
تو معاذ اللہ بلا کی ضعیف اعتقاد اور جاہل ہین۔ وہ
کیا ماننے والی ہین۔ یہ مجھ سے نہو سکے گا کہ اونلوگون کو
اپنے سے برہم کرون۔ مجھکو بہت افسوس ہی کہ آپنے
مجھ سے اون کے کام کے واسطے کہا بھی تو ایسا کہ مجھ
سے نہین ہو سکتا۔

نواب آسمانجاہ۔ ابھی سے آپ نے جی ہار دیا تو
کیا ہوگا۔ اور نواب محتشم الدولہ کی نہ کہئے۔ اون سے
کل خوب اچھی طرح سے باتون ہی باتون مین نکاح ثانی
کا ذکر پھیلا اور اون کے فحوائے کلام سے معلوم ہوا کہ وہ
اسکے خلاف نہین ہین۔ اونکو ہمپر چھوڑ دیجئے۔ آپ مستورات
کو راضی کیجئے۔ دیکھئے ہاتھ جوڑتا ہون۔ مجھ پر تازندگی یہ آپ
کا احسان رہیگا۔ اگر آپکی وجہ سے وہ بیچارا اپنی مراد کو
پہونچے تو بہتر ہے۔

مس ٹامسن - خیر مین کوشش کرونگی - لیکن مین ایک ہفتہ مین کیا کر سکونگی - اگر میرا ایک آدھ مہینے رہنا ہوتا تو کچھ ہو سکتا اس عجلت مین کیا ہو سکتا ہے - لیکن مجھ سے جہان تک ہو سکیگا کوشش کرونگی - ایک بات اچھی سنائی ہی کہ نواب محتشم الدولہ اسکے خلاف نہین ہین -

نواب آسمان جاہ - خدا آپ کا بھلا کرے - دیکھئے بھول نہ جائیگا -

مس ٹامسن - نہین مجھکو خود اسکا خیال ہے - نواب تقی خان کو بلوا لو -

نواب آسمانجاہ نے گھنٹی بجائی اور خدمتگار آموجود ہوا

نواب آسمانجاہ - نواب تقی خان کو سلام دو -

کہنے کی دیر تھی تقی خان موجود ہو گئے -

مس ٹامسن - آسمانجاہ بہادر نے مجھ سے آپ کا سب حال کہا ہے - گو یہ امر بہت مہم ہے - لیکن مین حتی الوسع کوشش اس مین کرونگی - صرف خیال یہی ہے کہ ایک

ہفتہ مجھکو یہان رہنا ہے - اس مین کیا کر سکونگی - ہان اگر مہینے

دو مہینے یہان رہنے کا اتفاق ہوتا تو مجھکو یقین ہے کہ یہ کام

انجام ہوتا -

نواب تقی خان - (دوڑکر اور مس ٹامسن کے پاس گھٹنے

ٹیک کر) میری پیاری مس ٹامسن خدا آپ کو اجر دے

اور ہمیشہ خوش و خرم رکھے کہ آپ نے میرے مرجھائے

ہوئے باغ امید کو شاداب کیا - جب تک زندہ رہونگا

آپ کا بندہ رہونگا - خدا کے واسطے اس کام کو انجام

دے کے جائیے - مجھکو امید ہے کہ آپ میرے واسطے

اسقدر جبر اختیار کرینگی - مجھکو اسطرح سے بے سروسامان

چھوڑ کے نجائینگی - بہتر ہوگا اگر آپ دو مہینے کے بعد

یہان سے جائیے - میرا بھی کام آپ کی سعی سے انجام

پائے گا - اور نواب آسمان جاہ کا بھی سہرا دیکھ لیجئے گا -

کیا میرے حال پر رحم کھاکر آپ دو مہینے یہان ٹھہر نہین

سکتین ؟ - کیون آپ چپ کیون ہین ؟

مس ٹامسن۔ مین بہت افسوس کرتی ہون کہ مین رہ نہین سکتی۔ مجھے ایک کام بڑا ضروری ہے۔ نہین تو کوئی عذر نہین تھا۔

نواب تقی خان۔ (حسرت سے) دو مہینے مین کچھ بگڑے گا نہین۔ للہ میرے حال پر رحم کھائیے۔

مس ٹامسن خاموش ہو رہین۔

نواب تقی خان۔ کیا آپ نہ رہئیگا۔ ہاے کیسی بےبسی ہے ہاے کیسی ناکامی ہے۔ کیا کہون کس سے کہون۔ اُف پروردگار رحم کر۔

یہ کہہ کے بےاختیار چیخ اوٹھے اور ضبط گریہ نہ کر سکے نواب آسمان جاہ بیتاب ہو گئے۔ اور دوڑ کر نواب تقی خان کو گلے لگا لیا۔ مس ٹامسن کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے

مس ٹامسن۔ تم نے اسوقت میرے دلکو قابو مین کر لیا۔ مین قسم کھا کے کہتی ہون کہ مین کبھی نہ جاؤنگی۔ پہلے تمھارا کام انجام دے لونگی تو پیچھے عزم لندن کرونگی۔ گو مین نے اسباب اپنا سب بمبئی بھیجدیا ہے۔ لیکن تمھاری

خاطر سب واپس منگوالونگی - لو اب اوٹھو دل خوش کرو مین سچ کہتی
ہون کہ مین اب نہ جاؤنگی - اسمین دو مہینے کیا ایک برس بھی ہوجائیگا
تو بغیر کوشش و انجام نہ جاؤنگی -

نواب تقی خان - (فرط مسرت سے ہاتھ چوم کے) خدا آپ
کو سلامت رکھے - جیسا آپ نے مجھ غریب کے حال پر رحم
کھایا ہے خدا ویسا ہی آپ کو اجر دے - اور آپ کا سب
کام پورا کرے -

مس ٹامسن - اب مین رخصت ہوتی ہون - آج شام کو
خورشیدی بیگم کی ملاقات کو جاؤنگی اور موقع مناسب دیکھ
کے تذکرہ کرونگی - آپ اپنا دل خوش رکھئے - جہان تک
میرے امکان مین ہے مین دریغ نہ کرونگی -

نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان گاڑی تک اونکے
پہونچانے کو آئے اور مس ٹامسن اپنے مکان سدھارین -

مس ٹامسن کا خورشیدی بیگم کی ملاقات کو

آنا اور باغ مین واسطے سیر کے جانا

اب ادھر کا ذکر سنئے کہ نواب صاحب کے یہان مسٹر ٹامسن کے آنے کی خبر گرما گرم تھی - خورشیدی بیگم و مشتری بیگم نے ساعت گن گن کے دن آخر کیا - قریب چار بجے یہ لوگ اپنے بالاخانہ پر آئین اور پیش خدمتون کو حکم دیا کہ جسوقت اوستانی جی آئین فوراً خبر کرنا -

مشتری بیگم - بہن ایک بات پوچھتی ہون سچ سچ کہنا اوسوقت کہنا بھول گئی تھی - آج صبحکو نواب آسمانجاہ کو کیا لکھا تھا؟ - اللہ جانتا ہے چہرہ اونکا ایسا متغیر ہوگیا تھا کہ مین ڈر گئی تھی - اور پھر ذرا ٹھہرے نہین سر نیچا کئے چلے ہی گئے -

خورشیدی بیگم - مین نے اونکو لکھا تھا کہ پھر اسطرف آکے اگر یون گھور گھور کے دیکھین گے تو مین نہایت رنج ہونگی - اور ہیرے کی کنی کھاکر سو رہونگی - اگر میری محبت ہے تو میری آبرو ریزی کے خواہان نہون - مین بہت

خوشس ہوئی کہ میرے حکم کی فوراً تعمیل کی میرا بھی
دل اوسوقت دہل گیا تھا۔ جسوقت اونکا چہرہ
اوتر گیا تھا۔ لیکن بہن خیال کرو مین نے اونھین
کی بہتری کے واسطے کیا۔ یہ طریقہ اونکا اچھا نہین تھا۔
اگر ابا جان کو معلوم ہوجاے کہ یہ ہر روز اسطرح سے
یہان آکے گھور گھور کر دیکھا کرتے ہین تو لگی ہوئی نسبت
ایک ادنے سی بات پر قطع ہو جاے۔ اوسوقت
کہو تو کیا حال اونکا اور میرا ہوگا۔ خیر اسس تذکرہ کو جانے
دو مجھکو بھی رنج ہوتا ہے جب خیال آتا ہے کہ یون بیرحمی
کے ساتھ لکھنا نہین تھا۔ خیر اب اس بات کو بھول
ہی جاو۔ دیکھو مس ٹامسن آج آنے والی ہین اونکو
باغ لے چلین گے۔

اتنے مین گل بہار دوڑی ہوئی آئی کہ آپ لوگون
کو بڑی بیگم صاحب نے بلایا ہے۔ آپ کی اوستانی جی
بھی وہین آئی ہین۔

مشتری بیگم۔ این آچکین! اور مجھکو خبر ہی نہین۔ مین نے
کپڑے بھی نہین بدلے۔

گل بہار۔ کپڑے تو سب تیار الگنی پر رکھے ہوئے
ہین۔ جلد پہن لیجئے نا۔

مشتری بیگم اور خورشید ی بیگم دونون نے کپڑے
بدلے۔ خورشیدی بیگم نے کامدانی کا ہلکا ڈوپٹا اوڑھا
اور بیگنی گرنٹ کا پائجامہ جس مین تمامی کی گوٹ لگی
تھی پہنا۔ نیچے ڈوپٹے کے باریک سلک کا شلوکہ
تھا جس مین سنہری روپہلی ہمیک موقع موقع سے
لگی ہوئی تھی۔ کان کی لو مین صرف دو بیش بہا جواہر
کے بندے لٹک رہے تھے۔ اور ہ
ناک مین نیم کا فقط تنکا ؛ شوخی چالاکی متقضا سن کا
ہاتھون مین صرف سیاہ چوڑیان پہنین۔ یہی معلوم ہوتا
تھا کہ ناگن شاخ صندلی مین لپٹی ہوئی ہے ہ
سیہ چوڑی بدست آن نگارے ؛ بشاخ صندلی پیچیدہ مارے

پانون مین سفید ریشمی موزے اور سپید ولایتی زنانہ بوٹ۔
اونگلیون مین بیش بہا زمرد و لعل کی انگوٹھیان۔ جوڑے
مین صرف دو گلاب کے پھول نہایت خوشرنگ و
خوشبو جسکی بو سے کمرہ بس گیا تھا۔ آنکھون مین سرمہ
لب پر سرخی۔ ہاتھون مین منہدی۔ مین کیا لکھون کہ اوسوقت
کیا جوبن تھا۔ اگر زاہد صد سالہ بھی دیکھتا تو اوسیکا کلمہ
پڑھتا۔ زہرہ کا عروج خاک مین مل جاتا۔ پریان کوہ قاف
کی کیا طاقت کہ مقابلہ کرین۔ حوران بہشتی کی کیا مجال
کہ سر اوٹھائین۔ جب بن ٹھن اور ہر آرایش سے مزین ہو کے
آئینے مین منہ دیکھنے آئین اپنے حسن پر آپ وجد کرگئین۔
دلمین سوچین کہ اگر اسوقت نواب آسمان جاہ ہوتے
تو اون سے پوچھتی کہ ایسا حسن کہین اور بھی دیکھا ہے۔
ایسی مہ جبین کہین کانون بھی سنی ہے۔ خورشیدی بیگم
اسی خیال مین تھین کہ مشتری بیگم آپہونچین۔ گو مشتری بیگم
کا سادہ لباس تھا۔ یعنی جامدانی کا ڈوپٹا اور سفید

کلیون دار پائجامہ۔ لیکن اسی سادگی نے وہ لطف دیا کہ بیان سے باہر۔ خورشیدی بیگم نے فرط محبت سے مشتری بیگم کو چمٹا لیا

خورشیدی بیگم۔ بہن اللہ کیسون کیا اسوقت جوبن تم پر ہے یہی جی چاہتا ہے کہ تم سے بیاہ کر لون۔

مشتری بیگم۔ اے واہ بیاہ کرو نواب آسمان جاہ سے چلو زیادہ بناؤ نہین۔ جوبن تو تم پر ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ نواب آسمانجاہ کیا اسوقت حضرت موسے بھی ہون تو غش کھا کر گر پڑین۔

ان دونون مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ گل بہار نے آکر بیان کیا کہ اوستانی جی آپ کا انتظار دیکھ رہی ہین ۔ کہتی ہین کہ کیا مجھکو بھول گئین جو اتنی دیر سے بیٹھی ہون اور مجھکو دیکھنے تک نہین آئین۔ گل بیگم صاحب! اسوقت آپ ایسی خبصورت معلوم ہوتی ہین کہ جی چاہتا ہے چٹ چٹ بلائین لے لون۔

خورشیدی بیگم - دور ہو مردار آپ بھی بڑھ بڑھ کے باتین بنانے آئی ہین - جا کہدے کہ چلی آتی ہین -

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم خرامان خرامان اٹھکھیلیان کرتی ہوئی پائینچے ہاتھ سے اوٹھائے کمر لچکتی ہوئی ہزارون بل کھاتی ہوئی دالان مین پہونچین - ابھی نصف دالان بھی طے نکیا تھا کہ مس ٹامسن نے اس حسن خداداد کو دیکھ کے فرط مسرت سے تبسم کیا اور بڑی بیگم و چھوٹی بیگم اور مغلانیان وغیرہ انکی طرف نظر محبت سے دیکھنے لگین - خورشیدی بیگم عرق عرق ہوگئین اور مشتری بیگم سے آہستہ یون کہنے لگین -

خورشیدی بیگم - بہن اللہ جانتا ہے جاتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے - دیکھو سب کسطرح مجھکو دیکھ رہی ہین - اور استانی جی بھی مسکرا رہی ہین - مین بھاگ جاتی ہون -

مشتری بیگم - اے واہ بھاگنے کی اچھی کہی -

خورشیدی بیگم کے فرط حیا سے سرخی گالون پر جو نمودار ہوئی تو اور حسن دوبالا ہو گیا - مس ٹامسن ضبط نکر سکین

بیتاب کرسی پر سے اوٹھ کے دوڑین خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کو گلے سے لگا لیا۔ اور رخسار و پیشانی کا بوسہ لیا۔

مس ٹامسن ۔ اللہ خورشیدی بیگم مجکو یہان آئے اسقدر دیر ہوئی اور تملوگ اتنی دیر کے بعد آئین۔

خورشیدی بیگم ۔ اللہ جانتا ہے ہملوگ کچھ نہین جانتے تھے کہ آپ کب آئین ابھی گل بہار نے جاکے اطلاع دی تو معلوم ہوا۔

بڑی بیگم ۔ اور کیا بی معلانی نے نہین جاکے کہا تھا؟ گل بہار کو تو دوسری بار بھیجا تھا۔

مشتری بیگم ۔ جی نہین ۔ بی معلانی کی تو ہملوگون نے صورت بھی نہین دیکھی۔

بڑی بیگم ۔ اے بی معلانی مین نے تمکو کیا کہا تھا؟ تمنے لڑکیون سے جاکے نہین کہا کہ اوستانی جی آئی ہین؟

معلانی ۔ (اونگلی دانت کے نیچے دباکر) اُف بیگم صاحب بالکل بھول گئی ۔ نگوڑے پان بنانے مین لگ گئی خیال

بالکل اونڑگیا۔

چھوٹی بیگم ۔ تم تو اور ستھیا گئی ہو۔ اگر ضروری کام ہوتا تو کیسا تماشا ہوتا۔

مس ٹامسن ۔ اب جانے دیجیے بیچاری بوڑھی ہو گئی ہین اسلیئے باتین بھول جاتی ہین۔ یہہ کہیئے یہ بات تھی۔ وہی مین حیران کہ خورشیدی بیگم کو کیا ہو گیا ہے کہ ابھی تک نہین آئین۔

مشتری بیگم ۔ تمنے کچھ تصویرین ادھر کھینچی ہین؟

خورشیدی بیگم ۔ ایک نقشہ انھون نے بہت اچھا اوتارا ہے۔ اصل ونقل سے کچھ فرق نہین (مسکرا کر) کیون ہے نا؟۔

مشتری بیگم کا رنگ فق ہو گیا۔ لیکن جھنجھلا کے جواب دیا کہ کون نقشہ؟ مجھکو کچھ یاد نہین۔

خورشیدی بیگم ۔ اے وہی جو اوس روز تم نے پنسل سے نہین بنایا تھا۔ اے اتنا جلدی بھول گیئن؟ (ہنسکے)

مشتری بیگم ۔ واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اوستانی جی وہ

نقشہ بہت خراب اوترا تھا اسلیئے مجکو ہنسی ہین۔

مسس ٹامسن۔ اچھلے آؤ مین دیکھون توکیسا کھینچا ہے۔

خورشیدی بیگم۔ ہان اس مین کیا مضائقہ سے لے آؤ نا۔ آپہی معلوم ہوجائیگا۔

مشتری بیگم۔ (خورشیدی بیگم کو نظر غیظ سے دیکھکر) اوستانی جی وہ نقشہ بہت خراب اوترا تھا اور انھون نے اسقدر چڑھایا کہ مین نے پھاڑکر پھینک دیا۔

مس ٹامسن۔ کس چیز کا نقشہ تھا؟

مشتری بیگم۔ پہاڑ اور جھرنے کا صرف۔

خورشیدی بیگم۔ صرف پہاڑ اور جھرنے کا تھا کیون اور کسیکا نقشہ نہین تھا؟ اصل نقشہ جسکا اوتارا تھا اوسکا ذکر ہی نہین کیا۔

مشتری بیگم۔ (منہہ بناکر) مجھکو کچھ یاد نہین ہے۔ اسقدر مجکو تنگ کیون کرتی ہو تمکو یاد ہو تو کہہ ڈالو۔

بڑی بیگم۔ اے تو تم اوسکو چڑھاتی کیون ہو؟ کس چیز کا

نقشہ تھا جو خراب ہو گیا؟ آخر تم کیا سب اچھا ہی اوتار لیتی ہو؟

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) کیون بہن کیا مرضی ہی کہہ ڈالون؟

مشتری بیگم۔ جو جی چاہے۔

خورشیدی بیگم۔ اوستانی جی انھون نے ایک گدھے کی تصویر کھینچی تھی۔ لیکن اسطرحسے بنایا تھا کہ گدھے اور بیل مین فرق نہو سکتا تھا۔ بس مین نے انکو چڑھانا شروع کیا اور انھون نے مارے شرم کے پھاڑ ڈالا۔

سبھون نے ہنس دیا اور مشتری بیگم بھی ہنسی ضبط نکر سکین

مس ٹامسن۔ تو اوسکو پھاڑنا نہین تھا تجویز کرنا تھا کہ کون سے مقام مین چوک ہوئی۔ مشورہ کرکے ٹھیک کرنا تھا اور پھر بنانا تھا۔

مشتری بیگم فرط مسرت سے ہنسی ضبط نکر سکین۔

مشتری بیگم۔ اوستانی جی انھون نے اسقدر مجکو چڑھانا شروع کیا کہ مین تنگ آگئی اور سمجھی کہ جبتک یہ تصویر رہیگی یہ مجکو چڑھاتی ہی جائینگی اور درحقیقت وہ ایسی خراب

نہین اوتری تھی۔ انکی نظر خراب ہے۔

خورشیدی بیگم۔ اب پھر آپ بولنے لگین کیون میری نظر خراب تھی؟۔ لے آؤن وہ تصویر تو سب حال کھل جایگا

مشتری بیگم۔ (بات ٹالنے کے واسطے) اوستانی جی آپ جو نئی نئی تصویرین لائی ہین وہ عنایت کیجئے تاکہ اون کو دیکھ کے نقشے اوتارون۔

خورشیدی بیگم۔ نہین آج نہین۔ اسوقت جی چاہتا ہے کہ اوستانی جی کو باغ لے چلون۔ اوستانی جی وہ باغ جو آپ کے سامنے تیار ہورہا تھا بن چکا ہے۔ چلئے گاڑی ہوا کھائیے۔

مس ٹامسن۔ ہان ضرور چلو ابھی چلو (بڑی بیگم و چھوٹی بیگم سے) آپ لوگ بھی چلئے۔

بڑی بیگم۔ آج آپ لوگ ہو آئیے۔ اور کوئی روز ہملوگ ساتھ چلین گے۔

خورشیدی بیگم نے ایک مہری کو کہا کہ باہر جا کے

گاڑی تیار کرنے کا حکم دے آ۔ باغ چلینگے۔

حکم کی دیر تھی پالکی گاڑی ڈیوڑھی کے پاس لگادی گئی
گھٹاٹوپ اوسپر ڈال دیا گیا۔ باہر پردہ ہوا اور خورشید بیگم
و مشتری بیگم گاڑی مین سوار ہوئین۔ مس ٹامسن
کو کہا کہ اسپر آ بیٹھیے۔ لیکن مس ٹامسن نے انکار کیا
اور کہا کہ مین اپنی گاڑی مین جاونگی۔ اسمین اندر اندھیرے
مین میرا دم گھبرا جاویگا۔

الغرض یہ لوگ اپنی اپنی گاڑیون مین سوار ہوئین اور
باغ کو چلین۔ گاڑی قریب باغ کے پہونچی تھی کہ یکایک
مس ٹامسن نے آسمانجاہ و تقی خان کو دیکھا اور انلوگون
نے بھی مس ٹامسن کو دیکھا۔ نواب آسمانجاہ نے
سلام کیا مس ٹامسن نے جلدی سے سلام کا جواب دیا
اور کوچبان کو تیز ہانکنے کا حکم کیا۔ آخرش گاڑی باغ مین
پہونچی۔ باغ کا دروازہ بند کیا گیا۔ کوچبان بھی گھوڑون کو
کھولکر باہر لے آیا۔ مس ٹامسن اوترین اور دروازہ گاڑی

کا کھولا۔

مس ٹامسن۔ اسوقت مین نے نواب آسمانجاہ بہادر کو دیکھا کہ نواب تقی خان کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ اسکے کیا معنی کہ وہ بھی یہان کھڑے تھے۔ کہین تملوگون مین معاہدہ یہان پر ملاقات کرنے کا تو نہین ہوا ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ یہ اچھی بات نہین ہے۔ اور جہانتک میرے امکان مین ہے اونکو اندر آنے سے روکونگی۔

خورشیدی بیگم۔ (غصہ ہوکر) مجھکو ذری بھی اسکی واقفیت نہین ہے۔ اور نہ مین نے کوئی معاہدہ کیا ہے۔

مس ٹامسن۔ خیر لیکن اسپر بھی غافل مین نہین رہونگی۔ مین دربان کو سمجھا آتی ہون اور دروازے مین قفل لگا آتی ہون۔

مس ٹامسن نے دروازے مین قفل لگایا اور دربان سے کہا کہ خبردار کسی شخص کو جبتک زنانی سواری باغ مین ہے اندر نہ آنے دینا۔

اب کچھ ادھر کا حال سنئے کہ نواب آسمان جاہ بہادر نے

نواب تقی خان سے کہا کہ دیکھو تو یہ گاڑی کہان جاتی ہی۔ نواب تقی خان دس بیس قدم لپکے اور پھر آئے اور بیان کیا کہ گاڑی باغ مین گئی۔ بیشک صحیح ہے وہی لوگ مین۔ باغ مین واسطے سیر کے آئی ہین۔

نواب آسمان جاہ ۔ وہ تو مین نے پہلے ہی سمجھا تھا۔ شکر خدا کا کہ اچھا موقع ہاتھ لگا۔ اس سے بڑھکر اور کون موقع واسطے عذر تقصیر کے ملیگا۔ اوس دن کی خفگی اور رنجش میرے دل مین کھٹک رہی ہے۔

نواب تقی خان ۔ تو کیا چاہتے ہو کیا کروگے؟

نواب آسمان جاہ ۔ اور کیا سواے اسکے کہ باغ مین مین بھی چلون۔

نواب تقی خان ۔ دربان تمکو جانے بھی دیگا۔ تم بھی عجب آدمی ہو۔

نواب آسمانجاہ ۔ روپیہ عجب چیز ہے۔ اوسکو لالچ دون گا دیکھو کیسا مان جاتا ہے۔

نواب تقی خان - وہ بہت اوجڈ آدمی ہے اور قوم کا راجپوت وہ رشوت وشوت ایک بھی نہین مانے گا -

نواب آسمانجاہ - خیر چلو تو تقدیر آزمائی کرین -

دربان - کی چاہت ہو - اگے لگے رہو - جانت ناہین کہ جہانی سواری اوتری ہے -

نواب آسمانجاہ - اے یار مجکو بڑا اشتیاق اس باغ کے دیکھنے کا ہے - اگر اسوقت جانے دو تو تمھارا منہ میٹھا کرین -

دربان - یار یار کتنا بکبک ہو - تم سے کب کی چین پہچان ہے جو یار کہت ہو - اس باگ مین جانے کا کا ہو کو حکم ناہین ہے یہ کھاس باگ ہے -

نواب آسمان جاہ - (ایک تھیلی روپے کی نکالکر) سنو بھئی دربان اسمین جتنا روپیہ ہے وہ سب تمھارا اگر مجھکو اسوقت جانے دو -

دربان - کتنا روپیہ اس مین ہے؟ -

نواب آسمانجاہ - کوئی چالیس پچاس سب تمھارا
اگر دو منٹ کے واسطے جانے دو۔

دربان - اچھا۔

نواب آسمانجاہ - دروازے کیطرف لپکے۔

دربان - ہان ہان کہان جات ہو۔ ہمری بات پہلے
پوری سن تو لیو۔

نواب آسمانجاہ - کہو۔ سب تمھارا ہے۔

دربان - اجی ابہہ بیر ناہین جانے کا حکم ہے۔ دوسری
وکھت آئیو۔ جرا پھر چل کے آؤ۔ اے گھڑی جنانی
سواری اوتری ہے۔ کاہو کا جانیکا حکم ناہین۔

نواب آسمان جاہ - ہمکو اسیوقت کام ہے۔ ہم الگ
کھڑے رہینگے۔ صرف دو منٹ کے واسطے جاتے ہین۔

دربان - تہارا ایہہ مین بگڑت کا ہے۔ تم جرا پھر چل کے
آؤ۔ تب تک پردہ ہو جائی تو سیر کرے مین آئی۔

نواب آسمانجاہ - ہین جاؤنگا تو اسیوقت جاؤنگا۔

ہین تین کوس سے چلا آتا ہون۔

دربان۔ تم مانت ناہین ہو تو کاکرین۔ اے وکھت جانے نہ ملیگا۔

نواب آسمانجاہ۔ بھئی ہمارا اگبڑتا گیا ہے اسمین۔ اے دو منٹ کے واسطے تو جاتے ہین۔ کچھ زیادہ بھی نہین۔

دربان۔ (روپیہ پٹک کر) لیجاؤ اپنا روپیہ۔ بولت ہین کہ دوسرے وکھت آئیو تو ناہین سُنت ہین۔ یہی وکھت جائینگے۔ ہین۔ جاؤ بھاگو۔

نواب تقی خان۔ خبردار دربان! تم تہذیب سے بولو تم جانتے نہین ہو یہ نوابصاحب ہین۔

دربان۔ نواب نہین بادسا۔ پھر ہمرا کچھ گرج ہے کہ گوڑ لاگین۔ ایک نہین ہجار بار کہدیلین کہ ابھی جائیکا حکم ناہین پھر کاہے جد کرت ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ کسکا حکم نہین؟۔

دربان۔ اجی جانی سواری اوتری ہے اور میم صاحب جو

ساتھ ہین اونھین کا حکم ہے کہ کسُو کو آنے مت دو اور قُفل بھی
دروازے مین لگائے ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ مس ٹامسن سے یہ امید نہین تھی۔
خیر تقی خان چلو یہان سے مگر کچھ ہو مین کسیطرح چلونگا۔

نواب آسمان جاہ کا خورشید بیگم سے باغ مین ملاقات کرنا اور انگشتری بدلنا

اب ادھر کا حال سنئے کہ خورشید بیگم کو مس ٹامسن کی
تقریر بہت بری معلوم ہوئی۔ الگ روش پر ٹہلنے لگین
مس ٹامسن بھی مشتری بیگم سے کچھ پوچھا چاہتی تھین
دونون دوسری روش پر چلی گئین۔ خورشید بیگم
ٹہلتے ٹہلتے قریب دیوار باغ پہونچین۔ وہان لوہے کا ایک
کوچ درخت کے نیچے رکھا تھا۔ اوسکے چارونطرف عمدہ

عمدہ پھول کے گملے نہایت سلیقہ سے رکھے ہوئے تھے۔
چونکہ مس ٹامسن کی گفتگو سے کچھ دل افسردہ تھا اور ٹہلتے
ٹہلتے تھک بھی گئی تھین۔ بنچ پر جا بیٹھین۔ اور گو کہ خوشنما
اور عمدہ عمدہ پھول کیطرف نظر تھی۔ لیکن ٹھنڈھی سانسین
اور چہرۂ نازنین جو لمحہ بہ لمحہ متغیر ہوتا تھا۔ اسی سے ناظرین سمجھ سکتے
ہین کہ کسکی دُھن اور کسکا خیال تھا۔ نواب آسمانجاہ بہادر
کا باغ کے قریب پہونچنا سب اگلی پچھلی باتون کو یاد دلاتا تھا
بی نرگس کی ملاقات اور آپس کی سب بے تکلفانہ بول چال
دریچہ کی نظارہ بازی۔ اور مس ٹامسن کی نواب آسمانجاہ
بہادر کو دیکھ کے بیقراری۔ سب نظرون کے سامنے
گھوم رہی تھی۔

خورشیدی بیگم اپنے دل مین سوچ رہی تھین کہ اگر
نواب آسمان جاہ اسوقت باغ مین آجائین تو مس ٹامسن
کیا کرینگی۔ یہ اسی دھن مین تھین کہ کچھ کھڑ دے سی آواز
سرھانے معلوم دی۔ سر اوٹھا کے جو دیکھا تو واہ نواب

آسمان جاہ بہادر دیوار پر بیٹھے ہوئے ہین - کاٹو تو لہو نہین
بدن مین - خورشیدی بیگم کے ہاتھ پانون پھول گئے -
ہر چند چاہا کہ طرارہ بھر کے نظرون سے غائب ہو جائین
لیکن مارے گھبراہٹ کے پانون زمین پر نہ جمتے تھے
نواب آسمانجاہ بہادر نے جو معشوق پری تمثال کو تنہا
پایا اپنی قسمت پر ہزار ہا شکر کئے - خوف و ہراس
کا کچھ خیال نہ کیا - آٹھ ہاتھ کی دیوار سے دھم سے کود
ہی پڑے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے خورشیدی بیگم
کی طرف لپکے - ؎

کودا کوئی یون گھر مین ترے دھم سے نہ ہوگا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

خورشیدی بیگم نے فرط حیا سے مُنہ پھیر لیا اور
آنچل مُنہ پر رکھ لیا -

نواب آسمان جاہ - ؎ مُنہ نہ ڈھانکو عبث
حیا کر کے ۔ نہ چھپو صورت آشنا کر کے ۔

خورشیدی بیگم۔ (صداے برنہ خاست)

نواب آسمان جاہ۔ (پانون زمین پر ٹپک کر) اگر آپ کو
اس حرکت سے میری رنج پہونچا ہو تو معاف کیجیے۔ اگر
آپ کو کچھ بھی درد حال سے میرے واقفیت ہوگی تو آپ
مجھ پر رحم کیجیے گا۔ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے
کہ مجھکو کسقدر آپ سے عشق ہے۔ اور کسدرجہ محبت ہے
آپ کی زندگی سے میری زندگی ہے۔ آپ کی خوشی سے
میری خوشی ہے۔ آپ کے اوپر ہزار جان میری قربان۔
اگر آپ کو کوئی نظر بد سے دیکھے واللہ اوسکی آنکھین
نکال ڈالون۔ اگر کوئی انگشت نما کرے ہاتھ قلم کردون
آپ کی خیر خواہی اور جانفشانی مین اگر میری ہزار جان بھی کام
آئے تو واللہ دریغ نہ کرون۔ پھر فرمائیے۔ میری بیتابی
اور اشک فشانی جو وقت آپ نے اتہام آبروریزی کا
اپنی مجھ پر کیا میری کیا مجال آپ کی شان مین کلمہ بد زبان سے نکالون یا
آبروریزی کا خواہان ہون۔ مین کسطرح سے کہون آخر کیا بتاؤن

یہی جی چاہتا ہے کہ پہلو چیر کر دل آپ کو دکھاؤن تا دیکھئے کہ کسقدر تیر آپ کے عشق کا پار ہوا ہے۔ اگر مین نے مالن کا بھیس اختیار کیا تھا یا آجکل بے اختیار جو در دلدار کی دیکھا کرتا ہون یا مجنون وار جو یہان چلا آیا یہ صرف آپ ہی کے عشق کا ثمرہ ہے۔ میرا کچھ قصور نہین ہے۔ آپ اسکو خیال نہین کرتی ہین کہ صرف ایک نظارۂ جمال کے واسطے کیا کیا نہ جان پر کھیل گذرا ہون۔ کیسا ہی کسیکا کلیجہ سخت ہو لیکن میری ہمت اور جانفشانی پر پسیج جائے۔ کیون آپ چپ کیون کھڑی ہین؟ کچھ تو بولئے۔

خورشیدی بیگم فرط حیا سے عرق عرق ہوئی جاتی تھین اور ڈر رہی تھین کہ مس ٹامسن کہین نہ آپڑین۔

نواب آسمان جاہ ۔ کاش مین نرگس ہی رہتا۔ وہ غربت اور مالن کا پیشہ اس دولت و شہزادگی سے کہین اچھا تھا۔ افسوس آپ بالکل بھول گئین۔ کہان آپ مجھکو دیکھکر اسقدر خوش ہوتی تھین اور کہان

اب یہ کج ادائی۔ وہ نظر عنایت و گفتگو سے الفت و اظہار محبت اب کہان۔

نواب آسمانجاہ نے اسکے علاوہ اور بھی جو بآن تک زبان سے نیاری دی اپنے عشق کی داستان کہہ سنائی۔

خورشیدی بیگم سب سنتی جاتی تھین۔ غصہ تو نہایت آیا لیکن اپنی بیکسی پر اور فرط حیا سے آنسو ضبط نہو سکے بے اختیار رونا شروع کیا۔

نواب آسمانجاہ اپنے دل مین نہایت نادم ہوئے کہ کیا کیا۔ جو حرکت کرتا ہون خلاف طبع ہوتی ہے۔ مآل کار اسکا تو سوچا نہین خواہی نخواہی یون گھس پڑا۔ اب دیکھون سر پر کیا آفت آتی ہے۔ لیکن خورشیدی بیگم کو جو روتا دیکھا تو دل پسیج گیا۔ جلد ایک رومال ریشمی جو عطر مین ڈوبا ہوا تھا جیب سے نکالکر چاہتے تھے کہ آنسو اپنے ہاتھون سے پوچھین کہ خورشیدی بیگم نے ہاتھ جھٹک دیا اور نہایت درد انگیز آواز سے

کہا کہ یا خدا مجھکو اسیوقت موت دے یا زمین پھٹ پڑے اور مین سما جاؤن۔

نواب آسمانجاہ۔ خدا نہ کرے آپکے دشمن ہون دیکھین جیسے اگر آپکو اسقدر رنج پہونچتا ہے تو مین جاتا ہون۔ پھر ایسی حرکت نکرونگا۔ صرف ایک بار زبان مبارک سے فرما دیجئے کہ قصور تمھارا معاف کیا۔

خورشیدی بیگم کو ہرچند حیا مانع کلام تھی۔ لیکن نواب آسمانجاہ کی ہٹ اور عاشقانہ کلام سے غصہ بیڈھب چڑھ آیا۔ منہ سے کف جاری تھا۔ اور تمام بدن مین رعشہ چڑھ آیا بے اختیار زبان سے یون نکلا۔

خورشیدی بیگم۔ معافی چاہتے ہین۔ زنہار نہین۔ اور پھر مین اس لائق ہون کہ ایک رئیس شہزادہ کا قصور معاف کرون مین غریب آپکے سامنے کیا ہون۔ ایک زن بازاری سے بھی بدتر ہون۔ نہین تو آپکو جرأت پڑتی کہ آپ اس طرح سے ہمارے ساتھ پیش آتے (غصہ مین)

آپ کو شرم نہین آتی ہے کہ آپ نے مکر و حیلہ سے
روپے پیسے سے مالن کو ملایا۔ صورت بدلکر ہم سبھون
کے مکان مین آئے۔ بے تکلفانہ گفتگو واہی تباہی
کرتے رہے۔ اسپر بھی تسکین نہوئی تو روز روز آآکر
گھورنے لگے۔ اور آج تو ستم کے بھی کان کاٹے۔ دلیری
کی آپ اپنی تعریف کرتے ہین۔ اس بیہودگی کو شرکت
دلیری اور بیحیائی آپ پر ختم ہے۔ کوئی دوسرا
شخص ہوتا تو پھر منہ بھی دکھاتا؟ اظہار عشق زبان پر لاتا؟
آپ کو صحبت لچون شہدون کی رہی ہے۔ آپکی
اوقات زبان بازی کے ساتھ بسر ہوئی۔ شہزادے ہو کر
شہزادے اور ایسا فعل۔ شریف اور ایسی حرکت
عمر وہ ہے عقل و تمیز ٹھکرا اور ایسا اوچھا کام
نواب آسمان جاہ خاموش سر نگون سب
سنتے جاتے تھے۔ اور دل ہی دل مین کٹ رہے تھے
بات سچ بھی ایک ایک فقرہ نشتر کا کام کرتا تھا۔ وہ

مانگ رہے تھے کہ پروردگار زمین کے اندر دھس پڑون -

خورشیدی بیگم غصہ مین اسقدر تو کہہ گئین - لیکن جب انکو دیکھا کہ بسبب رنج و غم و ندامت و خفت کے سر جھکائے بیٹھے ہین - تو قیاس کیا کہ شاید تقریر نشتر آمیز سے دل مین چوٹ لگی اشکبار ہین - دل مین خوش ہوئین کہ تقریر نے اثر کیا - اب پھر ایسی حرکت نہین کرینگے - لیکن نواب آسمانجاہ کو جو اسقدر اشکبار پایا کلیجہ دہل گیا - چاہتی تھین کہ نواب آسمانجاہ کے قدمون پر گر پڑین اور سچ سچ حال اپنے دلکا کہہ ڈالین - لیکن حیا مانع ہوئی خاموش کھڑی رہین -

نواب آسمانجاہ تھوڑی دیر تک اسیطرح سے سرنگون رہے - اوسکے بعد ایک ایسی آواز دردناک سے کہا کہ جان من مین خود اپنے افعال سے نادم ہون لیکن جب آپ کو اسقدر مجھ سے رنج پہونچا ہے اور مین ایسا نظرون سے گر گیا ہون تو اس بیحیا زندگی سے موت

بہتر ہے۔ اب سواے اسکے کوئی تمنا نہین ہے ؎

نکلے اے دم تیرے قدمون کے نیچے
یہی دلکی حسرت یہی آرزو ہے

یہ کہہ کے پیش قبض میان سے نکالا۔ خورشیدی بیگم کا چہرہ زرد ہو گیا۔

نواب آسمانجاہ بہادر چاہتے تھے کہ پیش قبض سے اپنا پہلو چاک کرین اور اوس گل خوبی کے زیر قدم جان شیرین ہلاک کرین کہ خورشیدی بیگم نے مثل برق جھپٹ کر چھرا ہاتھ سے لے کے پھینک دیا۔

خورشیدی بیگم۔ ایسا بھی کوئی کام کرتا ہے۔ عقل و دانش رکھکر ایسی حرکت۔

نواب آسمان جاہ بہادر کی باچھین کھل گئین۔ دل مین خوش ہوئے کہ خورشیدی بیگم کو تجھ سے محبت ہے۔ لیکن ظاہرا مُنہ بنا کے کہا کہ کیون آپ نے مجھے ہلاکت سے باز رکھا۔ جو رنج و مصیبت و درد و الم آپ کی

کج ادائی سے مجھ پر ہوتا ہے وہ کیا کہوں - آخر ایک نہ ایک دن جان جائیگی - اس سے بہتر تھا کہ آپ کے قدموں کے نیچے نثار ہوتا -

خورشید بیگم - آپ نے بہت بُرا کیا جو اسوقت یہاں آئے - میں دست بستہ عرض کرتی ہوں کہ آپ فوراً چلے جائیے - اگر خدانخواستہ آپ اپنے تئیں ہلاک کر دیتے تو تمام عالم میں یہ بات مشتہر ہو جاتی - ابا جان کیا کہتے - میری رسوائی تمام ہوتی - دیکھئے مس ٹامسن اور بہن مشتری بیگم دوسری طرف ٹہل رہی ہیں - اگر آ پڑینگی تو مجھے نہایت خجالت ہوگی - آپ تشریف لے جائیے - تمہیں بڑا احسان ہوئے گا -

نواب آسمان جاہ کی خوشی رنج سے مبدل ہو گئی - خیال کیا کہ اس ستمگر نے ازراہ محبت چھڑا چھپایا تھا - صرف اپنی بدنامی کے لحاظ سے کیونکہ جسوقت لوگ نعش اوٹھانے کو آتے سارا راز افشا ہو جاتا -

نواب آسمانجاہ - آپ سچ کہتی ہین - یہان اگر مین خودکشی
کرتا تو بڑا برا ہوتا - آپ بدنام ہوجاتین اور مجھے آپ کی بدنامی
کسطرح سے گوارا نہین ہے - لیکن جب آپ مجھ سے آزردہ
ہین تو زیست اب حرام ہے - گھنٹے دو گھنٹے مین سن لیجیئگا
کہ آپ کے شعلۂ حسن پر ایک پروانہ تصدق ہوگیا - یہ آخری
دیدار ہے - لہذ کہا سنا معاف کیجئے - میری عمر یہین تک تھی

یہ کہہ کے نواب آسمانجاہ ملول و افسردہ وہانسے
تھوڑی دور چلے تھے کہ خورشیدی بیگم نے دبے دانتون
کہا کہ مجھکو آپ سے رنج نہین ہے -

نواب آسمان جاہ (فرط خوشی سے پاؤن زمین پر ٹیک کر
اور دست حنائی پکڑکر) پیاری خورشیدی بیگم یہ کیا مین نے
سنا ؟ - یا خدا یہ خواب ہے یا بیداری ؟ جانمن سچ کہو - ایک
بار اور اس لب شیرین سے کہو - خدا کے واسطے زیادہ نہ کڑھاؤ
کیا یہ سچ ہے کہ آپ مجھ سے رنج نہین ہین ؟

خورشیدی بیگم سے ضبط گریہ نہو سکا - بے اختیار

رونے لگین۔

نواب آسمان جاہ۔ (فرط طرب سے) آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ ضرور ضرور محبت ہے۔ نہین تو یہ اشکباری کیون۔ لیکن مین نے اپنے افعال سے آپ کو رنج دیا مین خود اب اپنے حرکات پر نادم ہون۔ خیر اب مین جاتا ہون لیکن صرف ایک بات پوچھتا ہون۔ للہ اوسکا جواب دیدیجئے۔ پھر مین نہایت خوش خوش آپ کو دعائین دیتا ہوا جاؤن اور اپنی زندگی آرام سے بسر کرون۔ اتنا زبان مبارک سے فرما دیجئے کہ آپکو مجھ سے محبت ہے یا نہین۔

خورشید بیگم۔ (نیچی نظر کرکے) کیا آپ کو اس مین شک بھی ہے؟۔ تہذیب و رسم خاندان مانع ہوتی ہے کہ اپنے دلکا حال کسی سے کہون۔ لیکن اسوقت آپ نے مجھکو ایسا مجبور کیا کہ کہنا پڑا۔ اب آیندہ سے آپ سمجھئے گا کہ اگر مین آپ کے خطوط کا جواب نہ بھیجتی ہون یا آپ سے

کشیدہ رہتی ہون تو یہ صرف ظاہراہی ظاہرا ہے۔ دلپر جو
گذرتا ہے وہ مین ہی جانتی ہون۔مین نے جو آپ کو ان حرکات
بیہودہ سے باز رہنے کہا تو کیا برا کیا۔ آپ ہی فرمائیے کہ اگر
ابا جان سے کوئی یہ کہدے کہ نواب آسمان جاہ بہادر
روز مجلس اکیطرف آکے گھورا کرتے ہین تو اون کے جی
مین یہی خیال آئیگا کہ مین نظارہ بازی کرتی ہون۔یہان کے
لوگ جسقدر ابا جان کے گھر کو نظر امتحان سے دیکھتے ہین وہ
معلوم۔ہمیشہ اسی خیال مین رہتے ہین کہ کوئی بات
اگر خلاف پائین تو اوسکو مشتہر کردین۔اگر یہ بات وہ سب
دیکھ پائین تو ایک کی دس مشہور کرین۔اوسوقت مجھکو
ڈوب مرنا پڑیگا۔ابا جان بھی خفا ہو جائینگے۔پھر فرمائیے
کیا ہوگا۔یہ ساعت امید کہ جو ہر پل مین گنتی رہتی ہون بالکل
شکست ہو جائیگی۔اور عمر بھر ہم لوگون مین جدائی رہیگی
آپ ہی فرمائیے کہ آجتک کسی عورت نے اپنی محبت
کا حال اپنے عاشق سے بیان کیا ہے۔جیسا کہ مین نے

کیا۔ مین نے صرف اس خیال سے کہ میری خاموشی اور ظاہرا
کج ادائی سے کہین دشمن مدعی جان پر نہ کھیل جایئن۔ سچا
سچا حال کہدیا۔ دیکھئے مین دست بستہ التماس کرتی ہون
کہ یہ خیال بیہودہ اپنے دل مین کبھی نہ لائے۔ ایک تو گناہ
دوسرے مجھکو زندہ......

خورشیدی بیگم اور کہا چاہتی تھین۔ لیکن فرط الم سے
آنسو ضبط نہو سکے۔ بے اختیار رونے لگین

نواب آسمانجاہ کے دلکا حال اسوقت لکھنا فضول
ہے۔ بلیون اوچھل رہا تھا اور مارے خوشی کے آنکھون
مین اندھیرا چھا گیا تھا۔ چہرہ بہ سبب خوشی کے گل انار
ہوگیا۔ فرط طرب سے دست نازنین کا بوسہ لیا اور
کہاکہ جان من اسوقت تم نے جو میری جلی ہوئی کشت
امید کو تروتازہ کیا اسکا شکر کس منہ سے ادا کرون۔ جبتک
زندہ ہون تمھارا بندہ ہون تم نے دوبارہ زندگی بخشی
نہین تو مین کب نہ جان دے دیتا۔ آپ کی ظاہرا

کج ادائی میری جان لیتی۔ بخدا وہ وہ فقرے سُنائے کہ میرے ہوش و حواس فقرّ وا ہو گئے۔

خورشیدی بیگم۔ (مسکراکر)۔ اللہ رے حیلہ سازی۔

نواب آسمان جاہ۔ اور نہیں تو کیا۔

خورشیدی بیگم۔ اور اپنی نہ کہئے گا۔

نواب آسمان جاہ۔ کیا؟

خورشیدی بیگم۔ کیا جُل دیکر مجھے پھنسایا۔ آخر مجھے سچ سچ کہدینا پڑا۔ ہر چند حیا مانع کلام ہوتی تھی لیکن عقل اور دل نے اپنا کام کیا۔ مجبور ہو کر کہنا پڑا۔ بیچاری عورتین ناحق مکر و حیلہ مین بدنام ہین۔ مرد وئے غضب کے ہوتے ہین۔ اور آپ پر تو چر تر ختم ہے۔ یہ آپ نے سیکھا کس سے؟ (ہنسکے) شہزادی بیگم سے؟۔

نواب آسمانجاہ۔ خیر اب تو اوس کے ذکر سے رنج نہیں پہونچتا؟۔

خورشیدی بیگم۔ اللہ جانتا ہے اب بھی۔ یہ آپ کو سوجھی کیا تھی؟۔

نواب آسمان جاہ۔ آپ کا دیدار۔

خورشیدی بیگم۔ کیا خوب!

نواب آسمان جاہ۔ بخدا۔

خورشیدی بیگم۔ (شرما کے) نسبت تو لگی ہوئی تھی جلدی کیا تھی؟۔

نواب آسمانجاہ۔ محبت کا مزا کیسے ملتا ہ

الفت کا یہ مزہ ہے کہ ہوں وہ بھی بیقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

خورشیدی بیگم۔ ہمارے واسطے تو برا ہوا۔

نواب آسمان جاہ۔ کیا؟

خورشیدی بیگم۔ آپ سے جو اسقدر محبت ہوگئی۔

نواب آسمانجاہ۔ تو اس مین برائی کیا ہوئی؟

خورشیدی بیگم۔ نہ آپ سے محبت ہوتی نہ آج یہ

سب گفتگو ہوتی۔

نواب آسمانجاہ۔ تو کیا یہ آپ کے خلاف طبع ہوا؟

خورشیدی بیگم۔ ہان۔

نواب آسمان جاہ۔ سبب؟

خورشیدی بیگم۔ اپنا جی۔

نواب آسمان جاہ۔ افسوس!

خورشیدی بیگم۔ سنو نواب آسمان جاہ مین نے کئی مرتبہ کہا ہے۔ اور پھر کہتی ہون کہ مجھکو تم سے دلی محبت ہے لیکن پاس ننگ و ناموس بھی ویسا ہی ہے۔ یہ سب حرکتین آپ کی ایسی ہین کہ سواے بدنامی اور خجالت کے اور کچھ حاصل نہین ہے۔ مین آپ سے پھر کہتی ہون کہ یا تو یہ سب عادتین آپ نے لچون شہدون کی صحبت مین سیکھی ہین۔ یا مس ہربرٹ کی تعلیم ہے۔ اس مین شک نہین ہے ہر ملکے و ہر رسمے۔ انگریزون مین یہ عیب نہین ہے۔ لیکن نہ ہم فرنگن نہ آپ کرستان۔

ہملوگون کے یہان یہ سراسر عیب مین داخل ہے
آپ اسکو خوب جانتے ہین اور باوجود اس علم کے آپ
نے ایسی لچر حرکت اختیار کی۔ فرض کیجیے کہ اگر اباجان
یا مس ٹامسن آپ کو مالن کے بھیس مین دیکھ پاتے اور
پہچان لیتے اوسوقت کیا حال ہوتا۔ اور ہر چند ہم انجان تھے
لیکن لوگون کے خیالات خدا جانے کیا کیا نہوتے
اور مین غریب ہر حالت مین بدنام ہوتی۔ آپ عین شاہراہ
پر کھڑے ہو کے محلسرا کیطرف روز دیکھا کرتے ہین۔ صدہا لوگ
آتے جاتے ہین۔ کہیے اون سب کے دل مین کیا کیا نہ خیالات
آتے ہونگے۔ اگر اباجان تک یہ خبر پہونچ جائے تو فرمایئے
کیا نتیجہ اسکا آپ کو ملیگا۔ آپ کو اباجان نے چھ مہینے کی
مہلت کیون دی ہے؟ اسوقت آپ کو وہ بنظر امتحان
دیکھ رہے ہین۔ آپ کوشش کیجیے کہ اس امتحان مین آپ
پورے اوترین۔ پھر تو مین آپ کی لونڈی بنی ہوئی ہون۔
مجھکو افسوس آتا ہے کہ آپ کو مجھ سے پوری محبت نہین ہے

اگر ہوتی تو آپ ان سب باتوں کا خیال رکھتے اور ایسے ایسے
واہیات کاموں سے پرہیز کرتے - اسوقت آپ یہان
دفعۃً آگئے ہین - اگر کہین استانی جی یا بہن مشتری بیگم
آجایئن تو کیسی خفت ہو - اگر آپ میرے دل کی پوچھتے
ہین تو میری عین آرزو ہے کہ گھنٹون اس حالت مین بیٹھی
رہون - لیکن آبرو اور خفت کے سبب سے مجھکو چاہیئے
کہ فوراً یہانسے چلی جاؤن - اسلیئے مین دست بستہ التماس
کرتی ہون کہ آپ فوراً یہان سے تشریف لیجایئے - مین
نے سب حال اپنا کہدیا - آپ کی جو عقل مین آئے کیجئے
نواب آسمانجاہ - پیاری خورشید ی تمھاری تقریر
نے واقعی دل مین میرے بڑا اثر کیا - مین اب جسقدر
سوچتا ہون اپنے فعل پر نادم ہوتا جاتا ہون - سچ ہے
کہ علاوہ پوچ ولچر حرکات کے ہملوگون کا ذاتی بڑا نقصان
ہے - اب مین تم سے پکا وعدہ کرتا ہون اور قسم شرعی
کھاتا ہون کہ یہ سب بیہودہ حرکتین ترک کردونگا - وہی

امر اختیار کرونگا جس مین تم مجھ سے خوش رہو۔

خورشیدی بیگم۔ آپ نے اسوقت مجھکو بہت خوش کیا۔ اسی قول پر رہئے گا۔ قول مردان جان دارد۔

نواب آسمان جاہ۔ دیکھ لیجیے گا۔

خورشیدی بیگم۔ تو بس اب یہان سے جائیے۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ مس ٹامسن اب آپہونچین۔

نواب آسمانجاہ۔ سوا سے مس ٹامسن اور مشتری بیگم کے تو اور کوئی یہان نہین ہے؟۔

خورشیدی بیگم۔ نہین۔

نواب اسمانجاہ۔ تو پھر آپ کو خوف کیا۔ مشتری بیگم تو آپ کی راز دان ہین۔ اور مس ٹامسن اسکو بُرا نہین جانتی ہین جب آپ سے نسبت ہو چکی تو اتنی بول چال مین کیا ہرج ہے۔ مین آپ سے سچ کہتا ہون کہ وہ اس بات سے بُرا نہ مانین گی۔

خورشیدی بیگم۔ پھر وہی دیوانہ پن کی باتین۔ آپ جاتے

ہین کہ اوستانی جی نے آپ کو گاڑی سے دیکھ کے مجھے کہا
تھا کہ کہین ہم لوگون مین یہان پر ملاقات ہونے کا مشورہ
تو نہین ہوا تھا۔ مجکو یہ تقریر اونکی بہت بڑی معلوم ہوئی
تھی اور اسی سبب سے یہان تنہا آکے بیٹھ رہی تھی۔ مین کیا
جانتی تھی کہ اوستانی جی کا شبہہ سچ ہو جائیگا۔ اور آپ آسمان
سے کود پڑینگے۔ اب بہت دیر ہو گئی۔ وہ لوگ قریب ہی کہین
ہونگی۔ آپ کا اسوقت جانا بہت ضرور ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ گو جی نہین چاہتا ہے۔ لیکن آپ کے
حکم سے سرتابی نہین کر سکتا ہون۔ جانمن سچ کہو تم کو
واقعی مجھ سے محبت ہے۔ کاش آدھی بھی محبت
جو مجھکو تم سے ہے۔ اگر تم کو ہو تو مین اپنے طالع فرخ
پر ناز کرون۔ اور میری نہ پوچھو۔ دیکھو اسی ہاتھ کی قسم
کھاتا ہون کہ جب تک زندہ ہون تمھارا بندہ ہون۔ سوائے
تمھارے کسی دوسرے کو آنکھ اوٹھا کر دیکھون تو اندھا
ہو جاؤن۔ امت محمدی سے خارج ہو جاؤن۔ اب جانمن

شرط محبت یہی ہے کہ تم بھی مجھ سے یہی وعدہ کرو۔

خورشیدی بیگم۔ آپ جان کے انجان بنے جاتے ہین۔ اسقدر تو مین نے بیحیائی اختیار کی۔ ساری داستان تو کہہ سنائی۔ اب بھی آپ کو یقین نہ آئے تو مین کیا کہون۔

نواب آسمان جاہ۔ خدا تمکو سلامت رکھے۔ جیسا تم نے میرے دل ناتوان کو خوش کیا۔ خداوند کریم اسکا ثمرہ نیک عطا فرمائے۔ جان من ایک سوال کرتا ہون سچ سچ اسکا جواب دو۔

خورشیدی بیگم۔ فرمائیے۔

نواب آسمان جاہ۔ اگر نواب محتشم الدولہ بہادر خدانخواستہ مجھ سے کسی بات مین رنج ہو جائین نسبت چھوڑ ڈالین اور تمکو کسی دوسرے سے منسوب کرین تو کیا کرو گی؟ مختصر یہ کہ بغیر اون کے حکم کے تم مجھ سے بیاہ کرو گی یا نہین؟

خورشیدی بیگم۔ بس آپ کو تو یہی سب سوجھتا ہے۔ ای

یہ فال بد کیون منہ سے نکالتے ہین - اور ابا جان کا
خوش کرنا یا رنج کرنا آپ کے ہاتھ مین ہے - نہ آپ
ایسی حرکت کیجیے گا نہ وہ رنج ہونگے -

نواب آسمان جاہ - مین نے ایک بات کہی فرض کرو
اگر وہ ایسا کرین تو تم کیا کرو گی ؟

خورشیدی بیگم - اب آپ جائیے بہت دیر ہوئی -

نواب آسمانجاہ - بات نہ ٹالو - لِلّٰہ اسکا جواب دو

خورشیدی بیگم - اوئی اللہ ! آپ اسقدر ضد
کیون کرتے ہین - لیجیے - سنئے - اگر ابا جان خدا نکرے
خدا نکرے شیطان کے کان بہرے آپ سے رنج
ہو جائین اور نسبت چھوڑ ڈالین تو مین آپ سے کبھی
نہین بیاہ کرونگی - گو میرے دل پر بڑا صدمہ پہونچیگا اور
زندگی حرام ہو جائیگی - لیکن اون کے حکم سے سرتابی
اور کوئی امر خلاف اپنے بزرگون کے نکرونگی - اپنی جان
دونگی لیکن اونلوگون کو رنج ندونگی اون لوگون کا مجھ پر

بڑا حق ہے۔ اونلوگون کا مجھکو بڑا خیال ہے۔

نواب آسمانجاہ ۔ اور یہ کچھہ خیال نہین کہ میرا کیا حال ہوگا۔

خورشیدی بیگم ۔ آپ کا خیال ہمیشہ رہیگا کیونکہ مین کسی دوسرے سے شادی نکرونگی۔ اگر خدانخواستہ ایسی بات ہوئی تو میرا آپ کا نکاح حشر کے دن ہوگا۔

نواب آسمان جاہ ۔ پیاری خورشیدی بیگم تمھاری اس تقریر نے مجھکو اور خوش کیا۔ ہزار آفرین اوس مان باپ پر جنکی ایسی لڑکی ہو۔ اور ہزار خوش قسمتی اوس مرد کی جسکی ایسی بیوی ہو۔ لیکن اسوقت خدا جانے کیون میرا دل دھڑک رہا ہے۔ اگر تمھارا بیاہ کسی دوسرے سے ہوا تو مین اپنے کو مار ڈالونگا۔ مجھ سے یہ دیکھا نہ جائیگا۔

خورشیدی بیگم ۔ اللہ نکرے۔ پھر وہی باتین شروع کین۔ اے آپ کو ستے کیون ہین۔ آپ لوگ سمجھتے نہین

ہین - مزن فال بد کا ورد حال بد - اگر آپ پھر یہ کہے گا
تو ہین چلی جاؤنگی - (منہ پھیر کر)

نواب آسمان جاہ نے ایک انگوٹھی یاقوت
کی نہایت بیش بہا اپنی اونگلی سے اوتار کر پہنائی اور
کہا کہ جان من یہ میری نشانی ہے - اب تم بھی کچھ نشانی
مجھکو دو کہ اوسکو دیکھ دیکھ کر دل عاجز کو تسکین دیا کرون -

خورشیدی بیگم - ابا جان کہین انگشتری پہچان لین تو
کیا ہو -

نواب آسمان جاہ - اوہنون نے یہ انگوٹھی میرے ہاتھ
مین کبھی دیکھی نہین - آج ہی تو خریدی ہے -

خورشیدی بیگم - وہ نہ دیکھی ہو - لیکن اگر مجھ سے پوچھین
کہ کہانسے لائی ہو تو کیا جواب دونگی -

نواب آسمان جاہ - جھوٹھ سچ ملا کے کچھ کہدینا - دروغ
مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز -

خورشیدی بیگم - (ہنسکے) کیسی کچھ مصلحت ہو -

خورشیدی بیگم نے زمرد کی انگوٹھی بیچ کی اونگلی سے نکالکر کہا دیکھئے مین دیتی تو ہون لیکن کسی دوسرے کو اگر دی تو مجھے بڑا رنج ہوگا۔ اسکو اپنی جان کے برابر عزیز رکھئے گا۔ بس یہی آپ کا امتحان ہوگا۔ (اشرما کے) شب عروسی آپ کی اونگلی مین دیکھ لونگی۔

نواب آسمان جاہ۔ بسروچشم اس سے مین نہین ڈرتا۔ جو امتحان لیجئے مین حاضر ہون۔ پورا ہی نکلونگا۔

نواب آسمان جاہ فرط مسرت سے چھوستے تھے اور اپنے طالع فرخندہ پر عش عش کر رہے تھے۔ ہاتھ مین ہاتھ زور سے تھامے ہوئے تھے کہ کہین خورشیدی بیگم چل ندین۔ آپس کی نوک جھوک اور شیرین کلامی سے یہ بیتاب ہوگئے چاہتے تھے کہ رخسار جانان کا بوسہ لین۔ لیکن ضبط کر کے رہ گئے۔ خیال کیا کہ یہ بڑی پاکدامن اور عفیفہ ہین کہین ایسی حرکت سے رنج نہو جائین۔ دنیا

باغ مین رہونگا۔ دیکھون مجکو کون نکالتا ہے۔ مین نے کیا بُرا کیا۔ خورشیدی بیگم سے میری نسبت قرار پاچکی تھی یا نہین۔ پھر وہ ایک منٹ تک جو گفتگو کی اس مین کیا ہرج ہے۔

مس ٹامسن۔ خدا نکرے کہ یہ نواب محتشم الدولہ تک پہونچے نہین تو نہ معلوم کیا وہ کر ڈالین۔ نواب آسمانجاہ مین دست بستہ کہتی ہون کہ آپ فورًا یہان سے چلے جائے تا یہ راز کسی پر ظاہر نہو۔ اور میری طرف سے آپ خاطر جمع رکھئے کہ مین لب تک نہ ہلاؤنگی۔

نواب آسمانجان جاہ۔ (مس ٹامسن سے) مین کہہ چکا ہون کہ جب میرا جی چاہیگا مین یہان سے جاؤنگا۔ آپ کیون اسمین ضد کرتی ہین۔

مس ٹامسن۔ نواب آسمان جاہ مین نے تمکو اور خورشیدی بیگم دونون کو پڑھایا ہے۔ کچھ بھی میرا خیال کرو۔ بڑی بیگم کو چونکہ مجھپر اعتماد کلی ہے اسلئے

انلوگون کو اکیلے میرے ساتھہ یہان آنے دیا۔ خدانخواستہ
اگر سُسن پائینگی تو مجھکو مرنے کی نوبت پہونچے گی مین
پھر کسیکو مُنہ نہ دکھا سکونگی۔ اور اگر نواب محتشم الدولہ
کے کانون تک یہہ خبر پہونچی تو نہ معلوم وہ کیا کر ڈالین آپ
کہتے ہین کہ کوئی کیا کرسکتا ہے۔ وہ آپ کا بہت بگاڑ سکتے
ہین۔ چشم زدن مین آپ کی نسبت چھوڑا دے سکتے
ہین۔ پھر خورشید ہی بیگم کا ملنا معلوم۔ آپ جانتے
ہین کہ بغیر اونکی مرضی و خوشی کے شادی ہوسکتی ہے؟
کبھی نہین۔ مین آپ کے واسطے کہتی ہون۔ میری دلی
تمنا ہے کہ آپ دونون کا سہرا دیکھون۔ اور اسیواسطے
اس حرکت سے باز رکھتی ہون۔ آپ کا یہان سے جانا
بہت ضرور ہے۔ چلئے آپ کو دروازے تک
پہونچا دون۔

نواب آسمانجاہ۔ (تھوڑی دیر بعد سوچکر)
آپ بہت ٹھیک کہتی ہین۔ مین ابھی جاتا ہون۔ لیکن

لیکن مین دروازے سے نہین جاؤنگا۔ مین جس ترکیب
سے یہان آیا ہون اوسی ترکیب سے باہر بھی جاؤنگا۔

مس ٹامسن۔ کدھر سے آئے ہین۔

نواب آسمانجاہ۔ مین بتاتا ہون دیکھیے۔

نواب آسمانجاہ ایک درخت پر جو دیوار سے
باغ کے لگا ہوا تھا چڑھ گئے اور دیوار پر سے آہستہ
آہستہ چڑھ کے خورشیدی بیگم کیطرف سلام کیا اور
اوس پار کود پڑے۔

مس ٹامسن۔ یہ سراسر دیوانہ پن ہے۔ اتنی بڑی دیوار
پر سے کودنا معاذ اللہ۔ خیر اب گھر چلو یہان ٹھہرنا اچھا
نہین۔ شکر خدا کا کسی نے دیکھا نہین

خورشیدی بیگم دونون ہاتھ مس ٹامسن کے
گلے مین دے کے بے اختیار رونے لگین۔ جب
کچھ آنسو تھمے تو کہا کہ اوستانی جی آپ مجھ سے اس مین
قسم لیجئے کہ مین محض انجان اور سراسر بے قصور ہون

میں نے انکو بلایا تھا اور نہ کچھ اسکا ذکر تھا۔ آپ نے مجھکو لکھایا پڑھایا ہے۔ میری افتاد مزاج اور حرکات و سکنات سے آپ بخوبی واقف ہین۔ اگر آپ کو اسپر بھی شک و شبہ ہو تو نہایت تعجب کا مقام ہے

خورشیدی بیگم نے مختصر طور پر سارا حال بیان کر دیا۔

مس ٹامسن۔ پیاری خورشیدی مین خوب سمجھ سکتی ہون کہ اس مین تمھارا کچھ قصور نہین۔ یہ سب نواب اشمد جاہ کا لڑکپن ہے۔ تمھارے عشق نے اونکو دیوانہ کر دیا ہے۔ عقل و خرد کھو بیٹھے ہین۔ ایسے ایسے افعال کے مرتکب ہوتے ہین۔ مین نے اسوقت سمجھا دیا اونکو جو اسطرح سے ترشروئی سے کہا یہ صرف اسواسطے کہ وہ پھر ایسی حرکت نکرین۔ مین اگر سچ پوچھو تو دل سے خوش ہون کہ تملوگون مین خدا نے اسقدر محبت دے دی۔ لیکن دو ایک مہینے تک اور

جانتی نہین ہین کہ وہ بیچاری بیوہ ہے۔

مس ٹامسن۔ نوابصاحب مین نہین سمجھتی تھی کہ اسکو
گوارا کیجیے گا کہ اوس لڑکی کو جو سن طفولیت مین بیوہ ہوگئی برابر
بن بیاہی رکھئے گا۔ اس سے بڑا گناہ آپ پر ہوگا۔ آپ
چھوٹی بیگم کی نسل بالکل قطع کر ڈالیئے گا۔ مین سچ کہتی
ہون مشتری بیگم کا نہین بیاہنا ویسا ہی ہے
جیسا کسی خاندان کے خاندان کو قتل کر ڈالنا مشتری بیگم
کی والدہ بیوہ ہین اور یہی اونکی ایک لڑکی ہے۔ اگر آپ
اسکو نہ بیاہ دینگے تو گویا آپ ایک حصہ اپنے خاندان کا
نیست و نابود کر دیتے ہین۔ آخر آپ دیکھئے آپ کی شرع
مین کسقدر اس بارے مین تاکید ہے۔

نمن آپ سنئے۔ مین بذات خاص اسکے
بابرہ سون نکاح ثانی کے بارے
اور میر علی حسن سے
ا نے

اسطرح اونکو قائل کیاکہ وہ کچھ جواب تک نہ دے سکے

مین جو اسمین سکوت کرتا ہون توکئی وجھون سے۔

اول توسب مجھکو انگشت نما کرینگے جو رسم کہ یہان

کے باشندون مین رائج نہین اوسکے یک بیک جاری

کردینے مین جہلا ضرور بدنام و مطعون کردیتے ہین۔

دوم مشتری بیگم کی والدہ اسکے بہت خلاف ہین

اوسدن ایک مغلانی کی بیٹی سنے دوسرا نکاح پڑھوایا تھا

اوسپر خفا ہورہی تھین اور کہتی تھین کہ اس سے مرجانا

اچھا ہے۔ اونکی خالہ بھی اسکے بہت خلاف ہین پھر

اگر مین کچھ کہون تو ایک فساد برپا ہوگا۔

تیسرے خود لڑکی اس سے اگر برا مانے ۔۔۔

وجھون سے سکوت کرتا ہون۔ ۔۔۔

بارے مین ہین خود در ۔۔۔

روپیہ پیسے۔

برا نہین سمجھتے ہین - اب مین آپ کی اون تینون باتون
کا جواب دیتی ہون - پہلے تو یہ کہ جب آپ اسکو اچھا
سمجھتے ہین اور اس مین کوئی نقص نہین تصور کرتے
ہین تو پھر جہلا کے شور و غوغا سے آپ کو کیا اور میرا
دل گواہی دیتا ہے کہ آپ کے خوف سے کوئی حرف
شکایت زبان پر نہین لائیگا - بلکہ آپ کے دیکھا دیکھی سارا
شہر اس امر واجب کو فرض جاننے گا - دوسرے
رائے نسوان کی آپ کے مقابلہ مین کیا - آپ کے حکم
سے کوئی سرتابی کر سکتا ہے؟ اور کیا وہ لوگ ایسے
بدعقل ہین کہ وہ نہ سمجھین کہ جب اس مین کچھ اچھائی
نہین ہے تو آپ اسقدر اصرار کیون کرتے ہین - آخر
خورشیدی بیگم کی تعلیم مین کسکی رائے قرار پائی -
اب تیسری بات کا جواب بھی سنئے - آپ لوگون کے یہان
تو لڑکیون کے بغیر پوچھے نسبت قرار پاتی ہے پھر کہنے یا
پوچھنے کی کیا حاجت جیساکہ آپ نے خورشیدی بیگم

کی نسبت مقرر کی تھی ویسا ہی اسکی بھی نسبت کہین ڈھونڈھی
مشتری بیگم کی کیا مجال کہ اسمین چون کرین۔

چونکہ بات بھی معقول اور پھر تقریر بھی کسکی
نوابصاحب نے فوراً منظور کرلیا۔

نواب صاحب۔ تو آپ ہی کہین تلاش کیجئے۔
آپ سے بڑھکے اور کون ہوسکتا ہے۔ مین تو آپ کا
معتقد ہون۔ کیا کہون اسمین . . .

مس ٹامسن۔ یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ مین کہان ڈھونڈھونگی
خیر دیکھئے مین اس سے غافل نہین رہونگی۔ لیکن آپ
بھی جستجو مین رہئے۔

نوابصاحب۔ مین بھی جستجو مین رہونگا۔ مین کیا کہون
ایک لڑکا تو سامنے نظرون کے گھوم رہا ہے۔ نواب
آسمان جاہ سے بڑی دوستی ہی۔ لیکن شاید وہ قبول نکرین۔

مس ٹامسن سمجھ گئین کہ وہ لڑکا کون ہے اور جی مین
اپنے بہت خوش ہوئین۔ لیکن بہ تجاہل عارفانہ پوچھا کہ

وہ لڑکا کون ہے؟

نوابصاحب۔ نواب تقی خان نواب نقی خان صاحب مرحوم کے صاحبزادے۔

مس ٹامسن کرسی سے اوچھل پڑین۔

مس ٹامسن۔ واہ واہ کیا خوب۔ آپ کے ذہن کے قائل ہوگئی۔ کیا عمدہ تجویز کی ہے۔ واللہ اس سے بڑھ کے اور کوئی نہ ملیگا۔ عقل۔ علم۔ حسن۔ سب خدا نے دیا ہے۔ مین خوب اونکو جانتی ہون۔ مجھ سے ڈرائنگ سیکھا ہے۔ توبہ مجھکو کیا ہوگیا تھا کہ خیال تک اودھر نہین پہونچا تھا۔ میری قسمت اچھی ہے چارون ہمارے ہی شاگرد و تعلیم یافتہ ہین۔ ان چارون مین بیاہ ہو تو کیا بات ہے۔ نوابصاحب مین سچ کہتی ہون کہ اس سے بڑھ کے نسبت خاطر خواہ نہ ملے گی۔ اون دونون لڑکون مین بھی دلی محبت ہے۔ اور ان دونون بہنون مین جیسی ہے آپ کو معلوم۔ سب کوئی ایک ہی

جگہ مل جل کے رہنے لگے۔ مگر نوابصاحب واہ آپ کے

ذہن و پسند کی مین تعریف کرونگی۔

مس ٹامسن نے اسقدر نوابصاحب کی تعریفین کین کہ

یہ ریشہ خطمی ہو گئے۔

نوابصاحب۔ لیکن شاید وہ قبول نہ کرین۔

مس ٹامسن۔ یہ کیون۔ آپ کے یہان اور کوئی قبول

نکرے۔ وہ دیوانہ ہے جو ایسی بات کرے۔

نوابصاحب۔ آپ نہین جانتی ہین۔ کل باتون ہی باتون

مین معلوم ہوا کہ وہ کسی پر فریفتہ ہین۔ چنانچہ اونھون نے جو

اپنی نسبت جو اونکی چچازاد بہین سے لڑکپن سے لگی ہوئی

تھی چھوڑ اڈالی۔ تو وہ یہان کیون کرنے لگے۔

مس ٹامسن نے مسکرا دیا اور دل مین کہا کہ یہ جانتے

نہین ہین کہ وہ تیر عشق انھین کے گھر سے چلا ہے۔ اور

وہ قادر انداز انھین کی مشتری بیگم ہین۔

نواب صاحب۔ کیون آپ مسکرائین کیون؟ - آپ

اسکو باور نہین کرتی ہین -

مس ٹامسن - یہ سب ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہی

ابھی تو وہ خود لڑکے ہین - عشق و عاشقی کیا جانین - دیکھئے

مین پوچھتی ہون - اور نواب آسمانجاہ سے بھی مشورہ

کرتی ہون - اونکو آپ مجھ پر چھوڑ دیجئے مین سب بنا لونگی -

نواب آسمانجاہ کا مس ہربرٹ سے دوچار ہونا اور انگوٹھی ہاتھ سے جانا

اب ادھر کا ذکر سنئے نواب آسمان جاہ دیوار پھاندکر

اس پار پہونچے تو نواب تقی خان کو دیکھا کہ اون کے

[illegible] کھڑے ہین -

تمنے تو اسقدر دیر کی کہ مین

ار کسی نے دیکھ نہ لیا ہو

اتفاقات

نواب آسمانجاہ۔ ملاقات بھی ہوئی اور مس ٹامسن نے دیکھ بھی لیا۔

نواب تقی خان۔ تم تو پہیلیان بجھواتے ہو۔ یہ کیا ہے سچ تو کہو۔

نواب آسمانجاہ نے بالکل کیفیت بیان کی تو نواب تقی خان کو نہایت حیرت ہوئی۔

نواب تقی خان۔ نواب آسمان جاہ تمھارے خوش قسمت ہونے مین کچھ شک نہین۔ ایک مجھکو دیکھو کہ کس حالت مین ہون۔ خدا جانے مس ٹامسن نے کچھ میرا ذکر اور میری سعی مشتری بیگم اور اون کے لوگون سے کی یا نہین۔ تمنے پوچھا بھی نہین۔

نواب آسمان جاہ۔ پوچھنے کا موقع کہان تھا۔ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم دونون تھین۔

اونکی صورت سے جی بیزار ہوگیا تھا۔ پھر پوچھا کسطرح
مین نے بہت برا کیا کہ بیچاری کو اسطور سے سخت و
سست کہا۔ ضرور برا مانا ہوگا۔

نواب تقی خان ۔ کہتے ہین کہ برا مانا ہوگا۔ اگر وہ
اپنی نیکی سے برا نہ مانین تو یہ اور بات ہے۔ اگر مین
تمھاری جگہ ہوتا تو اون کے یہان جاتا اور عذر تقصیر کراتا

نواب آسمان جاہ ۔ (ہنسکے) کیون نہین۔ آپ
اونکی تعریف نہ کیجیے گا۔ تو کون کریگا۔ واللہ غرض
بھی بڑی چیز ہے۔

نواب تقی خان ۔ مین کب اونکی تعریف کرتا تھا
اور تم تو بڑے احسان فراموش نکلے۔ اونھین کی بدولت
تم اسقدر ہنستے بولتے بھی ہو۔ اگر وہ نواب محتشم الدولہ
سے اسقدر تمھاری تعریف نکرتین تو دیکھتا کیسے تمھاری
نسبت قرار پاتی۔

نواب آسمانجاہ ۔ کیا خوب۔ یہ تو میری خوبی قسمت

نواب آسمانجاہ - ملاقات بھی ہوئی اور مس ٹامسن نے دیکھ بھی لیا -

نواب تقی خان - تم تو پہیلیان بجھواتے ہو - یہ کیا ہے سچ تو کہو -

نواب آسمانجاہ نے بالکل کیفیت بیان کی تو نواب تقی خان کو نہایت حیرت ہوئی -

نواب تقی خان - نواب آسمان جاہ تمھارے خوش قسمت ہونے مین کچھ شک نہین - ایک مجھکو دیکھو کہ کس حالت مین ہون - خدا جانے مس ٹامسن نے کچھ میرا ذکر اور میری سعی مشتری بیگم اور اون کے لوگون سے کی یا نہین - تمنے پوچھا بھی نہین -

نواب آسمان جاہ - پوچھنے کی ... خورشیدی بیگم و مش ... تھین -

اونکی صورت سے جی بیزار ہوگیا تھا۔ پھر پوچھا کسطرح
مین سے نے بہت برا کیا کہ بیچاری کو اسطور سے سخت و
سست کہا۔ ضرور برا مانا ہوگا۔

نواب تقی خان۔ کہتے ہین کہ برا مانا ہوگا۔ اگر وہ
اپنی نیکی سے برا نہ مانین تو یہ اور بات ہے۔ اگر مین
تمھاری جگہ ہوتا تو اون کے یہان جاتا اور عذر تقصیر کراتا

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) کیون نہین۔ آپ
اونکی تعریف نہ کیجیے گا۔ تو کون کریگا۔ واللہ عرض
بھی بڑی چیز ہے۔

نواب تقی خان۔ مین کب اونکی تعریف نکرتا تھا
اور تم تو بڑے احسان فراموش نکلے۔ اوخھین کی بدولت
تم اسقدر ہنستے بولتے بھی ہو۔ اگر وہ نواب محتشم الدولہ
سے اسقدر تمھاری تعریف نکرتین تو دیکھتا کیسے تمھاری
نسبت قرار پاتی۔

نواب آسمانجاہ۔ کیا خوب۔ یہ تو میری خوش قسمتی

کہ ایسی جگہہ نسبت قرار پائی اور ایسی چاندسی بیوی پاؤن گا

لیکن مین کچھہ اون سے خلاف نہین ہون بیشک

مین نے اوسوقت اونکو سخت و سُست کہا تھا

تھوڑی دیر بعد میرا دل بہت کڑھا۔ دیکھو آج ہی اون سے

عذر معذرت کرتا ہون۔

نواب تقی خان۔ چاہیئے تو یہی۔ چلو اونکے گھر چلین۔

نواب آسمانجاہ۔ کچھہ ضرور ہے کہ اونکے گھر ہی جائین۔

آج کلکٹر صاحب کے یہان ایوننگ پارٹی (شام کا جلسہ)

ہے۔ وہان وہ بھی ہونگی۔ پھر معذرت کر لونگا۔

نواب تقی خان سچ تو۔ مین بالکل بھول ہی گیا تھا۔ نو بجے

ہے نا؟۔ چلو گھر چلو۔

نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان گھر آئے۔

اور کھانے وانے سے فراغت کر فٹن مین سوار ہو کلکٹر

صاحب کے یہان پہونچے۔ کلکٹر صاحب نے بڑی دھوم

دھام کی تھی۔ کوٹھی مین جابجا جھاڑ ولمپ روشن تھے

روشنی اسقدر تھی کہ صاف دن معلوم ہوتا تھا۔ آدھ کوس تک دورویہ کیلے کے درخت گڑے تھے اور ہر درخت مین دو دو چار قندیلین لٹکی ہوئی تھین۔ نو بج چکے تھے جو نواب آسمان جاہ داخل ہوئے۔

نواب آسمان جاہ۔ آہا لوگ بہت آچکے ہین کسقدر گاڑیان کھڑی ہین۔ کیا ہملوگ دیر کرکے آئے۔

نواب تقی خان۔ نہین نو پر پانچ منٹ ہوئے ہین۔

نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان گاڑی سے اوترے اور داخل مکان ہوئے۔ کلکٹر صاحب اور اونکی میم سیڑھی کے پاس کھڑی تھین۔ یہ دونون اونلوگون کیطرف چلے اور نہایت تپاک سے ہاتھ ملایا بعد سلام و مزاج پرسی یہ دونون وہان سے آگے بڑھے جہان لوگ سب جمع تھے۔ کلکٹر صاحب نے بے تکلفانہ دعوت کی تھی۔ انگریز میم ہندوستانی سب کی دعوت تھی۔ یہ سب بھی اوس مجمع مین تھے۔ نواب آسمان جاہ نے چاروں طرف

دیکھا کہ مس ٹامسن کہین نظر آئی دین - لیکن اون کا پتا تک نہ ملا - اتنے مین ایک مس حسین مہ جبین اور ایک انگریز پست قد انکے پاس سے گذرا - نواب آسمان جاہ لے غور جو کیا تو مس ہربرٹ کو پہچانا - یہ مس ہربرٹ ایک بڑے سوداگر کی بیٹی تھین اور خوبصورتی مین بھی لاکھون مین ایک - نواب آسمانجاہ اور انکے باپ مین بڑی ملاقات تھی چنانچہ یہ اکثر وہان جایا کرتے تھے - اور مس ہربرٹ سے اکثر سبق پیانو کا لیا کرتے تھے - یہ اسقدر وہان جایا کرتے تھے کہ لوگون نے سمجھا تھا کہ ان دونون مین بیاہ ہو جائیگا - فی الحقیقت اور کچھ نہین تو ایک طرح کی محبت ان دونون مین بیشک ہو گئی تھی - اور اگر خورشیدی بیگم بیچ مین نہ آتین اور انکی تصویر بے نظیر نواب آسمانجاہ کی آنکھون سے نہ گذرتی تو گمان غالب تھا کہ اون دونون مین شادی ہو جاتی - کسواسطے کہ مس ہربرٹ کا باپ اسکو خوب جانتا تھا

† ایک انگریزی باجا ہے

اور انکو اکثر اپنی بیٹی کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا تھا۔ گویا در پردہ فہمایش شادی کی تھی۔

خیر جب سے خورشیدی بیگم کی تصویر نواب آسمانجاہ نے دیکھی اور ادھر بیاہنے کا شوق چرایا اوسوقت سے انھون نے مس ہربرٹ کے یہان آنا جانا ترک کر دیا۔ آج دعوت مین مس ہربرٹ نے نواب آسمان جاہ کو دیکھا اور عمدًا اپنے کو ٹہلتے ٹہلتے اسقدر قریب نواب آسمان جاہ کے پہونچایا کہ اونکا گون انکے جوتے پر پڑا۔ نواب آسمانجاہ نے جو دیکھا کہ مس ہربرٹ ہین تو نہایت گھبرائے۔ اور خیال کیا کہ اب یہان سے بھاگنا سراسر بیوقوفی ہے۔ جلدی لپکے اور مس ہربرٹ کے پاس پہونچے۔ ٹوپی اوتاری اور ہاتھ ملایا

مس ہربرٹ۔ آہا نواب آسمان جاہ۔ آپ کیسے ہین؟۔ اللہ مہینون پر آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ کیا آپ اس شہر مین نہ تھے؟

نواب آسمانجاہ - (شرماکے) تھا تو اسی شہر
مین لیکن باعث ہجوم کار فرصت ذری بھی نہ تھی -
مس ہربرٹ کے ساتھ جو انگریز تھا اوسکو
نہایت برُا معلوم ہوا کہ ایک نگر* کے ساتھ یہ یون
گفتگو کر رہی ہین - اور جب دیکھا کہ مس ہربرٹ
اسنے بالکل بے تکلفانہ گفتگو کر رہی ہین تو اوسکو
اور برُا معلوم ہوا - رنجیدہ ہو کر وہان سے چلا گیا -
مس ہربرٹ - کیا پیانو کا شوق جاتا رہا؟ کیا اب
اوسکی آواز ایسی بے اثر ہو گئی - کیا اب آپ مجھکو
بھول گئے ؟
نواب آسمانجاہ آپ کو مین بھول سکتا ہون؟ - گو
مین اسقدر تردداتا مین تھا - لیکن آپ کی تصویر
ہمیشہ میری آنکھون کے سامنے گھومتی تھی - اور پیانو
کی آواز سے زیادہ تو آپ کی خوش الحانی کی کشش تھی

* انگریزی مین ایک لفظ حقیر ہے -

مس ہربرٹ۔ (ہنسکے) جھوٹ کی بھی کوئی حد ہے زیادہ خوشامد اچھی نہین معلوم ہوتی ہے۔ اگر میری آواز مین اتنا اثر ہوتا تو آپ غالب بھی رہتے۔

نواب آسمان جاہ۔ مین نے آپ سے عرض کیا کہ مجھکو آجکل فکر چند در چند ہے۔ جس سے خواب وخور حرام ہے۔ نہین تو آپ جانتی ہین کہ مین کوئی روز غیر حاضر نہین رہتا تھا۔ شام ہوئی اور موجود۔

مس ہربرٹ۔ (شرماکے) تو اب کیا مین کچھ بدل گئی یا آپ کوئی دوسرے ہوگئے یا زمانہ بدل گیا۔ (بات ٹالنے کو) یہ انگوٹھی آپ کی کیسی ہے دیکھون اوتارئیے تو۔

نواب آسمانجاہ نے کچھ اوسکا جواب ندیا اور انگوٹھی اوتار کر دیکھنے کو دی

نواب آسمانجاہ۔ وہ انگریز جو آپ کے ساتھ ابھی ٹہل رہا تھا کون تھا

مس ہربرٹ۔ میرے عاشقون مین۔

نواب آسمانجاہ - تو آپ کے کئی عاشق ہین -

مِس ہربرٹ - اس مین بھی کچھ شک ہے - دیکھون ذرا آنکھین تو ملائیے -

اِن دونون مین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ کلکٹر صاحب دوڑے ہوئے آئے -

کلکٹر صاحب - مِس ہربرٹ کہان ہین ؟

مِس ہربرٹ - یہان - کیون خیر ہے -

کلکٹر صاحب - آپ کے باپ کو غش آگیا ہے - ہمارے کمرے مین ہین -

مِس ہربرٹ گھبرا کے دوڑین اور نواب آسمانجاہ بھی پیچھے پیچھے چلے - نواب آسمانجاہ اپنے کو نفرین کرتے جاتے تھے کہ کیون انگوٹھی اوتار کر دی - کیا یون نہین دکھا سکتے تھے - خیر قہر درویش بر جان درویش - وہان تک پہونچے - دیکھا کہ مسٹر ہربرٹ کو ہوش آیا ہی لیکن طبیعت خراب ہے - چہرہ زرد ہے - مِس ہربرٹ نے

نواب آسمان جاہ سے کہا کہ مہربانی کرکے ہماری گاڑی منگوا دیجے
نواب آسمان جاہ نے گاڑی منگوا دی اور مسٹر ہربرٹ
کو تھام کے گاڑی مین سوار کیا۔ اوسوقت کون موقع تھا کہ
انگوٹھی اپنی مانگتے۔ چپ چاپ رہ گئے۔ مسٹر اور مس
ہربرٹ اپنے مکان سدھارے۔

نواب آسمانجاہ کو کچھ انگوٹھی کی فکر۔ کچھ
پیاس کی شدت نے وہان جانے سے روکا جہان
لوگ جمع تھے۔ اور کلکٹر صاحب سے گفتگو کر رہے تھے۔
مس ہربرٹ کو رخصت کرکے یہ رفریشمنٹ روم یعنی
کھانے پینے کے کمرے مین پہونچے۔ بہت سے
لوگ وہان بھی کھڑے تھے۔ یہ قریب میز کے پہونچے
اور خانسامان کو حکم دیا کہ ایک بوتل نزوینڈون
برف کے ساتھ دو۔

نواب آسمان جاہ نے نزوینڈون ابھی ختم
نکیا تھا کہ وہی انگریز جو مس ہربرٹ کے ساتھ تھا اور

انکو دیکھ کے مس ہربرٹ نے اوسکو چھوڑ دیا تھا۔ نشۂ شراب
مین بدمست قریب انکے آیا اور نہایت ترشروئی سے
پوچھا کہ مس ہربرٹ کہان ہین ؟
نواب آسمانجاہ - وہ اپنے مکان گئین۔
انگریز - ابھی اتنا سویرے مکان گیا۔ تم جھوٹ بولتا ہے۔
نواب آسمانجاہ - جھوٹے کی ایسی تیسی۔
انگریز - تم سے اور مس ہربرٹ سے کب کا ملکات ؟
نواب آسمانجاہ - بہت دنونکی۔
انگریز - تم سے اور اوس سے بڑا ملکاٹ ہے۔
نواب آسمانجاہ - پھر تمکو کیا ؟
انگریز - یو بلیک نگر۔ ٹم ہمرا باٹ کا جواب دو۔
نواب آسمانجاہ - چپ رہو یو فول۔
انگریز - تم کالا آدمی ہمسکو فول کہا ہے۔ ہم تمکو ٹھیک
بنائیگا
یہ کہہ کے ایک گھونسا نواب آسمانجاہ کیطرف

چلایا۔ نواب آسمانجاہ نے خالی دیکر چیٹ سے ایک چپت جمائی۔ چٹاخ سے آواز آئی۔ اوسنے ایک ڈک لگایا۔ انھون نے ہاتھ پکڑکے جو ایک جھٹکا زور سے دیا تو بچا اوندھے منہ زمین پر گرے۔ جب اوسنے دیکھا کہ زور مین اسنے عہدہ برا نہو سکونگا خاموش اوٹھ کھڑا ہوا۔ پتلون و کوٹ جھاڑ وہان سے چلتا پھرتا نظر آیا۔ نواب آسمانجاہ بھی ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ اوسکے پیچھے چلے۔

ادھر ان دونون مین لڑائی ہورہی تھی ادھر دو ہندوستانیون مین یون گفتگو ہورہی تھی۔

ایک ہندی۔ دیکھا جناب۔ شراب کیا بُری چیز ہوتی ہے۔ کیسا ہی آدمی عقلمند ہو جب اوسکو پئیگا یہی نتیجہ ہوگا۔

دوسرا۔ مولانا مجھکو اسوقت بڑی حیرت ہوئی نواب آسمانجاہ بہادر پر مجھکو اعتقاد کلی تھا کہ یہان سب

باتون سے بری ہین۔ واللہ کئی مرتبہ مجھ سے باتون ہی باتون
ہین کہا تھا کہ شراب کا ایک قطرہ تک نہ پیا ہے۔

پہلا ہندی۔ جناب یہ گربہ مسکین بنے ہوئے ہین۔
آپ شراب کو کہتے ہین۔ انسے جو نہو وہی تعجب۔ انکا کوئی
مذہب بھی ہے۔ انگریزی کپڑا پہنتے ہی ہین۔ اون لوگونکی
طرح کھاتے ہی ہین۔ حدیث کو مانتے ہی نہین پھر انکو
کیسے کوئی مسلمان کہیگا۔

دوسرا ہندی۔ نہین یہ بات نہین ہے۔ مین نے
کئی مرتبہ دیکھا ہے۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہین۔ ظاہرا
جو کچھ ہو باطن مین سچّے مسلمان ہین۔

پہلا ہندی۔ یہ سب آپ لوگون کے دکھلانے کو۔ اگر
یہ نماز بھی نہ پڑھین تو معلوم کیسے ہوگا کہ مسلمان ہین
مین آپ سے سچ کہتا ہون کہ نہ یہ مسلمان ہین نہ عیسائی۔
لامذہب ہین۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ مجھ سے بڑی بڑی
گفتگو ہوئی اسی چھری کانٹے پر۔ لیکن وہ حدیث کو کب مانتے ہین

اور جھوٹ موٹ اپنی طرف سے ایک مطلب لگا لیا اب میں اوسوقت کیا کہتا۔ اونکے مکان میں تھا زیادہ کہتا تو نکلوا دیتے۔

حضرات ناظرین اب آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ ذات بزرگ کون ہین۔ یہ مولوی عبدالستار صاحب ہین۔ جنھون نے من تشبہ بقوم فھو منھم پر بحث کی تھی۔

دوسرا ہندی۔ نہین جناب۔ یہ آپ کا تعصب ہے مین اون سے خوب واقف ہون۔ البتہ عقل کو اپنی ہر جگہ دوڑاتے ہین۔

مولوی عبدالستار۔ میر علی حسن صاحب مجھکو بڑا افسوس ہے کہ آپ اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین اور پھر نہین مانتے خیر وہ تو جانے دیجئے۔ یہ شراب کے پینے مین کونسی عقل کے دوڑانے کی ضرورت تھی؟۔

میر علی حسن۔ تو یہ کیسے معلوم ہوا کہ شراب پی تھی

کوئی اور چیز ہو۔

مولوی عبد الستار۔ کیا خوب صاف بوتل شراب کی معلوم ہوئی اور آپ کہتے ہین کہ شراب نہ تھی۔

میر علی حسن۔ قصور معاف ہو آپ کو بوتل کی شناخت بہت ہے جو آپ نے دور سے شراب کی بوتل پہچان لی

مولوی عبد الستار۔ جناب آخر عقل بھی کوئی چیز ہے یا نہین۔ دیکھئے اوس مین تار لگا ہوا تھا۔ وقت کھولنے کے کسقدر آواز آئی تھی پھین بھی کسقدر تھا۔

میر علی حسن۔ آخر سوڈا واٹر مین بھی تو تار ہوتا ہے اور آواز ہوتی ہے اور پھین پھنا ہٹ۔

مولوی عبد الستار۔ اور کیا رنگت بھی زرد ہوتی ہے سوڈا واٹر بالکل پانی ہے سفید اور یہ تو بالکل شراب کا رنگ۔ انگریزون کو آخر پیتے دیکھا ہے۔ شراب کے اور اوسکے رنگ مین کچھ فرق بھی ہے؟۔ اور منشی ہونا تو ثابت ہوگیا کہ پیتے ہی اون دونون مین کیسی لاشت

جوتے کی نوبت پہونچی۔

میر علی حسن۔ نواب محتشم الدولہ سے کہین نہ کہنا۔ وہ ذری سی بات مین روٹھ جاتے ہین۔ اونکو بڑا صدمہ ہوگا۔ اگر اون کے کان تک یہ خبر پہونچے گی تو یہی نسبت چھوٹ جائیگی۔ نواب آسمانجاہ بہادر کو بھی بہت صدمہ ہوگا۔

مولوی عبد الستار۔ مجھکو کیا غرض لیکن اگر مجھ سے نواب محتشم الدولہ اس بیاہ کے بارے مین راے پوچھینگے تو مین یہی کہونگا کہ انکو بیٹی کبھی نہ دین۔ معاذ اللہ جو شخص شرابی اور لامذہب ہو اوسکو بیٹی دے اور نواب آسمانجاہ کو کچھ بھی رنج نہین ہوگا۔ آپ نے دیکھا ابھی ایک فرنگن کے ساتھ ہاتھ مین ہاتھ دیے کیسے ٹہل رہے تھے۔ یہ صرف روپیہ کے خیال سے نواب محتشم الدولہ کے یہان شادی کرتے ہین۔

میر علی حسن۔ تو بہ آپ نے نواب آسمان جاہ بہادر

کو غریب سمجھا ہے۔ نواب محتشم الدولہ سے بڑھ کے روپے
والے ہین۔ انکے اپنے گھر کی دولت کیا کم ہے کہ ایسا
خیال کرینگے۔

مولوی عبدالستار۔ تو اپنی دولت تو ہے ہی۔ دوسری
کی دولت بھی تاکی ہے۔ نواب محتشم الدولہ کی ایک ہی
بیٹی۔ پھر سارا مال اونکا انکو ملیگا۔ اور پھر یہ فرنگیون کے
ساتھ گلچھرّے اوڑایا کرین گے۔

میر علی حسن۔ آپ نواب آسمان جاہ کے بہت خلاف
ہین۔ اوکھون نے آپ کے ساتھ کیا کیا جو ایسی باتین
کہتے ہین۔

مولوی عبدالستّار۔ جناب مجھے تو لگی لپٹی نہین آتی جو
ہوا صاف صاف کہدیا۔ اسی سبب سے تو مین بدنام ہون

ان دونون مین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ نواب
آسمانجاہ بہادر ان کے پاس پہونچے۔

میر علی حسن۔ آپ نے تو خوب ہی نیچا دکھایا۔

بن بیاہی رہو گی؟

خورشیدی بیگم۔ تمنے کیا جواب دیا اسکا؟

مشتری بیگم۔ مین نے کہا کہ مین کیا جانون۔ اسمین میرا کیا اختیار ہے ہے۔

خورشیدی بیگم۔ خوب جواب دیا۔ در پردہ شادی کا اقرار بھی تھا۔

مشتری بیگم۔ سنو تو مس ٹامسن نے کہا کہ اگر تم بیاہ کرنے پر آمادہ ہو تو مین تمھارے واسطے ایک ایسا حسین و لائق و ہوشیار شخص ٹھہراون کہ تم بھی کہو ہان۔ بلکہ دیکھو اونکی تصویر بھی تمکو دکھاتی ہون۔

تصویر جو مین نے دیکھی تو بالکل نواب تقی خان کی صورت پائی۔ کچھ خوشی کچھ شرم مانع جواب دینے کی ہوئی۔ اور مین اس سوچ مین تھی کہ انکو کیا جواب دون کہ یکایک تملوگون کا قصہ چھڑا اور ساری بات جاتی رہی۔ مجکو حیرت ہے کہ اوستانی جی کیون اسقدر

مجھ سے پوچھتی تھین - اور طرفہ یہہ کہ تصویر بھی دکھائی تو اونھین کی -

خورشیدی بیگم - اہا تم نے سمجھا نہین - یہہ سب ہتھکنڈے انھین لوگون کے ہین - نواب آسمانجاہ نے سفارش اونکی اسنے کی ہوگی - اور یہہ پہلے سُن گن لینے آئی تھین کہ تمھاری راے نکاح ثانی مین کیا ہے - تمھارے شرمانے اور چھپنے سے اونکو معلوم ہوگیا - کہ تم نواب تقی خان کو چاہتی ہو - دیکھو اللہ کو کیا اچھا کرنا ہے جو یہہ بیچ مین پڑین - اب ضرور کچھ نہ کچھ تمھاری بھی فکر ہوگی -

آخرش گاڑی محلسرا مین داخل ہوئی - پردہ گھیر کر سواری اوتری -

بڑی بیگم - اوستانی جی آپ لوگ اتنا جلد کیون چلی آئین؟ کیا باغ پسند نہین ہوا؟ -

مس ٹامسن - جی نہین - باغ بہت عمدہ ہے - لیکن چونکہ ایک کام مجھکو ضروری ہے اسلئے مین زیادہ نہ ٹھہری -

اور کوئی روز چلونگی - اب مین رخصت ہوتی ہون -

بڑی بیگم - تھوڑی دیر اور بیٹھئے تو جائیگا -

مس ٹامسن - نہین نوابصاحب سے بھی دو ایک بات کرنی ہے - سیدھی ادھر ہی چلی آئی تھی - وہ اپنے جی مین کیا کہتے ہونگے -

مس ٹامسن سبھون سے رخصت ہوئین اور باہر نوابصاحب کے یہان پہونچین -

مس ٹامسن کا نواب محتشم الدولہ کی ملاقات کو آنا اور مشتری بیگم کے نکاح ثانی مین کوشان ہونا

نواب صاحب اپنے کمرے مین اکیلے بیٹھے ہوئے تھے - مس ٹامسن کو دیکھتے ہی اوٹھ کھڑے ہوئے اور ہاتھ ملایا -

نوابصاحب - مزاج شریف؟

مس ٹامسن - بہت اچھی ہون - آپ اپنا مزاج فرمائیے؟

نوابصاحب - الحمد للہ زندہ ہون - مین تو سمجھا تھا کہ آپ اودھرہی سے اودھر ولایت چلی جائیگا -

مس ٹامسن - میرا قصد یہی تھا لیکن بغیر خورشیدی بیگم کی ملاقات اور آپ لوگون سے رخصت ہوئے جی نے گوارا نہ کیا کہ چلی جاؤن - ماشاء اللہ خورشید بیگم تو اب جوان ہوگئین -

نواب صاحب - تو جب آپ آہی چکی ہین تو خورشیدی بیگم کی شادی تک ٹھہر جائیے - دو اڑھائی مہینے مین سب بات پوری ہو جائیگی - مین آپ کا بہت شکر گزار ہون کہ آپ کی بدولت اوسکی نسبت ایک ایسے شخص لائق ہوشیار معزز و مالدار سے قرار پائی - مین نے جہانتک نواب آسمانجاہ کو بغور دیکھا اور سُنا سوا مدح اور تعریف کے دوسری بات نہ سُنی - ایسا داماد قسمتون سے

فہماسے بیخبر فلک کی نیرنگیون سے بیخطر ہاتھ سے ہاتھ
پکڑے آپس مین یون گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک
خورشیدی بیگم چونک اوٹھین۔

خورشیدی بیگم۔ دیکھئے پانون کی آہٹ معلوم
ہوتی ہے۔ بہاگئے ببتہ فوراً جائیے

نواب آسمانجاہ۔ ایک منٹ اور۔

خورشیدی بیگم۔ ایک لمحہ بھی نہین۔

ابھی یہ بات ختم بھی نہونے پائی تھی کہ مس ٹامسن اور
مشتری بیگم قریب آپہونچین۔ اگر بجلی بھی اسوقت سر پر
گرتی تو مس ٹامسن کو اتنی حیرت نہین ہوتی جتنی کہ انلوگون
کو دیکھے ہوئی۔

مس ٹامسن دو ایک منٹ تک کھڑی رہین کہ
شاید خورشیدی بیگم نواب آسمانجاہ کو چھوڑکر
خود ان کے پاس آئین۔ لیکن جب دیکھا کہ خورشیدی بیگم
اپنی جگہہ سے سرکین تک نہین تو یہ اگے بڑھین اور

کہا کہ خورشیدی بیگم اگر تمکو کچھ بھی پاس ننگ وناموس کا ہوگا تو تم چلی آؤ گی۔

نواب آسمان جاہ۔ (آہستہ سے) آپ کو اسوقت رنج تو نہین ہوا۔

خورشیدی بیگم۔ (آہستہ سے) نہین اب آپ جائیے خدا حافظ۔

مس ٹامسن۔ خورشیدی بیگم تمنے سنایا نہین۔

خورشیدی بیگم خاموش سرنگون مس ٹامسن کے پاس چلی آئین۔

مس ٹامسن۔ نواب آسمانجاہ آپ نے بہت بُرا کیا کہ اسطرح چلے آئے۔ بہتر ہے کہ آپ فورًا یہان سے تشریف لیجائیے۔ چلئے آپ کو دروازے تک پہونچا دون۔

نواب آسمانجاہ۔ (غصہ سے) مین کسی کے کہنے سے نہین جانے کا۔ جب تک میرا جی چاہیگا مین اس

یون ہی چپ چاپ رہنا چاہئے۔ امیرون کے صدہا دشمن ہوتے ہین۔ کوئی اگر نوابصاحب کے پاس جاکے چغلی کہائے تو اوسوقت سوائے اسکے کہ نسبت قطع ہوجائے اور کچھ نہین۔ تم نے جو اونکو یہہ سب سمجھا دیا بہت خوب کیا۔ تم بڑی عقلمند اور نیک بخت لڑکی ہو اور مین تمکو اپنی بیٹی کے برابر چاہتی ہون۔ (بوسہ لیکے) لواب خوش ہوئین۔

خورشیدی بیگم۔ (جواب بوسہ کا دے کے) ہان۔

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم گاڑی کے اندر سوار ہوئین۔ کوچبان آیا گھوڑے جوتے گئے مس ہاسن بھی اپنی گاڑی مین سوار ہوئین اور گاڑی محلسرا کی طرف چلی۔

مشتری بیگم۔ بہن تم اوسدن مجھکو تو کہتی تہین کہ کاہیکو دیدے ڈرئیے کیسے چپ چاپ لڑائی۔ اور آج کیا ہوا؟۔

خورشیدی بیگم- بہن تو یہ اتفاق کی بات ہے-
تم جانتی ہو کہ مین نے کچھ اون سے یہان آنے کہا تھا
تھوڑا ہی-

مشتری بیگم- مگر بہن تم سے کہا کسطرح گیا کہ بیاہ
اونھین سے کرو گی- نہین تو بن بیاہی رہو گی- ذرا پورا
حال تو بیان کرو-

خورشیدی بیگم- سنو مین ٹہلتے ٹہلتے ادھر آگئی جو مین
اوس درخت کے پاس پہونچی کھڑ دے سے آواز آئی-
سر اوٹھا کر جو دیکھتی ہون تو واہ خود بدولت دیوار
پر بیٹھے ہین- مین دھک سے رہ گئی کہ یہ اسوقت کدھر سے
آئے اور ایسی حیرت مین آگئی کہ بھاگ بھی نہ سکی-
مین اسی حالت مین تھی کہ یہ کود پڑے اور میری طرف
آئے سب پہلے تو مین کئی دفعہ چپ رہی- لیکن جب انکا
اصرار زیادہ بڑھا تو مین نے بہت ترشروئی سے کئی بار
کہا کہ آپ چلے جائیے- پہلے تو اونھون نے بصد عاجزی

اوس بدبخت کو کیا ہوا تھا جو آپ لوگون مین لڑائی ہوئی؟

نواب آسمانجاہ - کچھ نہین اوس سے کبھی کی ملاقات بھی نہین تھی - آپ جانتے ہین کہ بعضے انگریز کسقدر حقیر ہم لوگون کو سمجھتے ہین - آتے ہی برابر مجھکو تم تم کہکے لگا پکارنے - اور دو ایک الفاظ بیہودہ بھی کہے - مین نے بھی کلہ بکلہ جواب دیا - کمبخت نشہ مین بدمست تھا ایک گھونسہ مجھ پر چلا بیٹھا - تب مجھے بھی غصہ آیا اور اچھی طرح سے اوسکا حلوہ نکالا لیکن مجھکو بہت افسوس ہے کہ مجھ سے غصہ ضبط نہو سکا -

مولوی عبدالستار (دبے دانتون) یہ پہلے ہی سوچ لیتے - اسقدر نہ پی ہوتی -

نواب آسمانجاہ - کیا اسقدر پی ہوتی؟

مولوی عبدالستار - جو ابھی آپ نے پی تھی -

نواب آسمانجاہ - مین نے تو کچھ بھی اوسوقت

نہین پیا تھا۔ ہان ز و یڈ و ن البتہ پیا تھا۔

مولوی عبد الستار۔ حضرت نام جو رکھ لیجئے۔ ہزارون نام اسکے ہین۔ لیکن جناب اگر آپ کو شراب پینا تھا تو چھپا کے نہ کہ مجمع عام مین۔ عیب کرنے کو ہنر چاہئے۔

نواب آسمانجاہ۔ توبہ مولانا یہ کیا آپ کو ہو گیا ہے جو اس طرح کی بہکی باتین کر رہے ہین۔ مین نے شراب کی صورت تک نہین دیکھی۔

مولوی عبد الستار۔ جناب صورت نہ دیکھی ہو۔ آنکھین بند کرکے پی لی ہو گی۔

نواب آسمان جاہ۔ ایسی تفریح اچھی نہین ہے

مولوی عبد الستار۔ مین تفریح نہین کرتا ہون۔ مین سچ کہتا ہون کہ مجھکو دیکھکر نہایت افسوس ہوا کہ آپ جیسا شخص ایسے فعل کا مرتکب ہو

نواب آسمانجاہ۔ آپ عجب واہی معلوم ہوتے ہین

ایک نہین ہزار بار کہدیا کہ مین نے شراب پی تک
نہین اور آپ اپنی حماقت سے باز نہین آتے۔
اگر مین پیتا تو مجھکو چھپانے کی کیا ضرورت تھی کیا
آپ کا کچھ ڈر ہے۔

نواب آسمانجاہ وہانسے آگے بڑھے۔ کیا
دیکھتے ہین کہ مس ٹامسن اور نواب تقی خان برآمدے
مین کھڑے ہین۔ یہ بھی وہین پہونچے۔ اور مس ٹامسن
سے صاحب سلامت کی۔

مس ٹامسن۔ اہا آپ کہان تھے۔ مین ڈھونڈھتی ڈھونڈھتی
تھک گئی۔ مگر آپ کا پتا نہ ملا۔

نواب تقی خان۔ (ہنسکے) مس ہربرٹ کہان ہین؟
نواب آسمانجاہ۔ مسٹر ہربرٹ کو غش آگیا
دونون مکان چلے گئے۔ اوسوقت عجب ایک
واقعہ ہوا۔ لیکن مجکو پہلے (مس ٹامسن سے)
آپ سے قصور معاف کرانا ہے۔ مین نہایت نادم ہون

کہ آپ جیسی مشفقہ کو مین نے آج یون رنجیدہ کیا۔ مین
جب تک آپ سے معافی تقصیر نہ کرالون گا آپ کو
چھوڑونگا نہین۔ آپ جانتی ہین کہ مجھکو کسقدر
عشق خورشیدی بیگم سے ہے میری بڑی آرزو تھی
کہ مین کسیطرح خورشیدی بیگم سے خود اپنے دلکا
حال بیان کرتا۔ اور اون سے ہمکلام ہوتا۔ خداوند
کریم نے میرے حال پر رحم کھایا اور ایک موقع
ایسا ہاتھ آیا کہ جو نزدیک اپنے معشوق کے پہونچا۔
اوسوقت آپکا آنا اور خلل انداز ہونا اسقدر
میرے دلپر گران تھا کہ مین بیان نہین کرسکتا پھر
آپ خیال فرمائے کہ جب آپ نے جلے بھُنے دلپر اور
نمک چھڑکا اور مجھکو نکالنے لگین تو مین آپے مین نرہا
اور آپ سے بہ ترشروئی پیش آیا۔ بلّٰہ جو کچھ مین نے
کہا ہو معاف کیجئے۔ مین آپے مین نہ تھا۔ نہین تو
آپ جیسی محُسنہ سے اسطرح پیش آنا خلاف عقل تھا۔

اگر آپ میرا قصور معاف نکرین گی تو میری زندگی تلخ ہو جائیگی
اور یہ خیال کہ آپ جلیسی شفیقہ کو رنج کیا سوہان روح ہو جائیگا۔
مس ٹامسن۔ (ہنسکے) واللہ مجھکو اسکا ذرا بھی خیال
نہین ہے۔ آپ کیون اسقدر پریشان ہین۔ مین خوب
جانتی ہون کہ اوسوقت میرا آنا آپ کو بہت ناگوار ہوا ہوگا
لیکن مین نے جو اسقدر فہمایش کی یا چلے جانے کی
آپ کو صلاح دی تو آپ ہی کی بھلائی کے واسطے اگر نواب
محتشم الدولہ یہ خبر پاتے کہ اون کی صاحبزادی سے آپ
یون دست بدست باغ مین کھڑے باتین کر رہے تھے
تو فرمائیے کہ کسقدر وہ برہم ہوتے اور تعجب نہ تھا کہ لگی
لگائی نسبت چھوڑ اڈالتے۔ مین دل مین بہت خوش
ہوئی کہ آپ دونون مین اسدرجہ محبت ہو گئی ہے۔
اور بغیر اسکے لطف شادی اور خانہ آبادی نہین ہی
لیکن مصلحت وقت یہی ہے کہ دو تین مہینے تک
آپ ایسی ایسی حرکتون سے جو یہان معیوب سمجھی جاتی

ہین پرہیز کیجئے۔ آپ کے ہزارہا دشمن ہین۔ بہت سے
لوگ ایسے دشمن نکلین گے جو آپ کی شادی بین
خلل انداز ہون گے۔ چنانچہ جب آپ کی نسبت قرار
پائی تھی کسقدر لوگون نے رخنہ اندازیان کی تھین۔ نواب
محتشم الدولہ امیرزادے ہین۔ ہر ایک چاہتا ہے
کہ اوسکی نسبت خورشیدی بیگم سے قرار پائے۔
ہان ایک نصیحت بین اور آپ کو کرتی ہون۔ آپ
مس ہربرٹ کے ساتھ اسقدر برملا نہ پھرا کیجئے۔ آج
مین نے اپنے کانون سے سُنا۔ یہان کے اکثر
ہندوستانی لوگ علم و ادب انگریزی سے واقف
نہین ہین۔ جب کسی کو کسی میم کے ساتھ پھرتے دیکھینگے
بڑے بڑے خیالات اون کے ذہن مین آئین گے
آپ اودھر مس ہربرٹ کے ساتھ ٹہل رہے تھے۔
ادھر کئی ہندوستانیون مین جن سے مین واقف
نہین گفتگو ہو رہی تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ دیکھئے نواب

محتشم الدولہ کی قسمت بیٹی بھی بیاہنا چاہی تو ایسے سے -
انکو ہندوستانی عورتون کی پروا کیا ہو گی - دیکھیے اسس
مس سے بات کر رہے ہین - بعضون نے کہا کہ بات
کیسی اگر اس فرنگن سے بیاہ نہو تو کچھ کہنا - یہ بالکل انگریز
ہو گئے - انکے رگ و ریشہ مین انگریزی کوٹ کوٹ کر
بھری ہوئی ہے - یہ میم سے نہ بیاہ کرینگے تو کیا ہندوستانی
سے - یہ نواب محتشم الدولہ کے یہان صرف روپیہ کے
خیال سے شادی کرنی چاہتے ہین کہ جس مین روپیہ زیادہ
ہاتھ لگے اور گلچھرے اوڑائین -

نواب آسمانجاہ - توبہ اب اسکو کوئی کیا کرے
اگر لوگ خواہی نخواہی درپے بدنامی کے ہون تو مین
کیا کرون - آپ دیکھیے کہ مین نے خود مس ہربرٹ
کے یہان کا آنا جانا بالکل ترک کر دیا - جب سے خورشید بیگم
سے نسبت قرار پائی ہین نے یکقلم وہان کا جانا چھوڑ دیا -
آج اتفاقاً یہان ملاقات ہو گئی اور آنکھین چار ہو گئین -

اوسوقت آپ ہی فرمائیے کہ کون موقع تھا کہ بھاگ جاتا

مس ٹامسن - نہین یہ تو آپ نے بہت ٹھیک کیا -

اگر اوسوقت آپ اون سے ملتے نہین تو وہ آپ کو

بے مروت اور بد تہذیب سمجھتین - اور یہ آپ کے

خلاف شان بھی ہوتا - آپ نے بہت ٹھیک کیا کہ

اون سے ملاقات کی - لیکن اسقدر بھی نہین کہ گھنٹون

اونکے ساتھ برآمدے مین ٹہل رہے ہین - اس مین لوگون

کو شک ہو ہی جاتا ہے - آپ میری طرف کیا دیکھتے

ہین - مین خوب سمجھتی ہون کہ آپ سے اور مس ہربرٹ

سے کوئی رشتہ سواے دوستی کے اب نہین ہوسکتا

ہے کسواسطے کہ اون کا بیاہ دوسرے مہینے ہونیوالا ہے

نواب آسمانجاہ - دوسرے مہینے - اَین! اور مجھ

سے کچھ کہا ہین - انکا بیاہ کس سے ہونیوالا ہے؟

کہین اوس انگریز سے تو نہین جو دروازے کے پاس

کھڑا ہے -

مس ٹامسن ۔ کون؟۔

نواب تقی خان ۔ جسنے ابھی رومال سے مُنہ پونچھا وہ تو نہین؟۔

نواب آسمانجاہ ۔ ہان وہی پست قد جس نے ابھی مُنہ پھیرا ۔

مس ٹامسن ۔ نہین وہ نہین ۔ خدا نہ کرے کہ کسی کا اوس سے بیاہ ہو ۔ بڑا نشہ خوار اور بدمعاش ہے ۔ یہ چاہتا تھا کہ مس ہربرٹ سے شادی ہو تاکہ خوب روپیہ پیسا اوڑائے ۔ لیکن مس ہربرٹ نے قبول نہ کیا ۔ آپ سے اس سے کب کی ملاقات ہے؟ ۔

نواب آسمانجاہ ۔ ابھی ابھی ملاقات بھی ہوئی اور جوتی لات بھی ۔

مس ٹامسن اور نواب تقی خان (ایک ساتھ) یہ کیا ۔ آپ سے لڑائی ہوئی کہ؟ ۔

نواب آسمانجاہ ۔ ہان سنئے نا مس ہربرٹ اس

انگریز کے ساتھ ٹہل رہی تھیں۔ جسوقت مین اون کے
قریب پہونچا تو وہ میریطرف مخاطب ہوئین اور یہ مجبور ہو کر
اونکو چھوڑ کر چلا گیا۔ اوسوقت مین نے کچھ خیال نہ کیا کہ
یہ ذات شریف کون ہین؟۔ خیر جب مِس ہربرٹ باعث
بدمزگی اپنے باپ کے گھر چلی گئین تو مجھکو پیاس کی شدت
معلوم ہوئی اور مین رفریشمنٹ روم مین گیا کہ وہان
یہ حضرت سلامت پہونچے اور مجھ سے نہایت حقارت
کے ساتھ پوچھا کہ مِس ہربرٹ کہان ہین؟ مین نے کہا
وہ گھر گئین۔ اسپر آپ کہتے ہین۔ کیا کہ تم جھوٹ بولتا ہے
مین نے غصّہ ضبط کیا اور بات ٹال دی مگر اوسکو تو
لڑائی منظور تھی پھر چھیڑا اور بعض الفاظ ناشایستہ بھی کہے
اور گھونسا مجھ پر چلایا۔ اوسوقت مجھکو بڑا غصہ آیا۔ دو
تین چپت مین نے جمائی۔ جب اسنے دیکھا کہ زور مین
مجھ سے عہدہ برا نہین ہوگا تو اولٹے پانون بھاگا اور یہان
آکے دم لیا۔ مین بھی وہان سے چلا۔ تھوڑی پر دیکھا کہ

مولوی عبدالستار اور میر علی حسن کھڑے ہین - مجھکو
دیکھتے ہی مولوی عبدالستار کہنے لگے کہ آپ نے
شراب پی تھی اور اسلیئے یہ لڑائی ہوئی - اب مین
ہزار اون کو سمجھاتا ہون کہ مین نے زوئیڈ ون پیا تھا
وہ مانتے ہی نہین - آخر مجھکو بہت بُرا معلوم ہوا
اور مین وہان سے بھی چلا آیا - آج عجب تماشا ہے
اس جلسہ مین شروع سے آخر تک مجھکو رنج ہوتا گیا -
مسٹر ٹامسن - خیر مین آپ کو ایک خوشخبری
سُناتی ہون - سارا رنج بھول جائیگا -
نواب آسمانجاہ - فرمائیے -
مسٹر ٹامسن - نواب تقی خان صاحب آپ کہان
جاتے ہین؟ آپ بھی کھڑے رہیئے - اصل تو آپ ہی
کو خوشخبری سنانی اور مبارکباد دینی ہے -
نواب تقی خان - (اوچھلکر) مین سمجھ گیا - کہنے کی حاجت
نہین - خدا اسکا آپ کو اجر دے آپ نے میری زندگی

کا سامان کیا - آپ کے سبب سے مین شادان و فرحان ہونگا نہین تو یہ بے سرو سامانی مجھے موت دکھاتی -

نواب آسمان جاہ - کیا انکی نسبت وہان قرار پاچکی - مین آپ کا قائل ہوگیا - اسقدر جلدی ایسے ایسے مہم کا سر کرنا آپ ہی کا کام ہے -

مس ٹامسن - خدا مسبب الاسباب ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب کر دیتا ہے جس سے دردمندون اور حاجتمندون کی آرزو برآتی ہے - خیر مین باغ سے اوسی وقت لوٹ کے آئی اور نواب محتشم الدولہ سے ملاقات کی - آپ کی بہت سی تعریفین کرتے ہین اور اب تک آپ سے بہت راضی ہین - پھر باتون ہی باتون مین مین نے اون سے مشتری بیگم کا حال پوچھا اور شادی کا ذکر چھیڑا - مین نے بڑی ابلہ فریبی کی اور جہان تک زبان نے یاری دی کہنے مین کوتاہی نہ کی - مشتری بیگم کی شادی کرنے پر آمادہ ہوئے ہین بلکہ مجھکو کہا کہ نسبت کہین ڈھونڈھو

مین نے کہا کہ مین تو ڈھونڈھونگی لیکن آپ بھی غافل نہ رہیے۔ اونھون نے صاف کہدیا کہ میرے نزدیک ایک شخص قابل مشتری بیگم کے ہے۔ مین نے نام پوچھا تو حضرت سلامت ہی تھے۔ کہنے لگے کہ نواب تقی خان سے مین خوب واقف ہون ہر بات مین اچھے ہین لیکن وہ یہان بیاہ نہ کرینگے۔ مین نے پوچھا وجہ؟ تو کہتے ہین کیا کہ اونکا کسی پر جی آیا ہے اپنی چچا زاد بہن سے جو نسبت تھی وہ چھوڑا ڈالی یہان کیون کرنے لگے۔ مین اپنے دل مین ہنسی اور کہا کہ یہ جانتے نہین کہ کسکی وجہ سے وہان بیاہ ہنے سے انکار کیا۔ خیر مین نے اونکو جواب دیا کہ اسکا آپ خیال نکرین اون کو ہم راضی کرلین گے۔ کیون آپ کو منظور ہے یا نہین؟۔

نواب تقی خان۔ (ہنس کے) کیا خوب یہ پوچھنے کی بات ہے۔ واللہ چارون ہاتھ پاؤن سے۔ لیکن مین

آپ کا بڑا احسانمند ہون - جب تک زندہ ہون آپ کو دعا دیتا رہونگا - خدا آپ کو صد و بست سال کی حیات دے - اور ہمیشہ خوش و خرم رکھے - خیر تو اب سے کہیے پیغام بھیجون یا خود نواب محتشم الدولہ پاس حاضر ہون؟

مس ٹامسن - نہین ابھی نہین - جلدی نہ کیجیے - کچھ نواب محتشم الدولہ ہی تو نہین ہین - آخر مستورات کو بھی تو راضی کر لینے دیجیے - ایسا نہین کہ عجلت مین سارا کام بگڑ جاے اور کی کرائی محنت برباد جاے -

نواب آسمان جاہ - تو کیا ابھی تک عورتون مین اسکا ذکر نہین ہوا ہے -

مس ٹامسن - تو آپ چاہتے ہین کیا - دو روز مین سب کام پورا ہو جاتا؟ نواب محتشم الدولہ اسپر مستعد کرانا کچھ تھوڑا کام تھا -

نواب تقی خان - نہین واللہ آپ ہی کا کام تھا - کسی دوسرے سے اتنا بھی نہین ہو سکتا تھا -

نواب آسمان جاہ - خیر لیجئے صاحب مبارک ہو کہ مین نے کہا نہ تھا کہ مس ٹامسن اگر بیچ مین پڑینگی تو آپ کا کام پورا ہوگا۔

نواب تقی خان - اسمین کیا شک ہے - میرا تو ہر بن مو انکا دعا گو ہے۔

مس ٹامسن - (نواب آسمان جاہ سے) اب ایک کام یہ کیجیے کہ مین اور آپ دونون صبحکو نواب محتشم الدولہ کے یہان چلین اور اون سے کہین کہ نواب تقی خان اس خیال سے کہ ہمیشہ آپ لوگون کا ایک ہی جگہ ساتھ رہنا ہوگا شادی کرنے پر دل وجان سے راضی ہوئے ہین - خیر نیت شب خرام کل صبحکو بات چیت ہو گی - آپ ہمارے یہان پہلے آئیگا وہان سے ہمکو نواب محتشم الدولہ کے یہان ساتھ چلینگے - اسوقت مین رخصت ہوتی ہون رات بہت آگئی۔

مس ٹامسن نے دونون سے ہاتھ ملایا اور رخصت ہوئین

نواب آسمانجاہ - بس یہی ایک خوشخبری آج سنی نہین تو واللہ جبوقت سے آیا ہون ایک نہ ایک صدمہ پہونچ رہا ہے - سب سے زیادہ یہہ ہے کہ وہ انگوٹھی سمجھے نا؟ توبہ کیسی تمھاری یاد ہے -

نواب تقی خان - جو خورشیدی بیگم نے باغ مین دی تھی؟ -

نواب آسمانجاہ - ہان وہی - دوسرے کے پاس رہگئی -

نواب تقی خان - یہہ کیا؟

نواب آسمانجاہ - مس ہربرٹ نے مجھ سے کہا کہ انگوٹھی دیکھون - مجھکو کمبختی آئے مین نے اوتار کر دے دی - وہ اونگلی مین پہنکر دیکھنے لگین - دیکھ ہی رہی تھین کہ یکایک خبر مسٹر ہربرٹ کے بیہوش ہونے کی پہونچی اور وہ مضطر ہو کے اپنے باپ کو لے کے چلی گئین - اوسوقت کون موقع تھا کہ اون سے انگوٹھی مانگتا - مین مُنہ تکتا رہ گیا - اگر خورشیدی بیگم سُن پائین تو کیا کہین -

نواب تقی خان - تو ایسی چیز کو تمام لیئے پھرنے اور دکھلانے کی کیا ضرورت تھی - خیر اسکا اندیشہ کیا ہے کل جا کے مانگ لینا

نواب آسمانجاہ - اسے مانگنے کو کہتے ہو - جی تو یہی چاہتا ہے کہ ابھی جا کے لے لون - لیکن کیا کرون یہ موقع نہین ہے -

نواب تقی خان - نہین اسوقت نہین مسٹر ہربرٹ بیمار ہین - اور آپ ایک انگوٹھی کے واسطے چھیڑ سر پر اوٹھائیگا اور کیا وہ ایسی گئی گذری ہین کہ آپ کی انگوٹھی ہضم کر لینگی - تمھاری بھی کیا بات ہی -

نواب آسمانجاہ - نہین نہین - یہ بات تو میرے خیال مین بھی نہین ہے - صرف اندیشہ اس بات کا ہے کہ اگر مسٹر ہربرٹ زیادہ بیمار ہو جایئن تو کہین تبدیل آب و ہوا کو اور کہین نہ چلی جایئن - اگر یہ انگوٹھی کسی مرد کے ہاتھ مین رہتی تو اتنے اندیشہ کی بات نہین تھی - ستم تو یہہ ہے کہ ایک مِس حسین مہ جبین کی اونگلی مین ہے

اور تم تو جانتے ہو کہ مجھ مین اس مین آسگے کیسی محبت تھی۔
اور یہ خورشیدی بیگم بھی جانتی ہین۔

نواب تقی خان - خورشیدی بیگم کے فرشتون کو بھی خبر نہو گی۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔

نواب آسمانجاہ - اب تم سے کیا کہون۔ تم تو اتنا جلد باتون کو بھولجاتے ہو۔ جب شروع شروع خورشیدی بیگم کو مین نے مالن کے بھیس مین دیکھا تھا اور اوتھون نے ایک بے پروائی سے مجھ سے پوچھا تھا کہ نواب آسمانجاہ بہادر کی کوئی اور معشوقہ تو نہین ہے اوسوقت مین نے اظہار محبت کی خاطر کہدیا تھا کہ وہ آپ سے اتنی محبت محبت کرتے ہین کہ ایک فرنگن سے جس سے قدیمی ربط و محبت تھی آپ کی خاطر بالکل قطع تعلق کر ڈالا اور اوسکا اب منہ بھی نہین دیکھتے۔ اب یہ حال اگر معلوم ہو جاے کہ انگوٹھی اوسی مس ہربرٹ کے پاس ہے تو فرمائیے کیا کیا خیالات دل مین پیدا ہونگے۔

نواب تقی خان - اتنے دن کی بات اون کو یاد رہیگی -
تمھاری بھی کیا باتین ہین - اور کسی مس کا تم نے لیا تھا
تھوڑا ہی جو اونکو اونپر گمان ہوگا - دوسرے یہ کہ انکی
اون سے جان پہچان نہ ہے اور نہ ہو سکتی ہے -
نواب آسمان جاہ - بھئی وہ بڑی ہوشیار ہین -
خدا جانے کیون مجھ سے اونھون نے اوسیوقت اوس
مس کا نام دریافت کیا تھا اور اوسکو ایک کتاب
مین لکھ لیا تھا -
نواب تقی خان - تو یہ اپنی حماقت نام بتانے کی ضرورت
کیا تھی - اور کوئی دوسرا نام بتا دیا ہوتا - اور پھر ابھی
اندیشہ کی کیا بات ہے - تم کل ہی جا کے انگوٹھی لے آنا -
تم اون سے کہنا کہ یہ ایک بڑے دوست کی نشانی ہے
اسکو الگ نہین کر سکتا - دوسری انگوٹھی اوس
سے بیش قیمت اونکے نذر کر دینا -
نواب آسمانجاہ - وہ کیا انگوٹھی کی بھوکھی ہین تھوڑے

اون کے پاس کس چیز کی کمی ہے۔ لیکن خیر جو ہو مجھکو وہ انگوٹھی لانا ضرور ہے۔ چلو اب زیادہ باتین نہ کرو۔ یہان سے اب بھاگو۔

نواب تقی خان۔ اچھا تو کلکٹر صاحب سے رخصت ہو لو۔

نواب آسمانجاہ بہادر و نواب تقی خان کلکٹر صاحب سے رخصت ہوئے اپنے دولتخانہ پر پہونچے اور پلنگ پر دراز ہوئے۔ لیکن نواب آسمانجاہ کو نیند کب آتی تھی۔ تمام رات بیچین رہے۔ آخر شب ذری آنکھین لگ گئی تھین کہ مرغ سحر نے بانگ دی۔ اور یہ ہڑبڑا کر اوٹھ بیٹھے۔ منھ ہاتھ دھو نماز سے فراغت کر کپڑے بدل فٹن مین سوار ہو۔ مس ہربرٹ کے یہان پہونچے۔ بہرے سے دریافت کیا کہ مس ہربرٹ ہین۔ معلوم ہوا کہ وہ تو باہر ہوا کھانے گئین ہین۔ مگر مسٹر ہربرٹ ہین۔ نواب آسمانجاہ نے ٹکٹ بھیجا۔ مسٹر ہربرٹ خود باہر نکل آئے۔ اور نواب آسمانجاہ بہادر سے ہاتھ ملایا۔

نواب آسمانجاہ - کہئے مزاج شریف؟ شب کو آپ کی کیفیت دیکھکر ہملوگ بہت ڈر گئے تھے -

مسٹر ہربرٹ - الحمدللہ - مین بہت اچھا ہون - مجھکو اکثر یہ ہو جاتا ہے - رات کو گرمی بڑی تھی برداشت نہو سکی اور میری یہ حالت ہوگئی - مین آپ کا بڑا احسانمند ہون کہ آپ نے مجھے گاڑی مین سوار کرایا - مس ہربرٹ ابھی مس ٹامسن کے یہان گئی ہین - آپ تو آجکل آتے ہی نہین یا اسقدر آتے تھے یا بالکل کنارہ

نواب آسمانجاہ - مجھے آجکل دو ایک کام ضروری ہین فرصت ذری بھی نہین ملتی - نہین تو آپ جیسے دوست کے یہان نہ آؤ تو کہان -

مسٹر ہربرٹ - مس ہربرٹ اگلے مہینے بیاہ ہے - آپ کو بھی دعوت کا رقعہ جائیگا آئیگا نہ - آپ کو ضرور آنا ہوگا - آپ مین اور ہملوگون مین اتنی دوستی ہے - اور زمانہ کیسا بدلتا ہے آدمی چاہتا ہے کچھ اور ہوتا ہے کچھ -

نواب آسمانجاہ نے سمجھا کہ اگلی باتون کا خیال انکو آگیا ہے۔ فوراً بات ٹال دی۔ ادھر ادھر کی باتین کرکے وہان سے رخصت ہوئے اور مس ٹامسن کے یہان پہونچے معلوم ہوا کہ مس ٹامسن اور مس ہربرٹ کہین باہر گئی ہین۔ انھون نے چاہا کہ اب نواب محتشم الدولہ کے یہان جائین اور اگر جاتے تو سب کام نکل جاتا۔ لیکن پھر خیال کیا کہ بغیر مس ٹامسن کے جانا مصلحت نہین ہے۔ دوسرے آج خدا جانے کس بدبخت کا صبح صبح منہ دیکھکر چلے تھے کوئی کام نہ نکلا۔ جہان گئے مایوس ہی پھرے۔ ایسا نہین کہ وہان بھی کوئی بات خلاف ہو۔ چپ چاپ مایوس گھر پھر آئے۔

مس ہربرٹ کا خورشید بیگم کی ملاقات کو جانا خورشید بیگم کا اپنی انگشتری پہچاننا اور تباہ حال کرنا

جسوقت مس ہربرٹ کی ملاقات کو نواب آسمانجاہ
مکان سے اپنے نکلے تھے اوسیوقت مس ہربرٹ
بھی مس ٹامسن کی ملاقات کو چلی تھین اور یہی وجہ
ہوئی کہ نواب آسمانجاہ سے اور مس ہربرٹ سے
ملاقات نہو سکی۔ مس ہربرٹ اور مس ٹامسن مین
بہت دیر تک گفتگو رہی۔ اور نواب آسمانجاہ بہادر
اور خورشیدی بیگم کا بھی ذکر رہا۔ مس ہربرٹ کو شوق
چرّایا کہ دیکھین خورشیدی بیگم کیسی ہین کہ جس کے
حسن کے سامنے میرا حسن دب گیا اور نواب
آسمانجاہ جیسا شخص پھر گیا۔ باتون مین پوچھا کہ خورشیدی
بیگم سے ملاقات ہو سکتی ہے یا نہین؟
مس ٹامسن۔ کیون نہین۔ آپ کی نواب محتشم الدولہ
سے ملاقات ہے یا نہین؟
مس ہربرٹ۔ ہان کئی مرتبہ۔
مس ٹامسن۔ تو پھر کوئی دقّت کی بات نہین ہے

سے چلتے مین اون کے یہان ابھی جانے ہی کو تھی۔ بلکہ نواب آسمانجاہ بہادر بھی آنیوالے ہین۔

مس ہربرٹ۔ نہین اون کے ساتھ اب اور کوئی نہ جائیگا۔ آپ چلئے ابھی چلئے۔ گاڑی بھی تیار ہے۔ لیکن ابھی تو سویرا ہے۔ وہ لوگ اوٹھے ہونگے یا نہین؟

مس ٹامسن۔ اس بات سے آپ خاطرجمع رکھئے وہ لوگ پڑھی لکھی ہوشیار ہین۔ نور دم اوٹھتی ہین اور مہتابی پر ہوا کھاتی ہین۔ آپ دیکھئے گا تو کہیے گا کہ ہان ہندوستان کی بھی لڑکیان اسقدر حسین و سلیقہ مند ہوتی ہین۔

مس ہربرٹ۔ تو بسم اللہ چلئے

مس ہربرٹ اور مس ٹامسن وہان سے روانہ ہوئین اور نواب محتشم الدولہ کے یہان پہونچین۔ نواب محتشم الدولہ باغ مین روشون پر ٹہل رہے تھے۔ مس ہربرٹ اور مس ٹامسن کو دیکھ کے گاڑی کے

پاس چلے آئے - دونون مسین گاڑی سے اوترین اور نواب صاحب سے ہاتھ ملایا۔

نواب محتشم الدولہ - آپ کون ہین ؟

مس ہربرٹ - آپ مجھکو بھول گئے نوابصاحب ؟

نوابصاحب - نہین نام بھول گیا - صورت تو اچھی طرح سے یاد ہے -

مس ٹامسن - مس ہربرٹ ہین -

نواب صاحب کا رنگ کچھ متغیر ہو گیا - لیکن بسبب اخلاق کے پھر ہاتھ ملایا اور کہا کہ ہان اب یاد آیا - آپکو بہت دنون سے دیکھا نہین تھا اسلئے نام یاد سے جاتا رہا -

مس ٹامسن نے سبب اس تغیر کا سمجھا اور فوراً نوابصاحب سے ایک بات ایسی کہی کہ نوابصاحب مس ہربرت سے زیادہ مخاطب ہوئے اور چہرہ بھی مارے خوشی کے سرخ ہو گیا -

نواب صاحب۔ کیا یہ سچ ہے کہ آپ کی شادی ہونے والی ہے۔

مس ہربرٹ۔ آپ کو شاید مس ٹامسن نے کہا۔ ہان واقعی میری شادی ہونے والی ہے۔ آپ کو شریک ہونا ہو گا۔ آپ کو گرجا جانے مین عذر تو نہین؟

نواب صاحب۔ نہین ہرج کی کیا بات۔ اور ایسی تقریب مین نہ جائین تو کب جائین۔ مین بہت خوش ہوا۔ خدا آپ لوگون کو خوش و خرم رکھے اِس سے بڑھ کے اور کوئی بات نہین ہے کہ اپنی قوم مین شادی بیاہ ہو۔ بعض ہندوستانی لوگ فخر سمجھتے ہین میم سے بیاہ کرنا حالانکہ اسقدر بُرائی اس سے ہوتی ہے کہ مین کیا کہون فریقین اون لوگون سے کنارہ کرتے ہین اور یہ لوگ نہ ادھر کے رہتے ہین نہ اودھر کے۔ یہ تو کہئے کہ آج کدھر آپ آئے ہین؟

مس ہربرٹ۔ سچ سچ کہدون۔ مس ٹامسن سے

آپ کی صاحبزادی کا حال اکثر سُنا کیا مجھکو بڑا اشتیاق ہے اون کی ملاقات کا اگر مہربانی فرما کے مجھکو اجازت دین تو مین اون کی ملاقات کرون۔

نواب صاحب۔ آپ نے مجھکو آگے کیون نہ اطلاع دی۔ اس وقت....

مس ہربرٹ۔ مجھ سے تکلف کی حاجت کیا ہے۔

نواب صاحب۔ خیر مین پوچھوا بھیجتا ہون۔ کوئی ہے؟

خدمتگار۔ حاضر۔

نواب صاحب۔ (کچھ کاغذ پر لکھ کے) اندر بھجوا دو۔

مس ہربرٹ۔ کیا آپکی صاحبزادی پڑھی ہوئی ہین؟

نواب صاحب۔ یہ سب انکی بدولت۔

مس ٹامسن۔ ہماری بدولت کیا۔ ہان مین نے تعلیم دی لیکن خدا گواہ ہے کہ اسدرجہ ذہین و عقلمند کم عورتین دیکھنے مین آئی ہین آپ خیال کیجئے مس ہربرٹ! اردو فارسی خوب جانتی ہین۔ انگریزی بھی تھوڑی پڑھ لیا کرتی ہین (ڈرائنگ) خوب جانتی ہین۔ وہ وہ نقشے

اوتارتی ہین کہ بڑے بڑے مصور رہجاتے ہین۔ اسکے علاوہ پکانا رینده‌نا سینا پرونا جو جو عورتون مین ہنر چاہئے سب ماشاءاللہ ان مین ہے۔

ادھر انلوگون مین یہ بات ہوہی رہی تھی ادھر خورشید بیگم و مشتری بیگم ہاتھ مین ہاتھ ڈالے ٹہل رہی تھین کہ گل بہار نے نواب صاحب کا پرزہ دیا۔

خورشید بیگم۔ (پڑھ کے) آئین اسقدر سویرے؟ ابھی تو امان جان سوئی ہونگی۔

مشتری بیگم۔ کیا ہے بہن۔

خورشید بیگم نے خط پڑھا۔ نور چشمی مد عمرہا مس ہربرٹ میرے ایک دوست کی بیٹی تمھاری ملاقات کو آئی ہین۔ اگر تمکو ہرج نہو تو تمھاری ملاقات کو لے آؤن۔ تمھاری والدہ خالہ اگر آسکین تو بہتر نہین تو تم دونون بہنون کا رہنا ضرور ہے۔ مس ٹامسن بھی ساتھ ہین جلد اطلاع دو۔ محتشم الدولہ

خورشیدی بیگم دوڑی ہوئی بڑی بیگم کو اوٹھانے گئین لیکن اونکی بلا اوٹھتی ہے۔ خورشیدی بیگم نے جو کئی بار کہا تو جواب دیا کہ کہدو ہمارے سر مین درد ہے۔ یہ کون وقت ملاقات کا نکالا ہے۔ چھوٹی بیگم تو اور آلکسی تھین وہ کب آنے والی تھین۔ آخر خورشیدی بیگم نے پرزے پر لکھ کے باہر بھیجدیا۔

حضور بندگانعالی دام ظلہ۔ امّان جان کے سر مین درد ہے خالہ جان بھی نہین آسکتی ہین۔ ہم لوگ تیار ہین جسوقت حضور کا جی چاہے اونکو لے آئین۔

خورشیدی

خورشیدی بیگم نے صرف اوپر سے ایک نفیس کارچوبی کا دوپٹہ اوڑھ لیا۔ اور تو ماشاءاللہ کسی چیز کی حاجت نہین تھی۔ مسی۔ سرمہ منہدی مین تو ہمہ دم ڈوبی ہی رہتی تھین۔ میز کرسی۔ کوچ سب کمرے مین سجا ہی ہوا تھا۔ پھر دیر کس بات کی تھی۔ مشتری بیگم

جس لباس مین تھین اوسی لباس مین رہین صرف
پانون مین موزے پہن لئے۔
خورشیدی بیگم۔ بہن وہ کتاب تو اوٹھا لاؤ جو سرہانے
رکھی ہوئی ہے۔
مشتری بیگم۔ تو تم خود کیون نہین جاتین؟ کیا تمھارے
پائون نہین۔؟
خورشیدی بیگم۔ یا اللہ اتنی دور جانے مین پائون
کی مہندی چھوٹ جائے گی۔ اگر اتنی دور جاتین تو تمھارا
کیا ہرج ہوتا۔ بڑی آلکسی ہو۔ خیر مین خود لے آتی ہون۔
مشتری بیگم نے جو دیکھا کہ خورشیدی بیگم غصہ مین
چلین لانے کو تو جلدی سے چاہا کہ خود لپک کر لے آئین
لیکن خورشیدی بیگم کی پھرتی اور شوخی کو کہان پا سکتی تھین
یہ ابھی دس قدم بھی نہ گئی ہون گی کہ خورشیدی بیگم
تیر کی طرح دوڑین اور مشتری بیگم کو ہٹا کر دن مین کوٹھے
پر گئین اور وہان سے زغند بھری نیچے دم لیا۔ مشتری بیگم

جہان پر تھین وہین کھڑی رہین اور خورشیدی بیگم
کتاب لے کے ہنستی ہوئی اوترین تو جھینپ کر کہنے لگین
واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ بندر کی طرح کودنا۔ اگر
خدانخواستہ ہاتھ پانوٗن ٹوٹ جاتے تو کیسا ہوتا۔
خورشیدی بیگم۔ اصل بات یہ کہ بیچاری کتاب
تو لا نہ سکین اب نصیحت کرنے بیٹھی ہین۔
مشتری بیگم۔ (کھسیانی ہوکے) بلا سے۔ آپ کی پاپوش
سے۔ ہم نہ لا سکے نہ لا سکے اسمین فخر کی کیا بات۔ کچھ بندرون
کی طرح مجھکو اچھلنا تو آتا نہین۔
خورشیدی بیگم۔ سچ ہے بہن تمھاری چال تو بط کی
سی ہے۔ بھلا مین بیچاری گنواری وہ چال کیسے سیکھون۔
مشتری بیگم۔ بس بہت اوڑ و نہین جب دیکھو مجھے بروا
کرتی ہین۔ معلوم تو ہوا کہ آپ بڑی حسین ہین اور شوخی آپکے
بدن مین کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔
خورشیدی بیگم۔ بہن چنچتی کیون ہو۔ اتنی تو بات ہے کہ

تم سے آگے ہیں کتاب لے آئی - اللہ اللہ خیر صلاح -

مشتری بیگم - اے تو میں چھیتی کب ہوں - میں تو یہ چاہتی ہی تھی کہ تمکو دوڑاؤں کہو کیسا دھوکا دیا - میں خود رک گئی تھی نہیں تو لانا کون بڑی بات تھی -

خورشیدی بیگم - جی بجا - یہ فقرے کسی اور کو دیجئے چہرہ خود ہی کہے دیتا ہے - اگر یہی بات ہے تو شرماتی کیوں ہو

مشتری بیگم - (کتاب پکڑ کر) - لاؤ تو دیکھوں -

خورشیدی بیگم - کھسیانی بلی کھمبا نوچے - اب کچھ نہوا تو کتاب چھیننے لگیں -

مشتری بیگم - اچھا لو میں کھسیانی ہو گئی - شرما گئی لجا گئی - پھر اب خوش ہو تیں - تو یہ کتاب دیکھنے دو - چہرہ تو دیکھو کیسا سرخ ہو گیا - پسینے پسینے ہو گئی ہو - ابھی وہ لوگ چلے آئیں تو کیسا اچھا ہو -

خورشیدی بیگم - یہی نہ کہ چہرہ تمتما گیا - ہوا کرے - اس سے تو اور میرا حسن دوچند ہو گیا ہو گا - ایسی سرخی کسی کے

گالون پر دیکھی تھی؟ - تم ہی کہو تو -

مشتری بیگم - واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے - اپنے مُنہ میان

مٹھو - مین سچ کہتی ہون پنکھا جھلواؤ - کوچ پر بیٹھو -

خورشیدی بیگم - عمر بھر مین بات کہی یہ ایک عقل کی

ارے گل بہار پنکھا تو کھینچ -

مشتری بیگم - اتنی بڑی لڑکی اور باتین کرینگی کیسی پکی -

ان لوگون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نوابصاحب

مس ہربرٹ اور مس ٹامسن اندر تشریف لائے اور خورشیدی بیگم

کتاب کوچ کے نیچے چھپا کے استقبال کو چلین مس ہربرٹ

نے سمجھا تھا کہ مکان بالکل ہندوستانی طریقہ کا ہوگا - لیکن

جب دیکھا کہ مکان نہایت پاکیزہ ہے - صحن مین خانہ باغ ہے -

مکانون مین ہر طرح کی نایاب عمدہ عمدہ چیزین رکھی ہوئی

ہین تو انکو نہایت تعجب ہوا - یہ اسیکو دیکھتی ہوئی چلی آتی

تھین کہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم سامنے سے نظر آئی

دین - مس ہربرٹ خورشیدی بیگم کے حسن خداداد کو دیکھکے

سکتے مین رہ گئین اور بے اختیار زبان سے صل علے کہہ اوٹھین اپنے دل مین کہنے لگین کہ بیشک یہ ایسا ہی حسن ہی جسکو دیکھ کے آدمی دیوانہ ہوجاے۔ نواب آسمانجاہ کا کیا قصور ہے جو مجھکو چھوڑکر ادھر ریجھے۔ بیشک وہ شخص بڑا خوش قسمت ہی جسکی ایسی بیوی ہو۔ مس ہربرٹ خیال کرکے آئی تھین کہ خورشیدی بیگم کبھی اون سے بڑھ کے حسن مین نہونگی۔ لاکھ ہندوستانی ہون پھر کہان تک۔ خوب نواب آسمان جاہ کو آڑے ہاتھون لونگی۔ لیکن اس حسن زاہد فریب کو دیکھا تو جواس خمسہ بجا نرہے۔

نوابصاحب۔ بسم اللہ چلئے۔ ٹھہر کیون گئین؟

مس ہربرٹ۔ (رعب حسن سے) نوابصاحب آپکے خوش قسمت ہونے مین کچھ شک نہین۔ ہزار آفرین اوس باپ کو جسکی ایسی لڑکی ہو۔

مس ہربرٹ گو نوابصاحب سے گفتگو کررہی تھین لیکن ٹکٹکی اودھر ہی بندھی ہوئی تھی۔ خورشیدی بیگم فرط حیا سے

عرق عرق ہوگئین۔ اور کیون نہو جس سے کبھی کی ملاقات
نہو وہ اسطرح سے دیکھے تو کیون نہ شرم آئے۔ لیکن مس
ٹامسن کو ساتھ دیکھ کے کچھ ڈھارس ہوئی اور استقبال
کو آگے چلین۔ جب قریب آئین نوابصاحب نے انلوگون کو
آپس مین ملایا اور یہ لوگ سب کمرے مین داخل ہوئے۔
مس ہربرٹ کی یہ کیفیت تھی کہ خورشیدی بیگم
کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالے بیٹھی تھین اور کبھی انکے عنبرین
جوڑے کو نظر حیرت سے تکتی تھین۔ کبھی ساعد بلورین پر
محبت سے ہاتھ رکھتی تھین۔ کبھی نرگسین آنکھون کو فرط
الفت سے دیکھتی تھین۔ نوابصاحب مارے خوشی کے
پھول رہے تھے۔ مس ٹامسن بھی جامے مین نہین
سماتی تھین۔ مشتری بیگم نظر حیرت سے مس ہربرٹ کو
دیکھ رہی تھین۔ لیکن بیچاری خورشیدی بیگم فرط حیا سے
عرق عرق ہوئی جاتی تھین اور جیون جیون مس ہربرٹ
انکو دیکھتی تھین یہ لجائی جاتی تھین۔

مس ٹامسن۔ آپ نے حسن تو دیکھا کہ خدا نے کیسا دیا ہے۔ اب انکے ذاتی علم کو غور کیجیے اور اوسکو دیکھیے۔ خورشیدی بیگم ذری ڈرائینگ بک تو اپنی منگواو۔ مشتری بیگم تم بھی اپنی ڈرائینگ دکھلاو۔

خورشیدی بیگم نے گل بہار کو اشارے سے کہا کہ وہ دونون کتاب ڈرائنگ کی کوٹھے سے لے آ۔ اب خورشیدی بیگم ڈھیٹ ہو گئی تھین۔ مس ہربرٹ سے پوچھا کہ چای آئے۔

مس ہربرٹ۔ بھلا آپ کہئے اور مین عذر کرون۔ بسم اللہ منگوائیے۔

حکم کی دیر تھی پیش خدمتین چاندی کی کشتی پر نہایت خوبصورت چای کی پیالیون مین روز بیکو چاے بنا کے لے آئین اور سبھون نے نہایت خوشی سے پی۔

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم نے ڈرائینگ بک دکھلائی تو مس ہربرٹ کو نہایت حیرت ہوئی اور بڑی دیر تک ان

لوگون کی تعریفین کرتی رہین۔

مس ہربرٹ۔ آجتک مین نے اس حسن و سلیقہ کی عورتین ہندوستان مین نہین دیکھین۔ زہے نصیب اوس ماں باپ کے جسکی ایسی لڑکی ہو۔ اور نہایت خوش قسمتی اوس مرد کی جسکی ایسی بیوی ہو۔ کیون خورشید بیگم آپ کی نسبت نواب آسمانجاہ بہادر سے لگی ہے نا؟

خورشیدی بیگم نے فرط حیا سے سر نیچا کر لیا اور نواب صاحب کا بھی چہرہ سرخ ہوا۔ مس ہربرٹ گھبرائین کہ کونسی بات ان سے ایسی خلاف نکلی جس سے انلوگون کی یہ کیفیت ہوئی۔ مس ٹامسن تو سب علم و تہذیب سے واقف تھین۔ انگریزی مین اونکو سمجھا دیا کہ ہندوستان مین کنواری لڑکیون سے نسبت ناتے کا ذکر نہین کرتے۔

مس ہربرٹ۔ خورشیدی بیگم آپ معاف کیجئے گا۔ اگر کوئی بات خلاف مزاج ہوئی ہو تو۔ نواب صاحب آپ بھی معاف فرمائینگے۔

نوابصاحب - کون بڑا قصور کیا بڑی خطا کی جسکے واسطے اسقدر اصرار کر رہی ہین - ایک بات آپ نے نا دانستگی مین کہی تھی کہی - چونکہ بڑون کے سامنے یہان کی لڑکیان ایسے امورات مین دخل نہین دے سکتی ہین اسلئے اس امر مین گفتگو کرنا معیوب سمجھتے ہین - آپ کو مجھ سے پوچھنا تھا - ہان آپ نے ٹھیک سمجھا انکی نسبت نواب آسمانجاہ بہادر سے قرار پائی ہے - کہئے آپ تو نواب آسمانجاہ سے خوب واقف ہین - یہ نسبت آپ کو پسند ہے ؟ -

مس ہربرٹ - اظہر من الشمس - اسمین پوچھنے کی کیا بات - نواب آسمانجاہ سا دوسرا شخص کوئی ہندوستانی مین نے ابتک دیکھا نہین - اور مجھ سے تو اون سے ایک زمانہ کی ملاقات ہے -

مس ہربرٹ کو اگلا قصّہ یاد آگیا - اور چہرہ سرخ ہو گیا - خورشیدی بیگم دزدیدہ نگہہ سے انکو دیکھتی جاتی تھین اور سرخی اون کے گالون پر جو آئی تو انکو یقین ہوا کہ وہ عورت

جسکا ذکر ایک مرتبہ نواب آسمان جاہ نے کیا تھا یہی ہے۔

مس ہربرٹ کے شرمانے سے انکو خیال ہوا کہ اس عورت کو اون سے ابھی تک محبت ہی۔لیکن کیا کرتی چپ چاپ سنا کی۔

مس ہربرٹ۔ اب مین رخصت ہوتی ہون۔ بہت دیر تک آپ لوگون کا وقت ضائع کیا۔ مجھکو افسوس ہی کہ بڑی بیگم صاحب سے ملاقات نکر سکی۔ اگر زندگی باقی ہے اور اجازت آپ لوگون کی ہوگی تو پھر آونگی۔

نواب صاحب۔ اس مین اجازت کیا درکار ہے۔ آپ کا مکان ہے جب چاہیے آئیے۔

خورشیدی بیگم نے مس ہربرٹ سے جو ہاتھ ملایا تو اپنی انگوٹھی اون کی اونگلی مین دیکھی۔ نہایت رنج ہوا۔ چاہتی تھین کہ مس ہربرٹ سے پوچھین کہ یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ کیسے لگی۔لیکن نوابصاحب کے سبب سے کلیجہ پر پتھر رکھ کے خاموش ہو رہین۔ انکے دل مین طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے اور چہرہ مارے رنج وغصہ کے سرخ وزرد ہوگیا

قریب تھا کہ غش کھا کر گر پڑین لیکن کرسی زور سے تھام لی

مس ٹامسن - خورشیدی بیگم کیا ہے؟ سچ کہو

طبیعت تو اچھی ہے؟ - تمھارا رنگ ایسا زرد ہوگیا ہے

کہ جی ڈر گیا -

خورشیدی بیگم نے ہر چند چاہا کہ ہنسکے جواب دین

لیکن ہنسی کالے کوسون

خورشیدی بیگم - طبیعت اچھی ہے - سر مین اسوقت درد ہوگیا

مس ہربرٹ - یہ میری وجہ سے - مین نے آپ کو

بہت تکلیف دی -

خورشیدی بیگم - (دل مین) اس مین بھی شک ہے - آپ

نے مجھے تو اسقدر رنج و تکلیف دی کہ کیا بیان کرون لیکن

ظاہر اکہا) نہین آپ نے تکلیف کیا دی - کل سے میرے

سر مین درد ہے -

آخر شش وہ سب رخصت ہوئین اور نواب صاحب

بھی باہر تشریف لائے - خورشیدی بیگم نے چپ چاپ

اوس کتاب کو جو کوچ کے نیچے چھپائی تھی اورجس مین اپنے
روز روز کی کیفیت یہ خود لکھتی جاتی تھین نکالی اور اوس
مقام کو جہان پہلے پہل نواب آسمانجاہ بہادر سے مالن
کے بھیس مین ملاقات ہوئی تھی نکالا۔ اصل مطلب
اسکے دیکھنے کا یہ تھا کہ آیا یہ عورت وہی ہے جسپر نواب
آسمانجاہ فریفتہ ہوئے تھے اور جسکا ذکر ایک مرتبہ کیا تھا
یا نہین۔ دیکھا تو وہی نام اوس مین بھی مس ہربٹ کا لکھا
ہوا تھا۔ انکو سخت رنج ہوا اور دل مین سمجھین کہ ان دونون
مین ابھی تک محبت ہے جب تو میری انگوٹھی اسکو دی
مین نے کس کس طرح سے کہا تھا سمجھا دیا تھا کہ ہرگز اوسکو
جدا نکرنا۔ اگر مجھ سے انکو اتنی محبت ہوتی تو اسکو یہ جدا بھی
کرتے۔ افسوس مین کیا سمجھی تھی اور کیا ہوا۔
مشتری بیگم دروازے تک اون لوگون کو رخصت کرنے
گئی تھین چاہتی تھین کہ خورشید بیگم کے پاس آئین لیکن
گل بہار نے کہا کہ آپ لوگون کو بڑی بیگم صاحب بلاتی ہین۔

مشتری بیگم نے کہا کہ خورشیدی بیگم اوس کمرے مین ہین بلالو اور اون سے یہ بھی کہدینا کہ مین خالہ جان کے پاس گئی۔

خورشیدی بیگم اوسی رنج و تفکر مین کتاب کھولے بیٹھی تھین کہ گل بہار آئی۔

گل بہار۔ آپ کو بڑی بیگم صاحب بلاتی ہین۔

خورشیدی بیگم۔ (چونک کر) کہدو میرے سر مین درد ہے اسوقت نہین حاضر ہوسکتی۔

گل بہار۔ بہت اچھا مین کہدونگی۔ مل بیگم صاحب آپ کا چہرہ کیون ایسا زرد ہوگیا ہے؟۔ وہ تازگی آج نہین پاتی ہون

خورشیدی بیگم۔ آخر سر کے درد کو تم نے تھوڑا سمجھا۔ خیر جاؤ تم کہدو کہ مین نہین آسکتی۔

خورشیدی بیگم نے آئینہ مین اپنا منہ دیکھا تو اسقدر چہرہ متغیر پایا کہ اپنے کو پہچان نہ سکین۔ دل مین کہنے لگین کہ افسوس ہی میرا تو ایک گھنٹہ مین یہ حال ہوجاے اور

اون کو میری پروا نہین - یا خدا اگر اونکو میری محبت نہین ہے
تو میرے دل سے بھی اونکی محبت دور کر -
خورشیدی بیگم سنے دیکھا کہ دل بے اختیار ہوا جاتا ہے
کہین ایسا نہو کہ لوگ دیکھ لین اور راز ظاہر ہو جاے -
کتاب لیکر بالا خانہ پر گیئین اور دروازون کو بند کر
پلنگ پر لیٹ رہین - اس خیال جانکاہ نے سکر لب
سے غضب خورشیدی بیگم کو آٹھ آٹھ آنسو رولا یا دل
بیقرار - آنکھین خونبار کوئی کروٹ چین نہین مثل
ماہی بے آب کے تڑپتی تھین - اور نہایت عاجزی سے
دعا مانگتی تھین کہ یا پروردگار یا مجھے موت دے یا اوسکے
دلکو میری طرف پھیر - کبھی خیال کیا کہ ہیرے کی کنی کھا لیجے
بس قصہ تمام ہو - پھر سوچین کہ نہین اس مین نہایت
خرابی ہے - بڑا گناہ ہے - نہ دین کی رہونگی نہ دنیا کی -
یہ تو ادھر آہ وزاری مین تھین اودھر گل بہار جو بڑی بیگم
کے پاس گئی تو ایک ایک کی دس دس جا لگائین -

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم و شتری بیگم۔ مغلانیان پیش خدمتین

سب جوق جوق دوڑین اور بالا خانہ پر پہونچین۔

بڑی بیگم۔ ہائے یہ دروازہ کیون بند ہے؟ (دھکا دیکر)

خورشیدی۔ خورشیدی۔ اے بیٹا دروازہ کھولو۔

خورشیدی بیگم سنے جو بڑی بیگم کی آواز سُنی تو

نہایت گھبرائین کہ یہ اسوقت کیون آئین۔ خیال کیا

کہ اگر فوراً دروازہ کھولدیتی ہون تو چہرہ سے پہچان جائینگی

کہ رو رہی تھی پہلے مُنہ دھو ڈالو تو پیچھے دروازہ کھولو۔ انکے

مُنہ دھونے مین جو دیر ہوئی اور جواب بھی جو کچھ نہ ملا تو

بڑی بیگم بہت گھبرائین۔

بڑی بیگم۔ ہائے اللہ یہ کیا ہوا آواز تک نہ دی۔ دروازے

بھی بند ہین۔ اب مین کیا کرون؟

چھوٹی بیگم۔ شاید نیند آگئی ہوگی۔

بڑی بیگم۔ ہائے تو زور سے دھکا بھی تو دیا تھا تمام کمرہ

آواز سے گونج گیا ہوگا۔ خورشیدی بیٹا کھولو دروازہ!۔

صداے برخواست۔

بڑی بیگم۔ (روکر) لوگو بتاؤ یہ کیا ہوا۔ ہاے مین لٹ گئی ہاے

کیا سبب کہ جواب تک نہین دیا۔ ارے کوئی باہر جاکے

خبر کرے جلدی۔

مشتری بیگم۔ خالہ جان اسقدر گھبرائیے نہین۔ بہن کھولو

دروازہ۔خالہ جان بڑی دیر سے کھڑی ہین۔

خورشیدی بیگم۔ تو یہ کھولتی ہون اسقدر دق کیون کرتی ہو

بڑی بیگم۔شکر شکر جواب دیا۔ بی مغلانی پانچ روپیہ

ابھی ابھی جاکے اون سیدانیون کو دے آؤ۔ آہ اب

میرے دم مین دم آیا۔

استنے مین خورشیدی بیگم نے دروازہ کھولا اور بڑی بیگم

لپک کر خورشیدی بیگم کو گلے سے چمٹا لیا اور رونے لگین۔

خورشیدی بیگم۔ ہائین ہائین اماجان خیر ہے یہ کیون آپ

رو رہی ہین؟۔

بڑی بیگم۔ (آنسو پونچھ کے) میرے ہاتھ کے طوطے اوڑ گئے تھے

شکر اللہ کا تمکو دیکھا۔ مجھکو طرح طرح کے خیالات ہوتے تھے۔ یہ دروازہ کیون نہین کھولتی تھین؟

خورشیدی بیگم۔ اماجان نیند آگئی تھی کچھ سنا نہین۔ جب بہن مشتری بیگم نے پکارا تو نیند ٹوٹی۔ خالہ جان بندگی اے واہ یہ لشکر کا لشکر کیون کھڑا ہوا ہے۔

چھوٹی بیگم۔ اور پوچھتی ہو لشکر کا لشکر کیون کھڑا ہوا ہے ہملوگ اپنے حواس مین ہین؟ جسوقت گل بہار نے تمھاری بدمزگی کا حال کہا ویسے ہی ننگے پانون دوڑے۔

خورشیدی بیگم۔ بدمزگی کیسی صرف سر مین درد ہو گیا تھا یہ کہئے یہ انکی کارستانی ہے (گل بہار سے) خیرخواہی جتانے گئی تھین بیچاری۔

بڑی بیگم۔ توبہ غصہ نہ کرو درد سر کا بڑھ جائیگا۔

مشتری بیگم۔ لیکن بہن تمھارا چہرہ بہت اوتر گیا ہے جسوقت مس ہربرٹ سے رخصت ہوئین اوسیوقت سے تمھارا چہرہ اوتر گیا ہے۔

خورشیدی بیگم نے جو مشتری بیگم کو دیکھا تو آنکھوں مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ لیکن ضبط کرکے چپ سر نیچا کرلیا تا کوئی دیکھ نہ لے۔

مغلانیاں۔ جھاڑو مارین ایسی مسیم کو جسکے پانون ایسے منحوس تھے۔ بڑی سبز قدم تھی۔ آتے ہی برا ایک قصہ پھیلا دیا۔

بڑی بیگم۔ صندل لائی ہون۔ تھوڑا لگالو۔ درد اچھا ہوجائیگا۔

خورشیدی بیگم۔ نہین اماجان صندل وندل سے کیا ہوگا۔ مجھے نیند چلی آرہی ہے۔ ذرا سولون تو طبیعت اچھی ہوجائیگی۔

چھوٹی بیگم۔ اچھا تو صندل لگاکے سو رہو۔ اسمین تمھارا کیا ہرج ہوتا ہے۔ لاؤ تو سر۔

یہ کہہ چھوٹی بیگم نے اپنے ہاتھ سے پیشانی پر لگا دیا۔

خورشیدی بیگم۔ خالہ جان آپ لوگون کو میری زندگی پیاری ہے۔

چھوٹی بیگم۔ نہین کچھ نہین ہملوگ ہین کون بالکل غیر۔

بھلا ہملوگونکو محبت کہان سے آئی۔ لڑکی اپنا سا سب کا جی سمجھتی ہے۔ تمکو محبت البتہ ہملوگون سے نہین ہے۔

خورشیدی بیگم۔ مجکو تو اتنی محبت آپ لوگون سے ہے کہ اگر میری حیات آپ لوگون کی حیات مین زیادہ کیجاے تو مجھے نہایت خوشی ہو۔

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم۔ خدا نکرے۔ یہ کیا تم فال مُنہ سے نکال رہی ہو۔ اللہ جانتا ہے ہملوگ بیزار ہو جائینگے۔

بڑی بیگم۔ اب درد کیسا ہے کچھ کم ہوا یا نہین۔

خورشیدی بیگم۔ ویسا ہی ہے جب تک نیند نہ آئیگی درد نہ جائیگا۔

چھوٹی بیگم۔ اچھا تو اب سو رہو۔

خورشیدی بیگم۔ سوؤن کیسے؟ آپ لوگ نیچے جائیے تو سو رہون۔

بڑی بیگم۔ اچھا ہملوگ جاتے ہین۔ بی مغلانی تملوگ دو چار آدمی یہین بیٹھو۔

خورشیدی بیگم - اماجان تب مجھکو نیند نہین آئیگی - اگر اسقدر لوگ رہینگے تو بین سو چکی -

بڑی بیگم - تو یہ تو مجھ سے ہوگا نہین کہ تمکو اکیلی چھوڑ کے چلی جاؤن -

خورشیدی بیگم - اماجان اکیلی کیا - خدا جانے کتنی دور ہین کہان ہین جو آپ گھبراتی ہین - اور اگر ایسا ہی بھوت پریت کا خیال ہے کہ مجھکو نگل جائیگا تو بہن مشتری بیگم کو چھوڑ جائیے -

بڑی بیگم - اللہ جانتا ہے اگر تم نے ایسی باتین پھر کین تو مین اپنا سر توڑ ڈالونگی -

خورشیدی بیگم - اچھا نہ کہونگی - اب آپ لوگ جائیے صرف بہن مشتری بیگم یہان رہین -

بڑی بیگم - تم بڑی ضدی ہو - اپنی ہی بات رہے - اللہ جانتا ہے اگر دروازہ بند کیا تو فساد کر ڈالونگی -

مشتری بیگم - نہین خالہ جان آپ اطمینان رکھئے مین انکو بند کرنے دونگی تھوڑا ہی -

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم و مغلانیان اصیلین سب نیچے چلی آئین۔ صرف مشتری بیگم اندر کمرے کے رہین۔ جب یہ لوگ اکیلی رہ گئین تو مشتری بیگم نے پوچھنا شروع کیا۔

مشتری بیگم۔ بہن سچ کہو کیسی طبیعت ہے؟

خورشیدی بیگم رونے لگین۔

مشتری بیگم۔ اے واہ تم روتی کیون ہو؟ کہو تو کیا ہے؟

خورشیدی بیگم۔ (خاموش)

مشتری بیگم۔ کہو بہن تمھارے صدقے گئی۔

خورشیدی بیگم۔ (ٹھنڈی سانس لیکے) الٰہی!

مشتری بیگم۔ ہاے اللہ مجھ سے کیون چھپاتی ہو۔ کہو نواب آسمانجاہ کیسے ہین؟

خورشیدی بیگم۔ نام نہ لو بہن۔

مشتری بیگم۔ یہ کیا نواب آسمانجاہ کا نام نہ لون۔ کہو خیریت تو ہے ہین تو اچھی طرحسے؟۔

خورشیدی بیگم۔ اللہ جانتا ہے میری سمجھ مین کچھ نہین آتا۔ اونکی

مُنہ مانگی مراد تو تمھین ہو۔

خورشیدی بیگم۔ مین بیچاری کس حساب مین ہون۔ بہن بڑا جُل دیا۔ مجھکو یہ امید نہ تھی

مشتری بیگم۔ کسنے جُل دیا؟۔ نواب آسمان جاہ نے؟ توبہ کرو بہن تمکو وہ اپنی جان سے بڑھکر عزیز سمجھتے ہین۔ بھلا تمکو جل دینگے۔

خورشیدی بیگم۔ دیکھ لیا مُنہ دیکھی محبت تھی۔

مشتری بیگم۔ للہ کچھ کہو بھی تو۔ تم تو مجھکو مارے ڈالتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ نواب آسمانجاہ سے یہ امید نہ تھی (ٹھنڈی سانس لیکے) خیر میرا بھی خدا ہے۔ لیکن کچھ ہی ہو میری سی محبت کسی دوسرے مین نہ پائینگے۔

مشتری بیگم۔ کیا خدا نکرے کسی دوسرے سے نکاح کیا ہے؟

خورشیدی بیگم۔ کیا نہین ہی تو اب ہونے مین کیا دیر ہے۔

مشتری بیگم۔ کس سے؟ ذری نام تو اوس نگوڑی کا سنون۔

خورشیدی بیگم۔ وہی جو آج تشریف لائی تھین۔ جن سے

ہنس ہنس کے بولے تھے۔ جنکی اتنی خاطر مدارات ہوئی تھی۔

مشتری بیگم۔ (تعجب سے) مس ہربرٹ؟

خورشیدی بیگم۔ (سانس زور سے لیکے) ہان۔

مشتری بیگم۔ توبہ کرو بہن توبہ کرو۔ تمھاری بھی کیا سمجھ ہے۔ اللہ جانتا ہے مین پہلے ڈر گئی تھی کہ شاید بات سچ ہو۔ لیکن جب تم نے نام لیا تو تسکین ہوئی۔ بھلا اوس مین کیا بات ہی جو تمکو چھوڑکے اودھر ریجھینگے۔

خورشیدی بیگم۔ تم نہ مانو۔ یہان تو یقین سے بھی درجہ بڑھگیا ہے اور کیونکر نہ ہو جو چیز کہ آنکھون سے دیکھی ہے کیونکر نہ مانون۔

مشتری بیگم۔ تو کیا دیکھا ہے آخر کچھ کہوگی بھی یا یون ہی آپ سے آپ۔

خورشیدی بیگم۔ بہن باغ مین مین نے ایک انگوٹھی اپنی نشانی اونکو دی تھی اور کہدیا تھا کہ یہ مین محبت کی پہچان ہے۔ اگر مجھکو چاہتے ہوگے تو اسکو الگ نہ کروگے اپنی جان سے عزیز رکھوگے۔ مگر دیکھو کہ اتنا جلد وہ سب باتین بھول گئے۔ اسے بھول کیا گئے ہونگے

سب یاد ہونگی لیکن مجھ سے محبت جب ہو۔ وہ تو سب مُنہ دیکھے کی محبت اور پیار تھا۔ اور درد دل کا اظہار تھا میری انگوٹھی مِس ہربرٹ کو دیدی۔ چنانچہ مین نے اونکی اونگلی مین دیکھی تھی بہن مجکو اسکا بڑا رنج ہے۔ مجھکو زیادہ خوشی ہوتی اگر وہ کہدیتے کہ مس ہربرٹ اور اون مین محبت ہی۔ مجھ سے چھپانا کیا ضرور تھا دورنگی مجھکو نہین بھاتی ہے۔

مشتری بیگم۔ بہن انگوٹھی چاہے دیدین لیکن امام حسین ع کی قسم اونکی آنکھون سے محبت ٹپکتی ہے یہ مین مان نہین سکتی کہ نواب آسمانجاہ تمکو چاہتے نہین آخر دیکھو باغ مین کیسی جرأت کرکے آئے تھے۔ کوئی سبب ایسا ہوگا کہ یہ انگوٹھی اونکے ہاتھ سے جاتی رہی۔

خورشیدی بیگم۔ بہن تمھاری بھی کیا بات ہی۔ کیا بچے تھے کہ انگوٹھی ہاتھ سے جاتی رہی۔ جب تک اوتار کے نہ دی ہوگی کیا معنی کہ مس ہربرٹ کے ہاتھ مین آئی۔ اور باغ کے آنے کا نہ کہو۔ ہوسکتا ہے کہ ہمارے ظاہری حسن پر فریفتہ ہوے ہون۔ تھوڑے دن کے بعد یہ بات بھی جاتی رہیگی۔ آدمی کو چاہیے کہ ایک کا ہو رہے

ھ دودل بودن بجز بے حاصلی نیست ۞

مشتری بیگم۔ بہن تمھارے یہ سب خیالات بیکار ہین آخر کیا بات مس ہربرٹ مین ہے جو تمکو چھوڑکے اودھر بہینگے۔ جو تمھارے تلوؤن مین صورت ہے وہ ان کے منہ مین بھی نہین ہے۔ اور اگر اونکو ایسا کرنا تھا تو پیغام کیون بھیجا تھا۔

خورشیدی بیگم۔ اسکی نہ کہو۔ مس ہربرٹ سے تو بات پکی ہو ہی چکی تھی۔ قدیمی محبت تھی۔ مجھکو بھی اٹکل پچو چن لیا۔ آخر مین مین تو باہر نکلتی نہین گاڑی مین اون کے ساتھ پھرتا کون۔ انگریزون کی ملاقات کو جاتا کون۔ یہی سب سوچکے ایسا کیا لیکن مین ایسون کو سات سلام کرتی ہون۔ مین بھی بڑے باپ کی بیٹی ہون۔ مجھکو اپنی عزت کا بڑا خیال ہے۔ خدا اونکو وہ مبارک کرے۔ مین بخوشی اون کو اجازت دیتی ہون کہ اوس سے بیاہ کرین۔ لیکن ادھر کی نسبت چھوڑا ڈالین۔ وہ میرے ساتھ کچھ کرین لیکن مین یہی دعا مانگونگی کہ اللہ اونکو خوش و خرم رکھے۔

مشتری بیگم۔ توبہ بہن فال بد منہ سے نہ نکالو۔ اللہ جانتا ہی تمسے ضرور بیاہ ہوگا۔

خورشیدی بیگم۔ بہن کسی کے خواہ مخواہ سگلے پڑنا مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ اونکو مس ہربرٹ مبارک ہو اور خدا کرے کہ وہ لوگ عیش و عشرت سے زندگی بسر کرین۔ مین تو ٹھان چکی ہون کہ اونکو خط آج بھیجدونگی اور دست بستہ التماس کرونگی کہ نسبت یہانکی چھوڑ اڈالین

مشتری بیگم۔ تمکو میری جان کی قسم جو ایسا خط لکھو۔

خورشیدی بیگم۔ تمھاری جان کی قسم بھیجونگی اس مین ضد نکرو۔

مشتری بیگم۔ دیکھو کہے دیتی ہون پیچھے چل کے بہت پچتاؤگی جب ٹپ ٹپ آنسوؤن کا تار بندھیگا تو سلام کرونگی۔ منع کرتی ہون نہین مانتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ (رو کر) جلے کو اور جلاؤ۔

مشتری بیگم۔ (گلے لگاکر) جلین تمھارے دشمن مدعی جو تمکو دیکھ نہ سکین۔ بہن تمھارے واسطے کہتی ہون۔ مان جاؤ اچھی بہن ایک کہنا میرا سُن لو۔

خورشیدی بیگم - جان جاے پر آن نہ جاے - بہن جو شخص کہ ہرجائی ہو اوسکا بھروسا کیا - خدا نکرے بعد بیاہ کے اور کچھہ رنگ لائین تو میری مٹی خراب ہو - للہ ہاتھہ جوڑتی ہون - اسمین ضد نکرو میری قسمت مین جو ہے سو ہوگا - مین اس دنیا مین رنج جھیلنے کے واسطے پیدا ہوئی تھی - مجھہ سے آرام و چین دور ہے - جب تک یہہ بیجا زندگی ہے کیطرح بسر کرونگی -

مشتری بیگم - تم اسوقت آپے مین نہین ہو - کسی دوسرے وقت سمجھاونگی - یہہ ہو سکتا ہے کہ تم نواب آسمان جاہ سے بیاہ؟ خالو جان - خالہ جان - امّان جان سب آمادہ ہین - زبردستی تمھارا بیاہ کیا جائیگا -

خورشیدی بیگم - اس مین بھی کسیکا اجارہ ہے - مین بن بیاہی رہونگی - آخر بہت سی عورتین اس دنیا مین ہونگی جنھون نے بیاہ نہین کیا -

مشتری بیگم - تمھاری بھی باتین انوکھی ہین - وہ تو تمپر جان دیتے ہین - تمھارے تصور مین مرتے ہین اور تم ایسی گفتگو اونکے حق مین کرتی ہو

خورشیدی بیگم - یہ سب ڈھکوسلا ہے ؎

ہین یہ سارے جیتے جی کیواسطے ۔ کون مرتا ہی کسی کے واسطے

یہ سُنا کرو - مگر مجھکو اپنے حال زار پر افسوس آتا ہی ؎

کیون دئے ہین تو نے قسّام ازل ۔ رنج لاکھون ایک جی کے واسطے

مجھ سے یہ صدمہ نہ اوٹھایا جائیگا - ایک دن اسی مین میری جان جائیگی

مشتری بیگم - (جھنجھلاکر) تو یہ سب تمھارے اختیار مین ہے

اگر چاہتی ہو کہ ہنسی خوشی زندگی بسر کرو تو چُپ چاپ بیٹھی رہو

خطوط نہ بھیجو بعد شادی کے شکایت کر لینا -

خورشیدی بیگم - بہن جان جاسے پر آن نہ جاسے - بندی

ایسون سے بیاہ نکریگی - مین اوسی سے بیاہ کرونگی جو مجھکو چاہے

جو میری محبت کا دم بھرے نہ کہ اون لوگون سے جو ہرجائی ہون

اور جھوٹے فقرون سے دام مکر مین گرفتار کر لین -

مشتری بیگم - ایک خیالی بات پر اسقدر تباہ حال کرنا عقل

کے خلاف ہی - ہان اگر ناز ہی تو بجا ہی ع

ناز بران کن کہ خریدار تست

خورشیدی بیگم۔ تم تو اسوقت سر پہ سیر بجلی گراتی ہو۔ اللہ جانتا ہے جیسا کچھ میرے دل پر گذر رہا ہے ذرا پیشانی پر ہاتھ رکھکر دیکھو

مشتری بیگم۔ اُفوہ۔ کسقدر گرم ہے۔ بخار چڑھ آیا ہی۔ بہن اسقدر تباہ حال نکرو۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ تمھارا خیال غلط ہی

خورشیدی بیگم۔ خدا بھی کرے ایسا ہو

مِس ٹامسن کی زبانی انگوٹھی کی حقیقت اور مشتری بیگم کی تقرر نسبت کی کیفیت معلوم ہونا

ان سبھون مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مِس ٹامسن تشریف لائین خورشیدی بیگم سے پوچھا کہ اب طبیعت کیسی ہی؟

مشتری بیگم۔ درد کے باعث کچھ پنڈا پھیکا معلوم ہوتا ہی۔ کہیے مِس ہربرٹ کو پہونچا آئین؟

مِس ٹامسن۔ ہان وہ اپنے گھر گئین مین انکے دیکھنے کو ادھر چلی آئی۔ ہملوگ یہان سے نواب آسمان جاہ بہادر کے یہان گئے تھے آج عجیب واقعہ ہوا اور سچ پوچھو تو مجھ کو بڑی حیرت ہوئی۔

مشتری بیگم - کیا ؟

مس ٹامسن - کل شب کو کلکٹر صاحب کے یہان دعوت عام
تھی - ہملوگ بھی تھے - وہان مس ہربرٹ اور نواب آسمان جاہ
بہادر سے بعد مدت ملاقات ہوئی - آپس مین باتین کررہے تھے
اثنائے گفتگو مین مس ہربرٹ نے کہا کہ آجتک مین نے بڑا زمرد
بے جرم نہین دیکھا ہے - نواب آسمان جاہ کے پاس ایک
انگوٹھی نہایت عمدہ زمرد کی تھی اوتار کر دی کہ اسکو دیکھئے کتنا
خوشنما خوشرنگ و بے جرم ہے - یہ انگوٹھی دیکھ ہی رہی تھین
کہ یکایک ان کے باپ کو غش آگیا مرگی کا عارضہ تھا اور یہ
مضطر وہان سے اپنے باپ کو لیکر مکان چلی گئین -

خورشید بیگم نے جو اسقدر سُنا تو باچھین کھل گئین
چہرہ مارے خوشی کے گل انار ہوگیا - مشتری بیگم نے اشارے
سے کہا کہ کیون مین نہ کہتی تھی کہ تمھارا خیال غلط ہے -

مس ٹامسن - اب نواب آسمان جاہ بہادر کو دیکھو کہ انگوٹھی
کے جانیکا اکو بڑا رنج ہوا شب بھر نیند نہ آئی صبح کو تڑکے اُٹھکر

مس ہربرٹ کے یہان مانگنے گئے تھے لیکن مس ہربرٹ اور ہم یہان تملوگون کے پاس تھے۔ یہ وہان سے مایوس مکان پر آکر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہملوگ پہونچے۔ مس ہربرٹ نے بہت بہت تعریفین تمھاری (خورشیدی بیگم سے) اون سے کین اور اون کی خوش قسمتی پر اونکو مبارکباد دی۔ مین نے سمجھا تھا کہ نواب آسمانجاہ بہادر اس بات کو سُنکر بہت خوش ہونگے اور ادای شکر کرینگے لیکن ہمکو نہایت حیرت ہوئی چھوٹتے ہی کہا کہ کیا نواب محتشم الدولہ بہادر کے یہان سے آئی ہین۔

مس ہربرٹ۔ ہان ہمارا اصل مطلب تھا خورشیدی بیگم کو دیکھنا جتنا سنتے تھے اوس سے دس ہزار بڑھ کے پایا۔

نواب آسمانجاہ نے جو یہ سُنا تو خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر تک سر بگریبان رہے مجھکو اور مس ہربرٹ دونون کو نہایت حیرت ہوئی کہ یہ چپ کیون ہو گئے۔

مس ہربرٹ۔ کیا میرا وہان جانا آپ کو ناگوار ہوا۔

نواب آسمان جاہ (ہنسکر) کیا خوب۔ ناگوار کی خوب کہی آ[illegible]

ابھی اختیار کیا ہے - ہان بعد شادی کے دیکھ لیجئے گا - اگر آپ لوگون سے آمدورفت نہین رہیگی تو کس سے - آپ لوگون کے تو سایے سے حیوان انسان ہو جائے -

دو چار باتین ادھر ادھر کی کہہ کے نواب آسمان جاہ بہادر نے اپنی انگوٹھی مانگی اور اسقدر اصرار کیا کہ مس ہربرٹ کو تو خیر مجھکو خود برا معلوم ہوا اور سچ پوچھو تو نہایت حیرت ہوئی کہ ایک انگوٹھی کے واسطے اسقدر اصرار کیا حالانکہ کئی دفعہ اونکی سالگرہ مین اس سے بیش قیمت انگوٹھیان انکو دی تھین - دوسرے یہ کہ وہ خود ایک امیر کی لڑکی ہے کچھ انکی انگوٹھی جھپٹ تو کر لیتی نہین - پھر اسقدر تشویش اور جلدی کیا تھی - مس ہربرٹ ایک ہی خوش طبع اور شوخ ہین جیون جیون نواب آسمان جاہ کا اصرار زیادہ بڑھتا جاتا تھا یہ اور بھی اغماض کرتی جاتی تھین - جب انکو بہت مضطر پایا تو مس ہربرٹ نے ہنسکر اونگلی سے اوتار کر انگوٹھی دیدی -

مس ہربرٹ - (ہنسکے) بس دیکھ لیا - بس ایک انگوٹھی بھی جی

سے نہین نکلی۔

نواب آسمان جاہ ۔ (شرماکے) ایک نہین دس ایسی حاضرہین لیکن چونکہ یہ ایک بڑے دوست کی نشانی ہے اسواسطے اسکو الگ نہین کرسکتا۔ مجھکو نہایت افسوس ہو کہ آپ مجھکو ایسا کمظرف سمجھتی ہین۔ یہہ کہکر نواب آسمانجاہ اوٹھے اور اپنے کمرے مین جاکر ایک چھوٹا سا مخملی صندوقچہ اوٹھالائے اور اوسکو مِس ہربرٹ کے سامنے رکھدیا۔

مِس ہربرٹ ۔ یہ کیا ہے؟

نواب آسمانجاہ ۔ اس مین آپ کا برائیڈل پریزنٹ ہے۔

مشتری بیگم ۔ برائیڈل پریزنٹ کیا؟

مِس ٹامسن ۔ یعنی دولھن کا تحفہ یا نذر۔ ہملوگون کے یہان کا قاعدہ ہے کہ وقت شادی عروس کو اوسکے شوہر کے احباب واقربا اِن تھوڑا بہت تحفہ دیتے ہین

مشتری بیگم ۔ (خورشیدی بیگم کی طرف دیکھکر اور مسکراکر)

نز تحفہ عروس ۱۲

توکیا اون کی شادی ہونے والی ہے۔

مس ٹامسن۔ ہان اگلے مہینے مجسٹریٹ صاحب کے بیٹے سے۔

خیر مس ہربرٹ نے جو اوس صندوقچہ کو کھولکر دیکھا تو ایک گلے کا کنٹھا جس مین بڑے بڑے ہیرے اور زمرد جڑے ہوئے تھے پایا۔ میرے نزدیک قیمت اوسکی کبھی پچاس ساٹھ ہزار روپے سے کم نہو گی۔

مس ہربرٹ۔ (شرماکر) اسقدر بیش قیمت چیز دینے کی کیا ضرورت ہی۔

نواب آسمان جاہ۔ آپ مجھکو بہت ذلیل کیجئے گا اور میرے دل پر بڑا صدمہ پہونچائیگا۔ اگر اسکو قبول نہ کیجئے گا بخدا مجکو بڑا رنج ہوگا۔

مس ہربرٹ۔ خیر جب اوسکا وقت آئیگا سمجھا جائیگا۔

غرضکہ دس پانچ باتین ادھر اودھر کی ہوکر ہملوگ رخصت ہوئے۔ چونکہ بڑی بیگم صاحب اور خاص کرکے چھوٹی بیگم

صاحب سے کام تھا اسلئے ہم ادھر چلے آئے اور وہ اپنے مکان کو چلی گئین - خیر اب ہم رخصت ہوتے ہین - خورشیدی بیگم اپنے بہنوئی کی تصویر دیکھو گی -

خورشیدی بیگم - بہنوئی کی تصویر کیسی ؟ - کون بہنوئی ؟ -

مس ٹامسن - (ہنسکے) مشتری بیگم کے شوہر تمھارے کون ہونگے ؟

خورشیدی بیگم - اوستانی جی یہ کیا پہلیان بجھواتی ہین ببئیلد پورا حال تو کہدیجئے - دیکھین تصویر -

مس ٹامسن - پہلے قصہ سن لو تو تصویر دیکھنا - مین تھوڑے دنون سے اسی فکر مین تھی کہ مشتری بیگم کا بھی بیاہ کسی لائق و مغزز شخص سے ہو مگر کوئی ایسا نظر مین جچتا نہ تھا - لیکن پھر خدا جوڑ الاہی دیتا ہے - ایک شخص کہ وہ بھی میرے شاگردون مین سے ہین اور ہر امر مین لائق و فائق ہین اونکو مین نے تجویز کیا - چنانچہ اون کی تصویر بھی مین نے تمکو (مشتری بیگم سے) باغ مین دکھلائی تھی - (مشتری بیگم نے شرماکر سر نیچا کر لیا) یہان آکے

پہلے نوابصاحب کو خوب سمجھایا اور اس بات پر آمادہ کیا۔
نوابصاحب تو اوسیوقت راضی ہوگئے اور یہ نسبت
بھی بہت پسند کی اور گھر مین آکر اسکا ذکر کیا۔ چھوٹی بیگم
صاحب پہلے بہت برہم ہوئی تھین اور بہت کچھ واہی تباہی
بکین لیکن جب نوابصاحب نے رنج ہوکر کہا کہ افسوس تم
مانتی نہین ہو۔ میری اگر بیٹی ہوتی تو تم کبھی اسطرح کی باتین
نہ کرتین۔ مین نے تو خورشیدی و مشتری مین کچھ فرق
نہ کیا ہی اور نہ کرتا ہون۔ لیکن تم نے البتہ اسوقت فرق کیا۔
مجھکو بڑا رنج ہوا۔ چھوٹی بیگم نہایت شرمائین لجائین عذر
معذرت کی۔ کہا کہ مجھکو آپ کے حکم سے ذری بھی سرتابی
نہین ہے۔ لیکن لوگ بدنام کرینگے۔ آپ ہی ہنسے جائیگا
لڑکی کا سر نہ اوٹھے گا۔ نوابصاحب نے کہا کہ مین بیوقوفون کے
ہنسنے کا خیال نہین کرتا اور مین خدانخواستہ کچھ اوسکا دشمن
تو ہون نہین جو مشتری کی رسوائی ہوگی۔ مین وہ بات
کرتا ہون جس سے خدا و رسول خوش ہون۔ اور خود تمھارے

گھر کی خانہ آبادی ہوگی - نوابصاحب نے اسکے علاوہ اور بھی جہانتک ہوا نیک و بد نشیب و فراز سمجھایا - دو پہر رات تک یہی گفتگو رہی آخر سب کسی نے منظور کیا - چنانچہ آج مین نے تصویر بھی دکھائی بہت پسند خاطر ہوئی - نواب تقی خان کو بڑی بیگم جانتی ہین لڑکپن مین دیکھا تھا چنانچہ اب بہت جلد رقعہ نسبت کا آئیگا - تم دونون کا بیاہ ساتھ ہی ہوگا - خدا تملوگون کو مبارک کرے - لو یہہ تصویر اب دیکھو -

غرض یہہ سب گفتگو کر کے مس ٹامسن وہان سے رخصت ہوئین - خورشیدی بیگم نے فرط مسرت سے مشتری بیگم کو چمٹا لیا

مشتری بیگم - کیون مین نہ کہتی تھی کہ نواب آسمانجاہ بہادر کو تم سے دلی محبت ہی؟ وہ سب خیالات تمھارے بیہودہ و بیکار تھے -

خورشیدی بیگم - ہان بہن سچ - ناحق اون سے بدگمان ہوئی - لیکن اللہ جانتا ہے اتنی مجھکو اون سے محبت ہی کہ ذرا بھی جو کچھ ہوتا ہے تو جی سن سے نکل جاتا ہے -

مشتری بیگم۔ تو اب وہ خط خفگی کا بھیجو نا۔ جان جاے پر آن نہ جاے۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) تو بہ اب وہ سب جانے بھی دو اللہ استانی جی کا بھلا کرے۔ اسوقت دوبارہ زندگی بخشی اور زیادہ خوشی اس بات سے ہوئی کہ تمھاری بھی نسبت لگ چکی۔ ہان لائیے پانچ اشرفیان تو پہلے بائین ہاتھ سے رکھ دیجئے۔

مشتری بیگم کا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا۔ بات بات پر ہنسی آرہی تھی۔ دل مثل غنچہ کھلا جاتا تھا۔ مارے خوشی کے آنکھون مین اندھیرا چھا رہا تھا۔

مشتری بیگم۔ بہن اتنا جلد اوستانی جی نے یہ کام انجام دیا کہ میری عقل حیران ہے۔

خورشیدی بیگم۔ بہن جسطرف ابا جان اور اوستانی جی ہون اودھر کیا نہ ہو۔ خیر بات نہ ٹالئے اشرفیان منگوائیے۔

مشتری بیگم۔ بڑی لینے والی۔ جب نسبت قرار پائیگی تب

لینا ابھی تک مین ہاری نہین ہون۔

خورشیدی بیگم۔ اچھا اوسکو بھی دیکھ لیتی ہون۔ اللہ رے حیلہ سازی! جی مین تو اپنی ہی ہار مناتی ہونگی۔

شادی خانہ آبادی و ختم داستان

نواب آسمانجاہ بہادر کی تو نسبت لگی ہوئی تھی صرف چھہ مہینے کی مہلت تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔ نواب تقی خان نے بھی رقعہ نسبت کا بھیجا۔ یہان تو سارا معاملہ چوکس تھا۔ نسبت قرار پائی۔ ایک ہی روز دونون کے عقد کی تاریخ مقرر ہوئی۔ دور دور بلاوے گئے۔ نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان نے بھی اپنے اعزہ و احباب کو بلوا بھیجا۔ شہزادی بیگم بھی لکھنؤ سے آن موجود ہوئین۔ طرفین سے بڑی بڑی تیاریان ہونے لگین۔ نواب محتشم الدولہ و نواب آسمان جاہ نے بہت چاہا کہ بیاہ شرعی طور سے ہو لیکن ادھر بڑی بیگم اور اودھر شہزادی بیگم نے وہ اصرار کیا۔ رونی صورت بنائی

کہ یہ لوگ مجبور ہوئے

بڑی بیگم - (اشکبار ہوکر) ہان کوئی اور لڑکا بالا نہین -
اگر اسکے بیاہ مین بھی دل کا حوصلہ نہ نکالون تو پھر کس مین

نواب محتشم الدولہ - اچھا لیجئے جو آپ کا جی چاہے کیجئے
جسطرح چاہئے شادی کا سامان کیجئے - لیکن یہ اب بھی مین
کہونگا کہ لاکھ دو لاکھ روپیہ مفت برباد ہوگا - اگر ایسا ہی خیال
ہے تو یہی روپیہ جہیز مین دیدینا بڑا نام ہوگا -

بڑی بیگم - کیا ابلہ فریبی کرنے آئے ہین - جہیز زیادہ دیا
تو کیا اور کم دیا تو کیا سب ایک ہے - کوئی دوسری اولاد
(روکر) سوا اسکے نہین ہے - سب کچھ اسیکا ہے
خیر تمکو اگر روپیہ کے ضائع ہونیکا اسقدر خیال ہے تو نہ دو
ہم خود فکر کرلینگے - مین جانتی تھی کہ ایک نہ ایک دن اسکی
حجت ہوگی (روکر) اسلئے مین نے اسکی فکر کرلی تھی -

نوابصاحب - بیگم تم ناحق پریشان ہوتی ہو - بخدا اگر مین
کسی اور امر کا خیال کرتا ہون - روپیہ اشرفی مال، دولت

سب تم پر سے صدقہ۔

بڑی بیگم۔ سب زبانی جمع خرچ۔ کر دکھاؤ تو جانون۔

نواب صاحب (ہنسکے) تو بتاؤ بھی کیا کرین۔ زیورات سب تیار۔ جہیز کی چیزین سب مہیا ہین۔

چھوٹی بیگم۔ دولہا بھائی یہ سب کتنے مین ہوئے؟

نوابصاحب۔ کوئی پانچ ساڑھے پانچ لاکھ مین۔ خورشید کی چیزین چونکہ قبل سے بن رہی تھین کوئی دو لاکھ مین سب تیار ہوگئین۔ لیکن مشتری کی چیزین خوشس خرید لی گئین اسلیے کچھ زیادہ خرچ ہوا۔ مین تو حیران تھا کہ کیا کرون۔ کسطرح اس قلیل عرصہ مین سارا سامان ہوگا۔ لیکن کلکتہ بھی عجب جگہہ ہی۔ سب کچھ حسب خواہ ہوگیا۔ اب دیکھو اسقدر خرچ ہوا۔ مین نے کچھ بھی کہا بلکہ اگر سچ پوچھو تو یہ بھی میرے جی کے موافق نہوا مین تو اس سے زیادہ دینے کو تھا لیکن کیا کرون زمانہ قلیل ہے

بڑی بیگم۔ تو یہ تو تم نے اپنی بیٹی یا اپنے داماد کو دیا۔ چاہیے اب یسے دس لاکھ دو کبھی نام ہوگا۔

چھوٹی بیگم - اے ہے تو دولھا بھائی - جب تک لوگ کچھ پائینگے نہین کیونکر نام لینگے -

نوابصاحب - اب تم سب سے تقریر کون کرے سوا اسکے کہ - جواب جاہلان باشد خموشی ✤ خیر بہر کیف اب تو مین انکار نہین کرتا - بتاؤ کیا کرون -

بڑی بیگم - یہی کہ پوری طرحسے عرفی بیاہ کا سامان کرو خواہ اس مین دو لاکھ خرچ ہون خواہ چار لاکھ - ہان اپنے نام کے مطابق خرچ کرو - اللہ جانتا ہے ہم نے سُنا ہی کہ ادودھر سے بڑی تیاریان ہورہی ہین - ہم چاہتے ہین کہ ہم کسیطرح سے دب کے نہین رہین - لو اسوقت دس ہزار کے کپڑے جو اس فہرست مین لکھے ہوئے ہین وہ اور اسقدر شالی رومال و خلیل خانی اور پچاس ہزار کے زیورات چاندی سونے اور جڑاؤ کے جلد منگا دو -

نواب صاحب - اب یہ کیا ہونگے - زیورات وغیرہ تو موجود ہین -

بڑی بیگم۔ اسے ہو۔ آخر برادری کے لوگون کو۔ دواآتون
مغلانیان۔ پیش خدمتین۔ پاس پڑوس کی عورتین۔
جواتنے دنون سے آسرا لگائے بیٹھی ہین اونکو ند ونگی۔

نوابصاحب۔ خیر۔

بڑی بیگم۔ اللہ جانتا ہے اگر اس مین ضد کی تو اپنا خون
کرڈالون گی۔

نوابصاحب۔ (ہنسکے) تو مین نے کچھ کہا تھوڑے بہتر
یہ سب چیزین ایک ہفتہ مین مجھ سے لے لیجیئیگا۔

چھوٹی بیگم۔ ایک بات کہون اگر بُرا نہ مانئیے؟

نوابصاحب۔ کہو۔

چھوٹی بیگم۔ آخر میرا روپیہ اسقدر جمع ہو رہا ہے وہ کسدن
کام آئیگا اوسکو بھی خرچ کیجئے۔

بڑی بیگم۔ اب تم میرا اتیرا حساب کرنے لگین۔ یہ تم سے
امید نہ تھی

چھوٹی بیگم۔ باجی تو وہ بھی آخر کسکا ہے۔ آپ ہی کا ہی اگر سچ

پوچھئے تو آپ ہی سب فرق کرتی ہین۔

نواب صاحب۔ سُنو مین خورشیدی و مشتری کو اپنی داہنی بائین آنکھین سمجھتا ہون۔ کوئی فرق ان دونون مین نہین کرتا۔ مین ان دونون کا بیاہ خود اپنی طرف سے کرونگا اِس مین اصرار نہ کرو۔ ورنہ مجھکو بڑا رنج ہوگا۔ مین روپیہ پیسے کا خیال نہین کرتا۔ یا مین سامان کرون یا تم۔

چھوٹی بیگم۔ (خوش ہوکر) اچّھا تو مین ہی دونون کے بیاہ کا سامان کرونگی۔

نواب صاحب۔ (ہنسکے) یہ پہلے کیون نہ کہا تھا۔ اب تو یہ بات طے پا چکی۔

بڑی بیگم۔ اچھا مُنہ نہ بناؤ۔ ہم بتا دین۔ یہ بیاہ کا انتظام کرین تم چوتھی کا کرنا۔

چھوٹی بیگم۔ خیر یہی سہی

ادھر نواب آسمان جاہ اور تقی خان نے بھی انتظام شاہانہ کیا۔ دولت انبوہ کسی بات کی کمی نہین۔ ایک ایک

کی جگہ دس دس خرچ کئے۔ تمام شہر و دیار مین گویا تار پر خبر مشتہر
ہو گئی کہ آج کے نوین دن برات نہایت کرّ و فر سے نکلے گی
لوگ ہین کہ اُمڈے پڑتے ہین۔ جو دیکھتا صلّ علےٰ کہتا۔ انتظام
کیا تھا سحر سامری کا نمونہ تھا۔ اگر پوری کیفیت لکھی جاوے ایک
دفتر قائم ہو لیکن ناول نے طول کھینچا۔ گنجایش تفصیل نہین۔
علاوہ برین احباب کا اصرار پر اصرار ہے یہی ہر طرف پکار رہی
کہ بھئی اب اختصار کرنا۔ کسقدر طول دوگے۔ کب تک ترسائے
رکھو گے۔ ناول جلد چھپواؤ۔ خیر معذور ہون۔ گو کہ مضامین دلفریب
یہان پر اُمڈے پڑتے ہین لیکن الامر فوق الادب۔
مختصر عرض کرتا ہون۔

طرفین سے خوب دھوم دھام ہوئی۔ لباس پوشاک زیورات
روپے پیسے خوب خوب لوگون کو دئے۔ خوشی کے دن کتنے جلد
کٹتے ہین۔ بات کی بات مین نو روز گذر گئے۔ نکاح کا دن آن
پہونچا۔ جناب مفتی صاحب محلسرا مین بلوائے گئے۔ پردہ ہوا
علٰحدہ علٰحدہ کمرون مین یہ دونون عروسان گلبدن متمکن تھین

اور ارد گرد ہمجولیان پیش خدمتین سب ٹھٹھ کی ٹھٹھ کھڑی تھین
مفتی صاحب ۔ بڑی بیگم صاحب کو میریطرف سے سلام
و دعا کہنا اور مبارکباد دینا ۔ اسکے بعد مفتی صاحب نے فرمایا کہ سنو
خورشیدی بیگم! نواب آسمان جاہ بہادر نواب سلیمان قدر مرحوم
کے بیٹے سے تمھارا نکاح ہوگا ۔ تم اجازت دیتی ہو کہ مین تمھارا
وکیل بنون ؟ ۔

خورشیدی بیگم نے سر جھکا لیا اور کچھ جواب ندیا ۔

بڑی بیگم ۔ کہدو آخر اس مین شرم کی کیا بات ہے ۔
مفتی صاحب ۔ کیون مین تمھاری طرف سے وکالت کرون
یا نہین ؟ ۔

صدا ے برنخاست ۔

مفتی صاحب ۔ اب دیر ہوتی ہے ۔ مین جاتا ہون ۔ اگر منظور
ہے تو کہہ ڈالو ۔
بڑی بیگم ۔ بیٹی ہاتھ جوڑتی ہون کہدو ۔ بڑی بڑی بات ہی
اس مین شرم نکرو ۔ آخر سب کہتے ہین ۔ کچھ نئی بات نہین ہے

دیکھو مفتی صاحب خفا ہو کر چلے جائینگے - صرف ہون کر دو -

خورشید ی بیگم عرق عرق ہوئی جاتی تھین اور جسقدر بڑی بیگم اصرار کرتی تھین یہ اور شرمائی جاتی تھین - اتنے مین ایک مغلانی نے آکر کہا کہ مشتری بیگم صاحب کو وہان غش آگیا تھا - بڑی بیگم صاحب نے گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا ؟

مغلانی - اے حضور تو ہو نہین - اتنا تو چھوٹا کمرہ اور چار پانچسو عورتین وہان ٹوٹی پڑتی ہین - لاکھ سمجھاتی ہون مانتی نہین - اور پھر بھلا دولھن اتنے لوگون کے بیچ مین اقرار کرے گی - ہر چند پیش نماز صاحب نے پوچھا کہ مین تمھارا وکیل بنون کچھ نہ جواب دیا - حضور چاڑون کے تو دن ہین لیکن ہاتھ پسینے پسینے ہو گئی - آخر دولھن کو غش آگیا - خیر گلاب کیوڑا چھڑکا گیا - چھوٹی بیگم صاحب خود باہر چلی آئین - اور سب لوگون کو بلوا لیا - جب تخلیہ ہو گیا تو اقرار کیا - خدا حضور کو مبارک کرے

مفتی صاحب - ہان یہ تو ہے ہی - آپ لوگ بھی جائیے - صرف دو چار ہمجولیون کو چھوڑ دیجئے - تب یہ بھی کہینگی -

بڑی بیگم - اچھا بیٹی ہم جاتے ہین - لیکن تم کو میری جان کی قسم اب شرم نہ کرنا - آخر دیکھو مشتری نے کہا نا ؟

جب صرف پانچ چھ ہمجولیان خورشیدی بیگم کے پاس رہ گئین تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ لو اب کہو مجھکو اپنا وکیل بناتی ہو ؟ -

مہ لقا - اے تو اب کیون نہین کہتین - جلد کہدو - نہین تو مفتی صاحب سمجھینگے کہ کسی دوسرے پر تمھارا جی آگیا ہے -

خورشیدی بیگم نے نہایت آہستہ سے ہون کی ہمجولیون نے غل مچایا کہ دولہن نے کہا دولھن نے اقرار کیا -

مفتی صاحب - مین نے نہین سُنا - کہوا ایسا کہین کہ مین بھی سُنون -

خورشیدی بیگم نے اس مرتبہ ہون کچھ زور سے کی - مفتی صاحب نے سُنا - مبارک سلامت کا ہر چار طرف غل ہوا

مفتی صاحب اور پیش نماز صاحب باہر تشریف لائے۔

الغرض نکاح شروع ہوا ایجاب وقبول طرفین سے ہوا دو لاکھ مہر بندھا۔ ان لوگون نے فوراً منظور کر لیا۔ غلغلۂ تہنیت آسمان ہفتم پر پہونچا۔ خوان نقل و ہار بٹے۔ نواب آسمان جاہ و نواب تقی خان نے پچاس پچاس اشرفیان اور خلعت گرانمایہ ان بزرگواران تقدس مآب کے پیشکش کین۔ محلسرا سے تھالی جوڑا آیا شربت آیا اس مین بھی ان لوگون نے موافق حیثیت کے شربت پلائی دی۔

اب برات گشت کو چلی۔ تمام شہر مثل آفتاب روشن ہوگیا کہانتک ذکر کرون اور کیا کیا کہون۔ دورویہ جھاڑ ابرکی جن مین سرخ سبز بتیان کافوری جل رہی تھین۔ انگریزی باجے کی دمک شہنائیون کی سریلی آواز۔ بجلی کی روشنی کی چمک۔ اسپان صبا رفتار کی قطار در قطار۔ گاڑیان بگھیان اور چوکڑیان بیشمار آتشبازیون کا چھوٹنا۔ مشتاقون کا دل لوٹنا۔ قلب جلوس مین جہان حکام عالیشان ورؤسا روالامکان خندہ کنان جمع

تھے دو طاؤس صبا دم پری تمثیل برق رفتار شعلہ کردار پر دو یوسف
کنعان دو ماہ درخشان دو سپہر خوبی کے آفتاب دو فلک
محبوبی کے ماہتاب نہایت زرق برق لباس شاہانہ زیب بر کئے
کلاہ ملوکانہ بر سر رکھے نہایت شان و جلال سے متمکن تھے۔
اور اپنے اپنے گھوڑے کدا رہے تھے۔ ان دونوں کے سرون
پر دو چتر مرصع جن مین ہوا پیچ کھا کر صدا سے تہنیت و مبارکباد
دیتی تھی نہایت حسن کے ساتھ سایہ افگن تھے۔ آٹھ بجے
برات گشت کو نکلی تھی۔ قریب ایک بجے کے نواب محتشم الدولہ
کے مکان فرحت توامان مین پہونچی۔ یہان نواب محتشم الدولہ
نے بھی خوب مکان سجایا تھا۔ برات کا پہونچنا تھا کہ غل ہو گیا
برات آ گئی برات آ گئی۔ چونکہ نواب محتشم الدولہ کو چھوٹی بیگم
کی خاطر منظور تھی اور سن مین مشتری بیگم خورشیدی بیگم
سے بڑی تھی اسلئے پہلے نواب تقی خان محلسرا مین بلوائے
گئے۔ بیگمات عصمت مآب جوق جوق اپنے اپنے طرز اپنی اپنی
خوبی کی بہار دکھا رہی تھین۔ یہ تو ایک چھٹے لچے تھے۔

آنکھین پھاڑ پھاڑ کر چارو نطرف دیکھنا شروع کیا۔ ایک ہل چل سی مچ گئی۔ سبھون نے متفق ہو کر کہا کہ بڑا شوخ دولھا ہے۔ چارو نطرف کیسا گھور رہا ہے۔ اب رسمین شروع ہوئین انھون نے ایک بھی نہ کی۔ ہر چند انکی مان بہنون نے سمجھایا انھون نے کچھ خیال نہ کیا۔ دولھن کیطرف کے لوگون نے ہانک لگائی کہ کیسا بدمزاج دولھا ہے۔ کسیکی کچھ سنتا ہی نہین۔

شمس النہار۔ جی ہان مفت کی لڑکی پائی ہے۔ ذرا رسم کرنے مین کیا عزت جاتی تھی۔

روح افزا۔ اب دیکھون دوسرے صاحب کیا رنگ لاتے ہین

مہ لقا۔ اے نہین وہ بڑے ہنس مکھ ہوشیار ہین اور ایسی صورت پائی ہے کہ دیکھو گی تو پھڑک جاوگی

نواب تقی خان صرف آرسی مصحف کی رسم ادا کر دولھن کو گود مین اوٹھا خلوت مین لے گئے۔ اب ادھر کا ذکر سنئے کہ نواب آسمان جاہ کو اتنی دیر بھی پہاڑ معلوم ہوئی کبھی آنکھین

ملتے کہ نیند کا خمار ٹوٹے۔ کبھی جمائیوں پر جمائیاں لیتے۔ کبھی دروازے کیطرف دیکھتے۔ ہرچند کہ ایک پری رو ماہ وش نہایت سریلی آواز سے داغ دہلوی کی ایک غزل گا رہی تھی اور چارون طرف سے واہ واہ کی صدا بلند تھی۔ مگر یہ کچھ اور ہی دُھن مین تھے۔

نواب انتظام الدولہ۔ کیا مطلع ہے اوہو ہو ہو ؎

بتانِ ماہرو اُجڑی ہوئی منزل مین رہتے ہین
کہ جسکی جان جاتی ہے اوسی کے دل مین رہتے ہین

(مخاطب بہ نواب آسمان جاہ) آپ نے سُنا؟

نواب آسمان جاہ۔ ہان کیا اچھی ٹھمری ہے۔

انتظام الدولہ۔ (ہنسکے) کیا خوب۔ یہ آپ ہین کہان؟

اتنے مین شور و غل کی آواز آئی کہ دولھا کو محل سرا مین بلوایا ہے۔ یہ حضرت سلامت تو اسی انتظار مین بیٹھے تھے ہی ہڑ بڑا کر اوٹھ کھڑے ہوئے۔ باچھین کھل گئین۔ محلسرا مین جو پہونچے تو شہزادی بیگم نے آنچل ڈالا اور دولھا کو دولھن کے مقابل مسند پر جا بٹھایا۔ پہلے آرسی مصحف کی رسم ادا ہوئی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ نہ کہ مشتری بیگم کا دولھا لوگ سر پٹک پٹک کر رہ گئے ہین لیکن کوئی رسم ادا کی۔

روح افزا۔ وہ نہ ادا کی ہو لیکن صورت اون کی بھی کیسی دلچسپ ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ یہ دونون شہر بھر کی ناک ہین۔

جب رسمین ادا ہوچکین خلوت ہوئی سب لوگ باہر چلے آئے۔ سوا دولھا دولھن کے کوئی نہ رہا تو نواب آسمان جاہ اوٹھے۔ کمرے کے دروازے بند کئے۔ پردے برابر کھینچ دیئے کہ اکثر بے حیا عورتین جنکو شرم وحیا چھو نہین گئی ہے تاکتی جھانکتی ہین۔ ان سب کامون سے فراغت کر دولھن کے پاس آکر بیٹھے۔ دولھن ذری کھسکی تو انھون نے ہاتھ تھام کر کہا کہ اب کون شرم کا موقع ہے۔ ذری باتین تو کرو اسی گھڑی کی تمنا مین تو گھل گھل کر پانی ہوگیا تھا۔

ایک تو خورشید بیگم کا حسن یون ہی جادو فریب تھا۔ دوسرے مشاطگان چابک دست نے اور جوبن دوبالا کر دکھایا تھا۔ وہ کاکل مشکین پیچ وخم۔ وہ سہاگ کے عطر کی

بو باس۔ وہ سوہا لباس۔ معشوقانہ ادا۔ عروسانہ شرم نے
نواب آسمان جاہ کے عشق کو شعلہ جنون پر پہونچایا۔ نواب
آسمان جاہ کبھی اپنے کو دیکھتے۔ کبھی اوس ماہ سیما پر نظر ڈالتے
اور اپنے طالع فرخ پر ناز کرتے۔ انتہاے خوشی سے ان کی آنکھون
مین آنسو بھر آئے۔ دست نازنین کا بوسہ لیا اور کہا جانِ من کسکو
امید تھی کہ یہ دن آنکھون سے دیکھون گا۔ خدا ہمپر بہت مہربان ہے
آؤ ہم تم دونون صدق دل سے اوسکی درگاہ مین دعا مانگین کہ جامع المتفرقین
ہم سب کو خوش و خرم رکھے

یہ کہکر نواب آسمان جاہ بہادر نے دونون ہاتھ اوٹھاکر صدق
دل سے دعا مانگنی شروع کی کہ خداوندا جب تونے اس بندہ عاجز
حقیر سراپا تقصیر کی سوکھی ہوئی کشت امید کو اپنی بحر رحمت سے
یون سیراب و شاداب کیا۔ جب تونے اس دل ناتوان کو اپنے امواج
تلطف و کرم سے یون خندان کیا ہے تو پروردگارا باد حوادث
سے بچا۔ مکروہات زمانہ سے الگ رکھ۔ قلبی محبت کو ایک دوسرے
کے ہمیشہ قائم رکھ۔ ہم سبھون کے آئینۂ دل مین غبار نفاق

نہ لگنے دے - ہم سب آپس مین مثل شیر و شکر بسر کرین - ایک دوسرے پر فدا - ایک دوسرے پر شیدا - خدا وندا عمر جاودان بخش کہ ہم سب ساتھ لطف و آرام سے زندگی بسر کرین - اگر کسی کا رشتۂ حیات ایک دوسرے سے کم ہو تو پروردگار صدقہ اپنے حبیب کا مجھی کو پہلے اوٹھا لینا -

خورشیدی بیگم دل ہی دل مین آمین کہتی جاتی تھین لیکن اس اخیر جملہ کو سُنکر بیتاب ہو گئین - نواب آسمان جاہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا اللہ جانتا ہے بس اب مین نہ ساتھ دونگی - واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے -

نواب آسمان جاہ - ہان خدا جانتا ہے یہی آرزو ہے کہ تمھارے سامنے مین پہلے اس دنیا سے رحلت کرون نہین تو خدا کی قسم مجھ سے جدائی کا صدمہ برداشت نہین کیا جائیگا -

خورشیدی بیگم - اگر آپ کو مجھ سے محبت ہوگی تو پھر کبھی ایسی باتین نہ کیجئے گا - وہ عورت نہایت خوش نصیب ہی جو شوہر کی زندگی مین مرجاے - میری تو دلی آرزو ہے کہ مین آپ کے قدمون

کے نیچے فدا ہون

نواب آسمان جاہ۔ توبہ! یہ کیا ذکر ہے۔ آجکی شب ایسی باتین نہ کرو ہنسی خوشی کی باتین کرو۔

خورشیدی بیگم۔ اماجان بلا کی ضعیف الاعتقاد ہین۔ اگر سُن پائین کہ ہم سبھون مین یہ ذکر ہو رہا ہے تو نیم مردہ ہو جائین۔

نواب آسمانجاہ۔ (بات ٹالنے کو) لیجیے صاحب اپنی انگوٹھی دیکھیے۔ کہیے مین امتحان مین پورا نکلا نا؟

خورشیدی بیگم۔ سچ کہنا۔ کسی اور کو دی تو نہ تھی۔

نواب آسمان جاہ۔ خیر یہ بدگمانی اللہ اللہ

خورشیدی بیگم۔ جواب دیجیے۔ آنکھین تو چار کیجیے۔ مِس ہربرٹ کو کس نے دی تھی۔

نواب آسمانجاہ عذر کرنے کو تھے ہی کہ خورشیدی بیگم نے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ مجھے سخت رنج ہوا تھا جو اون کے پاس انگوٹھی دیکھی تھی۔ اللہ جانے کیا کیا نہ توہمات دل مین پیدا ہوئے تھے۔ اور مین تو خط لکھکر تمکو بھیجنے کو تیار بیٹھی تھی کہ خدا

اوستانی جی کا بھلا کرے - آپ ہی آپ آکر سارا قصہ بیان کردیا
نواب آسمانجاہ نے پوچھا کہ خط کا مضمون کیا تھا ؟ -
لیکن خورشید بیگم نے بات ٹال دی اور کہا کہ اب جانے دو
اوسکا تذکرہ بھی نہ کرو مجھے رنج پہونچتا ہے -
کوئی گھنٹہ آدھ گھنٹہ تک ادھر اودھر کی باتین ہوا کین -
رات زیادہ آگئی تھی - ایک طرف نیند کا خمار - دوسری طرف
وصل کا انتظار - آپس مین رمز و کنایہ کی باتین ہونے لگین ؎

بلبل و گل مین اشارے ہو گئے
باغبان سمجھے کنارے ہو گئے

اب آگے اور کیا لکھون اسکا حال دولہا دولھن ہی خوب جانین -
صبح کو رخصتی کی تیاریان ہونے لگین - ہر شخص کے
مُنہ پر ہوائیان چھوٹنے لگین - ہر طرف پژمردگی - ہر جا افسردگی -
شب کو مکان تھا کہ جگمگا رہا تھا لوگ تھے کہ جامے مین نہ سماتے
تھے - اور اب دیکھو تو مکان سُنسان معلوم ہوتا ہے - ہر شخص
ملول و افسردہ بیٹھا ہے - کہین جا بجا چھوٹے ہوئے انارونکے

ڈھیر پڑے ہین کسی جگہ آرایش نوچی کھسوٹی رکھی ہوئی ہے۔ لوگ
ہین کہ کچھ شب بیداری سے کچھ رخصتی کی افسردگی سے آنکھین مل
رہے ہین۔ ایک طرف جہیزون کی فہرست لکھی جارہی ہے محلسرا
سے مغلانیان پیش خدمتین مسی و نقرئی و طلائی و جڑاو اشیا
لا لاکر انبار کر رہی ہین۔ لیکن جو جو آتی ہین سبھون کی آنکھون سے
آنسو مثل دریا جاری ہین۔

براتیون مین الگ ایک ہلڑ مچا ہوا ہے۔ کوئی اپنا اسباب
دیکھ رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دیکھنا وہ حقّہ چھوٹ نہ جاے۔
سائیس ہین کہ اپنے اپنے گھوڑون کو تھان پر کس رہے ہین۔
کہار پالکی و محافہ درست کر رہے ہین۔ محلسرا مین بڑی بیگم
و چھوٹی بیگم اور انکی طرف کی بیگمات مع مغلانیان دداؤ
آتون سب کی آنکھون سے آنسو جاری ہین۔ گو بڑی بیگم
بہت ضبط کر رہی ہین اور ادھر ادھر کامون کے واسطے دوڑ
بھی جاتی ہین۔ لیکن رومال آنکھون سے الگ نہین ہوسکتا
آنسو ہر گھڑی روان ہین۔

اتنے مین شہزادی بیگم نے پکار کر کہا کہ لو بوا اب دیر
ہوتی ہے۔ جلد رخصتی ہونی چاہیئے۔

روشن آرا بیگم۔ (نواب تقی خان کی بہن) محافے بھی تو
کہارون نے لاکر لگا دیئے ہین اب دیر کیسی؟

چھوٹی بیگم۔ (اتنی جلدی کیا ہے۔ لڑکیان تو اب تمھاری ہو نہی
چکین خواہ گھنٹہ بھر آگے لیجاؤ خواہ پیچھے۔

بڑی بیگم۔ (ایک مہری کی طرف رومال سے آنسو پونچھکر) دیکھ
جا کے سکھپال لگا دیئے گئے ہین یا نہین۔

مہری (آنچل سے آنسو پونچھکر) جی ہان بڑی دیر سے رکھے ہوئے ہلتے
بڑی بیگم و چھوٹی بیگم وغیرہ اوٹھین۔ پہلے مشتری بیگم
کے پاس آئین۔ بڑی بیگم گلے لگا کر خوب روئین اوس کے
بعد مان بیٹی خوب پھوٹ پھوٹ کر روئین۔

بڑی بیگم۔ مشتری۔ تجھکو میری قسم۔ اسقدر تباہ حال نکر۔ اسکے
بعد کچھ کلمات تشفی کے کہہ سُن کر انکو رخصت کر خورشیدی بیگم
کے یہان جو پہونچین تو دیکھا کہ عجب حال ہے مثل ابر نو بہار

آنسوؤنکا تار بندھا ہے۔ اور بچھونے کے علاوہ آنسوؤن سے
پلنگ سے ٹپک ٹپک کر چاندنی کو بھی تر بتر کر دیا ہے۔ بڑی بیگم
سے رہا نہ گیا دوڑکر اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا۔ خورشید بیگم
کی گھگھی بندھ گئی۔ ہر کس و ناکس کی آنکھون سے آنسو
جاری۔ یہان تک کہ سمدھنون نے بھی رو دیا۔
بڑی بیگم۔ بیٹا مین واری۔ اسقدر رنج نکر۔ نہین تو مجھکو
اور مار ڈالیگی۔ بیٹی آجتک کسی باپ مان کے گھر نہین
رہی ہے۔ بلکہ زیادہ عمر کی بیٹی بیٹھا رکھنا بدنامی کی بات
ہے۔ ہم سب تو بڑے فرض سے ادا ہوئے۔ ہائین
ہائین اسقدر کیون روتی ہو۔ کہین دور جانا ہے تھوڑا ہی۔
اور پھر کل پرسون تک بلوائے لیتی ہون۔ لو اب چپ ہو
تجھکو میری قسم۔
خورشید بیگم بڑی بیگم سے اور چمٹ کر رونے لگین
بڑی بیگم سے بھی ضبط نہ ہوسکا۔ بے اختیار گلے لگا کر
رونے لگین۔

چھوٹی بیگم۔ (آنسو پونچھکر) باجی تم خود تو پریشان ہو رہی ہو جب خود تمھارا یہ حال ہے تو سمجھاؤ گی کیسے۔

بڑی بیگم۔ مجھ سے ضبط نہین ہو سکتا ہی تمھین سمجھاؤ

چھوٹی بیگم نے خورشیدی بیگم کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا نکرے یہ کوئی رخصتی عمر بھر کی نہین ہے جو اسقدر پریشان ہو رہی ہو۔ اور پھر جدائی بھی ہے تو ایک دن کی اگلے روز منگوالونگی زیادہ نہ روؤ۔ تمھارے رونے سے باجی نہایت پریشان ہو رہی ہین۔ ہے ہے منہ تو کیسا لال ہوگیا ہے۔ آنکھین سرخ انگارے کی طرح ہو گئی ہین ناک رومال سے پوچھتے پوچھتے چھل چھل گئی ہے۔

الغرض تھوڑی دیر بعد جب آنسو کچھ تھمے تو دولھا نے دولھن کو گود مین اوٹھا کر سکھپال پر بٹھا دیا۔ برات رخصت ہوئی۔ دولھا اور اُسکے ہمراہی خوش خوش بشاش اپنے گھر سدھارے جسوقت سکھپال اوٹھایا گیا اور سمدھنین سب رخصت ہوئین۔ بڑی بیگم چینگھاڑ مار کر فرش زمین پر گر پڑین۔ لوگون نے

اُوٹھاکر کمرے مین لا سلایا۔ تھوڑی دیر بعد بڑی بیگم نے ایک آہ سرد بھر کر کہا۔

بڑی بیگم۔ سچ ہے آباد ہے وہ گھر اور خوش نصیب ہین وہ مان باپ جن کی اولادین زیادہ ہون۔ فرزند نرینہ ہو۔ ایک کو بیاہ دیا تو دوسرے سے جی بہلا لیا۔ اگر بیٹی بدا کی تو بہو گھر مین نئے آئے۔

چھوٹی بیگم (روکر) اللہ جانتا ہے کیسا گھر سنسان معلوم ہوتا ہے۔ یہ دونون آنکھون کی پتلیان مکان کی روشنی تھین۔ ان دونون کے دم سے ساری چہل پہل تھی۔ اب مکان کاٹے کھاتا ہے

ادھر جیسی افسردگی تھی ویسی ہی اودھر خوشی تھی۔ چونکہ نواب آسمانجاہ اور نواب تقی خان ایک ہی مکان مین رہتے تھے۔ برات ایک ہی جگہ آپہونچی۔ یہان بھی رسمین ادا کین اور دونون اپنی اپنی دولھن کو خلوتگاہ مین لے گئے۔ عیش و عشرت سے شب بھر بسر کی۔ اگلے روز یہ لوگ تقریب چوتھی مین

چھوٹی بیگم صاحب کے یہان ہو گئے۔

چھوٹی بیگم صاحب نے بھی خوب جی کا حوصلہ نکالا۔ دونون داماد نکو نہایت بیش بہا خلعت ہیرے کا مالا اور انگوٹھی دی۔ جب نو دن گذر گئے تو ایک دن خورشیدی بیگم اور مشتری بیگم مین یون باتین ہونے لگین

خورشیدی بیگم۔ بہن ہم سب کی تمنا تو اللہ کے حکم سے برآئی جو چاہا تھا سو پایا۔ لیکن اماجان اور خالہ جان کا بھی کچھ خیال ہے؟ کچھ تم نے تمیز کیا؟

مشتری بیگم۔ پوچھنے کی بات ہے۔ رخصتی کی فکر مین ملول بیٹھی رہتی ہین۔ اللہ جانتا ہے آدھا بدن کسیکا نہین رہا ہے۔ کوفت کرتے کرتے گھل گئی ہین۔ لیکن یہ سب رنج بیکار ہے۔ مین جانتی ہون کہ یہ لوگ یہین بود و باش اختیار کرینگے۔

خورشیدی بیگم۔ اے نہین کبھی اس خیال مین نہ بیٹھی رہنا آج گلبہار نے مجھ سے کہا کہ بھائی بہن مین گفتگو ہو رہی تھی شہزادی بیگم اوس ہفتے مجھے لکھنو لیجانا چاہتی ہین۔ اماجان و خالہ جان

شہزادی بیگم اوس ہفتے مجھے لکھنؤ لیجانا چاہتی ہین۔ ابا جان وخالہ جان سے تو جدائی ہو ہی گئی۔ لیکن تم سے الگ ہوئی۔ یہ تو جانی ہوئی بات ہے کہ روشن آرا بیگم اپنے بھائی تمکو لیجائینگی۔

مشتری بیگم۔ ہونہہ کہین سلے نہ گئی ہون کسکی مجال ہے کہ مجکو یہان سے لیجاے۔ جو مین کہونگی وہی وہ کرینگے۔ کیا طاقت کہ میرا حکم ٹالین۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکر) افوہ۔ اسقدر اپنی حکومت جمالی۔

مشتری بیگم۔ تم اگر چاہو تو شہزادہ دولھا بھی تمھارے حکم کے خلاف نہ کرین۔ اللہ جانتا ہے وہ تو پامرید غلام ہو رہے ہین۔ جو تم کہوگی وہی کرینگے۔ ایک کام کرو آج ہم اون سے اس بات کو کہین گے تم بھی شہزادہ دولھا کو منالو۔ کیا اچھا ہو ہم سب ایک ہی جگہ ہل جل کر رہین۔

خورشیدی بیگم۔ خیر تقدیر آزمائی کرتی ہون۔ شہزادی بیگم اسکے بہت درپیے ہین۔ اسلیے ہم کچھ دھڑکتا

آج سبھوں مین یہ گفتگو ہو ہی تھی کہ نواب آسمانجاہ
و نواب تقی خان ہاتھ مین ہاتھ ڈالے پہونچے

نواب آسمانجاہ (مشتری بیگم سے) اُہو ہو آج تو
آپ پر جوبن ٹپکا پڑتا ہے۔ کس مشاطہ چابکدست نے آپ
کی چوٹی گوندھی ہے؟

مشتری بیگم۔ بی نرگس نے۔

اسپر ایک فرمایشی قہقہہ پڑا اور نواب آسمانجاہ جھینپ گئے

مشتری بیگم۔ ہان صاحب یہ بات پوچھنی تو بھول ہی گئی
تھی۔ یہ کون بھلمنساہت تھی جی؟

نواب آسمانجاہ۔ آپ کا اشتیاق کھینچ لایا تھا۔

مشتری بیگم۔ اللہ جانتا ہے بڑے بیحیا ہو۔ میرا بس
چلے تو اوس ڈھٹھائی کی وہ سزا دون کہ تم بھی یاد کرو۔

نواب تقی خان۔ کیا ہوا تھا؟

خورشیدی بیگم۔ اللہ اللہ ایسے انجان ہین کچھ جانتے ہی
نہین بیچارے۔ اور آپ کیا کم ہین۔ یہ ڈھیلہ بازی کیسی۔

کہین سر مین لگ جاتا تو کیسا ہوتا۔

نواب تقی خان۔ کیا خوب۔ مجھ سے قسم لو جو ڈھیلہ پھینکا بھی ہو،

خورشیدی بیگم۔ آپ دونون مین سے کسی نے تو پھینکا ہی ہوگا۔ یکے درز باشد دگر پردہ دار،،

مشتری بیگم۔ ہان۔ اللہ جانتا ہے ان دونون کی حرکتین مجھکو ایک آنکھ نہین بھاتی تھین۔ وہ تو خیریت ہوئی کہ کسی پر رازافشا نہین ہوا اور ۔ ۔ ۔ ۔

نواب آسمانجاہ۔ (ہنسکے) اور کیا۔ وصال ہوا۔

مشتری بیگم۔ بس زبان کو لگام دو بہت بڑھ چلے۔

خورشیدی بیگم۔ بہن چلو آج باغ چلین ایک جگہ بیٹھے بیٹھے دم گھبرا اوٹھا۔

نواب آسمانجاہ۔ میرے دل کی بات کہی۔ چلو ہو آئین۔ آخر اب چار پانچ روز مین تو لکھنؤ جانا ہے ہی

خورشیدی بیگم نے مشتری بیگم کیطرف نظر حسرت سے دیکھا اور چپ ہو رہین۔ جب باغ مین پہونچین تو خورشیدی بیگم

نے کہا کہ آؤ بہن ذری بوٹ پر ہوا کھائین - چلو اسکی بھی سیر کرلین -

مشتری بیگم - جی معاف کیجئے - بندی پانی سے بہت ڈرتی ہے - اللہ جانتا ہے ادھر بوٹ پر چڑھی ادھر کلیجہ نکلا پڑتا ہے -

خورشیدی بیگم - تم نہ جاؤ مین تو جاؤنگی -

نواب آسمانجاہ - اس مین خوف کیا - کچھ زیادہ پانی تو ہے نہین - اور نہر بھی کچھ ایسی چوڑی نہین - کسی بات کا اندیشہ نہین

نواب تقی خان - ہان چلو - میرا بھی جی بہت چاہتا ہے -

مشتری بیگم - (ناز سے) اے تو تم جاؤ نا - تمکو مین روکتی ہون تھوڑے - مین نہ جاؤنگی -

نواب آسمانجاہ - بغیر آپ کے انکو آرام کہان -

قصہ مختصر خورشیدی بیگم و نواب آسمان جاہ بوٹ پر روانہ ہوئے - اور نواب تقی خان و مشتری بیگم

روشون پر ٹہلنے لگے۔

نواب آسمانجاہ بوٹ کو آہستہ آہستہ چلا رہے تھے اور خورشیدی بیگم پانی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھا رہی تھین۔ ایک چھوٹی سی چھتری سر پر دھوپ کے روک کے واسطے لگائے ہوئے تھین۔ کبھی دست نازنین سے پانی اوچھالتین کبھی کنول کے گٹے جو آس پاس آجاتے اونکو توڑتین۔

خورشیدی بیگم۔ بہن مشتری بیگم بڑی ڈرپوک ہین بھلا اس سے بڑھکر لطف مل سکتا ہے؟

نواب آسمانجاہ۔ اس مین کیا شک مجھے بھی بوٹ کا بڑا شوق ہے۔ جب مین اسکول مین پڑھتا تھا تو برس چھ مہینے مین بوٹ کی دوڑ ہوتی تھی۔ بڑا میلہ ہوتا تھا ایک ایک بوٹ پر دس دس لڑکے سوار ہوتے۔ جسکا بوٹ سب بوٹون سے آگے نکل جاتا اوسکو اسکول کیطرف سے انعام ملتا۔ مجھکو تو کئی بار انعام ملا ہے دو چار تمغے ابھی تک

رکھے ہوئے ہونگے تمکو دکھا دونگا۔

خورشیدی بیگم۔ تو یہ دوڑ کہان ہوتی ہے؟۔

نواب آسمانجاہ۔ اسی دریا مین۔

خورشیدی بیگم۔ اوئی اللہ۔ دریا مین تو مجھے بھی خوف معلوم ہوتا ہے ہزارون جہاز لاکھون کشتیان آتی جاتی ہین کہین ٹکر وکر لگی تو چلئے پھر خدا ہی حافظ ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ اگر تیوار ہوشیاری سے گھمایا جائے تو کیون ٹکر لگے

خورشیدی بیگم۔ (بھولے پن کے ساتھ) عورتین تیر سکتی ہین یا نہین؟

نواب آسمان جاہ۔ کیون نہین۔

خورشیدی بیگم۔ (شرماکر) لیکن عورتون کا پانی مین تیرتے رہنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے۔ اور معیوب بھی ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ وہ کچھ ہو لیکن تفنع دکھنا چاہئے۔ بھلا اہت جاننا اسکا آئے وقت کام ہی آجاتا ہے۔

دیکھو لکھنؤ چل کے تمکو سکھادونگا - باغ میرا بہت وسیع ہی لیکن نہر نہین ہے - خیر یہ بات قریب ہی - جاتے ہی برابر ہاتھ لگوادونگا - دو تین مہینے مین تیار ہو جائیگی -

نواب آسمانجاہ بہادر تو نہر کی تیاری کی فکر مین غوطہ زن ہوئے اور خورشیدی کو الم مفارقت نے نہایت بیقرار کیا - خیال کیا کہ اب جانا وہان ضرور ہوا - مان باپ سے چھوٹی اتنے اتنے دنون کی ملاقاتیون سے الگ ہوئی - چھوٹی بیگم ہونگی نہ مشتری بیگم - جسقدر سوچتی تھین آتش وحشت شعلہ زن ہوتی تھی - یہانتک کہ بے اختیار ہو کر آنسو نکل ہی پڑے -

نواب آسمانجاہ نے جو سر اوٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ رخسارۂ جانان مثل گل در شبنم سے تر ہے - نہایت حیران ہوئے کہ الٰہی اسکا کیا سبب ہے - ابھی ہنستے ہنستے رونے کیون لگین - مثل برق بیقرار ہو گئے - دست نازنین کا بوسہ لیا اور کہا جان من للہ بتادو یہ اشک فشانی کیون؟

رونا کس لئے۔

خورشیدی بیگم۔ ع دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت
درد سے بھر نہ آئے کیون؟-

نواب آسمانجاہ۔ جان من بات نہ ٹالو۔ للہ بتاؤ مجھ سے
تمھاری اشک ریزی نہین دیکھی جاتی ہے۔ تم نہین جانتی
ہو کہ تمھارا ذرا سا ملال بھی جی کا وبال ہوتا ہے۔ اگر تمھاری
خوشی کے واسطے جان بھی جاے تو دریغ نکرون۔ کس خیال
سے یہ آٹھ آٹھ آنسو رولایا ہے۔ اگر میری قدرت مین اسکی تلافی
ہے تب تو کوئی بات نہین۔ اور اگر حد امکان سے باہر ہے تو
مجبور ہون۔ لیکن اسپر بھی جان لڑا دونگا

خورشیدی بیگم۔ (مسکرا کر) کچھ نہین یون ہی آنسو نکل پڑے

نواب آسمانجاہ۔ ظاہر کتنا ہی مسکراؤ لیکن آنکھون مین آنسو
ڈبڈبائے ہوئے ہین۔ خدا گواہ ہے یہی جی چاہتا ہے کہ جس
کسی نے یہ رنج پہونچایا ہے اوسکو۔

خورشیدی بیگم۔ اللہ جانتا ہے اگر اور کچھ کہا تو اسی نہر

میں کود پڑونگی۔

نواب آسمانجاہ۔ تو زیادہ نہ ستاؤ کہہ ڈالو۔ تو تمکو میرے سر کی قسم چھپاؤ نہیں۔

خورشیدی بیگم۔ (کاندھے پر ہاتھ رکھکر) کہوں تو بُرا تو نہ مانو گے۔ والدین کی جدائی جان کھاتی ہے۔ لکھنؤ اگر میرا رہنا ہوا تو یہ مکان اوجاڑ ہو جائیگا۔ مجھے تو رنج ہو ہی گا ہماری جدائی سے ابّا جان کا کیا حال ہوگا۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) بس اسی خیال نے اس نازک کلیجہ کو دُکھایا اور اسی کے سبب یہ نرگسی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ (بوسہ آنکھوں کا لیکر) لو اس بوسہ کی قسم ہے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ جہاں چاہو رہو۔ دونوں اپنا مکان ہے۔ جان من تم اگر مجھکو اپنے ساتھ ایک جھوپڑے میں رہنے کہو تو ساری عمارت اور شہزادگی پر لعنت۔ اور یہ تو محل عالیشان ہے اور شہر بھی بہترین ہندوستان ہے۔ کیوں نہیں پہلے ہی مجھسے کہا تھا۔ اتنے دنوں تک جو ناحق اپنے دلکو کڑھایا اسکی

یہی سزا ہے (ایک بوسہ لیکر)

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکر) اللہ جانتا ہے مین ڈرتی تھی کہ کہین سُنکر بد دماغ نہ ہوجاؤ۔ ادھر مفارقت والدین جان کھاتی تھی ادھر تمکو رنج دینا گوارا نہ تھا۔ میرے دل کا کچھ عجب حال تھا۔

نواب آسمانجاہ۔ یہ تمھارا دل نہین ہے۔ میرا ہے۔ اگر اسکو ناحق پھر ستایا تو مجھسے بنیگی نہین۔

خورشیدی بیگم۔ شہزادی بیگم تو نہایت متعجب ہونگی۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) ہان وہ تو ساری چیزون کا سامان کیے بیٹھی ہین۔

ادھر ان سبھون مین یہ گفتگو ہورہی تھی ادھر مشتری بیگم نے بھی اپنا کام نکال لیا۔ مشتری بیگم ٹہلتے ٹہلتے تھک گئی تھین۔ لب نہر ایک لوہے کی بنچ رکھی ہوئی تھی اوسپر بیٹھ گئین

نواب تقی خان نے ایک گلاب کا پھول توڑ کر دیا اور خود بھی آکر بیٹھ گئے۔

مشتری بیگم۔ دیکھو اس بہار کو چھوڑ کر کشتی پر سیر کرنے

گئے ہین۔ یہان خشکی تری دونون کا لطف ہی (گلاب سونگھکر) اہا ہا کیا بو باس ہی۔ اور کیا تری سے ہے۔ جی چاہتا ہی اسکا ایک بوسہ لے لون۔

نواب تقی خان۔ مجھکو تو یہ (گال چھوکر) کہین اس سے زیادہ نرم و خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ ایک بوسۂ جان بخش اسوقت دے ڈالو تو جی اوٹھون۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) تمھارے دشمن مدعی مرنے کب لگے تھے۔

نواب تقی خان۔ خدا گواہ ہے ایک بوسہ دو نہین تو جنون ہو جائیگا۔

مشتری بیگم۔ منہ دھو آؤ۔ ایسا سستا نہین پایا ہی۔

نواب تقی خان۔ منہ دھونا کیا کہو تو اسکی خاطر نہر مین غوطہ لگا کر آؤن۔

مشتری بیگم۔ ایک قول دو تو ایک کیا دو بوسے دون۔

نواب تقی خان۔ (اوچھل کر) منظور واللہ منظور۔

مشتری بیگم۔ تو سوچ سمجھ بھی تو لو۔ ایسا نہین پیچھے مکُر جاؤ۔

نواب تقی خان۔ مین نے تو کہہ ہی دیا منظور منظور ایسا کہ اب تم مکُر جاؤ۔

مشتری بیگم۔ (بوسہ دیکر) قسم کھاؤ کہ تم اپنی بود و باش اسی شہر مین اختیار کرو گے۔ اسی مکان اپنا قیام رکھو گے۔ مجھکو میرے لوگون سے جدا نکرو گے۔

نواب تقی خان۔ منظور کسکی قسم کھاؤن۔ (آنکھ کا بوسہ دیکر) اس آنکھ کی یا اس گال کی یا اس ہاتھ کی۔

مشتری بیگم۔ (ہاتھ جھٹک کر) جاؤ بس تمکو تو برابر دلگی و خوش طبعی سوجھتی ہے۔ اللہ جانتا ہے کبھی تم نے کوئی بات سوچکر نہین کہی۔ جو بات ہوئی ہنسی تفریح مین اوڑادی

نواب تقی خان۔ اچھا لو۔ (منہ پھلا کر اور گردن جھکا کر) منظور منظور۔ منظور۔

مشتری بیگم۔ اُفوہ۔ پیٹ مین بل پڑ گیا۔ جو نقل اوتارتے ہو پوری۔ دیکھو چُپ سے بیٹھو۔ وہ بوٹ پر سب چلے آرہے ہین۔ خورشیدی بیگم کے چہرے سے کیسی مسرت ٹپکی پڑتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ دولھا نے بھی منظور کیا

نواب تقی خان۔ یہ کہئے آپ لوگون مین کہی بدی تھی۔

مشتری بیگم۔ ہان بات تو یہی تھی۔ پھر کیا قول سے پھرنے کا ارادہ ہے؟

نواب تقی خان۔ (ہنسکے) ارادہ تو ایسا ہی ہے۔

مشتری بیگم۔ اللہ جانتا ہے۔ پھر ہمسے بنے گی نہین۔

استنے مین جالی بوٹ کنارے پر آلگا۔ خورشیدی بیگم نے پکار کر کہا لو بہن اب آتی ہو۔

مشتری بیگم۔ جی معاف کیجئے۔ اے اب اوتر و بھی۔ اندھیرا ہوتا آتا ہے۔ گھر چلو

نواب تقی خان نے خورشیدی کا ہاتھ پکڑکے اوتارا۔ خورشیدی بیگم نے مشتری بیگم کے کان مین کہا کہ مین نے

تو اپنا کام نکال لیا۔ اپنی تو کہو؟

مشتری بیگم۔ مین نے تو پہلے ہی کہدیا تھا۔ وہ میرے حکم سے سرتابی کر سکتے ہین۔ اسے دیکھو ان دونون مین سرگوشی کیا ہو رہی ہے (نواب آسمانجاہ سے) یہ تم لوگون مین کیا بات ہو رہی ہے۔

نواب آسمانجاہ (ہنسکے) تقی خان ہین اور مجھ مین معاہدہ ہوا ہے کہ ایک رات کے واسطے اپنی اپنی بی بی بدل ڈالین

مشتری بیگم۔ چلو پہلے ہمایون جاہ (شہزادی بیگم کے شوہر) سے یہ شرط کر آؤ تو باتین کرنا۔

آفتاب غروب ہو چکا تھا کہ یہ سب مکان مین پہونچے۔ شہزادی بیگم بڑی بیگم کی ملاقات کو آئی تھین۔ نواب آسمان جاہ بہادر کو دیکھکر ان کے پاس آئین۔

شہزادی بیگم۔ لو بھئی مین نے تو اپنا کام کرلیا۔ ساری چیزین تیار ہین۔ اب تم ریل کا تو انتظام کرلو۔ ایک گاڑی خاص کرنا۔ مشتری بیگم اور نواب آسمانجاہ مسکرانے لگے۔ اور

خورشیدی بیگم بھی سر نیچے کر کے مسکرانے لگین۔

شہزادی بیگم۔ یہ تم لوگ مسکرا کیا رہے ہو؟

نواب آسمان جاہ۔ کچھ نہین۔ یون ہی۔ باجی تم سے ایک بات پوچھتا ہون سچ سچ کہنا۔ تمکو مجھ سے محبت ہی یا نہین۔ تمکو میری خاطر منظور ہے؟

شہزادی بیگم۔ لڑکے اپنا سا جی ہر کسیکا سمجھتا ہے۔

نواب آسمانجاہ۔ یہ تو نہ کہو۔ مین تمکو [illegible] کے برابر جانتا ہون۔

شہزادی بیگم۔ پھر تو اس سے مطلب کیا؟

نواب آسمانجاہ۔ مطلب یہ ہے کہ میرا جی اس شہر مین ایسا لگ گیا ہے کہ اب یہین رہنے کو جی چاہتا ہے۔ تم خوشی دل سے اجازت دو کہ مین یہین رہون۔

شہزادی بیگم۔ وہان کا مکان کیسا بے رونق ہو جائیگا۔

نواب آسمانجاہ۔ کیون آخر تم ہو یا نہین۔

شہزادی بیگم۔ (تھوڑی دیر بعد سوچکر) اگر میرے

دلسے پوچھو تو میری تو یہی خواہش ہے کہ آپ ماں
کی ڈیوڑھی آباد کرو۔ دولھن کو لے چلو۔ لیکن جب تم
اسقدر اصرار کرتے ہو تو مجبور۔ مگر اتنا پھر کہونگی کہ اگر زیادہ نہین
تو پندرہ بیس دن کے واسطے بھی دولھن کو لے چلنا مناسب
ہے آخر وہاں سارے کنبہ کا کنبہ تو لگا ہے بیٹھا ہوا ہی۔
دولھن کی رونمائی کرانی ضرور ہے۔

نواب آسمانجاہ ۔ آج شب کو سوچ لون تو کل جواب دون

بیگم ۔ (ہنسکے) یہ کیون نہین کہتا کہ جورو سے
پوچھ لون تو جواب دون۔

نواب آسمانجاہ ۔ (شرماکے) اب جو سمجھو۔

شہزادی بیگم ۔ مین بہت خوش ہوئی کہ تم دونون مین
اسقدر محبت ہوگئی ہے۔ اللہ کرے ہمیشہ ایسی ہی قائم رہے

یہ کہہ کے شہزادی بیگم بڑی بیگم با۔ جا آئین۔
نواب آسمانجاہ نے خورشیدی بیگم سے کہا کہ اب بتاؤ
تمھاری کیا راے ہے؟ مین نے سب تمھاری راے پر